صحف وعلى القول الذي شأنه به كل ذلك احداثه ثم زاد على اخرشيه ذلك
ان عاب عليًا وعبد الله بن مسعود لقولهما اقول فيها برائي وكذب ابن
مسعود في رواية السعيد من سعد في بطن امه والشقي من شقي في بطن امه وفي رواية
انشقاق القمر وفي تشبيه الجن بالبط وقد انكر الجن راسا الى غير ذلك من
الوقيعة الفاحشة في الصحابة رضي الله عنهم اجمعين قسم یازدہم از فرقہ معتزلہ ہے اونکو
میلان ہے طرف رفض کے اور عیوب بیان کرتے ہین شانمین کبار صحابہ رضکے وکہتے ہین کہ امامت بنص
وتعیین کے ظاہر ہونا چاہیے اور جناب نبی صنے حکم دیا واسطے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بمقام
غدیر اور ایسا صاف بیان کیا کہ ہرگز شبہہ نہین باقی رہتا ہے مگر حضرت عمر رضنے اوسکو پوشیدہ کیا اور
سقیفہ مین حضرت ابو بکر رض کو خلیفہ بنایا اور شک کیا حضرت عمر رضنے نبوت مین بروز صلح حدیبیہ کے اور
شکم مبارک پر جناب زہراع کے بزور مارا کہ محسن اونکے شکم سے مردہ ساقط ہوئے اور نالہ و فریاد کرتی
تہین اور جلایا آگ لگاکر خانہ زہراع کو اور بدعتین دین مین ایجاد کیا و احداث تراویح و امتناع متعہ اور حضرت
عثمان رضنے حکم بن امیہ دشمن ولعنت کردہ رسول صکو اپنے رفاقت مین رکھا اور حضرت ابو ذر غفاری کو
کہ وہ صدیق رسول کے تھے نکالا اور امارت دینا ولید کا ولایت کوفہ پر کہ مرد مفتری و مفسد تہا اور معاویہ کو
ولایت شام و عبد اللہ بن عامر کو بصرہ اور دختر دینا مروان بن حکم کو اور مارنا عبد اللہ بن مسعود کو بجرم اسکے
کہ عبد المطلب کے اپنا قرآن لاکر نہ دیا اور عمال اونکے ذم کرتے تھے جناب امیر ع و ابن مسعود کی اور تکذیب کیا
حدیث صحیح مین ابن مسعود کے اور انکار کیا حق کا اور مثل اسکے بہت افعال شنیعہ کے مصدر ہوئے ہین
قسطلانی ۶ جلد صفحہ ٦٣ اخطب معاوية قال من كان يريد ان يتكلم في هذا
الامر فليطلع لنا قرنه فلنحن احق به منه ومن ابيه الشامي ولعل معاوية
كان رأيه في الخلافة تقديم الفاضل في القوة والمعرفة والرأي على الفاضل
في السبق الى الاسلام والدين فلذا اطلق انه احق ورأى ابن عمر رض خلاف
ذلك وانه لا يبايع المفضول الا اذا خشي الفتنة ولذا بايع بعد ذلك
معاوية ثم ابنه يزيد ونهى ابنه عن نقض بيعته خطبہ پڑہا حضرت معویہ رضنے
جو شخص گفتگو کرے باب خلافت مین پس مین مستحق تر ہون حضرت عمر رضسے اور عبد اللہ ابن عمر

بعد وقوع فتنہ کے حضرت معویہؓ کی بیعت کیا اور بعدہ بیعت کیا یزید کی ترمذی ۱ جلد صفحہ عن ابن عمر
قال قال عمرؓ ما بلغت فانما منذ اسلمت وھذا اصح من حدیث کہا حضرت عمرؓ نے
کہ نہیں بیٹھا میں کہڑا ہو کر کبھی جب سے مشرف باسلام ہوا تو معلوم ہوا کہ ایام جاہلیت میں کہڑے ہو کر پیشاب
مشکوۃ صفحہ ۳۴ کتاب العلم عن جابرؓ ان عمرؓ بن الخطاب رض اتی رسول اللہ صلعم بنسخۃ
من التورات فقال یا رسول اللہ صلعم ھذہ نسخۃ من التورات فسکت فجعل یقرأ ووجہ
رسول اللہ صلعم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ
فنظر عمرؓ الی وجہ رسول اللہ صلعم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسو
اللہ صلعم رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلعم والذی
نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل
حضرت عمرؓ آئے ایک نسخہ تورات کا لیکر اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ نسخہ ہے توریت کا پس آپ خاموش رہے
اور عمرؓ نے اوسکو پڑھنا شروع کیا اور چہرہ مبارک متغیر ہوتا جاتا تھا کہ ابو بکرؓ بولے کہ کاش تو مرجاتا
تیری ماں تیری رونے کو بیٹھے کہ عمرؓ نے طرف چہرہ رسول صلعم کے دیکھکے کہا کہ میں پناہ مانگتا ہون غضب اللہ
سے اور رسول صلعم کے راضی ہوا میں خدا سے و اسلام و دین و نبوت محمد سے فرمایا نبی نے کہ قسم بخدا کہ اگر موسی ہو
تو وہ میری اطاعت کرتے اور تم مجھے چھوڑ کر کے گمراہی اختیار کرتے مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۶ عن ابن
عمرؓ قال لما توفی عبد اللہ بن ابی سلول جاء ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ الی رسول
اللہ صلعم فسألہ ان یعطیہ قمیصہ ان یکفن فیہ اباہ فاعطاہ ثم سألہ ان یصلی علیہ
فقال رسول اللہ انما خیرنی اللہ فقال استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ وسازید
علی سبعین قال انہ منافق فصلی علیہ رسول اللہ صلعم فانزل اللہ ولا تصل علی احد
منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ جب فوت کیا عبد اللہ بن ابی سلول نے آیا عبد اللہ پاس رسول
کے اور مانگا اونسے قمیص مبارک واسطے کفن کرنے پدر کے آپ نے دیدیا بعدہ اوسنے واسطے نماز جنازہ کے
آنحضرت سے استدعا کیا اور آپ اوٹھہ کہڑے ہوئے واسطے نماز کے کہ حضرت عمرؓ نے اوٹھکر چادر مبارک رسول کی
پکڑ کر کہا کہ آپ کو خدا نے منع کیا ہے اوسکے نماز سے فرمایا آپ نے کہ مجھے مختار کیا ہے اور فرمایا کہ ستر مرتبہ یا زیادہ
اور تم استغفار پڑھیں عرض کیا عمرؓ نے کہ وہ منافق تھا اور نماز پڑھی رسول اللہ صلعم نے اور خدا نے نازل کیا

ای نبیؐ کسی منافق کے جنازہ پر نماز نہ پڑہا کرو اور نہ اوسکی قبر پر کہڑی ہو اس روایت سے خطا رسول اللہؐ کی اور صواب عمرؓ کا ثابت ہے **مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۹** قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ کہا عمرؓ نے کہ مجھے کبھی طمع حکومت کی نہوئی مگر آج روز خیبر کو **مشکوۃ کتاب المناسک باب الطواف فصل ۲** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ **اَيْضًا** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِي الْحَجَرِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ **موطا صفحہ ۱۴۳ باب تقبيل الركن** عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ قَالَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ لِلرُّكْنِ الْاَسْوَدِ اِنَّمَا اَنْتَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَبَّلَهٗ **موطا صفحہ ۲۲** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَبُوْلُ قَائِمًا **موطا صفحہ ۲۰** عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْهَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا **اَيْضًا** عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فَقَالَ اَجَلْ سُوْرَةَ الْفَتْحِ **معالم التنزيل بغوی** قَالَ عُمَرُؓ وَاللّٰهِ مَا شَكَكْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا يَوْمَئِذٍ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ بوسہ حجر اسود سے کچھ نفع نہین ہے اور حالانکہ نبیؐ فرماتے ہین کہ حجر اسود کو بروز قیامت دو آنکھین ہونگی اور وہ گواہی دیگا اور حضرت ابوبکرؓ نے نماز صبح مین سورہ بقر کو پڑہا اور حضرت عمرؓ نے نماز صبح مین سورہ یوسف و سورہ حج کو تلاوت فرمایا ہے یہہ تینون نہایت طولانی ہین اور آفتاب ضرور طلوع ہو جاویگا یہہ کیسی نماز ہے اور خدا فرماتا ہے کہ نماز واجبہ مین سورہ ہای مختصر ہو سورہ مزمل فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **ملل و نحل شہرستانی صفحہ** اَلْخِلَافُ الثَّالِثُ فِيْ مَوْتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ مَنْ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَاتَ قَتَلْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا وَاِنَّمَا رُفِعَ اِلَى السَّمَاءِ كَمَا رُفِعَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِؓ بْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اِلٰهَ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهٗ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ فَرَجَعَ الْقَوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَقَالَ عُمَرُ كَاَنِّيْ مَا سَمِعْتُ هٰذِهٖ

الآیۃ حتی تلاھا ابوبکرؓ **بخاری ۲ جلد صفحہ ۱۳۳۱** عن عبد اللہ بن عباسؓ ان ابابکرؓ خرج
وعمر بن الخطابؓ تکلم الناس فقال ابوبکر اجلس یا عمر فابی ان یجلس فاقبل
الناس الیہ وترکوا عمر فقال ابوبکرؓ اما بعد من کان منکم یعبد محمدا صلعم فان محمدا صلعم قد
مات ومن کان منکم یعبد اللہ حی لا یموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت
من قبلہ الرسل الی قولہ الشاکرین وقال واللہ لکان الناس لم یعلموا ان اللہ انزل
ھذہ الآیۃ حتی تلاھا فتلقاھا الناس منہ کلھم فما اسمع بشرا من الناس الا
یتلوھا **قسطلانی** وعند احمد من روایۃ یزید بن بابنوس عن عائشۃ ان ابابکر
حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ یقول انک میت وانھم میتون حتی فرغ
من الآیۃ ثم تلا وما محمد الا رسول الآیۃ فقال فیہ قال عمر اوانھا فی
کتاب اللہ وزاد بن عمر عند ابن ابی شیبۃ فاستبشر المسلمون واخذت المنافقین
الکآبۃ قال ابن عمر فکانما کانت علی وجوھنا اغطیۃ فکشفت قال الزھری بالسند
السابق **کتاب المغازی للواقدی ۱ جلد صفحہ ۱۴۷** فقال رجال من اصحاب النبی صلعم
کیف یموت رسول اللہ صلعم ولم یظھر علی الدین انما اعمی علی رسول اللہ صلعم فاتوا الباب
فقالوا لا تدفنوہ فانہ حی فخرج العباس فقال یا ایھا الناس ھل عند احد عھد من
رسول اللہ صلعم فی شان وفاتہ قالوا لا قال العباس الحمد للہ انا اشھد ان رسول اللہ صلعم
قد ذاق الموت ولقد اخبرہ اللہ بذلک وھو بین اظھرکم فقال انک میت وانھم میتون
ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون فعرف الناس ان رسول اللہ صلعم قد توفی **تاریخ خمیس ۲ جلد
صفحہ ۱۶۷** لما شک فی موت النبی صلعم وضعت اسماء بنت عمیس یدھا بین کتفیہ فقالت
توفی رسول اللہ صلعم فقد رفع الخاتم من بین کتفیہ **تاریخ ابو الفداء صفحہ ۱۶۴** لما قبض اللہ
نبیہ قال عمر بن الخطابؓ من قال ان رسول اللہ صلعم مات علوت راسہ بسیفی ھذا
وانما ارتفع الی السماء فقرأ ابوبکرؓ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ
الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم فرجع القوم الی قولہ بازدروا
سقیفۃ بنی ساعدہ وقت وفات رسول خدا صلعم کے حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ جو کہیگا کہ نبی صلعم نے فوت کیا

…گا اگر دن ہارونگا اور وہ مثل حضرت عیسیٰ کے آسمان پر صعود کر گئے اور حضرت ابوبکر رضہ فرماتے تھے کہ جو کوئی
…محمدؐ کی کرتا تھا وہ سمجھے کہ حضرت ؐ نے فوت کیا اور خدا زندہ ہے اور حضرت عمر رضہ نے کہا کہ ہنسی در باب
…کیا کوئی آیہ سنا تھا مگر آجکی روز تفسیر معالم التنزیل فراء البغوی صفحہ ٤٣٢ قال عمر
…ما شککت منذ اسلمت الا یومئذٍ کہا حضرت عمر رضہ نے کہ نہ شک ہوا ہے مجھے نبوت مین آپکے
…مگر آجکی روز سیرۃ المحمدیہ صفحہ ٢٩٩ فقال عمر بن الخطاب فقال یا رسول اللہ
…السنا علی الحق اولیس عدونا علی الباطل قال بلی قال فعلام نعطی الدنیۃ
…فی دیننا قال انی رسول اللہ ولن اعصیہ ولن یضیعنی وابوبکر رضہ متنحٍ بناحیہ
…فاتاہ عمر فقال نعم قال السنا علی الحق اولیس عدونا علی الباطل قال فعلام
…نعطی الدنیۃ فی دیننا قال دع عنک ما تری یا عمر وانہ رسول اللہ ؐ کہا عمر رضہ نے
…رسول اللہ ؐ آیا مین حق پر نہین ہون اور دشمنان ہماری کیا باطل پر نہین ہین فرمایا کہ ہان مین خدا کا رسول ہون
…اسکی نافرمانی نہین کرتا ہون اور وہ مجھی ضائع نہین کرتا ہے ابوبکر رضہ بھی گوشی کہے تھے کہ آئی عمر رضہ اور کہا کہ ای
…کیا ہم حق پر نہین ہون اور دشمن ہماری گمراہی پر کیا نہین ہین اور کہا کہ اعلان و قوت مین دیتا ہون دین مین
…ابوبکر رضہ نے کہا کہ دور دفع کر وایسی کیا باتین تمسی دیکھتا ہون ای عمر رضہ بیشک محمدؐ خدا کے رسول برحق ہین سیرۃ
…حلبیہ ٣ جلد صفحہ ٢٧ ولقی عمر رضہ من ذلک الشروط التی ذکرھا امراً عظیماً وجعل یرد علی
…رسول اللہ ؐ الکلام حتی قال ابوعبیدۃ بن الجراح رضہ الا تسمع یا ابن الخطاب رسول
…اللہ ؐ یقول ما یقول نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فجعل یتعوذ باللہ من الشیطان
…الرجیم حتی قال لہ رسول اللہ یا عمر انی رضیت وتابی فکان عمر یقول ما زلت اصوم
…واتصدق واصلی واعتق مخافۃ کلامی الذی تکلمت بہ حین رجوت ان یکون ھذا خیرا
…و الذی فی الامتناع عکس ما ھنا موطا صفحہ ٤٢ مالک انہ بلغہ ان المؤذن جاء
…عمر بن الخطاب یؤذنہ یعلم الصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم
…یا امیر المؤمنین فامرہ ان یجعلہا فی نداء الصبح مؤذن آیا پاس عمر رضہ کے اور اونہی سوتا ہوا پایا کہا
…الصلوۃ خیر من النوم یا امیر المؤمنین یعنی نماز سونے سے بہتر ہے ای امیر المؤمنین پس حکم دیا کہ
…اذان صبح مین اسکو مؤذن داخل کردیوی احیاء العلوم غزالی ٤ جلد صفحہ ٨ فان کان ضعیف

القلب جبانا في نفسه غلب خوفه على رجائه لا محالة كما يحكى في احوال الخائفين
من الصحابة والتابعين وان كان قوي القلب تام المعرفة استوى خوفه ورجاؤه
فاما ان يغلب رجاؤه فلا ولقد كان عمر رض يبالغ في تفتيش قلبه حتى كان
يسئل حذيفة رض انه هل يعرف به من اثار النفاق شيئا اذ كان قد خصه رسول
الله صلعم بعلم المنافقين حضرت عمر رض نهايت مبالغہ رکھتے تھے درباب تفتيش حال قلب کے اور اگرچہ
حذيفہ رض سے تحقيق کيا کرتے تھے اسليے کہ حذيفہ اثار نفاق کو پہچانتے تھے اور سبب اسکا يہہ تہا کہ جناب رسول
نے علم منافقين کا تعليم فرمايا تہا سورہ حجرات يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق
صوت النبي صلعم تفسير جلالين نزلت في تجادل ابي بكر وعمر رض على النبي صلعم في تامير الاقرع
ابن حابس او القعقاع بن معبد ترمذی ۲ جلد صفحہ ۷۷ اقدم النبي صلعم قال فقال ابو بكر
يا رسول الله صلعم استعمله على قومه فقال عمر رض لا تستعمله يا رسول الله صلعم فتكلما
عند النبي صلعم حتى ارتفعت اصواتهما فقال ابو بكر رض لعمر رض ما اردت الا خلافي
فقال ما اردت خلافك فنزلت هذه الاية يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا
اصواتكم فوق صوت النبي صلعم جناب رسولخدا صلعم کے اگے ابوبکر رض نے کہا يا رسول اللہ صلعم استعمال کيجيے
اپنی قوم پر اور عمر رض نے کہا کہ مت استعمال کيجيے اسکو يا رسول اللہ صلعم پس دونو نے اسدرجہ کلام کيا
کہ بلند ہوی اوازان دونو کی ابوبکر رض نے کہا عمر رض سے کہ تم ہماری خلاف مين رہتے ہو کہا مينے تمہارے
خلاف نہين کيا کہ يہہ ايت نازل ہوی اے ايمان والو مت بلند کرو اپنی اواز کو نبی کے اواز پر بخاری ۱۰ پارہ
صفحہ ۲۵۶ عن ابن ابي مليكة قال كاد الخيران ان يهلكا ابو بكر رض وعمر رض لما قدم على
النبي صلعم وفد بني تميم اشار احدهما بالاقرع بن حابس التميمي الحنظلي اخي بني
مجاشع واشار الاخر بغيره فقال ابو بكر لعمر انما اردت خلافي فقال عمر ما اردت خلافك
فارتفعت اصواتهما عند النبي صلعم فنزلت يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق
صوت النبي صلعم الى قوله عظيم شمائل ترمذی صفحہ ۳۱ عن سالم ابن عبيد قال
ابو بكر صلوته ثم ان رسول الله صلعم قبض فقال عمر والله لا اسمع احدا يذكر
ان رسول الله صلعم قبض الا ضربته بسيفي هذا قال وكان الناس لم يكن فيهم

نبی قبلہ فامسک الناس قالوا یا سالم انطلق الی صاحب رسول اللہ ص فادعہ فاتیت
ابا بکر وھو فی المسجد فاتیتہ ابکی دھشا فلما رآنی قال أقبض رسول اللہ ص قلت
ان عمر یقول لا اسمع احدا الخ ابوبکر رض نے نماز جماعت شروع کی اور فوراً روح مطہر کو قابض الارواح
نے قبض کیا اور حضرت عمر رض نے کہا کہ اگر کوئی ذکر کریگا کہ نبی ص نے فوت کیا ہر آئینہ میں اسکو قتل کر دونگا اور حدیث بخاری میں
ہے کہ حضرت عمر رض صاحب الہام تھے اور صاحب موافقات آیات کی تھی اور اوسیوقت شیخین طرف سقیفہ کے
بنظر استقرار خلافت کی تشریف فرما ہوئے عمال خلیفہ ثانی از تاریخ حبیب السیر مکہ نافع بن عبد
الرحمن خزاعی طائف سفیان بن عبداللہ الثقفی بصرہ ابو موسیٰ اشعری بصرہ مغیرہ بن
شعبہ بحرین عثمان بن العاص کوفہ عمرو بن العاص مصر عمیر بن سعد حمص ابن سعد
دمشق معاویہ بن ابی سفیان [illegible] عتبہ بن [illegible] یمن یعلی ابن امیہ عمان حذیفہ بن
محصن قاضی مدینہ رئیس احب قاضی کوفہ شریح بن حارث الکندی قاضی مصر کعب
بن یسار کاتب زید بن ثابت وزید بن ارقم و ربیعہ بن [illegible] حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۹۳
قال رسول اللہ ص تدور رحی الاسلام بخمس وثلاثین او ست وثلاثین فان
یھلکوا فسبیل من ھلک وان یقم لھم دینھم یقم لھم سبعین عاما قلت
امما بقی او مما مضی [illegible] قولہ تدور رحی الاسلام ای یقوم امر الاسلام
باقامۃ الحدود والجہاد فی ھذہ الامۃ وذلک صادق من ابتداء [illegible] الجہاد
او اوائل الہجرۃ الی مقتل سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ والشک فی خمس وثلاثین
او اخواتھا لان اللہ اوحی الیہ مجملا وقولہ فان یھلکوا بان یستوعبہ
الامر وان الامر یصیر الی حالۃ لو نقل فیھا الناظر یشک فی ھلاک الامۃ
ویظلون امورھم وقولہ سبعین عاما ابتداؤہ من [illegible] ونہایتہ موت معاویۃ
رضی اللہ عنہ وبعدھا ماتت نبیۃ ودعاۃ الضلال وقولہ سبعین عاما معناہ
[illegible] بعد صفیہ [illegible] مستقل
[illegible]
[illegible] ابتدائی خلافت حضرت امیر علیہ السلام سے [illegible] زمانہ بنی امیہ کا ہے [illegible] زمانہ [illegible] کے

دور اسلام مراد ہے تب نفی ۳۰ سنہ کی لازم آویگی اور اگر دور اسلام ۳۵ سنہ مراد ہے تب نفی خلافت قبل ۳۵ سنہ کے لازم
آویگی اور دلیل عدم حقیت خلافت تا ۳۰ سنہ ہجری لازم آویگی ایسی حال مین ادعای خلافت امام حسن ع و امام حسین
علیہ السلام خلاف اس حدیث کے کسطرح ہوا **باب ۲۲ بست و دوم درباب تحقیق حرمت و حلیت مسئلہ**
متعۃ النساء و متعۃ الحج کے ۱ مسئلہ متعہ سورہ نساء والمحصنات فما استمتعتم بہ منہن
فآتوا اجورہن فریضۃ بیضاوی قیل نزلت الآیۃ فی المتعۃ التی کانت
ثلاثۃ ایام حین فتحت مکۃ ثم نسخت کما روی انہ ع اباحہا ثم اصبح یقول
یا ایہا الناس انی کنت امرتکم بالاستمتاع من ہذہ النساء الا ان اللہ تعالی حرم
ذلک الی یوم القیامۃ پس متعہ کرو تم عورتوں سے اور دین مہر دینا فرض ہے بیضاوی کہتے ہیں کہ یہ
آیہ باب متعہ مین نازل ہوا اور تین روز تک یہہ حکم جاری رہا وقت فتح مکہ کے بعد یہہ حکم منسوخ ہوا حدیث
متفق علیہ اعرضوا علی کتاب اللہ فما وافق فخذوہ وما خالف فدعوہ اخرجہ
الامام الرازی فی تفسیرہ الکبیر رد کرو حدیث کو قرآن پر اگر وہ موافق ہو عمل کرو ورنہ چھوڑ دو آیۃ
ننسخہا او نات بخیر منہا مین منسوخ کرتا ہون اور دوسرا حکم اوس سے بہتر بھیجتا ہون شرح
ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۹۰ نقل روی عنہ ع من طرق کثیرۃ انہ کان یفتی بحلہا وینکر
علی محرمہا والناہی عنہا وروی عمر بن سعد الہمدانی عن حنش بن المعتمر قال
سمعت علیا ع یقول لولا ما سبق من ابن الخطاب فی المتعۃ ما زنی الا شقی وروی
ابوبصیر قال سمعت ابا جعفر بن محمد بن الباقر ع یروی عن جدہ امیر المومنین ع لولا
ما سبقنی بہ ابن الخطاب ما زنی الا شقی وقد افتی بالمتعۃ جماعۃ من الصحابۃ و
التابعین کعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن مسعود وجابر بن عبد اللہ الانصاری
وسلمۃ بن الاکوع وابی سعید الخدری وسعید بن جبیر ومجاہد وغیر ذلک فاما
سادۃ اہل البیت وعلماءہم فامرہم واضح فی الفتیا کعلی بن الحسین زین العابدین
وابی جعفر الباقر وابی عبد اللہ الصادق وابی الحسن موسی الکاظم وعلی بن موسی
الرضا **تفسیر نیشاپوری جلد اول صفحہ ۲۲۱** وبہ قرأ ابن عباس ایضا والصحابۃ ما
انکروا علیہا فکان اجماعا * منہن الی اجل مسمی فآتوا وایضا امر بایتاء الاجور

بالمهر لا بالاستمتاع اي التلذذ وهذا في المتعة واما في النكاح المطلق فيلزم الاجر
بالعقد وايضا قال في اول السورة فانكحوا فناسب ان يحمل هذه الاية على نكاح
المتعة لئلا يلزم التكرار في سورة واحدة والحمل على حكم جديد اولى و
يؤيد الحمل على ثبوت المتعة ما جاء في الروايات ان النبي ص نهى عن المتعة
وعن لحوم الحمر الاهلية يوم خيبر واكثر الروايات انه ص اباح المتعة في
حجة الوداع وفي يوم الفتح وذلك ان اصحابه شكوا اليه يومئذ طول العزبة
فقال استمتعوا من هذه النساء وقول من قال انه حصل التحليل مرارا و
النسخ مرارا ضعيف لم يقل به احد من المعتبرين الا الذين ارادوا التناقض
في هذه الروايات ونهي عمر رض يدل على انه كان ثابتا في عهد الرسول ص
وما كان ثابتا في عهده لم يكن منسوخا بقول عمر رض كما اشار اليه عمران بن
الحصين واجيب بان المراد من قول عمر وانا انهى عنهما انه قد ثبت عنده نسخها
في زمان الرسول وقد سلموا له ذالك فكان اجماعا ابن عباس اور صحابه
کہتے ہیں کہ یہہ حکم موقت و میعادی ہے اور تاویل اس آیہ کی متعہ مین باین دلیل ہے کہ آیات ماقبل اسکے
درباب نکاح کے ہے پس تکرار لازم نہین آوے گا سورہ واحدہ مین اور حکم جدید اولی ہے اور اکثر روایات مین
وارد ہے کہ نبی صلعم نے منع کیا متعہ اور حمر اہلیہ سے بروز خیبر اور اکثر روایات دلالت کرتی ہے کہ حضرت ص نے
مباح کیا متعہ کو بروز حج الوداع و بروز فتح مکہ کے اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ اصحاب نے اوسوقت مین طوالت
عزبت کی شکایت کی پس ارشاد ہوا کہ زنان حاضرین سے متعہ کرو اور وہ قول کہ چند بار حکم حلال کا و چند بار
نسخ کا صادر ہوا ضعیف ہے کیونکہ یہہ قول کسی معتبرین کا نہیں ہے مگر وہ راوی جنکو تناقض منظور ہے اور
نہی کیا عمر رض نے متعہ سے پس یہہ حکم دلالت کرتا ہے کہ زمانہ مین نبی ص کے حکم متعہ کا منسوخ نہوا تھا جیسا کہ
روایت سے عمران بن الحصین کے ظاہر ہوتا ہے اور علماء اہل سنت نے درباب صدور نہی متعہ بقول عمر رض
کے جواب دیا ہے باین وجہہ کہ مراد اوس نہی سے یہہ ہی کہ ثابت ہوا حکم نسخ متعہ کا میرے نزدیک بقول رسول ص
کے اور اس دلیل کو جمہور نے پسند کیا ہے پس یہہ مسئلہ حرمت متعہ کا اجماعی ہمارا ہے اس قول سے معلوم ہوا کہ
حضرت ابی بکر رض اس مسئلہ سے نسخ متعہ کیسے لاعلم تھے اور لوگ متعہ کنندہ فعل زنا مین مبتلا ہوئے اور بجز عمر رض

کیکو حرمت متعہ کی معلوم نہ تھی اور اسجگہ معلوم ہوتا ہے بحدیث ابن عباس کے کہ مشکوۃ مین موجود ہو اللہم فقہ
اور سیوطی نے تفسیر اتقان مین ابن عباس کو اول طبقات مفسرین صحابہ لکھا ہے تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ
وثالثہا انہ قد روی عنہ صلعم انہ قال اذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی
کتاب اللہ فان وافقہ فاقبلوہ والا فردوہ وذلک یقتضی تقدیم القرآن علی
فرمایا رسولخدا نے کہ جو حدیث ہماری موافق قرآن کے ہو اوسکو قبول کرو اور جو حدیث مخالف قرآن کے
اوسکو رد کرو سورہ بقر پ۱ ع۱۳ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا خدا
کو ہمارا اختیار ہے منسوخ کرنیکا نووی صفحہ ۳۹۳ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَ
كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَاْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ
لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلٰى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيْثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص فَلَمَّا قَا
عُمَرُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ وَبِمَا شَاءَ وَاِنَّ الْقُرْاٰنَ قَدْ نَزَ
مَنَازِلَهٗ فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا اَمَرَكُمْ وَاَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ اُوْتٰى
بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهٗ بِالْحِجَارَةِ قَالَ النَّوَوِيُّ وَذَكَرَ بَعْدَ هٰذَا
رِوَايَةَ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض اَنَّهٗ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ وَيَحْتَجُّ بِاَمْرِ النَّبِيِّ ص بِذٰلِ
ابن عباس فتویٰ دیتے تہے حلت متعہ کا اور ابن زبیر حرام کہتے تہے راوی نے ذکر کیا اس اختلاف
نزد جابر انصاری کے پس جابر نے راوی سے بیان کیا کہ متعہ کیا ہمنے ہمراہ رسول ص کے پس عمر رض
کہا کہ خدا نے متعہ کو قرآن نازل کیا اور تم لوگ حج و عمرہ کو تمام کرو اور ترک کرو نکاح متعہ کو اور جو شخص
کریگا ہم اوسکو سنگسار کرینگے اور نووی کہتے ہین کہ ابو موسی اشعری فتوی حلت متعہ کا دیتے
اور دلیل لاتے تہے حدیث نبی ص سے تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۹ قیل لا دلیل
علی تحریم نکاح المتعۃ لانہا من جملۃ الازواج کوئی دلیل نہین ہے حرمت متعہ پر
کہ ممنوع ہے از جملہ ازواج منکوحہ کے ہے تفسیر اتقان سیوطی نوع ثامن صفحہ ۳ باب معرفۃ
مین تفسیر اتقان نوع ۴۷ صفحہ ۱۳ باب فی الناسخ والمنسوخ مین آیہ متعہ کو منسوخات سے نہین لک
تفسیر ملا جیون جونپوری فی تفسیر آیات احکام مین آیہ متعہ کو آیات احکام مین داخل کیا ہے
باب نکاح المتعہ صفحہ ۳ عن ابن عباس قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلا

الرجل يقدم البلد ليس له بها معرفة فيتزوج المراة بقدر ما يرى انه يقيم
فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى نزلت الاية الا على ازواجهم او ما ملكت
ايمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما حرام ابن عباس کہتے ہین کہ ابتدای اسلام مین
دستور تہا کہ مسافرون کو اجازت اسلیے تہی کہ شب باش ہوکر متعہ کرے اور باعث آرام وحفاظت مال کا ہو اور
آیہ الا على ازواجهم الخ ہدایہ جلد اول کتاب النکاح صفحہ ۲۹۳ نکاح المتعة باطل
قال مالك هو جائز لانه كان مباحا وقال زفر هو صحيح لازم لان النكاح
لا يبطل بالشروط الفاسدة نکاح نزد امام مالک کے جایز ہے اور زفر کہتے ہین کہ متعہ صحیح ہے اسلیے
کہ نکاح بسبب شرط فاسد کے باطل نہین ہوتا ہے موطا صفحہ ۱۳۳ متعة الحج تفسیر کشاف زمخشری
وقد رجع ابن عباس زمخشری کہتے ہین کہ ابن عباس نے فتوی حلت متعہ سے حرمت کی طرف رجوع
کیا نووی ۱ جلد صفحہ ۴۵۱ قال عطاء قدم جابر بن عبد الله معتمرا فجئناه في
منزله فسأله القوم عن اشياء ثم ذكروا المتعة فقال استمتعنا على عهد
رسول الله ص وابی بکر رض وعمر رض جابر بن عبد اللہ انصاری عمرہ کرکے جب گہر کو آئے لوگون نے
بعد ذکر مسایل در باب متعہ کے سوال کیا جواب دیا کہ متعہ کیا ہمنے عہد رسول اللہ ص
وابی بکر رض مین ترمذی ۱ جلد صفحہ ۱۰۷ ان رجلا من اهل الشام سال من ابن عمر رض
عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال هي حلال فقال ان اباك قد نهى عنها فقال
ابن عمر ارايت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله ص انترك السنة
ونتبع قول ابی ایک مرد شامی نے عبد اللہ ابن عمر سے سوال کیا حج تمتع کا ساتھ عمرہ کے اور کہا
کہ یہہ حلال ہے اور تمہارے باپ نے حرام کیا ہے کہا عبد اللہ نے کہ گرچہ میرے باپ نے حرام کیا ہو مگر حلال
کیا ہے اوسکو رسول خدا نے کیا مین ترک کرون سنت نبی ص کو اور تبعیت کرون باپ کے قول کی
سیرة الحلبیہ ۲ جلد صفحہ ۶۵ ففی مسلم عن علی رض ان رسول الله ص نهى عن متعة
النساء يوم خيبر قال بعضهم والراجح ان النهي عن متعة النساء لم يكن في خيبر
لانه شی ولم یعرفه اهل السيرة ولا رواة الاثر ويدل لذلك ما قيل ان
ثنية الوداع انما سميت بذلك لانهم فيها ودعوا النساء اللاتي تمتعوا بهن

فی خیبر ای وانما کان تحریمها عام الفتح ای ولا معارضة لانه احل بعد ذلک ای بعد
فی عام الفتح ثم حرم فیه بعد ثلاثة ایام کما سیاتی وقیل حرمت فی حجة الوداع و
فی غزوة اوطاس وهذا هو الصحیح وسیاتی فی غزوة الفتح الجمع بین هذه الاقوال و
السهیلی واغرب ما روی فی ذلک روایة من قال ان ذلک کان فی غزوة تبوک وفی
خرجه ابوداؤد ان تحریم نکاح المتعة کان فی حجة الوداع ومن قال من الرواة کان
غزوة اوطاس فهو موافق لمن یقول انه کان عام الفتح هذا کلامه وعن امامنا الشا
لا اعلم شیئا حرم ثم ابیح ثم حرم المتعة ای فقد حرمت مرتین ونقل السهیلی وغیر
بعضهم انها ابیحت وحرمت ثلاث مرات وعن بعضهم انها ابیحت وحرمت اربع مر
لینظر هذا مع قول بعضهم ان اول حرم المتعة سیدنا عمر رض وقیل لم یحرمها صلعم مطل
عند الاستغناء عنها واباحها عند الحاجة الیها ای عند خوف الزنا وبذلک کان یفتی
عباس رض نووی ۱ جلد صفحه ۲۹۳ قَالَ لِی عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ ا
قَدْ اَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ اَهْلِهِ فِی الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ اٰیَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِکَ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهُ حَ
مَضٰی لِوَجْهِهِ الحدیث عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ص نے متعہ کو تاحیات خود حرام نکیا او
قرآن میں آیت ناسخ متعہ کے نازل ہوئی ایضا فیه وَقَالَ لِی عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَیْنِ نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمُ
فِی کِتَابِ اللّٰهِ یَعْنِیْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ص ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ اٰیَةٌ تَنْسَخُ اٰیَةَ مُ
الْحَجِّ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ص حَتّٰی مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِهِ بَعْدَ مَا شَاءَ عم
الحصین کہتے ہیں کہ آیت متعہ کی نازل ہوئی قرآن میں یعنی متعہ حج اور حکم دیا ہمیں رسول اللہ ص نے متعہ کا
نہ نازل ہوئی کوئی آیت ناسخ متعہ کی اور نہ رسول اللہ ص نے حرام کیا لیکن عمر رض نے خود رای سے جو چاہا
سورہ والمومنون و سورہ معارج جسمیں اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ ہے سور
ہے اور سورہ نساء جسمیں آیہ متعہ ہے وہ سورہ مدنی ہے پس نزول آیہ ناسخ کا مکہ میں قبل وجود متعہ کی خلا
عقل و نقل کے ہے و قسطلانی ۹ جلد صفحه ۹۱ یَوْمَ خَیْبَرَ ظرف الْمُتْعَةِ النِّسَاءِ لِاَنَّهٗ لَمْ یَ
فِی غَزْوَةِ خَیْبَرَ تَمَتُّعٌ بِالنِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ اِنَّ ذِکْرَ النَّبِیِّ ص یَوْمَ خَیْبَرَ غَلَطٌ و
السهیلی اَنَّهٗ لَمْ یَعْرِفْهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ السِّیَرِ غزوہ خیبر میں متعہ واقع نہیں ہوا قسطلانی ۹

٣٥ حدثنا ابن عيينة انه سمع الزهري ان عليا رض قال لابن عباس ان
ص نهى عن المتعة زمن خيبر وقال البيهقي فيما قرأته في كتاب المعرفة في
زي وكان ابن عيينة يزعم ان تاريخ خيبر في حديث علي رض انما هو في النهي
لحوم الحمر الاهلية لا في النكاح المتعة فالذي يظهر انه وقع تقديم وتاخير في
الزهري واتفق اصحاب الزهري كلهم على خيبر الا ما رواه عبد الوهاب
قفي عن يحيى ابن سعيد عن مالك في هذا الحديث فقال حنين اخرجه النسائي
دار قطني وقالا انه وهم تفرد به وقد اختلف في وقت تحريم نكاح المتعة
لذي يحصل من ذالك ان اولها خيبر ثم عمرة القضاء وكما رواه عبد الرزاق
مرسل الحسن البصري ومراسيله ضعيف لانه كان ياخذ عن كل احد ثم
م الفتح كما في مسلم بلفظ انها حرام من يومكم هذا الى يوم القيمة ثم اوطاس
في مسلم بلفظ رخص لنا رسول الله صلعم عام اوطاس في المتعة ثلاثا ثم
ى عنها لكن يحتمل انه اطلق على عام الفتح عام اوطاس لتقاربهما لكن
عد ان يقع الاذن في غزوة اوطاس بعد ان يقع التصريح قبلها في الفتح
نها حرمت الى يوم القيمة ثم بتبوك فيما اخرجه اسحق ابن راهويه وابن
بان من طريقة من حديث ابي هريرة وهو ضعيف لانه من رواية المؤمل
اسمعيل عن عكرمة عن عمار وفي كل منهما مقال وعلى تقدير صحته فليس
د انهم استمتعوا في تلك الحالة اذ كان النهي قديما فلم يبلغ بعضهم
ستمر على الرخصة وكذالك قرن صلعم النهي بالغضب كما في رواية
حازمي من حديث جابر لتقديم عنه ثم حجة الوداع كما عند ابي داود
ظ لكن اختلف فيه على الربيع بن سبرة قسطلانی کہتے ہیں کہ حدیث حرمت متعہ کو راویوں
نے باختلاف غزوات بیان کیا ہے اور تحقیق محدثین معتبرین سے حرمت متعہ کی غزوہ خیبر وعمرۃ القضاء و سنہ
کہ وسفر تبوک میں غلط محض ہے شرح تجرید قوشجی صفحہ ٣٨٥ وانه رض صعد المنبر وقال
ايها الناس ثلث كن على عهد رسول الله صلعم انا انهى عنهن واحرمهن

اعاقب علیهن وهی متعة النساء ومتعة الحج وحی علی خیر العمل واجیب
الوجوه الاربعة بان ذلک لیس مما یوجب قدحا فیه فان مخالفة المجتهد
فی المسائل الاجتهادیة لیس ببدع مجتهد کو جایز ہے باختلاف مسائل فتوی دینا جیسا متعہ
ومتعۃ الحج کو حرام کیا اور حی علی خیر العمل کو متروک کیا **قسطلانی ٨ جلد صفحہ ٣٥** عن ابن عباس رض
عن متعة النساء فرخص فقال له مولی له انما ذلک فی الحال الشدید ابن عباس نے
حلال بیان کیا اور عکرمہ اونکے غلام نے کہا کہ ضرورت شدید مین متعہ جایز ہے **ایضا فیه** عن الحسن
محمد عن جابر بن عبد الله وسلمة بن الاکوع قال کنا فی جیش فاتانا رسول الله
فقال انه قد اذن لکم ان تستمتعوا فاستمتعوا هذا الحدیث قد اخرجه مسلم ایضا
سلمہ بن الاکوع کہتے ہین کہ ہم لشکر مین تھے کہ جناب سرور عالم تشریف لای اور ارشاد کیا کہ تم لوگون
اجازت ہے کہ متعہ کرو پس ہم لوگون نے متعہ کیا **نووی ا جلد صفحہ ٤٥١** عن سبرة الجهنی عن
ابیه عن جده قال امرنا رسول الله بالمتعة عام الفتح حین دخلنا مکة
ثم لم نخرج منها حتی نهانا عنها قال النووی لانه لم یکن یومئذ ضرورة
ولا عزوبة واکثرهم حجوا بنسائهم سفر فتح مکہ مین نبی ؐ نے حکم حرمت متعہ کا دیا نووی
کہتے ہین کہ اس سفر مین حاجت متعہ کی نہ تھی کیونکہ اصحابون نے مع ازواج خودہا سفر کیا تہا **ایضا**
وتسقط روایة اباحتها یوم حجة الوداع لانها مرویة عن سبرة الجهنی
وانما روی الثقات الاثبات عند الاباحة یوم فتح مکة والذی فی
حجة الوداع انما هو التحریم اور روایت مباح ہونے متعہ کے بروز حج الوداع کی غلط ہے اس
کہ وہ روایت سبرۃ الجہنی کی ہے اور روایت ثقہ کی خلاف مین اسکے ہے **نووی ا جلد صفحہ ٤٥٠** قال
القاضی ابو بکر الباقلانی واجمعوا علی ان من نکح نکاحا مطلقا ونیته ان لا
یمکث معها الا مدة نواها فنکاحه صحیح حلال قاضی ابوبکر باقلانی کہتے ہین کہ متعہ کے
صیغہ مین اگر قید میعاد کی زبانی نکرے حرف میعاد کو دلمین بطور نیت کے رکہے پس ایسا متعہ حلال ہے **نووی**
عن ابی موسی انه یفتی بالمتعة فقال رجل رویدک ببعض فتیاک فانک لا
تدری ما احدث امیر المؤمنین فی النسک بعد حتی لقیه الله فسأله فقال

علمت ان النبی صلعم قد فعله واصحابه ولکن کرهت ان یظلوا معرسین بهن فی
الاراک ثم یروحون فی الحج تقطر رؤسهم ابو موسے اشعری حلت متعہ کا فتویٰ دیتے تھے
عمر نے کہا کہ صبر کرو کیا تم جانتے نہین ہو کہ عمر رض نے مناسک حج مین حرام کیا ہے اور ابو موسے نے عند الملاقات
عمر رض سے دریافت کیا تب اوسپر جوابدیا عمر رض نے کہ بیشک نبی صلعم نے اور اصحاب نبی صلعم نے متعہ کیا ہے لیکن میتے
برا جانا اس امر کو کہ ایام حج مین لوگ مزے اوڑا دین اور غسل کا پانی اونکے سرون سے ٹپکے **ایضا صفحہ ۴۰۱**
قال عبد اللہ بن شقیق کان عثمان ینهی عن المتعة وکان علی یامر بها فقال عثمان
لعلی کلمة ثم قال علی لقد علمت انا قد تمتعنا مع رسول اللہ صلعم فقال اجل و
لکنا کنا خائفین حضرت عثمان رض وحضرت علی رض سے درباب متعہ کے گفتگو ہوئی حضرت عثمان رض متعہ کو حرام
کہتے تھے اور حضرت علی رض متعہ کو حلال کہتے تھے کہ ہمنے متعہ کیا ہے ساتھ رسول اللہ صلعم کے [illegible]
ک **ایضا** فیہ عن سعید بن المسیب قال اجتمع علی رض وعثمان رض بعسفان
فکان عثمان رض ینهی عن المتعة او العمرة فقال علی ما ترید الی امر فعله
رسول اللہ صلعم تنهی عنه فقال عثمان رض دعنا منک فقال انی لا استطیع ان
ادعک فلما ان رای علی اهل بهما جمیعا موضع عسفان مین علی وعثمان رض جمع ہوئے اور علی
متعہ کو حلال اور عثمان رض متعہ کو حرام کہتے تھے اور علی نے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو آیا جس امر کو حلال کیا
رسول اللہ نے تم اوسکو حرام کروگے **نووی صفحہ ۴۰۲ جلد ۱** قوله کان عثمان رض ینهی
عن المتعة وکان علی یامر بها المختار التی نهی عنها عثمان رض هی التمتع
المعروف بالحج وکان عمر رض وعثمان رض ینهیان عنها نهی تنزیه لا تحریم نووی
کہتے ہین کہ منع کرنا حضرت عثمان رض کا متعہ سے نہی تحریمی نہین ہے بلکہ نہی تنزیہی مراد ہے **قسطلانی**
جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ عن سعید بن المسیب قال اختلف علی وعثمان رض وهما بعسفان
فی المتعة فقال علی ما ترید الی ان تنهی عن امر فعله رسول اللہ صلعم فلما رای
ذلک علی اهل بهما جمیعا **ایضا صفحہ ۱۱۱** عن ابن عباس انه سئل عن متعة الحج
فقال اهل المهاجرون والانصار وازواج النبی صلعم فی حجة الوداع واهللنا فلما
قدمنا مکة قال رسول اللہ صلعم اجعلوا اهلالکم بالحج عمرة الا من قلد الهدی

طفنا بالبیت وبالصفا والمروة وآتینا النساء ولبسنا الثیاب قال من قلد الهدی
فانه لا یحل له حتی یبلغ الهدی محله ثم امرنا عشیة الترویة ان نهل بالـ
ابن عباس کہتے ہیں کہ حج الوداع میں اصحاب نے متعہ کیا **تاریخ ابن خلکان صفحہ ۳۵۸** فی
ترجمة یحیی بن اکثم متعتان کانتا علی عهد رسول الله ص وعلی عهد ابی بکر
وانا انهی عنهما متعہ وقت نبی ص کے اور تا زمانہ ابو بکر رض حلال تھا **تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ ۹**
ما روی ان عمر رض قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عهد رسول الله
وانا انهی عنهما متعة الحج ومتعة النکاح عمر رض کہتے ہیں منبر پر کہ متعہ نساء و متعہ حج
عہد رسول اللہ میں حلال تھا اور اب میں حرام کرتا ہوں **نور الانوار صفحہ ۱۷۹** فی عدم جواز نسخ الکتاب
بالسنة بقوله عم اذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوه علی کتاب الله تعالی فما وافق
فاقبلوه والا فردوه وایضا اورده الرازی فی تفسیره الکبیر نحوه **تاریخ الخلفاء**
سیوطی باب اولیات عمر رض صفحہ ۱۳۶ واول من حرم المتعة **تاریخ ابو الفداء** مثله
وموطا صفحہ ۱۹۶ نحوه فی متعة الحج **تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ ۲۴۷** ما روی عن عمر
انه قال فی خطبته متعتان کانتا علی عهد رسول الله ص انا انهی عنهما و
اعاقب علیهما وروی محمد بن جریر الطبری فی تفسیره عن علی ابن ابیطالب
انه قال لولا ان عمر رض نهی الناس عن المتعة ما زنی الا شقی حضرت علی کہتے ہیں
کہ اگر عمر رض آدمیوں کو متعہ کرنے سے منع نہ کرتے ہر آئینہ کوئی شخص مبتلائے زنا نہوتا اور نہ کوئی شقی
پیدا ہوتا **نہایہ ابن اثیر** لولا ان عمر رض نهی الناس عن المتعة ما زنی الا شقی **حجة الله**
البالغة باب القضاء فی الاحادیث المختلفة صفحہ ۱۴۰ ومنها اختلافهم فی الجمع
بین المختلفین مثاله رخص رسول الله ص فی المتعة عام خیبر ثم رخص
فیها عام اوطاس ثم نهی عنها فقال ابن عباس کانت الرخصة للضرورة
والنهی لانقضاء الضرورة والحکم باق علی ذلک وقال الجمهور کانت
الرخصة اباحة والنهی نسخا لها **حاشیہ اقا جمال علی شرح التجرید صفحہ ۱۰۹**
واحمد ابن حنبل فی مسنده عن عمران بن حصین فی متعة النساء واللفظ

وَقَالَ اُنْزِلَتْ الْمُتْعَۃُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَعَمِلْنَا بِھَا وَفَعَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلعم وَلَمْ یَنْزِلْ قُرْاٰنٌ یُحَرِّمُہٗ وَلَمْ یَنْہِہٖ عَنْھَا حَتّٰی مَاتَ

باب ۲۲ بست وسوم درباب تحقیق حدیث قرطاس کے معہ مباحثہ فریقین

حدیث قرطاس بخاری ۵ جلد صفحہ ۱۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی خَضَبَ دَمْعُہُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَجَعُہٗ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا اَھَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم قَالَ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ وَاَوْصٰی بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ وَنَسِیْتُ الثَّالِثَۃَ قَالَ الشَّارِحُ الْقُسْطَلَانِیُّ اِنَّمَا ھُوَ فِی النَّصِّ عَلٰی خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ رض لٰکِنَّھُمْ لَمَّا تَنَازَعُوْا وَاشْتَدَّ مَرَضُہٗ صلعم عَدَلَ عَنْ ذٰلِکَ مُعَوِّلًا عَلٰی مَا اَصَّلَہٗ مِنِ اسْتِخْلَافِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہٗ صلعم قَالَ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ رض وَاَخَاکِ اَکْتُبُ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ رض وَقَالَ الْکِرْمَانِیُّ ھُوَ مَجَازٌ لِاَنَّ الْھَذَیَانَ الَّذِیْ لِلْمَرِیْضِ مُسْتَلْزِمٌ بِشِدَّۃِ وَجْعِہٖ فَاَطْلَقَ الْمَلْزُوْمَ وَاَرَادَ اللَّازِمَ

ابن عباس کہتے ہیں کہ روز پنجشنبہ عجب بد روز تھا بعدہ ایسا روئے کہ ریش تر ہو گئے اور بیان کیا کہ بروز پنجشنبہ شدت مرض میں فرمایا نبی صلعم نے کہ لاؤ کاغذ تاکہ میں لکھدوں ایک کاغذ کہ میرے بعد تم لوگ گمراہی میں نہ پڑو پس تکرار کیا حاضرین نے اور مناسب نہ تھا نزد نبی صلعم کے تکرار اور کہا اصحاب نے رسول اللہ صلعم کلمات بدحواسی کے تغیر آمیز بولتے ہیں یعنی مثل صاحب بحران کے فرمایا چھوڑ دو مجھے جس حالت میں ہوں یعنی بشور و غل و بلبدہ اور وصیت کیا تین شی کی اول یہہ کہ نکال دینا مشرکین کو جزیرہ عرب سے دوم خرچ دینا جسطرح کہ میں دیتا تھا اور وصیت سوم کو راوی کہتا ہے کہ میں نے فراموش کیا شارح قسطلانی لکھتے ہیں کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے خلافت ابی بکر رض پر اور کرمانی نے کہا ہے کہ ہجر کے یہاں معنی ہذیان کے ہیں بخاری ۶ جلد صفحہ ۵۷۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَفِی الْبَیْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صلعم ھَلُمُّوْا اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ غَلَبَہُ الْوَجَعُ وَعِنْدَکُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ فَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْبَیْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْھُمْ مَنْ

۲ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے جب دیکھا کہ رائے کل صحابہ کی بہ تبعیت عمر رضی تب یہ جاری سیاست مدن کی وصیت فرمایا اور مؤید اسکا حدیث فتوح کسری ہے پس خلافت یعنی بادشاہت ہے اور اس امر میں کہ خلفاء ثلاثہ سلاطین اسلام سے تھے کسی معتمد عالم امامیہ کو انکار نہیں کما یوجد فی کتب السیر من الامامیہ

يقول قربوا يكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ومنهم من يقول غير ذلك
فلما أكثر اللغو والاختلاف قال رسول الله ص قوموا قال عبيد الله يقول ابن عباس
إن الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله ص وبين أن يكتب لهم ذلك الكتاب
لاختلافهم ولغطهم ابن عباس کہتے ہیں کہ جب وقت احتضار کا پہونچا رسول اللہ کو اوسوقت آدمی
گھر میں ہجوم تھا فرمایا نبی صلعم نے کہ لاؤ دوات کہ کچھ لکھ جاؤں تاکہ میرے بعد تم لوگ گمراہ نہو جاؤ کسی نے
کہ عمر نے نبی ص پر شدت کیا ہے تمھے قرآن کافی ہے اور کسی نے کہا کہ دوات لادو کہ اوس کتاب
سے ہم لوگ گمراہی سے محفوظ رہیں پس دونو رائے مین اسقدر اختلاف ہوا کہ باتین بڑھین تب فرمایا نبی
کہ اوٹھ جاؤ ابن عباس نے کہا کہ اوس روز سخت ترین مصیبت واقع ہوئی رسول اللہ پر بسبب اختلاف
بخاری ج ۱۰ جلد صفحہ ۲۸۷ عن ابن عباس رض قال لما حضر النبي ص قال وفي البيت
رجال فيهم عمر بن الخطاب قال هلم اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده قال
عمر إن النبي ص غلبه الوجع والحال عندكم القرآن فحسبنا كتاب الله واختلف
أهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله ص كتابا لن
تضلوا بعده ومنهم من يقول ما قال عمر فلما أكثر اللغو والاختلاف عند النبي
قال قوموا عني فكان ابن عباس يقول الرزية كل الرزية ما حال بين رسول
الله ص وبين أن يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغطهم روایات
صحیحین سے ثابت ہے کہ از ابتداے مرض تا روز پنجشنبہ شدت مرض کی نہ تھی و نہ بدحواسی تھی بلکہ
غشی بروز وفات پیدا ہوئی اور اگر بدحواسی تھی تب حدیث پیش نمازی صدیق رض و تجہیز جیش اسامہ
حدیث کتابت وصیت درباب خلافت حضرت صدیق رض و حدیث منع مسواک کہ اوسی زمانہ مرض مین
ہے یہہ کسطرح مبنی بدحواسی ہوئی اور جسنے کہا ہے کہ حدیث قرطاس سے وصیت خلافت صدیق رض
ہے یہہ قول نادرست ہے اسلیے کہ حضرت عمر رض جو بانی و ساعی و موجد خلافت حضرت ابی بکر رض کے
وہ مانع کتابت وصیت ہوں خلاف عقل ہے اور ابن عباس کیا بدحواسی نہ پہچانتے تھے باوجود وفور علم
ابن عباس کے بقولہ اللہم فقہہ اسقدر افسوس کرکے روئے کہ گویا کوئی نعمت اونکے ہاتھ
ضایع ہو گئی اور ابن عباس خلافت حضرت امیر علیہ السلام کی بہت ساعی تھے کہ ہماری خاندان نبی ہاشم

خلافت آوے مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۴ہر قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی
حتی بل دمعه الحصی فقلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہؐ
وجعه فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدی فتنازعوا وما ینبغی عند نبیؐ
تنازع وما شانه اهجر استفهموا قال دعونی فالذی انا فیه خیر اوصیکم بثلاث
اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم قال و
سکت عن الثالث او قالها فانسیتها اس روایت میں راوی وصیت سوم کو مصلحت ظاہر نہ کیا
بلکہ کہا مجھے فراموش ہوگیا یہہ کیسی راوی متدین وعادل تھے کہ احکام نبیؐ کو اخفاے کیا اور فراموش کرنا
یہہ بھی ایک چالاکی وہوشیاری ہے اور جس حجرہ شریف میں ازدحام صحابہ کا تھا کیا وجہ ہے کہ کل صحابہ
کو نسیان ہوگیا اور کسی نے کہا ہے کہ وصیت ثالثہ تجہیز جیش اسامہ ہے یہہ قول غلط ہے اسلیے کہ حدیث
اسامہ مفصلاً کرات ومرات فرما چکے تھے ایضاً عن ابن عباس انه قال یوم الخمیس وما
یوم الخمیس ثم جعل تسیل دموعه حتی رأیت علی خدیه کانها نظام اللؤلؤ
قال قال رسول اللہؐ ائتونی بالکتف والدواۃ واللوح والدواۃ اکتب لکم کتابا
لن تضلوا بعده ابدا فقالوا ان رسول اللہؐ یهجر اس حدیث میں لفظ ہجر کا وارد ہے
عن ابن عباس قال لما حضر رسول اللہؐ وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب
قال النبیؐ هلم اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده فقال عمر ان رسول اللہ
قد غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف اهل البیت فاختصموا
منهم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہؐ کتابا لن تضلوا بعده ومنهم من
یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف عند رسول اللہؐ قال رسول اللہ
قوموا قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال
بین رسول اللہؐ بین ان یکتب لهم ذلک الکتاب من اختلافهم ولغطهم
وصیت کا دستور ہے کہ ہر مریض جب زمانہ موت کا بقرینہ غالب تصور کرتے ہیں وصیت لکھتے ہیں اور اس
حدیث میں لفظ حضر کا وارد ہے یعنی وہ وقت احتضار کا تھا اور احتضار حالت نزع کو کہتے ہیں پس مدت فاصلہ
پانچ روز کا بیجا ہے اور وصیت نہ ہوگی مگر مہمات امور میں اور باز رکھنا نبیؐ کو وصیت سے بحیلہ بدحواسی

وبجزان خلاف انصاف ہے اور رای ابن عباس کی دلیل ہے اوپر معصیت منع کتابت وصیت کے اور
ابن عباس کی قاطع رای حضرت عمر رض کے ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اکثر اہل مدینہ بموافقت
عمر رض کے تہے تاریخ ابوالفدا ا جلد صفحہ ۱۵۹ وَلَمَّا اشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِدَوَاةٍ
وَبَيْضَاءَ فَاكْتُبُ لَكُمْ كِتَاباً لَا تَضِلُّونَ بَعْدِي أَبَداً فَتَنَازَعُوا فَقَالَ قُومُوا عَنِّي
لَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ؐ يَهْجُرُ فَذَهَبُوا يُعِيدُونَ عَلَيْهِ
فَقَالَ دَعُونِي فَأَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ اس حدیث مین لفظ ہجر کا وارد ہے اسیطرح
شدت مرض مین تجہیز جیش اسامہ نبی ؐ نے فرمایا یہہ وقت لشکر آرائی وصف کشی کا نہ تہا اور نہ کوئی
باغی نے خروج کیا تہا مگر غالب قرینہ یہہ ہے کہ اس ذریعہ سے ان حضرات سے مدینہ خالی ہو جاوے کہ خ
در معقولات ومز احسم درباب خلافت حضرت امیر ؑ کی نزہن سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۲۸ رَوَى الطَّبَرَانِيُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَى رَسُولُ اللّٰهِ ؐ بِكَتِفٍ قَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَاباً
لَا تَخْتَلِفُونَ بَعْدَهُ فَأَخَذَ مَنْ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ فِي لَغَطٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِمَّنْ
حَضَرَ وَيْحَكُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ؐ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أُسْكُتِي فَإِنَّهُ لَا عَقْلَ لَكِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ؐ أَنْتُمْ لَا أَحْلَامَ لَكُمْ ایک عورت وقت احتضار رسول اللہ ؐ کی حاضر
تہی اوسنے کہا کہ تم لوگ گو گیا ہوا ہے کہ بیجا اوری ارشاد نبوی مین کوتاہی کرتے ہو اسپر بعضے اصحاب
بولے کہ چپ رہ ای بیوقوف اسپر فرمایا رسول اللہ ؐ نے کہ تمکو عقل نہین ہے الصافیہ وَرَوَى أَبُو يَعْلَى
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ؐ دَعَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِصَحِيفَةٍ لِيَكْتُبَ فِيهَا كِتَاباً لَا يَضِلُّونَ
بَعْدَهُ وَفِي رِوَايَةٍ يَكْتُبُ فِيهَا كِتَاباً لِأُمَّتِهِ لَا يُظْلَمُونَ وَلَا يَظْلِمُونَ وَكَانَ فِي
الْبَيْتِ لَغَطٌ فَتَكَلَّمَ عُمَرُ رض فَرَفَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ؐ وقت قصد کتابت وصیت کی رسول اللہ
دیکہا کہ بعض اصحاب مانع ہوے اور نسبت ہذیان کے میرے جانب کیا حتی کہ حجرہ مین شور وغل مچایا اور
اصرار اسپر حضرت عمر رض کیا ہوا لہذا بخیال مفاسد آیندہ کے ترک کیا الصافیہ وَرَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ
وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ ع قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ؐ أَنْ آتِيَهُ بِطَبَقٍ يَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ
أُمَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي نَفْسُهُ قَالَ إِنِّي أَحْفَظُ وَأَعِي قَالَ
أُوصِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ بی کو معلوم تہا کہ سب صحابہ مصلی وقایم

[illegible]

ل وغیرکی ہیں وبعد میرے ایسا ہی رہینگے وصیت ہوا کرتی ہے اموال واملاک میں درباب ترکہ وارث
سجادگی بعد میت کے تا بیان ورثا تکرار واقع ہوا اور نماز میں کیا تکرار ہونیوالا تھا شفائی قاضی
عیاض ۲ جلد صفحہ ۲۱۴ مَن رَوٰی فِی الحَدِیثِ هجرًا اذ معناه هذی یقال هجر هجرًا
هذی و اهجر اهجارًا اذا افحش و اهجر تعدیة شرح شفا قوله اهجر بفتح الهمزة
الهاءِ والجیمِ علی اَنَّ الهمزةَ للاستفهامِ الانکاری مِن الهجر بضم الهاء ای
الهذیانِ قال النووی فی شرح المسلم مثله شفا صفحہ ۲۱۶ واستدل بقوله دعونی
اِنَّ الذی انا فیه خیرٌ ای الذی انا فیه خیرٌ من ارسال الامر وترککم وکتاب
الله وان تدعونی مما طلبتم وذکر ان الذی طلب کتابة امر الخلافة بعده و
تعیین الخلافة قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ حدیث قرطاس میں اشعار امر خلافت پر ہے سیرة المحمدیه
صفحہ ۵۲۹ قالت الامامیة فی هذه القصة عدة مطاعن علی عمر رض الاول
انه رد کلام رسول الله ص وکلام رسول الله ص وحی لقوله تعالی وما ینطق عن
الهوی ان هو الا وحی یوحی ورد الوحی کفر قال الله تعالی ومن لم یحکم بما
انزل الله فاولئک هم الکافرون الثانی انه نسب رسول الله ص الی
الهذیان واختلاط الکلام والانبیاء معصومون عن ذلک والا ارتفع
الاعتماد عن اقوالهم وافعالهم الثالث رفع الصوت حرام عند رسول الله ص
قال الله سبحانه یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ص و
لا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون
الرابع انه اتلف حق الامة لانه لو کتب الکتاب ما ضلت الامة ولهذا
الجواب ضلت الامة وتحیرت واختلفت فی الاصول والفروع والجواب انها اجمالا
ان هذا الامر لم یصدر من عمر فقط بل الحاضرون فی البیت افترقوا فرقتین
وعباس وعلی کانا من الحاضرین فان کانا فی المانعین فهم شرکاء لعمر
فی جمیع المطاعن وان کانا فی المجوزین فبعض المطاعن عاد علیهم مثل رفع
الصوت لاسیما فی اوان المرض الشدید واتلاف حقوق امة التی وقعت بسبب

اٰبآءِ الممتنعين فكان الواجب عليهم يجيئوا بالدوات والقرطاس في هذا الو
اربعين هالامر بان هذا الوقعة لو قعت في يوم الخميس وكان رسول الله ع حيا ا
يوم الاثنين . ولما اشتركت المطاعن في عمر وغيره سقط الاعتراض
الوجه الاول من المطاعن الاربعة عائد على علي ايضا لان الخطاب كا
بصيغة الجمع وهي ائتوني وما كان الخطاب خاصا لعمر رض فلو كان لهذا الا
فرضا فالحاضرون صاروا مرتدين وانكم بكن هذا الامر على الفرضية والوجو
بل كان ارشادا وندبا كما صار عمر رض ولا غيره مطعونين وملومين لان
ما كان من امر النبي ص ارشادا وصلاحا يجوز مخالفته بالاجماع واما الجواب
التفصيلي فاستمع لما يتلى عليك اما الطعن الاول ففي كل قضايا اختلا
بين اما الصغرى فلان عمر رض ما رد قوله ع بل اراد ترفيه النبي ص وتر
عن التعب والنصب في هذه الحالة ولما راى عمر رض ان كتابته ع بيده الشر
او استكتابه حرج بين عليه لم يجوز لتكليف عليه ولم يخاطب النبي ص اد
وخاطب الحاضرين بان في القران مندوحة عن التكليف ليسمع رسول
الله مر لان قبل هذا الوقت بثلاثة اشهر وردت الاية الكبرى اليوم اكملت
لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا ومنع
الاية المذكورة النسخ والتبديل والزيادة والنقصان في الدين وختم
ختما كاملا واشار عمر رض في قوله حسبنا كتاب الله الى هذه الاية فلو
يستكتب رسول الله ع في ذلك الحين امرا جديدا ما ورد به كتاب الله فيكو
مشكك بالاية وهذا امر محال فظهر انما كان مقصوده عليه السلام تاكي
للاحكام السابقة التي وردت في القران وما قال عمر ان رسول الله
قد غلبه الوجع وعندنا كتاب الله حسبنا شاهد عادل عليه موضح وضو
ظاهرا منه ان نسبة الرد الى عمر باطلة وان سخافة العقل وركاكة الفه
وربما وقعت لاصحاب رسول الله ع معاملات ومكالمات كثيرة ومن

ـذا الباب قصة الفداء من اسارى بدر وعدم الصلوة على عبد الله بن ابى
المنافق واحتجاب الازواج المطهرات واتخاذ مقام ابراهيم مصلى واراد
النبى ص ان يصالح الاحزاب على ثلاث تمر المدينة ليرجعوا وابى سعيد بن
عبادة رض وخالف فرجع الى قولهما وقد كان قال لابى هريرة اخرج فناد فى
الناس من قال لا اله الا الله مخلصا بها قلبه دخل الجنة فاخبر عمر رض بذلك
فدفعه فى صدره حتى وقع فى الارض وقال لا تناد بذلك فانك ان تفعلها
يتكلموا عليها ويدعوا العمل فاخبر ابو هريرة رسول الله ص بذلك فقال لا تقلها
وخلهم يعملون فرجع الى قول عمر رض ولو كان هذا القسم من المصالح رد الوحى و
رد الكلام النبى ص فما جوابكم ان النبى ص دخل فى بيت على رض وفاطمة الليلة
وايقظهما واكد الصلوة التهجد وقال قوما فصليا وقال على رض والله لا نصلى
الا ما كتب الله لنا وانما انفسنا بيد الله فرجع النبى ص يقول وكان الانسان اكثر
شىء جدلا وما جوابكم فى انه لما كتب العهد فيما بينه عليه السلام و
بين الكفار فى الحديبية كتب على رض من محمد رسول الله ص وابوا ان اقررنا
برسالته فما كنا نحاربه فقال رسول الله ص لعلى امحه وعلى رض ما محاه و
خالف امر الرسول ص ومحاه رسول الله ص بيده وهذا القسم ليس بمخالفته رد
الكلام النبى ص روى الشريف المرتضى فى كتاب الغرر والدرر عن محمد بن
الحنفية عن ابيه على رض انه قال اكثر الناس على مارية القبطية ام ابراهيم
النبى ص فى ابن عم لها قبطى كان يزورها ويختلف اليها فقال النبى ص خذ هذا
السيف وانطلق فان وجدته عندها فاقتله فلما اقبلت نحوه علم انى
اريده فاتى نخلة فرقى اليها ثم رمى بنفسه على قفاه وشغر برجليه فاذا به
اجب امسح ليس له مما للرجال لا قليل ولا كثير قال فغمدت السيف ورد
الى النبى ص فاخبرته فقال الحمد لله الذى يصرف عنا الرجس اهل البيت
روى محمد بن بابويه فى الامالى والديلمى فى ارشاد القلوب ان

رسول الله ص اعطى فاطمة سبعة دراهم وقال اعطيها عليًّا ومرة ان يشتري
لاهل بيته طعامًا فقد غلبهم الجوع فاعطيته عليًّا وقالت ان رسول الله ص
امرك ان تبتاع لنا طعامًا فاخذها علي رض وخرج من بيته ليبتاع طعامًا لاهل
بيته فسمع رجلًا يقول من يقرض الملي الوفي فاعطاه الدراهم واما المقدمة
الثانية من الوجه الاول فباطل عقلًا ونقلًا لانه بالضرورة ان معنى
الرسول ص مبلغ الاحكام ولما اضفناه الى الله سبحانه فصار معناه مبلغ احكام
الله فثبت من هذا ان النبي ص من اوحي اليه من الله وما ثبت ان كل اقواله
موحى اليه واما نقلًا فلانه لو كان جميع اقواله وحيًا منزلًا من الله لما عاتبه
في القرآن عفى الله عنك لم اذنت لهم ولا تكن للخائنين واستغفر الله ولا تجادل
عن الذين يختانون انفسهم ولولا كتاب الله من الله سبق لمسكم فيما اخذتم
عذاب اليم ولما امر بقتل القبطي ولما خالفه علي رض ونهيه وفي غيره كما
ذكرنا آنفًا ولما قال علي رض في غزوة تبوك اتخلفني في النساء ولما راجع
رسول الله ص الى ليلة المعراج في تخفيف الصلوة بمشورة موسى ع ذكر ذلك
ابن بابويه في كتاب المعراج ولو كان هذا من الوحي لما صدر عن سيدنا
محمد ص وموسى عليهما السلام ولما راجع سيدنا موسى قال الله تعالى واذ
نادى ربك موسى ان ائت القوم الظالمين قوم فرعون الا يتقون قال اني
اخاف ان يكذبون ويضيق صدري ولا ينطلق لساني فارسل الى هارون
ولهم علي ذنب فاخاف ان يقتلون وذكر الشريف المرتضى في الدرر و
الغرر ان امر الرسول هل امر الله بلا واسطة يحصل الندب واما الوجه
الثاني من وجوه الطعن ان عمر رض نسب الهجر والهذيان الى النبي ص فساقط
ايضًا لان في الروايات وقع لفظ قالوا اهجر بهمزة الاستفهام الانكاري
ويدل عليه استفهموه ولو كان غرض الصحابة اثبات الهذيان والنسبة
اليه لما قالوا استفهموه بل قالوا اخلوه واما الوجه الثالث فباطل ايضًا

لان رفع الصوت على صوت النبي ممنوع ورفع الصوت فيما بينهم مناجاة و
مشاجرة كان دابهم وعادتهم قال الله سبحانه لا ترفعوا اصواتكم فوق
صوت النبي وما قال سبحانه لا ترفعوا اصواتكم بينكم عند النبي ثم قال
سبحانه كجهر بعضكم لبعض فظهر من هذه الآية ان جهر البعض على البعض
جائز ومن اين يعلم ان عمر رض رفع الصوت اولا ثبت العرش ثم انقش فكان
في الحجرة رجال كثير وفي المقالات يكون رفع الصوت كثيرا ويشهد عليه
قول النبي لا تنبغي عندي تنازع وهذا يدل على المنازعة فيما بينهم ولفظ
قوموا عني خطاب للحاضرين اعم من ان يكونوا مانعين او مجوزين وبعد هذا
الكلام كان رسول الله حيا مدة خمسة ايام وما كان عمر رض حاضرا فيكل
وقت من هذه الايام الخمسة فلم لا استكتب رسول الله في هذه الايام في
غيبة عمر رض سبحانك هذا بهتان عظيم واما الجواب عن هذا الطعن السخيف
فلان النبي لو كان مأمورا من عند الله سبحانه بكتابة هذا الامر لما
تركه في الايام الخمسة التي هي بقية يوم الخميس وكل يوم الجمعة وكل يوم
السبت وكل يوم الاحد فيلزم مداهنة عليه السلام في التبليغ وهي منافية
لعصمة قال الله تعالى سبحانه يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك
وان لم تفعل فما بلغت رسالته معاذ الله من ذلك وان كان استكتابه
باجتهاده عليه السلام ورجع رسول الله من استكتابه بقول عمر رض
صار هذا مثل الحجاب وفداء الاسارى وقريبا من موافقات عمر رض للوحي
ولو كان في استكتابه رحمة وشفقة على الامة فكيف تركها رسول الله
حاشاه عن ذلك قال الله سبحانه لقد جاءكم من انفسكم عزيز عليه ما
عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم والدليل الثاني ان مقصوده
عليهم السلام من هذا الكتاب كان امرا جديدا على التبليغ السابق تاكيدا
او ناسخا وعلى الثاني يكذب اليوم اكملت لكم وعلى الاول ما اتلف عمر رض

حق الامة لان تاكيد النبي ص ليس باعلى من تاكيد الله سبحانه فلما لم بالآية
بتاكيد النبي ص ويدل عليه ما روي هنا عن طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس
في الصحيحين اشتد برسول الله ص وجعه فقال ائتوني بكتف اكتب كتابا لن
تضلوا بعدي فتنازعوا فقالوا ما شأنه أهجر استفهموه وفي البيت رجال
منهم عمر رض بن الخطاب رض قال قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسبكم كتاب
الله فقد ثبت بالرواية صراحة ان التنازع بينهم كان قبل تكلم عمر رض ولو كان
هذا الامر من الواجبات لما ترك رسول الله ص في هذه الايام الخمسة ولا
مضاه البينة ثم اوصاهم بثلاث اخراج المشركين من جزيرة العرب و
اجازة الوفد واما الثالثة فنسيها الراوي وهو تجهيز جيش اسامة فثبت
ان هذا الكلام من عمر رض يعني القيل والقال كان في محل تسلية اصحابه لا
في محل الممانعة من الكتابة فلو كان عمر رض في هذا الامر مخطيا فلم لا ذكر
علي رض في خطبته في مدة العمر وما نقل عن غير ابن عباس من الاسف في هذا الا
اصلا ولو قلت قال رسول الله ص لن تضلوا ومعنى الضلال وقوع الاختلال في الدين
فما جوابكم عن هذا قلت لفظ الضلال قد يجيء بمعنى الضلال في الدين وقد
يجيء بمعنى سوء التدبير في الامور الدنياوية قالوا ليوسف ع واخوه احب الى
ابينا منا ونحن عصبة ان ابانا لفي ضلال مبين وقال ايضا انك لفي ضلالك
القديم وما كان اخوان يوسف كافرين ومرادهم من هذا كان سوء
التدبير فالمراد في كلام رسول الله ص هنا من لن تضلوا الخطاء في التدابير
الملكية لا الضلال في الدين والدليل القطعي على هذه الارادة ان في
ثلث وعشرين سنة ينزل الوحي ولم يكف في هدايتهم ودفع ضلالتهم
كيف يكفي في الاسطر المتعددة هدايتهم ودفع ضلالتهم ولو قيل انه كان
كتابة الخلافة فقد تعين لعلي رض مراد الرسول الله ص وسبب منع عمر رض توقف وتعوق
الامر قلنا ان كان مراده كتابة الخلافة فقد فعلوا ما كتابة خلافة ابي بكر رض

ما وقع في صحيح مسلم قال رسول الله ص ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا
فاني اخاف ان يتمنى متمن او يقول قائل انا اولى ويابى الله والمؤمنون الا
ابا بكر رض وما كان عمر رض حاضرا في ذلك الحين واما كتابة خلافة علي رض فما
كان محتاجا الى استكتابه لان قبل هذه الواقعة لما وصل الى غدير خم
خطب ولاية علي رض وقال انه مولى لكل مؤمن ومؤمنة فلو يعمل الخلائق
بهذه الخطبة فكيف يعملون بهذه الاسطر المتعددة في حاصل المرام ما كان
في عدم الكتابة اتلاف حق الامة اصلا وجاء ان العباس رض قال لعلي رض
لا ارى رسول الله ص يصح من مرضه هذا فاني اعرف وجوه بني عبد المطلب
عند الموت وقال له والله انت بعد ثلاث عبد العصا اني لارى رسول الله
من وجعه هذا بعد ثلاث الا ميتا فاني رايت في وجهه ما كنت اعرفه في
وجوه بني عبد المطلب عند الموت فاذهب بنا الى رسول الله ص فنسأله فيمن
هذا الامر فان كان فينا علمنا ذلك وان كان في غيرنا حكمناه فاوصى بنا فقال
علي رض لا اسألها رسول الله ص لا يعطينا الناس بعده رواه البخاري ٦ جلد نووی ٢ جلد
صفحه ٢٤ وشفا قاضی عیاض ٢ جلد باب وفات النبی ص نحوه **جواب از طرف اہلسنت**

اگر اس وصیت سے مراد امر واجب ہوگا یا سنت اگر امر واجب بوحی الٰہی ہوتا تب رسول ص ترک واجب نکرتے پس
معلوم ہوا کہ کوئی امر مستحب تھا اور ترک استحباب سے معصیت نہیں لازم آتی ہے اور دلیل عمدہ یہہ ہے کہ روز
وصیت پنجشنبہ تھا اور روز وفات دوشنبہ تھا پانچ روز کا فاصلہ درمیان میں گذرا اور اس درمیان میں رسول ص
باستعانت علی و عباس رض کے مسجد میں تشریف لائے اور وعظ بیان کیا پس اوسوقت افاقہ ہو گیا تھا حاجت
کاغذ و دوات و قلم کی نہ تھی مجمع اصحاب میں امر وصیت کو باعلان عام ارشاد فرما جاتے اور کیا ہر وقت عمر رض
پاس بیٹھے رہتے تھے بلکہ ممکن تھا کہ تخلیہ کرکے بنی ہاشم وخواص اصحاب کو طلب کرکے وصیت کو بیان فرماتے
اور حضرت رسول ص تبلیغ وحی میں معصوم تھے اور عوارض بشریہ میں معصوم نہ تھے پس گمان عمر رض خلاف عقل نہ تھا
اور وہ بمنصب وزارت تھے وزرائے آرای سلاطین میں دست اندازی کیا کرتے ہیں یہہ دلیل گستاخی کی نہیں ہے
بلکہ کمال تقرب واصابت رائے پر دلیل ہے اور چونکہ خدا تمام احکام نازل کرچکا تھا کچھ باقی نہ تھا بدلیل

الیوم اکملت لکم دینکم و بلغ ما انزل الیک کی لہذا لکہا کہ قرآن کافی ہے اور منافق
بسبب شدت مرض کے موشگافی ونکتہ چینی پیدا کرینگے چنانچہ رسول ؐ رای عمر رض کی صائب تجویز فرما کے
وصیت کیا اور اس وصیت سے تعین خلافت حضرت ابی بکر رض مقصود تھے جیسا کہ حدیث ام المومنین عائشہ
مروی ہے کہ بلاؤ باپ کو کہ کاغذ خلافت کا لکھدون مگر بخیال تکلیف حالت مرض مین ام المومنین روادار نہ
ہوئین اور بقول شیعہ اگر مقصود وصیت سے تعین خلافت حضرت امیر ع تھا تب یہہ مرحلہ بروز غدیر خم طی ہو
تھا پھر کیا حاجت تھی اور یہہ مراد بھی غلط ہے بروایت بخاری کہ حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت عباس رض
فرمایا کہ مین درباب خلافت خود رسول اللہ ؐ سے نہ کہونگا اور بقول شیعہ حضرت عمر رض لفظ ہجر بمعنی ہذیان کے
کچھہ عیب نہیں ہے اسلئے کہ حضرت عمر رض منصب اجتہاد مین تھے اور خطاء مجتہد کی معفو ہے اور ایک اجر ملتا
اور حاضرین مین حضرت علی بھی ہین پس جو مطاعن حضرت عمر رض پر وارد ہونگے بعینہ وہ سب حضرت امیر ع
وارد ہوتے اور بمقام تخفیف صلوۃ شب معراج مین اور طلبی معیت ہارون موسیٰ کو اور خوف کرنا قبطیون سے
موسیٰ کا اور انکار کرنا حضرت امیر کا مصلح حدیبیہ مین محو کرنے سے لفظ رسول اللہ ؐ کے رد حکم آقا لازم آویگا
اور ضلالت بمعنی سوء تدبیر کے بھی ہین مثل قصہ برادران حضرت یوسف ع کے **جواب الجواب از طرف شیعہ**
رسول اللہ ؐ نے وصیت ثلاثہ دو وصیت صلوۃ و زکوۃ ارشاد کیا اسکی کوئی تازہ وحی نازل ہوئی تھی بلکہ
مقصود تاکید تھی راوی وصیت ثالث کو فراموش کر گیا اسکے کیا معنی ہین جس جگہ ہجوم اصحاب ہو اور وصیت
ثالثہ کسیکو یاد نرہے اور اگر امر مستحب تھا ابن عباس کیون اسقدر افسوس کرکے روتے تھے اور فاصلہ
پانچ روز کا بہ تعین تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہوتا ہے اور یہہ تاریخ بتحقیق محدثین سے غلط ہوتی ہے تب فاصلہ
پانچروز کا ثابت نہوگا **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۳۴** روی ابن سعد عن ابن سعد عن ابن
شہاب قال توفی رسول اللہ ؐ یوم الاثنین لاثنی عشرۃ لیلۃ مضت من ربیع
الاول وفی خلاصۃ الوفاء باخبار المصطفی للسمہودی وفی لیلۃ الاربعاء
وقیل یومہا وقیل یوم الثلثاء انتہی واخرج ابونعیم عن الحارث بن ابی غنم
الانصاری قال توفی یوم الخمیس عشرۃ من ربیع الاول ہذا من غرائب الاحادیث
قال السہیلی وابن کثیر والحافظ ابن حجر فی ربیع الاول قال ابن عقبۃ حین
زالت الشمس قال فی المنہل والاکثر علی انہ حین اشتد الضحی قال الاکثر فی الثانی

عشر منه وعند ابن عقبة والليث والخوارزمي لهلال ربيع الاول وعند ابي
مخنف ثانيه وجزم به سليمان بن طرخان في مغازيه ورواه ابن سعد عن محمد
بن قيس ورواه ابن عساكر عن ابن ابراهيم الزهري وعن ابي نعيم الفضل بن
دكين ورجحه السهيلي وعلى القولين ينزل ما نقله الرافعي انه عاش بعد حجته
ثمانون يوما وقيل احدى وثمانين واما على ما جزم به النووي ليكون عاش
بعد حجته لتسعين يوما او احدى وتسعين يوما واستشكل السهيلي وتابعه
غير واحد ما عليه اكثر اعني كونه مات يوم الاثنين ثاني عشر ربيع الاول
وذلك انهم اتفقوا على ان وقفة عرفة في حجة الوداع كانت يوم الجمعة وهو
هو التاسع من ذي الحجة فهلال ذو الحجة يوم الخميس فكان المحرم اما
الجمعة واما السبت فان كان الجمعة فقد كان صفر اما السبت او الاحد فان كان
السبت فقد كان ربيع الاول اما الاحد او الاثنين فكيف ما دارت الحال
على هذا الحساب فلم يكن الثاني عشر من ربيع الاول يوم ما وقول ابي
مخنف والكلبي وان كان خلاف الجمهور فانه لا يبعد ان كانت الثلثة
اشهر التي قبله كلها تسعة وعشرين فتدبره فانه صحيح وقول ابن عقبة و
الخوارزمي اقرب في القياس **سيرة الحلبية ٣ جلد صفحه ٣٦٦** وقال السهيلي لا يصح
ان يكون وفاته يوم الاثنين الا في ثالث عشرة او رابع عشرة لاجماع المسلمين
على ان وقفة عرفة كانت يوم الجمعة وهو تاسع ذي الحجة وكان المحرم اما بالجمعة
واما بالسبت فيكون اول صفر اما الاحد او الاثنين فعلى هذا لا يكون الثاني
عشر من شهر ربيع الاول بوجه وقال الكلبي انه توفي في الثاني من شهر ربيع الاول
وقال الطبري وهذا القول وان كان خلاف الجمهور فلا يبعد ان كانت الثلاثة اشهر
التي قبلها كلها تسعة وعشرين يوما وفيما قاله نظر لمتابعة انس بن مالك فيما
حكاه البيهقي والواقدي وقال الخوارزمي توفي اول شهر ربيع الاول **شرح امام
نووي ٢ جلد شفاء قاضي عياض جلد ٢ قسطلاني ٦ جلد شرح فارسي مشكوة از شاه**

عبدالحق دہلوی ۲م جلد صفحہ ۵۹۹ بدانکہ ابتدای مرض آنحضرت صلعم آن بود کہ حادث شد صداعی در اواخر شہر صفر
کہ یک شب یا دو شب ازان ماندہ بود و بعضے گفتہ اند کہ ابتدای مرض در اول ربیع الاول بود و ابن جوزی در کتاب الوفا
گفتہ کہ ابتدای مرض در شہر صفر بودہ کہ دو شب ازان ماندہ بود و وفات وے دوازدہم ربیع الاول و سلیمان تیمی
کہ یکے از ثقات است جزم کردہ است بآنکہ ابتدای مرض در روز شنبہ بود و بست و دوم صفر و وفات در روز دوشنبہ
دوم ربیع الاول واللہ اعلم و این قوم را تصحیح کردہ اند بآنکہ وفات فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا در سیوم رمضان است و
اتفاق دارند برآنکہ حیات وی رضی اللہ عنہا شش ماہ است (رواہ الشیخان ۱۲) تاریخ اسمعیل ابوالفدا ۱ جلد صفحہ ۵۹ و
ابتداء مرض رسول اللہ صلعم مرضہ فی اواخر صفر قبل اللیلتین بقیتا منہ کتاب المغازی
للواقدی ۱ جلد صفحہ ۴۷ ثم قدم رسول اللہ صلعم المدینۃ واقام بہا بقیۃ ذی الحجۃ
والمحرم واثنین وعشرین لیلۃ من صفر ثم مرض مرضہ الذی توفی فیہ
وکانت وفاتہ یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول لتمام عشر سنین
من مقدم المدینۃ تشریف لیجانا نبی صلعم کا مسجد مین قبل پنجشنبہ تہا یا بعد پنجشنبہ تہا کوئی روایت صریح
اسپر مروی نہین ہے مگر قرائن سلیمہ یہہ ہے کہ مورخین نے بعد ذکر حدیث قرطاس کے وفات کو ذکر
کیا ہے اور روایت بخاری کے درباب تشریف بری رسول صلعم مسجد مین بعد وصیت قرطاس کے قابل
استدلال کے نہین ہے کیونکہ بقول مولوی شاہ عبدالعزیز بستان المحدثین مین کہ بخاری سے تقدیم و
تاخیر بہت واقع ہوی ہے اسیطرح قول اسمعیل ابوالفدا کا ملاحظہ طلب ہے عمر رض وزیر رسول صلعم کسی روایت مین
مذکور نہین ہے اور وزارت بدلیل علی انت وزیری واخی وخلیفتی ووارثی وصاحب حوضی حضرت
امیر ہین اور بالغرض اگر ارشاد حضرت عمر رض بحیثیت وزارت تہا تب کیون رسول اللہ نے فرمایا قوموا
عنی یعنی اوٹھہ جاؤ میرے پاس سے پس رای عمر رض کو ناصواب تصور کیا اور بروایت طبرانی ظاہر ہے
کہ لوگ بطور مخالفہ و جابرانہ ترک کتابت وصیت مین مصروف تہے اور رسول اللہ صلعم نے بطریق رنج کی جوابدیا
کہ لا احلام لکم اور روایت بخاری سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مین جانتا ہون ارادہ
رسول اللہ کا بہ نسبت خلافت کے ہماری طرف ہے مگر میرے پوچہنے سے کیا فائدہ ہوگا اسلیئے کہ لوگ بعد
رسول اللہ کے مجہے منصب خلافت پر بیٹہنے نہ دیوین گے اور ارادہ خلافت ابی بکر رض کا بہی غلط ہے کیونکہ
بروایت صحیحین بقول عمر رض لم یستخلف رسول اللہ صلعم مروی ہوا ہے اور علماء خلافت منصوصی سے انکار کرتے ہین

ور اجتہاد عمرؓ بمقابلہ حضور رسولؐ کہ باب علم ہیں حرام و نا جائز ہے پس معلوم ہوا کہ تاکید درباب امامت حضرت
یرؓ بطور تاکید کے مقصود تھا اور ترک وصیت باین مصلحت ہوا کہ جب بعالم حیات ہمارے اصحاب مانع کتابت
حیلہ بدحواسی مرض کے ہوئی تب بعد ممات بدرجہ اولی قبول نکرینگے اور فاصلہ روز کا از روز پنجشنبہ تا روز
و شنبہ بسبب استقرار ۱۲ ربیع الاول کی ہے پس محققین محدثین ۲ ربیع الاول بدلیل حیات رسولؐ ۱۹ یوم ہے
لکھتے ہیں ہرگاہ ۱۲ ربیع الاول کو روز دوشنبہ تھا نہوا تب فاصلہ پانچ روز کا غلط ہوگا اور روز وفات کا جمعہ
و شنبہ ہی مورخین نے کہا ہے **بیان درباب تاخیر و توقف دفن رسول اللہ صلعم ✿ تاریخ خمیس**
۲ جلد صفحہ ۱۷۲ اذ فی الموطا بلغ مالکا انہ صلعم توفی یوم الاثنین ودفن یوم الثلاثاء و
الترمذی فی لیلتھا فی مکانہ الذی توفی فیہ وروی عن محمد بن اسحاق انہ قال
فی رسول اللہؐ یوم الاثنین فمکث ذلک الیوم ولیلۃ الثلاثاء ویوم الثلاثاء ودفن
فی اللیل ای لیلۃ الاربعاء وقال غیرہ سمعیت صوت المساحی من اخر اللیل رواہ الترمذی
یل ذالک التاخیر لانھم قالوا فیما بینھم ان رسول اللہؐ لم یمت ولکنہ عرج بروحہ کما
رج بروح موسی حتی قام العباس فقال ان رسول اللہؐ قدمات وقیل دفن یوم الثلاثاء
ین زاغت الشمس وفی کفایۃ الشعبی صلوا علیہ یوم الاربعاء ثم دفن وفی تفسیر
زاھدی توفی یوم الاثنین ودفن یوم الخمیس کذا فی کنز العباد **تاریخ ابو الفدا** ۱ جلد صفحہ
۱۵ وقیل دفن رسول اللہؐ یوم الثلاثاء ثانی یوم موتہ وقیل لیلۃ الاربعاء وھو الاصح
قیل لقی ثلاثا لم یدفن **کتاب المغازی للواقدی** ۱ جلد صفحہ ۲۷۴ فلما فرغوا من غسلہ
تکفینہ وضعوہ حیث توفی فصلی الناس علیہ یوم الاثنین ویوم الثلاثاء ودفن یوم
الاربعاء **سیرۃ النبویہ** ۳ جلد صفحہ ۱۷۱ وکان دفنہ یوم الثلاثاء وقیل لیلۃ الاربعاء وقیل
الاربعاء وروتہ عمۃ صفیۃ رضؓ بمراتی کثیرۃ **سیرۃ الحلبیہ** ۳ جلد صفحہ ۳۸۴ ودفن یوم
الثلاثاء قبل وقت الضحی والقول بانہ مکث ثلثۃ ایام لا یدفن غریب والصحیح انہ صلعم
ت بقیۃ یوم الاثنین ولیلۃ الثلاثا یوم الثلاثا وبعض لیلۃ الاربعاء وکان السبب
تاخرہ صلعم من اشتغالھم ببیعۃ ابی بکرؓ حتی تمت وقیل لعدم اتفاقھم علی موتہ

مالک وشیخ حسین دیار بکری و ترمذی و ابن اسحق و شعبی و زاہدی و ابو الفدا و واقدی و شیخ احمد دحلان

وحلبی نے کہتے ہین کہ دفن رسول اللہ بروز سہ شنبہ وچہارشنبہ وپنجشنبہ ہوا اور سبب اسکا دو لکہا ہے ایک یہہ کہ اختلاف
تہا کہ آیا رسول فوت ہوے ہین یا آسمان پر صعود کیا دوم یہہ کہ بسبب اشتغال انعقاد بیعت حضرت ابی بکر رض
سلین شجاعت حضرت امیرؑ کی کیا ہوئی کہ تیسرے روز جنازہ دفن کیا اور کیون روز روکد نہ کیا اور کیا سبب
بجز علیؑ وفضل وقثم واسامہ وشقران کے کوئی اصحاب وانصار شریک غسل وکفن ودفن کے نہوئی یکحنہ
عَلَی الْعِبَادِ فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ اور حاضرین مین گرچہ حضرت امیرؑ ہین مگر مخاطبین مین نہین
کیونکہ جن لوگون کے جانب خطاب تہا سردار نے اوس جماعت کے جواب دیا کہ قَدْ غَلَبَہُ الْوَجَعُ اَہَجَرَ ا
دلیل یہہ ہے کہ قُومُوا عَنِّی سے مانعین کتابت وشور وغل کرنے والے کو شارحین صحیحین نے لکہا ہے
نہ کہ حضرت امیرؑ کو اور مقام تخفیف صلوۃ شب معراج وطلبی معیت ہارون وخوف از جماعت فراعنہ قبط
انکار حضرت امیرؑ درباب محو لفظ رسولؐ مشبہ بامشبہ بہ صحیح نہین ہے اور ضلالک القدیم مین مفسرین
نے ضلال بمعنی محبت کے لکہا ہے نکہ سوء تدبیر کی اور یہہ صریح خلاف رائے قسطلانی وقاضی عیاض
ہے کہ یہہ دونو اشعار ملافت کہتے ہین اور وصیت درباب سوء تدبیر مملکت لکہوانا کیا ضرور تہا درحالیکہ
خود رسولؐ درباب حجاب واساری بدر ومنادی ابوہریرہ وابی سلول کے بہ تبعیت رای حضرت عمر رض
کے عمل کرتے تہے پس گویا حکمت بہ لقمان آموختن، خلاف عقل ہے اور امور مملکت کی وقائع وحوادث
متغیر ہوا کرتی ہین اسمین حاجت وصیت کی نہین ہے اور خلفاء ثلاثہ رض جب مجتہدین سے تہے دینیات
مین تب بدرجہ اولی باجتہاد تدابیر ملکی مین مجتہد تہے حاجت وصیت غیر ضرور ہے اور بالفرض اگر یہہ مقصود
حقیقی رسولؐ تہا تب اسکا ذکر قرآن کے کون سورہ مین ہے جو حضرت عمر رض نے ارشاد کیا حَسْبُنَا کِتَابُ
اللّٰہِ بلکہ اس جواب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امر دین مین وصیت مقصود تہی اور جب رسولؐ دنیا
اپنے حیات تک کل مال صدقہ فرما جاوین تب وصیت کرین بعد حمات وصیت مال ملک مین خلاف ظاہر
ہوگا اور یہہ اعتراض کہ کیون تخلیہ مین نہ کہدیا بروایت سیرۃ المحمدیہ عن ام سلمہ ومدارج النبوت ہی ظاہر
کہ بطور سرگوشی کے رسولؐ نے حضرت امیرؑ سے وصیت امامت کو فرما دیا ہے اور یہہ اعتراض کہ حضرت
امیرؑ نے کیون وصیت ثالثہ کو باوجود فراموشی راوی کی ظاہر نہ کیا کتب شیعہ مین مثل احتجاج طبرسی
وبحار الانوار جلد ثامن کے بتصریح نص خلافت موجود ہے اور قصہ نزاع خلافت کا مابین حضرت امیرؑ
وشیخین بعد فوت نبیؐ پیش آیا اور روایتین پیش نمازی حضرت صدیق رض کی وضع کی گئی ان امور کے ملاحظہ

منافی وصیت درباب خلافت حضرت امیر کے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ جسکا ضرر ہوگا وہ مانع وصیت ہوگا بلکہ اسی مرحلت
معلوم ہوا کہ اہل مدینہ حضرت امیر سے بدل صاف نہ تھے ورنہ کیوں وصیت پیغمبر موقوف رہ جاتی اور براہ محبت تکلیف
منع کتابت حالت مرض میں کیونکر تسلیم کیا جاوے کہ بانتظار انعقاد بیعت حضرت صدیق نعش اقدس کو تیسرے روز
دفن کیا جب حضرت عباس نے شور و غل کیا ۞ **باب بست و چہارم در تحقیق مسئلہ وصیت رسولخدا**
معہ حجت فریقین ۞ سورہ نساء مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا
تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ
۳۴۲ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَقْرَؤُنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ
وَأَنَّ الرَّسُولَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاعْلَمْ أَنَّ مُرَادَهُ التَّقْدِيمُ فِي الذِّكْرِ
وَاللَّفْظِ لَيْسَ مُرَادُهُ إِنَّ الْآيَةَ تَقْتَضِي تَقْدِيمَ الْوَصِيَّةِ عَلَى الدَّيْنِ فِي الْحُكْمِ
یہہ آیت ہے درباب وصیت اموات کے اور اسباب میں احادیث تاکید کے وارد ہوئے پس چہ جائے کہ خود رسول
امت پہ تاکید کریں اور خود اس حکم کے تارک ہوں اور فقہائے اہل سنت نے درباب وصیت واجبہ و مستحبہ
کے وجوہ لکھے ہیں مسلم ۲ جلد صفحہ ۳ کتاب الوصایا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ
مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ
عِنْدَهُ فرمایا رسول اللہ نے کہ سخت ترین مسلم پر اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جب میت کو دو شب موت سے
باقی رہے مگر یہہ کہ وصیت تحریری اس کے پاس موجود ہو ایضا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ
لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ
مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَوَصِيَّتِي **نووی ۲ جلد صفحہ ۳۹**
قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْأَمْرِ بِهَا لَكِنْ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ الْجَمَاهِيرِ أَنَّهَا مَنْدُوبَةٌ
لَا وَاجِبَةٌ وَقَالَ دَاوُدُ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الظَّاهِرِ هِيَ وَاجِبَةٌ لِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَا
دَلَالَةَ لَهُمْ فِيهِ فَلَيْسَ فِيهِ تَصْرِيحٌ بِإِيجَابِهَا لَكِنْ عَلَى الْإِنْسَانِ دَيْنٌ أَوْ حَقٌّ أَوْ
عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ وَنَحْوُهَا لَزِمَهُ الْإِيصَاءُ بِذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اہ مَعْنَى الْحَدِيثِ
مَا الْحَزْمُ وَالْاِحْتِيَاطُ لِلْمُسْلِمِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ امام نووی کہتے ہیں کہ

تحقیق وصیت ایک

مذہب جمہور یہ ہے کہ وصیت سنت ہے نہ واجب ہے اور داؤد وغیرہ نے کہا ہے کہ واجب ہے اس حدیث
سے اور حنفیہ میت کہ دین یا کسی کا حق یا کسی کی امانت ہو اس وقت اوسپر وصیت ضرور ہے اور امام شافعی کے
نزدیک معنی حدیث کے یہ ہیں کہ بنظر احتیاط کے مسلم کو ضرور ہے کہ وصیت نامہ وقت احتضار کے لکھا کرے
اشعۃ اللمعات ج ۳ صفحہ ۹۲ عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ من مات علی وصیۃ
مات علی سبیل وسنۃ ومات علی تقی وشھادۃ ومات مغفورا لہ رواہ ابن ماجۃ
فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو بندہ وصیت کرکے مرا مرا وہ راست و سنت و تقوی و شہادت پر و مغفور ہوا **الدر المختار**
کتاب الوصایا صفحہ ۱۳۲ ہی تملیک مضاف الی ما بعد الموت وھی اربعۃ اقسام
واجبۃ بالزکوۃ والکفارات وفدیۃ الصیام والصلوۃ التی فرط فیھا و
مباحۃ لغنی ومکروھۃ لاھل فسوق والا فمستحبۃ **میزان الشعرانی ۲ کتاب**
الوصایا اجمعوا علی ان الوصیۃ مستحبۃ غیر واجبۃ وانھا تملیک یضاف الی
ما بعد الموت فان کان الانسان عندہ امانۃ بغیرہ وجب علیہ الوصیۃ و
کذلک اذا کان علیہ دین لا یعلم بہ من ھو لہ او عندہ ودیعۃ بغیر اشھاد
واجمعوا علی انھا لا تجب لوارث خلافا للزھری واھل الظاھر فی قولھم بوجوب
الوصیۃ للاقارب الذین لا یرثون سواء کانوا عصبۃ او ذوی رحم اذا کان
ھناک وارث غیرھم وعلی ان الوصیۃ بغیر وارث بالثلث جائزۃ الخ
میت کے دیون ہو تب وصیت میت پر واجب ہے ورنہ مستحب ہے **تاریخ ابو الفدا ج ۱ جلد صفحہ ۱۳۲** فامر
علیا ان ینام علی فراشہ وان یتشح ببردہ الاخضر وان یتخلف عنہ لیؤدی
ما کان عند رسول اللہ ﷺ من الودائع الی اربابھا وقت تشریف بری غار کے حضرت امیرؑ کو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی امانتیں جو میرے پاس ہے تم ادا کردیجیو اور میرے بستر پر آرام کرو
جامع الصغیر سیوطی علیؑ منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا او علیؑ **ایضا**
علیؑ یقضی دینی یعنی علی میرے قرض کو ادا کریں گے **کنوز الحقائق للمناوی** علیؑ یقضی
دینی علیؑ ینجز عداتی **ایضا** لکل نبی وصی ووارث وعلیؑ وصیی ووارثی
وقد اخرجہ السیوطی بتمامہ فی جامع الصغیر وصی و وارث علیؑ ہیں **باب البت وتحجیم**

در تحقیق اسلام و ایمان حضرات خلفاء ثلاثه رض باتفاق فریقین ❁ مجالس المومنین صفحه ۹۴
و مقصود از ایراد این مقدمه دفع توهمی ست که در اوهام عامه عامیه استقرار یافته که شیعه امامیه تکفیر جمیع صحابه یا اکثر
صحابه مینمایند و اینمعنی را مستبعد شمرده عوام مذهب خود را بتقریب آن از مذهب حق تنفیر نموده از راه برده اند و چگونه
چنین باشد و حال آنکه افضل المحققین خواجه نصیر الدین محمد طوسی طیب الله مرقده در کتاب تجرید فرموده که
مُحَارِبُو عَلِیٍّ کَفَرَةٌ وَ مُخَالِفُوْهُ فَسَقَةٌ و ظاهر است که اکثر صحابه با آنحضرت محاربه نکرده بلکه بقوت
حیل و چشم بے منت استعمال سیف و قلم در مقام مخالفت در آمده استقلال غصب عترت رسول متعال
نموده شرح عقائد نسفی صفحه ۹۰ وَلَا یُشْتَرَطُ فِی الْاِمَامِ اَنْ یَکُوْنَ مَعْصُوْمًا لِمَا مَرَّ مِنَ
الدَّلِیْلِ عَلٰی اِمَامَةِ اَبِیْ بَکْرٍ رض مَعَ عَدَمِ الْقَطْعِ بِعِصْمَتِهٖ حاشیه خیالی قَوْلُهٗ مَعَ عَدَمِ
الْقَطْعِ الخ یَرِدُ عَلَیْهِ اَنَّ الشَّرْطَ هُوَ الْعِصْمَةُ لَا الْعِلْمُ بِالْعِصْمَةِ وَ عَدَمُ الْقَطْعِ اِنَّمَا
یُنَافِی الثَّانِیَ لَا الْاَوَّلَ عَلٰی اَنَّ عَدَمَ قَطْعِنَا غَیْرُ مُفِیْدٍ وَ عَدَمُ قَطْعِ اَهْلِ الشِّیْعَةِ غَیْرُ
مَعْلُوْمٍ شرح تجرید قوشجی صفحه ۳۰۰ وَ اُجِیْبَ بِاَنَّهٗ لَیْسَ حَافِظًا لَهَا بِذَاتِهٖ بَلْ بِالْکِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَ اِجْمَاعِ الْاُمَّةِ وَ اجْتِهَادِهِ الصَّحِیْحِ فَاِنْ اَخْطَاءَ فِیْ اجْتِهَادِهٖ فَالْمُجْتَهِدُوْنَ
وَالْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ یَصُدُّوْنَ وَ اِنْ لَمْ یَفْعَلُوْا اَیْضًا فَلَا نَقْضَ لِلشَّرِیْعَةِ
شرح مواقف صفحه ۷۵ یَجِبُ عِنْدَنَا تَقْدِیْمُ الْاَعْلَمِ فَاِنْ تَسَاوَیَا فَالْاَوْرَعُ وَ
اِنْ تَسَاوَیَا فَالْاَسَنُّ وَ بِذٰلِکَ تَنْدَفِعُ الْفِتْنَةُ وَ التَّخَالُفُ بخاری و مسلم و ترمذی
و تاریخ الخلفاء و جامع الصغیر و کنوز الحقائق و شرح عقائد نسفی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اَلْاَئِمَّةُ اثْنَا عَشَرَةَ وَ کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ باتفاق فریقین ثابت ہوا کہ خلفاء ثلاثہ رض و شیعہ اہل اسلام
سے ہیں اور نزد اہل سنت معصوم نہیں ہیں یعنے جائز الخطاء ہیں شرح تجرید علامہ قوشجی صفحه ۳۰۹
وَ مُحَارِبُوْا عَلِیٍّ کَفَرَةٌ بِقَوْلِهٖ حَرْبُکَ حَرْبِیْ یَا عَلِیُّ وَ لَا شَکَّ اَنَّ مُحَارِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
کَافِرٌ وَ مُخَالِفُوْهُ فَسَقَةٌ لِاَنَّ حَقِیَّةَ اِمَامَتِهٖ وَاضِحَةٌ فَمُتَابَعَتُهٗ وَاجِبَةٌ فَمَنْ خَالَفَهٗ
یَکُوْنُ مُخَالِفًا لِسَبِیْلِ الْمُوْمِنِیْنَ وَ مَنْ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُوْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ
نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَاءَتْ مَصِیْرًا وَ الْحَقُّ اَنَّ مُحَارِبَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَکُوْنُ مُخْطِئًا
ظَاهِرًا فَیَکُوْنُ مِنَ الْفِئَةِ الْبَاغِیَةِ اِنْ کَانَتْ مُحَارَبَتُهٗ عَنْ شُبْهَةٍ

كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَاَمَّا مُخَالَفَتُهٗ فَلَا يَخْلُو اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ عَنْ اِجْتِهَادٍ
اَوْ لَا فَاِنْ كَانَ الْاَوَّلُ فَالظَّاهِرُ اَنَّ خَطَاءَهٗ لَا يَنْتَهِيْ اِلَى التَّفْسِيْقِ لِاَنَّهٗ مُجْتَهِدٌ وَ
الْمُخْطِيُ فِي الْاِجْتِهَادِ لَا يَكُوْنُ فَاسِقًا وَاِنْ كَانَ الثَّانِيُ فَلَا شَكَّ فِيْ فِسْقِهٖ وَكَذَا
مُخَالَفَةُ سَائِرِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ جو شخص کے جنگ
کرے حضرت علیؑ سے وہ کافر ہے بدلیل حدیث نبوی کے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ ای علیؑ جو تمسے جنگ
کرے عین جنگ کرنا میرے ساتھ ہے اور شک نہیں ہے کہ حارب رسول اللہؐ قطعی کافر ہے اسلیئے کہ
حقیت امامت کی آپکی واضح تھی اور تابعداری آپ کی سب پر واجب تھی پس جو شخص مخالفت ایسی کرے
وہ داخل ہوگا خلاف کنندگان راہ خدامین اور خدا فرماتا ہے کہ جو شخص اختیار کرے راہ کو غیر مومنین کے
داخل کرونگا اوسکو جہنم مین اور حق یہہ ہے کہ محارب علیؑ کا خاطی اور باغی ہے گرچہ محاربہ بسبب لحوق کسی شبہہ کے
ہو اور ایسا ہی حال ہے محارب خلفاء راشدین کا اور مخالفت حضرت امیرؑ دو حال سے خالی نہین اگر مخالفت
از راہ اجتہاد کے ہو یا نہین پس صورت اول مین مخالف خاطی ہے مگر درجہ فسق کو نہ پہنچیگا کیونکہ مجتہد مخطی
در اجتہاد فاسق نہین ہے اور صورت ثانی مین بے شک فاسق ہے اور ایسا ہی مخالفت خلفاء راشدین
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے باتفاق فریقین ثابت ہوا کہ نزد شیعہ خلفاء ثلاثہ اہل اسلام سے ہیں اور
نزد اہل سنت مجتہدین گاہی مصیب و گاہی خاطی **باب ۲ ہشت و ششم در تحقیق مسئلہ فدک و
خمس و وراثت ابناء نبی معہ تقریر فریقین ✤ قصہ فدک ✤ نہایہ ابن اثیر باب اللام
مع المیم** لغتہ لُمَّةٍ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ اَنَّهَا خَرَجَتْ فِيْ لُمَّةٍ مِّنْ نِّسَاءِهَا تَتَوَطَّاءُ ذَيْلَهَا
اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍؓ فَعَاتَبَتْهُ اَيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنْ نِّسَاءِهَا قِيْلَ هِيَ مَا بَيْنَ الثَّلَاثَةِ اِلَى
عَشَرَةٍ جناب سیدہؑ نے درباب فدک کے ابی بکرؓ پر عتاب کیا **بخاری ۵ جلد صفحہ ۵۳** اِنَّ
عَلِيًّاؓ قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ النَّبِيُّؐ
اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ رسول اللہؐ نے خمس بدر سے حصہ علیؓ کو دیا **بخاری ۵ جلد
صفحہ ۵۴** اِنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَؑ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِؐ
سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍؓ الصِّدِّيْقَ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِؐ اَنْ يَّقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مَا تَرَكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِؐ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍؓ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِؐ قَالَ سَمِعْتُ

رسول اللہ ﷺ لا نورث ما ترکنا صدقۃ فغضبت فاطمۃ ع بنت رسول اللہ ﷺ فہجرت ابا بکر
فلم تزل مہاجرتہ حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ ﷺ ستۃ اشہر قالت وکانت
فاطمۃ تسأل ابا بکر رض نصیبہا مما ترک رسول اللہ ﷺ من سہمہ فی خیبر وفدک
وصدقتہ بالمدینۃ فابی ابو بکر رض علیہا ذالک وقال لست تارکا شیئا کان رسول اللہ ﷺ یعمل
بہ الا عملت بہ فانی اخشی ان ترکت شیئا من امرہ ان ازیغ فاما صدقتہ بالمدینۃ فدفعہا
عمر الی علی وعباس فاما خیبر او فدک فامسکہا عمر وقال ہما صدقۃ رسول اللہ ﷺ
کانتا لحقوقہ التی تعروہ ونوائبہ وامرہما الی من ولی الامر قال فہما علی ذالک
الی الیوم قال ابو عبد اللہ اعتراک افتعلت من عروتہ فاصبتہ ومنہ یعروہ واعترانی
بخاری

جناب سیدہ ؑ نے ابی بکر رض سے درباب فدک وخمس ووراثت ترکہ پدری کے سوال کیا ابی بکر رض نے جواب دیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء ترکہ نہیں چھوڑ جاتے ہیں کل مال ہمارا راہ خدا میں صدقہ وخیرات ہے پس
غضبناک ہوئیں جناب سیدہ اور ترک کلام وملاقات وآمد ورفت کیا ابی بکر رض سے تا حیات خود اور زندہ رہیں بعد
[illegible] شش ماہ اور عمر رض نے خمس مدینہ علی ع وعباس رض کو اور خیبر وفدک کو عمر رض نے نہ دیا اور کہا کہ یہ
[illegible] ہے قال القسطلانی صفحہ ١٥٥ قد اورد بعض
[illegible] القاضی ابی الطیب فقال ای القاضی شاذان وکان ضعیف
العربیۃ قویا فی علم الخلاف لا اعرف نصب صدقۃ من رفعہا ولا احتاج الی
علمہ فانہ لا خفاء بی وبک ان فاطمۃ وعلیا من افصح لا تبلغ انت ولا امثالک
الی ذلک منہما فلو کانت لہما حجۃ فیما لحظتہ لا بد بہا حینئذ لابی بکر فسکت
ولم یحیروا جوابا وانما نقل الامامیۃ ذلک لما یلزمہم علی روایۃ جمہور من
فساد مذہبہم لانہم یقولون بانہ صلعم یورث کما یورث غیرہ من عموم المسلمین
لعموم الایۃ الکریمۃ بعد فصل یسیر فکان ابو بکر رض یقدم نفقۃ امہات
المؤمنین وغیرہا مما کان یصرفہ ﷺ فیصرفہ من مال خیبر وفدک فلما کان عثمان
تصرف فی فدک بحسب ما رای فاقطعہا لمروان لانہ تاول ان الذی یختص
بہ صلعم یکون للخلیفۃ بعدہ فاستغنی عنہا باموالہ فوصل بہا بعض اقاربہ

ایضاً فیہ صفحہ ۴۵ آلسَّہْمُ الثَّانِیْ لِذِی الْقُرْبٰی بنی
ہاشِم وَبَنِی الْمُطَّلِبْ علماء امامیہ نے اعتراض کیا ہے کہ رسول افصح عرب
لَا یُوْرَث وَمَا تَرَکْنَاہُ خلاف عربیت ومحل فصاحت کے سب سے عمدہ دلیل وصیت کی سب
قاضی شاذان نے بجز سکوت کے کچھ جواب ندیا ابوبکرؓ نفقہ ازواج امہات المومنین کا خیر
دیتے تھے اور عثمانؓ وحروان خود تصرف کرتے تھے اور اپنی اقارب کو مال فدک سے دیتے تھے
کہ یہ حق خلیفہ کا ہے شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۲۹۲ راوی ہشام بن محمد عن ابیہ
قالت فاطمۃ لابی بکران ام ایمن تشہد لی ان رسول اللہ اعطانی فدک فقال لہا یا
رسول اللہ الی قولہ ان ہذا المال لم یکن للنبی وانما کان مالا من اموال المسلمین
النبی بہ الرجال وینفقہ فی سبیل اللہ فلما توفی رسول اللہ ولیتہ کما کان یلیہ
واللہ لا کلمتک ابدا قال واللہ لا ہجرتک ابدا قالت واللہ لا دعون اللہ علیک
واللہ لادعون اللہ لک فلما حضرتہا الوفاۃ اوصت ان لا یصلی علیہا فدفنت لیلا
وصلی علیہا عباس بن المطلب وکان بین وفاتہا ووفات ابیہا اثنتان وسبعون
اس روایت میں جناب سیدہؑ نے دعوی حسب عطار رسول خدا کی پیش کیا اگر عطا نہوتا ممکن نہیں کہ یہ ادا
کریں اور حضرت صدیقؓ نے انکار کیا کہ فدک خالصہ رسول اللہ نہ تھا اور مفسرین اجماعاً خالصہ کہتے ہیں اور
کلام سیدہؑ صدیقؓ نے جواب درشت کہا اور سیدہؑ نے کلمہ زشت کہا اب سچا تقلید زشت گوئی میں اہل العز
میں کس کی اقرب بصواب وستحسن متصور ہوگی شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ حدثنی محمد بن
زکریا قال حدثنی ابن عائشۃ قال حدثنی ابی عن عمہ قال کلمت فاطمۃ ابا بکرؓ بکلی
قال یا ابنۃ رسول اللہ واللہ ما ورث اباک دینارا ولا درہما وانہ قال ان الانبیاء
لا یورثون فقال ان فدک وہبہا لی رسول اللہ قال فمن یشہد بذلک فجاء علی
ابن ابی طالبؑ فشہد وجاءت ام ایمن فشہدت ایضا فجاء عمر بن الخطابؓ وعبد الرحمن
بن عوفؓ فشہدا ان رسول اللہ کان یقسمہا قال ابوبکرؓ صدقت یا ابنۃ رسول اللہ
وصدق علی وصدقت ام ایمن وصدق عمر وعبد الرحمن بن عوف وذلک ان مالک لابیک
کان رسول اللہ یاخذ من فدک قوتکم ویقسم الباقی ویحمل منہ فی سبیل اللہ فما تصنع

بها قالت اصنع بها كما يصنع بها ابي قال فلك علي الله ان اصنع فيها كما كان يصنع فيها ابوك
قالت الله لتفعلن قال الله لا فعلن قالت اللهم اشهد وكان ابو بكر رض ياخذ غلتها فيدفع
اليهم منها ما يكفيهم ويقسم الباقي وكان عمر رض كذلك ثم كان علي كذلك فلما ولي الامر معوية
اقطع مروان بن الحكم ثلثها الخ اس روایت میں جناب سیدہ نے دعوی فدک بذریعہ ہبہ کے پیش کیا
اور گواہی دیا اسپر حضرت علیؑ وام ایمن دایہ رسولخدا و حضرت عمر رض و عبد الرحمن بن عوف نے اور حضرت صدیق رض
نے فدک کو واپس نہ کیا اور غلہ فدک کا بنی ہاشم کو تقسیم کرکے مابقی راہ خدا میں صحابہ و مجاہدین کو تقسیم کیا کرتے تھے

شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ فلما ولی عمر بن عبد العزیز الخلافة كانت اول ظلامة
ردها دعى حسن بن الحسن ابن علي بن ابيطالبؑ وقيل بل دعى علي بن الحسين فردها عليه و
كانت بيد اولاد فاطمة مدة ولاية عمر بن عبد العزيز فلما ولي يزيد بن عاتكة قبضها منهم
فصارت في ايدي بني مروان كما كانت يتداولونها حتى انتقلت الخلافة عنهم فلما
ولي ابو العباس السفاح ردها على عبد الله بن الحسن بن الحسن ثم قبضها ابو جعفر لما
حدث من بني حسن ما حدث ثم ردها المهدي ابنه على ولد فاطمة ثم قبضها موسى
بن المهدي وهارون اخوه فلم تزل في ايديهم حتى ولي المامون فردها على الفاطميين

ايضا فيه صفحه ۳۰۶ قال ابو المقدام فنقمت بنو امية ذلك على عمر بن عبد العزيز وعاتبوه
فيه وقالوا له هجنت فعل الشيخين وخرج اليه عمرو بن قيس في جماعة من اهل الكوفة فلما
عاتبوه على فعله قال انكم جهلتم وعلمت ونسيتم وذكرت ان ابا بكر بن محمد بن عمرو بن
حزم حدثني عن ابيه عن جده ان رسول الله ص قال فاطمة بضعة مني يسخطها ما يسخطني
ويرضاني ما ارضاها وان فدك كان صافية على عهد ابي بكر رض وعمر رض ثم امرها الى
مروان فوهبها لعبد العزيز الى فورثتها انا واخوتي عنه فسالتهم ان يبيعوني حصتهم منها
فمن بايع وواهب حتى استجمعت لي فرأيت ان اردها على ولد فاطمة قالوا فان ابيت
الا هذا فامسك الاصل واقسم الغلة ففعل جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے اور واپس کیا
فدک کو اولاد حسنؑ پر اور بجواتی واپس کیا امام زین العابدینؑ کو اور بعد اس خلافت میں فدک بدست بنی فاطمہؑ
اور یزید بن عاتکہ نے اپنی خلافت میں ضبط کر لیا اور اوسوقت فدک بدست اولاد مروان کے رہا بعدہ سفاح [illegible]

عبداللہ بن حسن بن حسن کو واپس کیا اور ابو جعفر منصور نے ضبط کیا بعدہ مہدی عباسی نے بنی فاطمہ پر رد کردیا بعد
موسی بن مہدی و برادرش ہارون رشید نے ضبط کرلیا اور برابر عباسیون کے قبضہ مین فدک رہا کیا بعد
مامون رشید نے بنی فاطمہ کو واپس کردیا ترجمہ روایت ابو المقدام بوقت واپس کرنے فدک کے بنی امیہ
عمر بن عبدالعزیز کو سرزنش و ملامت کیا کہ تمہارے رد کرنے سے فعل شیخین پر طعن وارد ہوتا ہے اوسوقت
عمرو بن قیس بمعیت جماعت کوفیان نکلا اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا ناراض
ہوتا ہے جس سے فاطمہ ناراض ہون اور خدا راضی ہوتا ہے جس سے فاطمہ راضی ہون اور یہہ فدک بطور بعد
و وراثت پدر کے بمجھے پہنچا ہے اور مینے اوسے واپس کردیا اولاد فاطمہ کو تب بنی امیہ نے کہا کہ اراضی
و باغات فدک اپنے قبضہ مین رکھو اور اگر دل چاہے غلہ و محاصل اوسکا دیس الساہی کیا **شرح ابن
ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۳۰۵** وقد روی ان ابا بکر رض لما شھد لھا امیر المومنین ع کتب
بسلم فدک الیھا فاعترض عمر قضیة وخرق ما کتبه روی ابراھیم بن میمون قال حدثنا
عیسی بن عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب عن ابیه عن جده عن علی ع قال جاءت فاطمة
الی ابی بکر رض وقالت ان ابی اعطانی فدک وعلی وام ایمن یشھدان لی فقال ما کنت لتقولی
علی ابیک الا الحق قد اعطیتکھا ودعی بصحیفة من ادم فکتب لھا فیھا فخرجت فلقیت
عمر فقال من این جئت یا فاطمة قالت جئت من عند ابی بکر رض اخبرته ان رسول اللہ صلعم
اعطانی فدک وان علیا وام ایمن یشھدان بذلک فاعطانیھا وکتب لی بھا قال نعم
فقال ان علیا یجر الی نفسه وام ایمن امرأة وبصق فی الکتاب فمحاه وخرقه جناب سیدة پاس
حضرت ابی بکر رض کے چلی آتی تھین کہ اثنا راہ مین ملاقات ہوئی حضرت عمر رض سے اور پوچھا کہ ای فاطمہ آپ
کہان سے آتی ہین کہا پاس سے ابی بکر رض کے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فدک عطا کیا تھا کہ اسپر
گواہی دی علی ع وام ایمن نے تب حضرت صدیق رض نے مجھے فدک واپس کیا اور یہہ نوشتہ مجھے تحریر کردیا ہے
کہ حضرت فاروق رض نے اوس نوشتہ کو لیکر نزد حضرت صدیق رض تشریف لائے اور پوچھا کہ تمنے فدک فاطمہ کو
دیدیا اور اوسکا وثیقہ لکھدیا کہا ہان فرمایا فاروق اعظم نے کہ علی ع طرف نفس واحد ہین اور ام ایمن ایک عورت
ہین پس اوس نوشتہ کو محو کرکے چاک کردیا **شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۳۰۸** سالت علی
بن الفارابی مدرس المدرسة الغربیة ببغداد فقلت له اکانت فاطمة صادقة قال

نعم فلم لم یدفع الیها ابو بکر رض فدک وهی عنده صادقة فتبسم ثم قال کلاما لطیفا
مستحسنا مع ناموسه وحرمته وقلة عابثة قال لو اعطاها الیوم فدک بمجرد دعواها
لجاءت الیه غدا وادعت لزوجها الخلافة ایک شاگرد نے مدرس بغداد سے پوچھا کہ فاطمہ صادق
تہین کہا کہ ہان پس کیون ندیا فدک کو پس متبسم ہوا استاد اور کہا کہ اگر آج فدک دیتے فردا دعوی خلافت مین
بسبب صدقیت فاطمہ کے دینا پڑتا شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۳۰۶ واما ما ذکره من ترک
امیر المومنین ع فدک لما افضی الامر الیه واستدلاله بذلک علی انه لم یکن الشاهد
فیها فالوجه فی ترکه ع رد فدک هو الوجه فی اقراره احکام القوم وکفه عن نقضها
وتغییرها انه کان فی انتهاء الامر الیه فی بقیته من التقیة قویة واما استدلاله علی
ان حجر ازواج النبی ص کانت لهن بقوله تعالی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ من عجیب الاستدلال
لان هذه الاضافة لا یقتضی الملک بل العادة جاریة فیها ان یستعمل من جهة
السکنی ولهذا یقال هذا بیت فلان ومسکنه ولا یراد بذلک الملک وقد قال تعالی
لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ولا شبهة فی انه ع
اراد منازل الرجال التی یسکنون فیها ازواجهم ولم یرد بهذه الاضافة الملک
فاما ما رواه من ان رسول الله ص قسم حجره علی نسائه وبناته فمن این له اذا کان
الخبر صحیحا ان هذه القسمة علی وجه التملیک دون الاسکان والانزال ولو کان قد
ملکهن ذلک لوجب ان یکون ظاهرا مشهورا یہہ عبارت کتاب شافی سے ابن ابی الحدید نے
نقل کیا ہے یعنی سید مرتضی بجواب قاضی عبد الجبار معتزلی کہتے ہین کہ ترک کرنا امیر المومنین کا در بارہ فدک کے
بوجہہ تقیہ کے تہا اور درباب ملکیت حجرہ ازواج نبی ص کے بدلیل آیہ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ کے غلط ہے اسلئے کہ بیت
بُيُوتِكُنَّ مفید ملک نہین ہے بلکہ بطریق عادت بولتے ہین بوجہ سکونت کے کہ یہہ مکان زید کا ہے وجای
سکونت بکر کی ہے اور اگر یہہ نسبت مفید ملکیت کو ہو لازم آویگا بقرینہ مضمون آیہ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ سے
کہ ہر سکنا صاحب مکان بحیثیت ملک ہو جاوے حالانکہ ایسا نہین ہے اور جو روایت اہل سنت پیش
کرتے ہین کہ رسول اللہ ص نے حجرونکو مابین ازواج بحیثیت تملیک تقسیم کردیا تہا دون الاسکان پس بر تقدیر
صحت روایت مذکورہ کے کہا جاویگا کہ اگر ازواج حجرات مسکونہ کو بوجہہ ملکیت قبضہ مین رکہتی ہوتین یہہ اظہر

شہود رہتا اصلا حاجت شہود تدارک کی نہ باقی رہتی سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۳۷۷ وفی کلام
سبط ابن الجوزی رحمہ اللہ انہ رضی اللہ عنہ کتب لها بفدک ودخل علیہ عمرؓ فقال ما
هذا فقال کتاب کتبته لفاطمة بمیراثها من ابیها فقال مماذا تنفق علی المسلمین وقد
حاربتک العرب کما تری ثم اخذ عمر الکتاب فشقه سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۴۰۰ قال
بعضهم وکانهم تاولوا قوله صلعم لا نورث وحملت ذلک علی الاموال ای الدراهم و
الدنانیر کما جاء فی بعض الروایات لا تقتسم ورثتی دینارا ولا درهما بخلاف الاراضی و
لعل طلب ارثها من فدک کان منها بعد ان ادعت رض ان النبی ع اعطاها فدکا وقال لها
هل لک بینة تشهد لها علیؑ وام ایمن شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۸۲ روی
ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی المحدث فی اخبار عمر وسیرته عن ابی سلمة بن
عبد الرحمن قال استشار عمر الصحابة بمن یبدأ فی القسم والفریضة فقالوا ابدأ بنفسک
فقال بل ابدأ بآل رسول الله ع وذوی قرابته فبدأ بالعباس قال ووقع الاتفاق علی انه
لم یفرض لاحد اکثر مما فرض له وروی انه فرض له اثنی عشر الفا وهو الاصح ثم فرض
لزوجات رسول الله ع لکل واحدة عشرة الاف وفضل عائشة علیهن بالفین فابت
فقال ذلک بفضل منزلتک عند رسول الله ع فاذا اخذت فشانک واستثنی من
جویریة وصفیة ومیمونة ففرض لکل واحدة منهن ستة الاف فقالت عائشة ان
رسول الله ع کان یعدل بیننا فعدل عمر بینهن والحق هولاء الثلث بسائرهن ثم
فرض للمهاجرین الذین شهدوا بدرا لکل واحد خمسة الاف ولمن شهدها من الانصار
لکل واحد اربعة الاف شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۸۵ وقد روی ان عمرؓ کان
له نخل بالحجاز غلته کل سنة اربعون الفا یخرجها فی النوائب والحقوق ویصرفها
الی بنی عدی بن کعب الی فقرائهم وارامله وایتامهم روی ذلک ابن الجریر الطبری
فی التاریخ بخاری ۵ جلد صفحہ ۱۵۶ وکان محمد
بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَالِكَ فَانْطَلَقْتُ
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ الْحَدِيثِ

فقال مالك بينما انا جالس في اهلي حين متع النهار اذا
رسول عمر بن الخطاب ياتيني فقال اجب امير المؤمنين
فانطلقت معه حتى ادخل على عمر رض فاذا هو جالس
على رمال سرير ليس بينه وبينه فراش متكئ
على وسادة من ادم فسلمت عليه ثم جلست فقال
يا مال انه قد دم علينا من قومك اهل ابيات وقد
امرت لهم برضخ فاقبضه فاقسمه بينهم
فقلت يا امير المؤمنين لو امرت به غيري
قال اقبضه ايها المرء انا جالس عنده اتاه
حاجبه يرفا فقال هل لك في عثمان
وعبد الرحمن بن عوف والزبير وسعد بن ابي
وقاص قال نعم فاذن لهم فدخلوا فسلموا
وجلسوا ثم جلس يرفا يسيرا ثم قال
هل لك في علي وعباس قال نعم فاذن
لهما فدخلا فسلما فجلسا فقال عباس يا
امير المؤمنين اقض بيني وبين هذا وهما
يختصمان فيما افاء الله على رسوله من بني
سورة حشر ١٢
النضير فقال الرهط عثمان واصحابه يا امير
المؤمنين اقض بينهما وارح احدهما من الآخر
قال عمر رض تيدكم انشدكم بالله الذي
كيد
باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رسول الله ص قال لا
نورث ما تركنا صدقة يريد رسول الله ص نفسه قال الرهط قد قال ملع
ذلك فاقبل عمر رض على علي وعباس فقال انشدكما الله اتعلمان ان

رسول اللهؐ قد قال ذلك قال عمر فانى احدثكم عن هذا الامر ان الله قد خص
رسوله فى هذا الفيء بشيء لم يعطه احدا غيره ثم قرأ وما افاء الله على رسوله منهم
الى قوله قدير فكانت هذه خالصة لرسول اللهؐ والله ما احتازها دونكم ولا استاثر
عليكم قد اعطاكموه وبثها فيكم حتى بقى منها هذا المال فكان رسول اللهؐ ينفق على
اهله نفقة سنتهم من هذا المال ثم ياخذ ما بقى فيجعله مجعل مال الله فعمل رسول
اللهؐ بذلك حياته انشدكم بالله هل تعلمون ذلك قالوا نعم ثم قال لعلي وعباس
انشدكما بالله هل تعلمان ذلك قال عمر ثم توفى الله نبيهؐ فقال ابو بكر رض انا ولى
رسول اللهؐ فقبضها فعمل فيها بما عمل رسول اللهؐ والله يعلم انه فيها لصادق
بار راشد تابع للحق ثم توفى الله ابا بكر فكنت انا ولى ابا بكر رض فقبضتها سنتين
من امارتى اعمل فيها بما عمل رسول اللهؐ وما عمل فيها ابو بكر والله يعلم
انى فيها لصادق بار راشد تابع للحق ثم جئتمانى كلاكما وكلمتكما واحدة وامركما
واحد جئتنى يا عباس تسألنى نصيبك من ابن اخيك وجاءنى هذا يريد عليا
نصيب امرأته فقلت لكما ان رسول اللهؐ قال لا نورث ما تركنا صدقة فلما
بدا لى ان ادفعه اليكما قلت ان شئتما دفعتها اليكما على ان عليكما عهد
الله وميثاقه لتعملان فيها بما عمل فيها رسول اللهؐ وبما عمل فيها ابو بكر رض
وبما عملت فيها منذ وليتها فقلتما ادفعها الينا فدفعتها اليكما فانشد
كما بالله دفعتها اليهما بذلك قال الرهط نعم ثم اقبل على علي وعباس فقال
انشدكما بالله دفعتها اليكما بذلك قالا نعم قال فتلتمسان منى قضاء غير ذلك
فوالله الذى باذنه تقوم السماء والارض لا اقضى فيها قضاء غير ذلك فان
عجزتما فادفعاها الى فانى اكفيكماها قال القسطلانى وقد استشكل الخطابى
هذه القصة بان عليا وعباسا اذا كان قد اخذا هذه من عمر على شريطة ان
يتصرفا فيها كما تصرف فيها رسول اللهؐ والخليفتان بعده وعلما انهؐ قال لا
نورث ما تركنا صدقة فان كان سمعاه من النبيؐ فكيف يطلبانه من ابى بكر رض

وَاِنْ كَانَا سَمِعَاهُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض اَوْ فِيْ زَمَنِهٖ بِحَيْثُ اَفَادَ عِنْدَهُمَا الْعِلْمَ بِذَالِكَ فَكَيْفَ يَطْلُبَانِهٖ
بَعْدَ ذَالِكَ وَاُجِيْبُ بِاَنَّهُمَا اعْتَقَدَا اَنَّ عُمُوْمَ قَوْلِهٖ لَا نُوْرِثُ مَخْصُوْصٌ بِبَعْضِ مَا يَخْلُفُهُ
دُوْنَ بَعْضٍ وَاَمَّا مُخَاصَمَةُ عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ بَعْدَ ذَالِكَ فَلَمْ يَكُنْ فِي الْمِيْرَاثِ بَلْ فِيْ
وِلَايَةِ الصَّدَقَةِ وَصَرْفِهَا كَيْفَ تُصْرَفُ علی وعباس بدعوی میراث وفدک وخمس کے نزد حضرت عمر رض
کے آئے حضرت عمر رض نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ صدقہ ہے اور آل محمد پر صدقہ حرام ہے اسلئے رد
ین دیا جائیگا اسمین چند شبہات جگر گداز پیدا ہوتا ہے اول دعوی فدک ومیراث کا سیدہ نے کیا اور فدک کا
دعوی بطور ہبہ وتملیک کے پیش کیا اور دعوی مذکور کرّات ومرّات رہا ایکدفعہ بذریعہ الزام کے اور ایکدفعہ بذریعہ وعظ
وپند کے طلب کیا اور شہادت دیا اسپر علی وام ایمن دایہ رسول خدا وحسنین نے اور بعدہ علی وعباس بوقت
خلافت حضرت عمر رض پہر مکرر مدعی ہوئے اور بعد سماعت حدیث صدیق رض کے سیدہ وام ایمن وعلی وحسنین و
وعباس نے حدیث منع ارث کو رد کیا اور قبول نکیا اور محمد باقر بوقت عمر بن عبدالعزیز کے متصرف فدک ہوئے
اور روایت مین حضرت صدیق رض تنہا ہین اور ازواج نبی بہی مدعی وراثت حق زوجیت کے ہوئین اور خوب معلوم
ہے کہ فاطمہ وعلی وحسنین وام ایمن وازواج النبی وعباس کو جناب رسول خدا سے کسقدر جہ کثرت معاشرت
وقرب مسکن وقرابت دار قریب وذی جزیت وجلیل الشان وصاحب خوارق عادات وصادق ومتقی تہے
کیون منکر ومنحرف حدیث صدیق اکبر رض سے ہوئے اور جس تقدیر مین حدیث مذکور صحیح تہی مدعی وگواہ سب
کاذب ہوئے اور مزید استعجاب یہہ ہے کہ اصرار سیدہ تا وقت موت رہا اور صرف حضرت صدیق رض وام المومنین
عایشہ کو حدیث منع ارث کی معلوم تہی اور تمامی اقران ناواقف تہے کہ ایک رئیس کے گہر کی بات محلہ کے
لوگون کو معلوم ہوتی ہے چہ جاکہ فرزندان لا علم ہون اور کوئی گواہ بیان صدیق رض پر نہ لایا گیا اور اس قصہ مین
مضمون اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا کا سراسر غلط ہوگا بلکہ ابو بکر رض بابہا ہوئے اور حضرت عثمان رض
وعبدالرحمن وزبیر وسعد بن ابی وقاص نے ادای شہادت حدیث بعہد صدر دوم کیا صدر اول مین مدینہ
مین کیا نہ تہے بلکہ موجود تہے اوسوقت یہہ گواہی کس لئے نہ پیش کی گئی اور طرفہ یہہ ہے کہ ان شہادتون کو
کیون علی وعباس نے ایجاب نہ کیا اور جب حضرت عمر رض نے علی وعباس کو درباب صحت حدیث منع ارث
کی قسم دیا کیون ان حضرات نے سکوت کیا اور کیون اسپر بہی لینے کو موجود تہے اور کیا دیدہ ودانستہ علی رض و
حسنین وسیدہ حرام خواری پر مستعد ہوئے تہے اور کیا امام باقر نے باوجود علم از حدیث منع ارث کی طرف

فدک بطور ہبہ کیا دوئم حدیث منع ارث مختلف ایک روایت مین عام ہے یعنی جمیع مال صدقہ ہے دوسری روایتین
نفقہ ازواج وحق خلفا مرادی متروکہ سے مستثنیٰ کیا گیا سوم اموال رسولخداؐ کتب تواریخ صحیحہ وصحاح ستہ سے از قسم
شتر واسپ وغیرہ وحجرہ ومکان وعلم وظروف واسباب نقرہ وفرش دلبوسات وغیرہ موجود تھا اس باب مین عجیب
قصہ ہے کہ ایک مال بھی خدا کے راہ مین کسی مسکین کو ندیا گیا لباس ملبوس وغیرہ بخانہ حسینؑ کے تھا کہ سرکار کربلا مین
امام حسینؑ بدن اقدس پر زیب فرما کے شہید ہوئے کیا امام حسین علیہ السلام کو کچھ طمع مال حرام کی دور مضوی تھا
روایت چہارم صحیحہ دال ہے کہ اولاد فاطمہ فدک پر حیات رسولخدا مین قابض تھے پنجم آنحضرت علی صدر رسالت
مین ایک نوشتہ وصایای رسولؐ معرفت محمد بن الحنیفہ کے پیش کیا گیا شبیہ نویس وفوٹو گراف او ستیز
بھی اس کام کے استاد مدینہ مین کیا موجود تھے ششم اسمین شک نہین کہ کذب فسق ہے اور اس فسق کے
خبر نسبت اہلبیت اطہار علیہ السلام کے رسول امت مرحومہ کو مطلع نفرما گئے اور ایسی تقدیر مین اقتدا
باقوال وافعال ایام خلافت چہارم مین کیونکر جایز ہوگا ہفتم قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف المسلول
مین غَضِبَتْ فاطمہؑ کے معنی تَنَدَّمَتْ (شرمندہ) کے لکھا ہے ندامت ہوگی مگر دعوی کذب مین اور سید شریف نے
کہا ہے کہ علی وحسنینؑ نے شہادت کا ذمہ ادا کیا اور کسی وقت مین توبہ کرنا اس کذب سے ثابت نہین
ہوتا ہے بخاری ۵ جلد صفحہ ۵۸ | عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص قَالَ لَا یَقْتَسِمُ مَا تَرَكْتُ
بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ فرمایا نبیؐ نے کہ نہین تقسیم کیا جاوے میرا
متروکہ مگر بعد وضع نفقہ ازواج وحق عامل کے جو کچھ باقی رہے وہ صدقہ ہے ایضا فیہ صفحہ ۵۹ | قال
سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِیُّ ص اِلَّا سِلَاحَهٗ وَبَغْلَتَهُ الْبَیْضَاءَ دُلْدُلْ
وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً ترکہ چھوڑا نبیؐ نے سلاح وبغلہ دلدل وزمین فدک ایضا فیہ صفحہ ۱۶
حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَیْنَا نَعْلَیْنِ جَرْدَاوَیْنِ قِبَالَانِ نعلین
ایضا عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ عَائِشَةُ کِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِیْ هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ
النَّبِیِّ ص عبا پشمین روح اقدس قبض ہوئی ایضا اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا اِزَارًا
غَلِیْظًا مِمَّا یُصْنَعُ بِالْیَمَنِ وَکِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الَّتِیْ یَدْعُوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ پاجامہ وچادر
ایضا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ قَدَحَ النَّبِیِّ ص اِنْکَسَرَ فَاتَّخَذَ مَکَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ
قَالَ عَاصِمٌ رَاَیْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِیْهِ پیالہ آبخورہ ایضا صفحہ ۱۶ | اِنَّ عَلِیَّ بْنَ حُسَیْنٍ

حدثه انهم حين قدموا المدينة من عند يزيد بن معاوية مقتل حسين بن
علي لقيه المسور بن مخرمة فقال له هل لك الي من حاجة تأمرني بها فقلت
له لا فقال انت معطي سيف رسول الله صلعم فاني اخاف ان يغلبك القوم عليه وايم
الله لئن اعطيتنيه لا يخلص اليه ابدا حتى تبلغ نفسي قال القسطلاني هذا السيف
ذو الفقار وفي مرأة الزمان انه عليه السلام وهبه لعلي رض قبل موته ثم انتقل
الى آله ذو الفقار بعين حیات اپنے حضرت علیؓ کو نبی نے ہبہ کر دیا تھا **بخاری ۵ جلد صفحہ ۱۶۲** عن ابن
الحنفية قال لو كان علي رض ذاكرا عثمان رض ذكره يوم جاءه ناس فشكوا سعاة عثمان
فقال لي علي اذهب الى عثمان فاخبره صدقة رسول الله صلعم فمر سعاتك يعملون
فيها فاتيته بها فقال اغنها فاتيت بها عليا فاخبرته فقال ضعها حيث اخذتها
ايضا عن ابن الحنفية قال ارسلني ابي خذ هذا الكتاب فاذهب به عثمان فان
فيه امر النبي صلعم في الصدقة حضرت علیؓ نے کتابت رسولؐ در باب صدقات کے نزد عثمانؓ کے پیش کیا
ايضا صفحہ ۱۶۰ باب ما ذكر درع النبي صلعم وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما استعمل
الخلفاء بعده من ذلك مما لم يذكر قسمته ومن شعره ونعله وآنيته مما يتبرك
اصحابه وغيرهم بعد وفاته چادر و عصا و سیف و پیالہ و انگشتری و نعلین و ظروف کو صحابہ نے
بنظر برکت کے اپنے تصرف میں در لائے **شمائل ترمذی صفحہ ۳۲** عن ابي هريرة قال جاءت
فاطمة الى ابي بكر رض فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي فقالت ما لي لا ارث ابي
فقال ابو بكر رض سمعت رسول الله صلعم يقول لا نورث ولكني اعول من كان رسول
الله صلعم يعوله وانفق على من كان رسول الله صلعم ينفق عليه اس حدیث سے اصالتاً دعویٰ کرنا
فاطمہ کا ثابت ہوتا ہے ایضا عن ابي البختري ان العباس وعليا جاءا الى عمر يختصمان
يقول كل واحد منهما لصاحبه انت كذا انت كذا فقال عمر لطلحة والزبير وعبد الرحمن
بن عوف وسعد نشدتكم بالله اسمعتم رسول الله صلعم يقول كل مال نبي صدقة
الا ما اطعمه انا لا نورث وفي الحديث قصة اس حدیث میں کل مال صدقہ ہی وارد ہوا
ايضا عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلعم دينارا ولا درهما ولا شاة ولا

بعيرًا قال وأسلت في العبيد والأمة سنن ابوداؤد ۲ جلد صفحہ ۶۹ فكان نخل بني
النضير لرسول الله خاصة أعطاه الله إياه وخصه بها فقال تع وما أفاء الله على
رسوله منهم فما أوجفتم عليه من خيل ولا ركاب يقول بغير قتال فأعطى النبي
أكثرها للمهاجرين وقسمها بينهم وقسم منها لرجلين من الأنصار كانا لذوي
حاجة لم يقسم لأحد من الأنصار غيرهما وبقي منها صدقة رسول الله التي
في أيدي بني فاطمة رضي الله عنها نخلستان خیبر حیات میں رسول اللہ کے بدست اولاد فرزندان
کے فاطمہ کے تھا بخاری ۲ جلد صفحہ ۲۲۹ أنا سمعت عائشة زوج النبي تقول أرسل
أزواج النبي عثمان إلى أبي بكر تسأله ثمنهن مما أفاء الله على رسوله
فكنت أنا أردهن فقلت لهن ألا تتقين الله ألم تعلمن أن النبي يقول لا نورث
ما تركنا صدقة نفسه إنما يأكل آل محمد في هذا المال فانتهى أزواج النبي
إلى ما أخبرتهن قال فكانت هذه القصة بيد علي منعها علي عباسًا فغلبه
عليها ثم كان ذلك بيد حسن بن علي ثم بيد حسين بن علي ثم بيد علي
بن الحسين وحسن بن حسن كلاهما كان يتداولانها ثم بيد زيد بن حسن وهي
صدقة رسول الله حقًا ازواج النبی نے دعوی ثمن ترکہ کا پیش کیا اسعاف الراغبین صفحہ ۱۰۰
وأما سلاحه فكان له صلعم من السيوف تسعة أو أحد عشر صفحہ ۱۰۱ وكان له من
القسي ست ومن الأتراس ثلاثة ومن الرماح خمسة ومن الحراب خمس منها
حربة صغيرة صفحہ ۱۰۲ وأما حيواناته فكان له صلعم من الخيل سبعة أفراس وكان
له من البغال ست صفحہ ۱۰۳ وكان له حماران وعد بعضهم حمرة أربعة فكان له
من الإبل ثلاثة ۹ یا ۱۱ سیف اور ۶ کمان و ۵ نیزہ و ۵ حربہ صغیر و ۷ اسپ و ۶ بغلہ و ۳ یا ۴ خر
و ۳ شتر ترکہ میں چھوڑا اور مسند وتکیہ ومصلی ومکان واصطبل وسلح خانہ بھی تھا تاریخ خمیس ۲ جلد
اسامی غلامان زید بن حارثہ بن شرحبیل ❖ اسامہ بن زید ❖ ثوبان بن محمد ❖ ابوکبشہ
ادس ❖ اباسح ❖ سعید بن تلزبید ❖ رباح ❖ ابورافع ❖ رافع ❖ ابوموہبہ ❖
زید بن یسار ❖ زید جد ہلال بن یسار ❖ فضالۃ الیمانی ❖ رافع ❖ ضمرہ ❖ مابور القبطی

ورافد ❖ وابو واقد ❖ وهشام ❖ وابو ضمیرة ❖ ابو السمح ❖ ابو عبید ❖ ابو عسیب ❖ باذام
بله ❖ حاتم ❖ حبیب بن عبد الغفاری ❖ زید بن مولا ❖ سعید بن زید ❖ سعد ❖
سندر ❖ عبد الله بن اسلم ❖ غیلان ❖ فقیر ❖ کریب ❖ محمد بن عبد الرحمن ❖ محمد الاخر
ینی ماهنه ❖ ابو مکحول ❖ نافع بن السائب ❖ نبیک ❖ ابو الیسر ❖ ابو قبیله ❖ سفینه
❖ ابا البابه ❖ انجشة الحادی ❖ انیسه ❖ ردیفع ❖ میمون ❖ ابو بکرة ❖ هرمز ابو کیسان
❖ ابو صفیه ❖ ابو سلمی ❖ اسود ❖ سلمان اصفهانی ❖ شمعون بن زید ❖ ایمن ابن ام
ایمن ❖ افلح ❖ سابق ❖ سالم ❖ عبید الله بن اسلم ❖ نبیل ❖ وردان ❖ کیسان ❖ ابو ابله
❖ اسامی کنیزان ❖ سلمی دایه سیدة ❖ ام ایمن ام اسامه کنیز امنه ❖ امیمه ❖ خضرة ❖
رضوی ❖ ریحانه ❖ ماریه ❖ قیصر اخت ماریه ❖ میمونه ❖ میمونه بنت ابی عسیب ❖
ام ضمیرة ❖ ام عیاش ❖ اسپ ۲۲ ❖ السکب ❖ السبحة ❖ المرتجز ❖ اللزاز ❖ الظرب ❖ اللحیف
❖ الورد ❖ ابلق ❖ ذو العقال ❖ ذو اللمة ❖ المرتجل ❖ السرحان ❖ الیعسوب ❖ البحر ❖ ادهم
❖ ملاوح ❖ الشحاء ❖ المرواح ❖ المقدام ❖ المندوب ❖ الطرف ❖ الضرمن ❖ خچر ❖ دلدل ❖
شهباء ❖ فضه ❖ ایلیه ❖ بیضاء ❖ حمار ❖ عفیر ❖ یعفور ❖ هما ❖ هولون ❖ شتران ❖
اللقاح ❖ القصوی ❖ العضباء ❖ الجدعاء ❖ اطلال ❖ اطراف ❖ برده ❖ برکه ❖ البغوم ❖
الحناء ❖ رمزة ❖ الریا ❖ السعدیة ❖ سقیا ❖ السمراء ❖ الشقراء ❖ عجزة ❖ العریس
❖ نوته ❖ تمرا ❖ مروة ❖ مهرة ❖ ربشه ❖ العسیرة ❖ الحفدة ❖ غنم ۷ ❖ سلاح ❖
عجرة ❖ زمزم ❖ سقیا ❖ برکت ❖ رسته ❖ اطلال ❖ اطراف ❖ شاة ❖ عبشة ❖
یمن ❖ قمن ❖ الکمیه ❖ ذو الفقار قبضه نقره ❖ وسیف ۷ ❖ درع ۷ ❖ رماح ❖ مثوی ❖
عنزة ❖ بیضاء ❖ یمین ❖ النبعة ❖ الحر ❖ ممشوق ❖ عصا ❖ شوحط ❖ قوس ۷ ❖
ابو الراس ❖ الزولق ❖ الفتق ❖ عقاب ❖ رایات ❖ العقاب لوا سفید ❖ سوداء ❖ ملبوسات ❖
یمنی جبه ❖ عباء ❖ عمامه ❖ مع تحت الحنک ❖ قمیص سحولی ❖ تاج ۳ ❖ سعیدین ❖ بردا و سحی ❖
ثواب ابیض ❖ حله حمراء ❖ برد مشوب ۵ ❖ کساء اسود ❖ برد احمر ❖ ثوب اخضر ❖
قمیص دراز ❖ نعلین ❖ ازار ... ❖ کساء طبید ❖ ازار غلیظ ❖ خفین اسود ❖ ساتف

٭ نعلین حرحاوین ٭ انگشتری نقرہ ٭ سرمہ دانی ٭ سلائی ٭ مقراض ٭ شیشہ روغن ٭ آئینہ
٭ شانہ ٭ مسواک ٭ سوزن ورشتہ ٭ آبگینہ ٭ ریان ٭ مغیث ٭ مضبپانہ نقرہ ٭ آبگینہ
زجاجی ٭ ابریق غسل ٭ تخت ٭ فرش ٭ عطردان ٭ سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۴۷۸ وفی کلام
سبط ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالی انہ رضی اللہ عنہ کتب لہا بفدک ودخل علیہ عمر رضی اللہ عنہ
فقال ما ھذا فقال کتاب کتبتہ لفاطمۃ بمیراثہا من ابیہا فشقہ **بخاری ۶ جلد صفحہ ۹۸ باب
مناقب فاطمہ** عن عائشۃ رض ان فاطمۃ ع ارسلت الی ابی بکر رض تسألہ میراثہا من النبی ص
فیما مما افاء اللہ علی رسولہ ص تطلب صدقۃ النبی ص التی بالمدینۃ وفدک وما بقی من
خمس خیبر فقال ابوبکر رض ان رسول اللہ ص قال لا نورث وما ترکنا فھو صدقۃ انما
یأکل آل محمد ص من ھذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقات النبی ص التی
کانت علیہا فی عھد النبی ص ولاعملن فیہا بما عمل فیہا رسول اللہ ص فتشھد
علی ع ثم قال انا قد عرفنا یا ابابکر فضیلتک وذکر قرابتہم من رسول اللہ ص وحقہم
فتکلم ابوبکر رض فقال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ ص احب الی ان اصل من
قرابتی ۔ فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم نے فدک وخمس کا حضرت ابی بکر رض صدیق رض سے دعوی پیش کیا خلیفہ اول نے
جواب دیا کہ حسب فرمودہ رسول کے کل مال صدقہ ہے **ایضا فیہ باب غزوہ خیبر صفحہ ۳۰۴ جلد ۶** عن
عائشۃ ان فاطمۃ ع بنت النبی ص ارسلت الی ابی بکر رض تسألہ میراثہا من رسول اللہ ص
مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر رض ان رسول اللہ ص
قال لا نورث وما ترکنا صدقۃ انما یأکل آل محمد ص فی ھذا المال وانی واللہ لا اغیر
شیئا من صدقۃ رسول اللہ ص عن حالہا التی کان علیہا فی عھد رسول اللہ ص ولاعملن
فیہا بما عمل بہ رسول اللہ ص فابی ابوبکر رض ان یدفع الی فاطمۃ منہا شیئا فوجدت
ای غضبت فاطمۃ علی ابی بکر رض فی ذلک فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت
بعد النبی ص ستۃ اشھر فلما توفیت دفنہا زوجہا علی ع لیلا ولم یؤذن بہا ابابکر
وصلی علیہا وکان لعلی ع من الناس وجہۃ ای محترم مونہ حیاۃ فاطمۃ فلما توفیت
استنکر علی ع وجوہ الناس فالتمس علی ع مصالحۃ ابی بکر رض ومبایعتہ ولم یکن

يُبَايِع تِلْكَ الاَشْهُرِ فَأَرْسَلَ عَلِيٌّ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍؓ اَنِ ائْتِنَا اَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَؓ
فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍؓ وَمَا عَسَيْتَهُمْ اَنْ يَفْعَلُوْا وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ
فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍؓ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّؑ فَقَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ
عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ وَكُنَّا نَرٰى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِؐ
نَصِيْبًا حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍؓ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍؓ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِؐ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَاَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ
الْاَمْوَالِ فَلَمْ اٰلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِؐ يَصْنَعُهٗ فِيْهَا اِلَّا
صَنَعْتُهٗ فَقَالَ عَلِيٌّؑ لِاَبِيْ بَكْرٍؓ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ
الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهٗ بِالَّذِي اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ
اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِيْ بَكْرٍؓ وَحَدَّثَ اَنَّهٗ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ
نَفَاسَةً عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍؓ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ
نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَكَانَ
الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّؑ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ حضرت فاطمہ نے بہ سبب نہ ملنے میراث
پدری و فدک و خمس کے ابو بکرؓ سے بات کرنا ترک کردیا اور وصیت کیا تہا کہ میرے جنازہ پر ابو بکرؓ نہ آوین
اور شب کو جنازہ دختر نبیؐ کا علیؑ نے دفن کیا اور بعد فوت فاطمہؑ کے رخ صحابہؓ کا طرف سے علیؑ کے منحرف ہوگیا
تب علیؑ نے ابو بکرؓ سے پیغام صلح کا پیش کیا اور پیغام مین کہلا بہیجا کہ تمہارے شامل عمرؓ نہ آوین مجھے
اونکی ملاقات سے کراہیت ہے نہ معلوم کہ ان بزرگوارون مین کس طور کی محبت و الفت تہی اب ہم امت
بیشک اس حدیث کے کسکی پیروی کرین حضرت عمرؓ یا حضرت علیؑ کی محبت دونو کیکر نا نقیضین ہے قاموس
فیروز آبادی ۲ جلد صفحہ ۶۸۷ فَدَكُ مُحَرَّكَةً بِخَيْبَرَ وَفَدَكِيُّ بْنُ اَعْبَدَ اَبُوْ مَيَّاءَ اُمِّ عَمْرٍو
بْنِ الْاَهْتَمِ وَكَزُبَيْرٍ وَالْفُدَيْكَاتُ قَوْمٌ مِنْ خَوَارِجَ نُسِبُوْا اِلٰى اَبِيْ فُدَيْكٍ الْخَارِجِيِّ
صراح صفحہ ۲۵۶ باب الکاف فصل الشین فَدَك بفتحتین نام دیہی از خیبر اَبُوْ فُدَيْك
نام مردے ۛ اقوال سے اہل لغت کے معلوم ہوا کہ فدک نام قریہ کا ہے جو قریب بخیبر واقع ہے بخاری
۱۰ جلد صفحہ ۲۵۸ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَالِكٍ

۹۲ صراح ... باب الکاف فصل الفاء فدک ... نام دیہی ... خیبر

سألته فقال انطلقت حتى ادخل على عمر اتاه حاجبه يرفا فقال له هل لك في عثمان و
عبد الرحمن والزبير وسعد يستأذنون قال نعم فدخلوا فسلموا وجلسوا فقال هل
لك في علي وعباس فاذن لهما فقال العباس يا امير المؤمنين اقض بيني وبين
الظالم استبّا فقال الرهط لعمر يا امير المؤمنين اقض بينهما وارح احدهما من الاخر
فقال اتّئدوا انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان
رسول الله قال لا نورث ما تركنا صدقة يريد رسول الله نفسه وغيره قال الرهط
قد قال ذلك فاقبل عمر فاني محدثكم عن هذا الامر ان كان الله خص رسول الله
في هذا المال بشيء لم يعطه احدا غيره فان الله يقول ما افاء الله على رسوله منهم
فما اوجفتم عليه من خيل الآية فكانت هذه خالصة لرسول الله ثم والله ما احتازها
دونكم ولا استأثر عليكم وقد اعطاكموها وبثها فيكم حتى بقي منها هذا المال و
كان النبي ينفق على اهله نفقة سنتهم من هذا المال ثم ياخذ ما بقي فيجعله مجعل
مال الله فعمل النبي بذلك حياته انشدكم بالله هل تعلمون ذلك فقالوا نعم
ثم قال لعلي وعباس انشدكما الله هل تعلمان ذلك قالا نعم ثم توفى الله نبيه
فقال ابو بكر انا ولي رسول الله فقبضها ابو بكر فعمل فيها بما عمل فيها رسول
الله وانتما حينئذ واقبل على علي وعباس تزعمان ان ابا بكر فيها كذا والله
يعلم انه فيها صادق بار راشد تابع للحق ثم توفى الله ابا بكر فقلت انا ولي
رسول الله فقبضتها سنتين اعمل فيها بما عمل رسول الله وابو بكر ثم جئتماني
وكلمتكما على كلمة واحدة وامركما جميع جئتني تسألني نصيبك من ابن اخيك واتاني
هذا يسألني نصيب امرأته من ميراث ابيها فقلت لكما ان شئتما دفعتها اليكما
على ان عليكما عهد الله وميثاقه تعملان فيها بما عمل به رسول الله وبما
عمل فيها ابو بكر وبما عملت فيها منذ وليتها قال الرهط نعم فاقبل عمر على
علي وعباس فقال انشدكما بالله هل دفعتها اليكما قالا نعم قال عمر افتلتمسان
مني قضاء غير ذلك فوالذي باذنه تقوم السماء والارض لا اقضي فيهما قضاء

غَیْرِ ذٰلِکَ حَتّٰی تَقُوْمُ السَّمَآءُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَیَّ فَاَنَا اَکْفِیْکُمَاهَا علی و عباس رض
نزد عمر رض کے آئے اور بطور فریق مخاصم نے دعوی میراث و فدک کا پیش کیا اور ایک نے دوسرے کو ظالم کہا
اور ایک نے دوسرے پر لعنت کی اسپر عمر رض نے جواب دیا کہ تم دونو ابوبکر رض کو کاذب جانتے تھے اور ایسا ہی تم مجھے
سمجھتے ہو یہہ قصہ مشابہ سابقہ قصہ حضرت داؤد کے ہے کہ سورہ ص مین واقع ہے اور ثبوت اسکا جواب سے عمر رض کے
پیدا ہوتا ہے یہہ حدیث شیعہ کو قوت دیتی ہے اس فعل مین ہم کس کی اطاعت کرین باخود ہا مین ترقی ملال نے
نوبت سب ولعن تک پہونچایا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فدک کثیر المحاصل اور املاک سے یہود کے تہا
اور خالصہ تصرف رسول مین رہا روایت صحیحین دال ہے کہ فدک ایک قریہ قریب بخیبر ہے اور معتبرین معتبرین نے
نزیلۃ ابہ فیہ مین کہا ہے کہ درباب فدک کے نازل ہوا اور رسول خدا نفقہ ذات خاص و قرابت مندان و ازواج
مین محاصل فدک کو تقسیم کرتے تھے اور امام رازی کہتے ہین کہ خلیفہ اول نے باوجود شہادت ام ایمن کے
وقت استدعا کے جناب سیدہ کو ندیا اور عمر رض نے حضرت امیر علیہ السلام کو دیدیا اور بوقت خلافت چہارم
قبضہ جناب امیر کے فدک رہا اور ابن عباس کہتے ہین کہ رسول نے بنی عبدالمطلب کو مال فدک تقسیم فرمائی تھی
یہہ اقوال دلالت کرتی ہین کہ فدک سے شے کثیر المحاصل تھی اور یازدہ درخت نصب کردہ رسول سے دیگر سورہ حشر
پارہ ۲۸ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی تفسیر ابن عباس صفحہ ۴۱۰ قُرَیٰ عُرَیْنَةَ
وَقُرَیْظَةَ وَالنَّضِیْرِ وَفَدَكَ وَخَیْبَرَ فَلِلّٰهِ خَاصَّةً دُوْنَكُمْ وَلِلرَّسُوْلِ فَاَمْرُ الرَّسُوْلِ
فِیْهَا جَائِزَةٌ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صلعم فَدَكَ وَخَیْبَرَ عَلَی الْمَسَاکِیْنِ وَقَفًا لِلّٰهِ عَلَی الْمَسَاکِیْنِ فَکَانَ
فِیْ یَدِهٖ فِیْ حَیٰوتِهٖ وَکَانَ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ رض بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ صلعم وَکَذٰلِكَ کَانَ فِیْ یَدِ عُمَرَ
وَعُثْمَانَ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مَا کَانَ فِیْ یَدِ النَّبِیِّ صلعم وَهٰکَذَا الْیَوْمَ وَقَسَّمَ النَّبِیُّ غَنِیْمَةَ
قُرَیْظَةَ وَالنَّضِیْرِ عَلٰی فُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ اَعْطَاهُمْ عَلٰی قَدْرِ احْتِیَاجِهِمْ وَعِیَالِهِمْ وَلِذِی
الْقُرْبٰی اَوْ اَعْطٰی بَعْضَهٗ لِلْفُقَرَآءِ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۹۲ وَحُکْمُ
الْفَیْءِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِیْ حَیٰوتِهٖ بَعْضُهَا حَیْثُ یَشَآءُ وَکَانَ یُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ
سَنَتِهِمْ وَیَجْعَلُ مَا بَقِیَ یَجْعَلُ مَالَ اللّٰهِ تفسیر کبیر ج ۸ صفحہ ۱۷۶ اَلْاَوَّلُ اِنَّ هٰذِهِ
الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ قُرٰی بَنِی النَّضِیْرِ لِاَنَّهُمْ اَوْجَفُوْا عَلَیْهِمْ بِالْخَیْلِ وَالرِّکَابِ فَحَاصَرَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَالْمُسْلِمُوْنَ بَلْ هُوَ فِیْ فَدَكَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ اَهْلَ فَدَكَ انْجَلُوْا عَنْهُ

تصارت تلك القرى والاموال التي بيد رسول الله من خيبر وكان صلعم يأخذ
غلة فدك ونفقة من يعوله ويجعل الباقي في السلاح والكراع فلما مات
ادعت فاطمة عليها السلام انه كان نحلها فدكا فقال ابو بكر انت اعز الناس
على فقرا واحبهم الى غنى لكني لا اعرف صحة قولك ولا يجوز ان احكم بذلك
فشهد لها ام ايمن ومولى للرسول فطلب منها ابو بكر الشاهد الذي يجوز قبول
شهادته في الشرع فلم يكن فاجرى ابو بكر ذلك على ما كان يجريه الرسول
ينفق منه على من كان ينفق عليه الرسول ويجعل ما يبقى في السلاح والكراع وك
عمر جعله في يد علي ليجريه على هذا المجرى ورد ذلك في آخر عمر الى عمر
فقال ان بنا غنى وبالمسلمين حاجة اليه وكان عثمان يجريه كذلك ثم صار الى
علي فكان يجريه على هذا المجرى فالائمة الاربعة اتفقوا على ذلك تفسير نيشاپوري
٣ جلد صفحه ١٢/١٣ انما نزلت في فدك ولهذا كان رسول الله ينفق على نفسه
وعلى عياله من غلة فدك بخاري ٢ جلد صفحه ٣٢٩ عن عائشة ان فاطمة والعباس
اتيا ابا بكر يلتمسان ميراثهما ارضه من فدك وسهمه من خيبر فقال ابو بكر
سمعت النبي يقول لا نورث ما تركنا صدقة انما يأكل آل محمد في هذا
المال والله لقرابة رسول الله احب الي ان اصل من قرابتي اس حدیث سے جناب
عباس کا اصالتاً نزد حضرت صدیق اکبر کے آنا ثابت ہوتا ہے مسلم ٢ جلد صفحہ ٩٠ باب الفيء
عن مالك بن اوس قال فجاء يرفا فقال هل لك يا امير المومنين في عثمان وعبد
الرحمان بن عوف والزبير وسعد فقال عمر نعم فاذن لهم ثم جاء فقال هل لك
في عباس وعلي قال نعم فاذن لهما فقال عباس يا امير المومنين اقض بيني
وبين هذا الكاذب الآثم الغادر الخائن قال فقال القوم اجل يا امير المومنين
فاقض بينهم وارحهم فقال مالك بن اوس فخيل لي انهم قد كانوا قدموهم
لذلك فقال عمر اتئدا انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض
اتعلمون ان رسول الله قال لا نورث ما تركنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل

علی العباس و علی فقال انشدکما بالذی باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمان
ان رسول اللہ قال لا نورث ما ترکناہ صدقۃ قالا نعم قال عمر ان اللہ کان خص
رسولہ بینکم اموال بنی النضیر فواللہ ما استاثر علیکم ولا اخذھا دونکم حتی
بقی ھذا المال فکان رسول اللہ یاخذ نفقتہ سنۃ ثم یجعل ما بقی اسوۃ
المال ثم قال انشدکم باللہ باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمون ذلک قالوا
نعم ثم نشد عباسا وعلیا بمثل ما نشد بہ القوم اتعلمان ذلک قالا نعم قال
فلما توفی رسول اللہ قال ابوبکر رض انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب میراثک من
ابن اخیک ویطلب ھذا میراث امراتہ من ابیھا فقال ابوبکر رض قال رسول اللہ
لا نورث ما ترکنا صدقۃ فرایتماہ کاذبا اثما غادرا خائنا واللہ یعلم انہ لصادق
بار راشد تابع للحق ثم توفی ابوبکر رض وانا ولی رسول اللہ وولی ابوبکر رض
فرایتمانی کاذبا اثما غادرا خائنا واللہ یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق
فولیتھا ثم جئتنی انت وھذا وانتما جمیع وامرکما واحد فقلتما ادفعھا الینا
فقلت ان شئتم دفعتھا الیکما علی ان علیکما عھد اللہ ومیثاقہ ان تعملا
فیھا بالذی کان یعمل رسول اللہ فاخذتماھا بذلک قال کذلک قالا نعم
قال ثم جئتمانی لاقضی بینکما ولا واللہ لا اقضی بینکما بغیر ذلک حتی تقوم
الساعۃ فان عجزتما عنھا فرداھا الی عمر رض نے حضرت علی و عباس سے کہا کہ تم دونو ابوبکر رض
کو کاذب و آثم و غادر و خائن جانتے تھے اور ایسا ہی مجھے جانتے ہو اب حیرت یہہ ہے کہ ہم امت پیروی
شیخین کی کریں یا علی و عباس کی یا چاروں بزرگواروں کی اور حال آنکہ آپسمیں اسطرح کا نفاق دریغ نظر آتا ہے
اور کمال حیرت ہے کہ ایسے بزرگواروں میں کلمات ثقیل کا پیش آنا قصہ حیرت خیز ہے احتجاج طبرسی
صفحہ ۴۵ روی عن الصادق انہ قال لما استخرج امیر المومنین من منزلہ
خرجت فاطمۃ علیھا السلام فما بقیت امراۃ ھاشمیۃ الا خرجت معھا حتی
انتھت قریبا من القبر فقالت خلوا عن ابن عمی فوالذی بعث محمدا بالحق نبیا
لئن لم تخلوا عنہ لانشرن شعری ولاضعن قمیص رسول اللہ علی راسی ولاصرخن

إلى الله فما صاحبٌ بأكرم على الله من أبي ولا الناقة بأكرم على الله مني ولا الفصيل
بأكرم على الله من ولدي قال سلمان كنت قريبا منها فرأيت والله أساس حيطان
مسجد رسول الله تعلقت من أسفلها حتى لو أراد رجل أن ينفذ من تحتها نفذ
فدنوت منها فقلت يا بنت رسول الله يا سيدتي ويا مولاتي إن الله عز وجل
بعث أباك رحمة فلا تكوني نقمة فرجعت ورجعت الحيطان حتى سطعت الغبرة من
أسفلها فدخلت في خياشيمنا یہہ روایت گرچہ شیعہ کی ہے مگر نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ تا حیات جناب س
اس دنیا سے از جانب حضرت ابی بکر رض آزردہ گئیں اور روایت صحیحین سے مطابق ہے اگر کوئی کہے کہ یہہ رو
وضعی روافض کی ہے کہوں گا اگر رفع ملال و تصفیہ قلبی ہوتا تب جناب سیدہ کی وصیت کیوں ہوتی کہ حضرت ابو
میرے جنازہ پر نماز کو نہ آویں چنانچہ روایت صحیحین اسپر صریحاً ناطق ہے یہہ وہ امر ہے کہ متکلمین و محدثین اہلسنہ
نے اسکے الغرض کہائی ہے اور کسی سے جواب کامل نہوا حتی کہ تحفہ اثنا عشریہ میں بہ تقصیر و خطاء صحابہ
قائل ہوئے ہیں اور اس بحث میں غلبہ و قوت جانب شیعہ بدلائل قویہ ہے العینا فیہ صفحہ ۹۱ عن
عائشة أنها أخبرته أن فاطمة بنت رسول الله أرسلت إلى أبي بكر الصديق بعد وفاته تسأله
ميراثها من رسول الله مما أفاء الله عليه بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر فقال
أبو بكر إن رسول الله قال لا نورث ما تركنا صدقة إنما يأكل آل محمد في هذا
المال وإني والله لا أغير شيئا من صدقة رسول الله عن حالها التي كانت عليها
في عهد رسول الله ولأعملن فيها بما عمل به رسول الله فأبى أبو بكر أن يدفع
إلى فاطمة شيئا فوجدت فاطمة على أبي بكر في ذلك قال فهجرته فلم تكلمه حتى
توفيت وعاشت بعد رسول الله ستة أشهر فلما توفيت دفنها زوجها علي بن
أبي طالب ليلا ولم يؤذن بها أبا بكر وصلى عليها علي وكان لعلي من الناس
وجهة حياة فاطمة فلما توفيت استنكر علي وجوه الناس فالتمس مصالحة
أبي بكر ومبايعته ولم يكن بايع تلك الأشهر فأرسل إلى أبي بكر ائتنا ولا
يأتينا معك أحد كراهية محضر عمر بن الخطاب فقال عمر لأبي بكر والله لا
تدخل عليهم وحدك فقال أبو بكر وما عساهم أن يفعلوا بي إني والله لآتينهم

ندخل علیہم ابوبکرؓ فتشہد علی بن ابی طالبؑ ثم قال انا قد عرفنا یا ابابکرؓ
فضیلتک وما اعطاک اللہ ولم ننفس علیک خیرا ساقہ اللہ الیک ولکنک استبددت
علینا بالامر وکنا نحن نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہؐ فلم یزل یکلم ابابکرؓ
حتی فاضت عینا ابوبکرؓ فلما تکلم ابوبکرؓ قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول
اللہؐ احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من ہذہ الاموال
فانی لم آل فیہا عن الحق ولم اترک امرا رایت رسول اللہؐ یصنعہ فیہا الا صنعتہ
فقال علی لابی بکر موعدک العشیۃ للبیعۃ اس حدیث سے دعوی کرنا علیؑ کرنا درباب خلافت کے
اور بکاء کرنا ابی بکرؓ کا پایا جاتا ہے سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۴۷۸ وقد اجتمع علی وبنوہاشم الی
الی بکرؓ وقالوا ائتنا ولا یاتی معک احد کراہیۃ ان یحضر عمرؓ لما علموا من شدتہ
فخافوا ان ینتصر لابی بکرؓ فیتکلم بکلام یوحش قلوبہم علی ابی بکرؓ فقال عمرؓ لابی بکرؓ
لا واللہ لا تدخل علیہم وحدک خوفا علیہ ان یغلظوا علیہ فی المعاتبۃ وربما کان
ذالک سببا لتغیر قلبہ فیترتب علیہ ما لا ینبغی فقال ابوبکرؓ وما یفعلون بی واللہ لآتینہم
جمع ہوئے کل بنی ہاشم پاس ابی بکرؓ کے کہ آپ تنہا نزد حضرت امیرؑ چلے اور حضرت عمرؓ نجاویں کیونکہ وہ براہ الغیض
وحدت زبان ہیں اور اونکی طرف سے علیؑ کو ملاقات ہیں کراہیت ہے اور مطلب دلی یہ تھا کہ تنہا گئے ہیں
کلام وحشت انگیز و عبرت آمیز کہیں کہ شاید اس سے نفع ہو اور قلب حضرت صدیقؓ پھر جاوے حضرت
فاروقؓ نے کہا تنہا نہ جاؤ کہ وہ تمکو کلمات سخت و عتاب سے کہیں گے صدیقؓ نے کہا کہ ایسا نکریں گے
چنانچہ تنہا آئے اور کلام سے جناب امیرؑ کے صدیقؓ خوب روئے اور حضرت امیرؑ دعوی امامت بیان
کرتے رہے شرح نہج البلاغۃ لابن میثم بحرینی فی شرح کتابہ الی عثمان بن حنیف
صفحہ ۲۰ قالت الشیعۃ کانت اول ظلامۃ ردہا وقالت السنۃ بل استخلصہا فی
ملکہ ثم وہبہا ثم اخذ منہم بعدہ الی ان انقضت دولۃ بنی امیۃ فردہا علیہم
ابوالعباس السفاح ثم قبضہا المنصور فردہا ابنہ المہدی ثم قبضہا ولدہ
موسی وہرون فلم یزل فی ایدی بنی العباس الی زمن المامون فردہا الیہم و
بقیت الی عہد المتوکل فاقطعہا عبد اللہ بن عمر البازیار وروی انہ کان فیہا

إحدى عشرة نخلة غرسها رسول الله ص بيده وكانت بنو فاطمة يهدون ثمرها إلى
الحاج فيصلونهم عن ذلك بمال جليل فبعث الباز يار رجلا فصرمها وعاد إلى
البصرة ففلج وفي هذه القصة خبط كثير بين الشيعة ومخالفيهم ولكل من الفريق
كلام طويل۔ فدک میں ۱۱ درخت تہے کہ حضور رسول اللہ ص نے بویا تہا اور وہ درخت بقبضہ اولاد
کے تہا کہ اولاد فاطمہ رض ثمر اوسکا حاجیوں کو ہدیہ دیتے اور حاجیان درود پڑہتے اور بازیار نے ایک مرد کو
حکم دیا کہ اس اشجار کو گرا دوا ور جب بعد قطع اشجار کے بصرہ گیا فالج نے اوسکو ہلاک کر دیا الیضا فیہ
صفحہ ۹۲ إن عائشة زوج النبي ص أخبرته أن فاطمة رض بنت رسول الله ص سألت
أبا بكر رض بعد وفاة رسول الله ص أن يقسم لها مما ترك رسول الله ص مما أفاء الله عليه
فقال لها أبو بكر رض إن رسول الله ص قال لا نورث ما تركنا صدقة قال وعاشت بعد
رسول الله ص ستة أشهر وكانت فاطمة تسأل أبا بكر رض نصيبها مما ترك رسول الله ص من
خيبر وفدك وصدقته بالمدينة فأبى أبو بكر رض عليها ذلك وقال لست تاركا
شيئا كان رسول الله ص يعمل به إلا عملت به إني أخشى إن تركت شيئا من أمره
أن أزيغ فأما صدقته بالمدينة فدفعها عمر إلى علي ع وعباس رض فغلبه عليها علي ع و
أما خيبر وفدك فأمسكهما عمر وقال هما صدقة رسول الله ص كانتا لحقوقه التي
تعروه ونوائبه وأمرهما إلى من ولي الأمر قال فهما على ذلك إلى اليوم حضرت عمر رض
نے خمس مدینہ نزد علی ع و عباس رض کے بہیجدیا اور خمس خیبر و فدک کو حضرت عمر رض نے روک رکہا اور کہا کہ یہ صدقہ
ہے اور حق خلفا کا ہے **قال النووي** في شرحه مسلم وحكى القاضي عن الحسن البصري أنه
قال عدم الإرث منهم مختص بنبينا صلعم بقوله تعالى عن زكريا يرثني ويرث
من آل يعقوب وزعم أن المراد وراثة المال وقال لو أراد وراثة النبوة لم
يقل وإني خفت الموالي من ورائي لا يخاف الموالي على النبوة وبقوله تعالى
وورث سليمان داود عدم ارث کی خصوصیت واسطے محمد ص کے تہی بخلاف انبیاء سابقین کے مثل
حضرت زکریا وغیرہ کے **تفسیر نیشاپوری** سورہ مریم واختلفوا أيضا في الوراثة فعن ابن
عباس والحسن والضحاك هي وراثة المال وعنهم أيضا أن المراد يرثني المال

يرث من ال يعقوب النبوة اي بالعكس وفي رواية ابي صالح ان المراد في
موضعين النبوة فلفظ الارث مستعمل في المال واورثكم ارضهم وديارهم
واموالهم وفي العلم واورثنا بني اسرائيل الكتاب العلماء ورثة الانبياء و
ـة الاولين ما روي انه قال رحم الله زكريا وما عليه من يرثه فان
ظاهره يدل على انه بالوراثة المال وكذا قوله انا معشر الانبياء لا نورث
ما تركناه صدقة وايضا ان العلم والنبوة كيف يحصل بالميراث ولو كان المراد
من النبوة لم يحتج الى قوله رب رضيا لان النبي لا يكون الا مرضيا وراثت
مال اس آیت میں مراد ہے بدلیل رضیا کے تفسیر معالم التنزیل بغوی سورہ مریم وانی خفت
الموالي والموالي هو العلم وقال مجاهد العصبة وقال ابو صالح الكلالة وقال
الكلبي الورثة من ورائي من بعد موتي يرثني ويرث من ال يعقوب واختلفوا
في هذا الارث قال الحسن معناه يرث مالي ويرث من ال يعقوب النبوة
والحبورة يرث سے ارث مالی مراد ہے تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۲ پارہ ۱۵ واني
خفت الموالي يعني بني عمه وكانوا من اشرار بني اسرائيل فخاف ان لا يحسنوا
الخلافة على امته ويبدلوا عليهم دينه يرثني ويرث من ال يعقوب
صفتان له وجزمهما والمراد وراثة الشرع والعلم تفسير ابن عباس واني
خفت الموالي كان مواليه يعني الورثة من ورائي ان لا يكون من بعدي وارثا
يرث حبورتي ومكاني ويقال قلت ورثني وليا برضي يرث حبورتي و
مكاني ويرث من ال يعقوب ان كانت لهم حبورة وملك وكان ال يعقوب
اخوال يحيى وراثت علم وملك دونوں مراد ہے تفسیر جلالین ورائي اي بعد موتي على
الدين ان يضيعوه كما اشاهدته في بني اسرائيل من تبديل الدين فهب لي
من لدنك من عندك وليا ابنا يرثني بالجزم جواب الامر وبالرفع صفة
وليا يرث بالوجهين من ال يعقوب جدي العلم والنبوة تاريخ ابو الفدا
جلد صفحه ۷ اقطع مروان بن الحكم فدك وهي صدقة رسول الله التي

طلبتها فاطمة ميراثاً ولم تزل فدك في يد مروان وبنيه إلى أن تولى عمر بن
العزيز فانتزعها من أهله وردها صدقة تاريخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲ عن مغيرة
جمع عمر حين استخلف بني مروان فقال إن رسول الله ﷺ كانت له فدك ينفق
منها ويعول منها على صغيرة بني هاشم ويزوج منها أيمهم وإن فاطمة
أن يجعلها لها فأبى فكانت كذلك حيوة أبي بكر رض ثم عمر رض ثم أقطعها مرو
صارت لعمر بن عبد العزيز فرأيت أمراً منعه رسول الله ﷺ فاطمة ليس لي بحق
أشهدكم أني قد رددتها على ما كانت على عهد رسول الله ﷺ صفحہ ۲۳۳ ولي
عمر واستخلف يزيد فقال لفاطمة إن شئت رددته إليك قالت لا والله لا أطلب
نفساً في حيوته وأرجع فيه بعد موته صفحہ ۲۳۶ دراسات اللبيب صفحہ ۲۱۳ وشذ
عدم الإرث لإصابة أبي بكر رض الحق باجتهاده قطعاً ممنوع كيف ويلزم
ذلك خطاء الزهراء ع قطعاً ومن هان عليه ذلك فما أهونه في عين أهل الح
للعلماء المحققين وشهادة الصحابة بصحة الحديث غير شهادتهم بخطائها
تلك المسألة إذ الحديث ليس نصاً في مطلوب أبي بكر رض إذ لهم عن هذا الح
أجوبة أفردنا فيها وريقات ومن اعتقده نصاً وعلم علم البتول به
ما يقطع بذلك ذكره في المشاجرة واعتقد مع ذلك إصرارها على رأيها
وصلت إلى أبيها صلعم كما يشهد به ظاهر حديث البخاري فقد عالج
عظيماً ونسب إليها الرأي في مقابلة النص وهو صنيع محرم ولم يكن ع في ذا
وحدها بل وافقها على ذلك كبار الصحابة علي ع والحسن ع والحسين ع فقد اشتبه
من هذا كله أن ثبوت الخلاف بهم لا يأبى القول بعصمتهم ولم يثبت ع
علي ع أنه رجع من قوله كما رجع غيره من أكابر الصحابة ولا يأبى الائمة
الطاهرين عمر بن عبد العزیز نے فدک کو واپس کر دیا اور صاحب دراسات نے کہا کہ اہل بیت معصوم
اور کل ائمہ طاہرین دعوئی فدک کے ہمیشہ مستقل رہے اور باز نہ آئے دعوی سے اور شیخین مال فدک سے
تصرف کرتے تھے اور اپنے خوراک کا مدار مقرر کیا تھا سورہ نمل وورث سليمان داود بعضنا وبـ

جلد صفحہ ۱۳۱ النبوۃ والعلم او الملک بان قام مقامہ فی ذلک دون سائر بنیہ
کانوا تسعۃ عشر وراثت علم واملاک دونو مراد ہے تفسیر ابن عباس وورث سلیمان داود
بنین اولادہ وکان داود وتسعۃ عشر بنین تفسیر معالم التنزیل بغوی وورث
سلیمان داود نبوتہ وعلمہ وملکہ دون سائر اولادہ وکان لداود تسعۃ
عشر ابنا واعطی سلیمان ما اعطی داود من الملک تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۱۳۳
ورث سلیمان داود وعن الحسن انہ المال لان النبوۃ عطیۃ مبتداۃ
وزیف بان المال ایضا عطیۃ مبتداۃ ولذلک یرث الولد اذا کان مؤمنا
ولا یرث اذا کان مؤمنا ولا یرث اذا کان کافرا او قاتلا وما المانع من
ان یوصف بانہ ورث النبوۃ لما قام بہا عند موتہ کما یرث الولد المال
اذا قام بہ عند موتہ والظاہر انہ اراد وراثۃ النبوۃ والملک معا دلیلہ قولہ
تشہیرا لنعمۃ اللہ ودعا الناس الی تصدیق المعجزۃ یا ایہا الناس علمنا منطق
الطیر وراثت نبوت وملک دونو مراد ہے تاریخ ابو الفداء ۱ جلد صفحہ ۲۵ واوصی داود قبل
موتہ بالملک الی سلیمان ولدہ واوصاہ بعمارۃ بیت المقدس وعین لذلک
عدۃ بیوت اموال یحتوی علی جملۃ کثیرۃ من الذہب فلما مات داود وملک
حضرت سلیمان وارث ومالک املاک حضرت داود کے موافق وصیت حضرت داود کے ہوئے تھے تاریخ
ابو اسحق ثعلبی صفحہ ۴۰۰ فقام داود فصعد المنبر ثم قال ان اللہ تعالی امرنی ان
استخلف علیکم قال فضجت بنو اسرائیل وقالوا غلاما حدثا یستخلف علینا
وفینا من ہو افضل منہ * فقال ان ہذا خلیفتی علیکم من بعدی صفحہ ۴۱۱
قال اللہ تعالی وورث سلیمان داود یعنی نبوتہ وحکمتہ وعلمہ وملکہ
دون سائر اولادہ وکان لداود تسعۃ عشر ابنا قال مقاتل کان سلیمان
اعظم ملکا من ابیہ داود حضرت داود نے منبر پر جاکر کہا کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنا
جانشین مقرر کروں سلیمان کو تمہارے اوپر بنی اسرائیل نے واویلا مچایا کہ ایک بچہ ہملوگوں پر حاکم ہوا اور ان سے
زیادہ سن کے لوگ قابل خلافت کے موجود ہیں بعدہ کہا حضرت داود نے کہ یہ میرا خلیفہ ہے تملوگوں پر اور

ورثہ لیا سلیمان نے داود کا نبوت و حکمت و علم و ملک مین سیوای دیگر اولاد کے اور اولاد حضرت داود کو
تھین * اس روایت سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل مین خلافت از طرف خدا ہوتی تھی نہ باجماع امت اور امت
سابقہ منکر خلافت ہوتے تھے سورہ ص وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا
عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ
وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ
نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ دو شخص نزد
حضرت داود کے بصورت فریق و مخاصم کے آکر نالشی ہوئے کہ میرے بھائی کے ۹۹ دنبے ہے اور
مجھے ایک دنبی ہے اوسکو وہ لینے چاہتا ہے حضرت داود نے جواب دیا کہ تیرا بھائی ظالم ہے بعدہ خیال کیا
کہ یہ ملائکہ تھے میرے امتحان کے لیئے آئے تھے فوراً سجدہ مین گرے اور روئے اور بخشایش چاہے
پس روایت بخاری و مسلم مین علی و عباس مثل ملائکہ و عمر مثل داود کے ہوئے ثم لہما صفحہ ۳۸۹ عن
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صلعم حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَىٰ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَتْ
لَهُنَّ عَائِشَةُ رض أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ازواج
نبی نے حضرت عثمان کو نزد حضرت ابی بکر بطور پیامبر کے درباب ارث ہشتم کے بھیجا اوسپر حضرت عائشہ رض نے
کہا کہ نبی نے کیا نہین فرمایا ہے کہ میرا ورثہ نہین ہوتا ہے اور سب مال میرا صدقہ ہے تعجب ہے کہ گھر کی
صرف ایک بی بی کو معلوم ہوا اور حضرت عثمان رض و کل ازواج لاعلم ہون **شرح مواقف صفحہ ۶۰۹** فَإِنْ قِيلَ
اِدَّعَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهُ عَلَيْهَا السَّلَامُ نَحَلَهَا أَيْ أَعْطَاهَا فَدَكًا نِحْلَةً وَعَطِيَّةً وَشَهِدَ
عَلَيْهِ عَلِيٌّ ع وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ع وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَالصَّحِيحُ أُمُّ أَيْمَنَ قُلْنَا الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ ع فَلِلْفَرْعِيَّةِ لِأَنَّ شَهَادَةَ الْوَلَدِ لَا تُقْبَلُ لِأَحَدِ أَبَوَيْهِ وَأَجْدَادِهِ
عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَيْضًا هُمَا كَانَا صَغِيرَيْنِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَأَمَّا عَلِيٌّ
وَأُمُّ أَيْمَنَ فَلِقُصُورِهِمَا عَنْ نِصَابِ الْبَيِّنَةِ وَهُوَ رَجُلَانِ أَوْ رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ

له ای ابابکر لم یر الحکم بشاهد و یمین لانه مذهب کثیر من العلماء و یمتنع
ب بعضهم الی ان شهادة احد الزوجین للآخر غیر مقبولة صفحه ۴۰۸ قوله ثم
الف الآیات فی منع الارث قلنا لمعارضتها بقوله علیه السلام نحن معاشر الانبیاء
لا نورث ما ترکناه صدقة فان قیل لا بد لکم من بیان ذلک الحدیث الذی
هو من قبیل الآحاد و من بیان ترجیحه علی الآیة قلنا حجیة خبر الواحد
و الترجیح مما لا حاجة بنا الیه ههنا لانه رضی الله عنه کان سامعا لما سمعه
من رسول الله ص فلا اشتباه عنده فی سنده و علم ایضا دلالته علی ما احتمله
علیه من المعنی لانتفاء الاحتمالات التی یمکن تطرقها الیه بقرینة الحال
فما عنده دلیلا قطعیا شرح تجرید علامه قوشجی صفحه ۳۸۲ و اجیب بان خبر
الآحاد و ان کان ظنی المتن فقد یکون قطعی الدلالة فیخصص به عام
الکتاب لکونه ظنی الدلالة و ان کان قطعی المتن جمعا بین الدلیلین و تمام
تحقیق ذلک فی اصول الفقه علی ان الخبر المسموع من فی رسول الله ص ان لم
یکن فوق المتواتر فلا خفاء فی کونه بمنزلته فیجوز للسامع المجتهد ان یخ
صص عام الکتاب جواب اہل سنت شوہر کی گواہی بحق زوجہ کے صحیح نہیں ہے اور حسنین
نابالغ تھے گواہی انکی قابل اعتبار کے نہیں ہے اور ام ایمن عورت تھیں اور شرع میں ایک عورت بجای
نصف مرد کے ہے پس حسب قاعدہ فقہ کے علی کا دعوی عدم ثبوت ہوا اور قوشجی نے یہہ جواب دیا کہ حدیث
نورث کی گرچہ خبر واحد مورث ظنیات تھی مگر چونکہ خلیفہ اول نے رسول ص سے خود سنا تھا لہذا قطعی
دلالت ہے اور اصول فقہ میں یہہ ثابت ہوا ہے اور جواب اسکا صاحب دراسات نے لکھا ہے کہ
ما بجانب ابی بکر رض کے ہے او جواب جانب سیدہ ہے سورہ مریم یا یحیی خذ الکتاب بقوة
و آتیناه الحکم صبیا سورہ آل عمران و یکلم الناس فی المهد و کهلا و من الصالحین
خدا نے یحیی کو صغیر سن میں مبعوث کیا اور حضرت عیسی کو گہوارہ مادر میں مبعوث کیا ملل و نحل شہرستانی
صفحہ الخلاف السادس فی امر فدک و التوارث عن النبی ص و دعوی فاطمة
علیها السلام وراثة تارة و تملیکا اخری حتی دفعت عن ذلک [illegible]

المشهورة عن النبی صلعم نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناه صدقة نہ تردمو سیٰ
بموجب تملیک وراثت کے تھا سنن ابوداؤد باب الخمس ۲ جلد صفحہ ۶۰ عن سعید بن المسیب
قال نا جبیر بن مطعم ان رسول الله صلعم لم یقسم لبنی عبد الشمس ولا لبنی نوفل
من الخمس شیئاً کما قسم لبنی هاشم و بنی المطلب قال وکان ابوبکر رضہ یقسم الخمس
نحو قسم رسول الله صلعم غیر انه لم یکن یعطی قربی رسول الله صلعم کما کان یعطیهم
رسول الله صلعم وکان عمر رضہ یعطیهم ومن کان بعده منه ایضا صفحہ ۶۱ عن عبد
الرحمن ابن ابی لیلی قال سمعت علیاً یقول ولانی رسول الله صلعم خمس الخمس فوضعته
مواضعه حیوة رسول الله صلعم وحیاة ابی بکر رضہ وعمر رضہ فاتی بمال فدعانی فقال خذ
فقلت لا ارید فقال خذه فانتم احق به قلت استغنینا عنه فجعله فی
بیت المال ایضا عن ابن ابی لیلی قال سمعت علیاً یقول اجتمعت انا والعباس
وفاطمة وزید بن حارثة عند النبی صلعم فقلت یا رسول الله صلعم ان رایت ان تولینی
حقنا من هذا الخمس فی کتاب الله عز وجل فاقسمه حیاتک کیلا ینازعنی
احد بعدک فافعل قال ففعل ذلک قال فقسمته حیاة رسول الله صلعم ولانیه
ابوبکر رضہ حتی اذا کانت اخر سنة من سنی عمر رضہ فانه اتاه مال کثیر فعزل حقنا
ثم ارسل الی فقلت بنا عنه العام غنا و بالمسلمین الیه حاجة فاردده علیهم
فرده علیهم ثم لم یدعنی الیه احد بعد عمر رضہ خمس مخصوص حق اہل بیت کا ہے فتوح
الشام للواقدی صفحہ ۱۲ استشار عمر رضہ فی ذلک قال عمر رضہ لیس الی ذلک من
سبیل فاقبل الحرث بن هشام علی عمر (ابوبکر) وقال یا ابا حفص انک کنت علینا فی
شدتک قبل الاسلام سیفاً مصلتاً واما الیوم فقد هداک الله لدینه وما
نراک الا قاطعاً لرحمنا وان الله تعالیٰ امر بصلة القرابة فقال عمر انا لا
نقدمهم الا اهل السابقة بسبقهم ۵ فاقبل عمرو بن العاص علی عمر بن الخطاب
وقال له انت تعلم شدتی علی العدو وصبری علی الجهاد فلو کلمت الخلیفة
ان یجعلنی امیراً علی ابی عبیدة ۵ فقال عمر و ما ینقص من قدر ابی عبیدة اذ

مسئلہ وراثت انبیاء

...ت الیا علیه فقال عمر ويحك يا عمر وانك ما تطلب الا المرتبة الدنيا و
...شرف فاتقوا الله ولا تطلب الا شرف الآخرة۔ شیخین ایام خلافت میں اپنے قرابتمندوں کی
پرورش کرتے تھے اور حب جاہ و دولت رکھتے تھے تفسیر کبیر ۵ جلد صفحہ ۶۶۷ ولا يمتنع
ان زكريا كان اليه مع النبوة السياسة من جهة الملك وما يتصل بالامامة
فخاف ان يتعلم على احدهما او عليهما فانهما يرثني المال ويرث من آل يعقوب
النبوة وهو قول السدي ومجاهد والشعبي وروي ايضا عن ابن عباس و
الحسن والضحاك واعلم ان هذه الروايات ترجع الى احد امور خمسة وهي
المال ومنصب الحبورة والعلم والنبوة والسيرة الحسنة ولفظ الارث مستعمل
في كلها اما في المال فلقوله تعالى اورثكم ارضهم وديارهم واموالهم الثاني
...ة قال واجعله رب رضيا ولو كان المراد من الارث النبوة لكان قد سأل
جعل النبي رضيا وهو غير جائز لان النبي لا يكون الا رضيا معصوما و
اما قوله انا معشر الانبياء لا نورث ما تركناه صدقة فهذا لا يمنع ان
يكون خاصا به واحتج من حمله على العلم او المنصب والنبوة بما علم من
حال الانبياء ان اهتمامهم لا يشتد بامر المال كما يشتد بامر الدين اما
قوله انا معشر الانبياء نحن ورثنا حمله على الواحد كما في قوله تعالى
انا نحن نزلنا الذكر لكنه مجاز ورث سليمان تفسير كبير ۶ جلد صفحہ ۵۵۷ فقد
اختلفوا فيه فقال الحسن المال لان النبوة عطية مبتدأة ولا تورث
المال غيره بل النبوة وقال آخرون بل الملك والسياسة ولو تأمل الحسن
لعلم ان المال اذا ورثه الولد فهو ايضا عطية مبتدأة من الله تعالى و
لذلك يرث الولد اذا كان مؤمنا فاما اذا قيل ورث المال والملك
فهذا لا يبطل بالتي ذكرنا بل بظاهر قوله نحن معشر الانبياء لا نورث
شرح ابن ابي الحديد جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ ذكرا ولا قصة من كتابي ابي جعفر محمد بن
جرير الطبري وابي الفرج علي بن الحسين الاصفهاني ليعلم ان الرجل ذلك بها لا محالة

عزل المغيرة

نسراعتذ لعمر في درء الحد عنه قال الطبري في تاريخه وفي هذه السنة سبع عشر
ولى عمر ابا موسى البصرة وامره ان يشخص اليه المغيرة بن شعبة وذلك لامر بلغ
قال الطبري حدثني محمد بن يعقوب بن عتبة قال حدثني ابي قال كان المغيرة يختلف
الى ام جميل امرأة من بني هلال بن عامر وكان لها زوج من ثقيف هلك قبل ذ
يقال له الحجاج بن عبيد وكان المغيرة وكان امير البصرة يختلف اليها سرًّا فبلغ ذ
اهل البصرة فاعظموه فخرج المغيرة يوما من الايام الى الامراء فدخل عليها وقد وضعوا
عليهما الرصد فانطلق القوم الذين شهدوا عند عمر فكشفوا الستر فرأوه فكتبوا بذلك
الى عمر واوفدوا اليه بالكتاب ابا بكرة فانتهى ابو بكرة الى المدينة وجاء الى باب
فسمع صوته وبينه حجاب فقال ابو بكرة فقال نعم قال لقد جئت الشر قال انما جا
المغيرة ثم قص عليه القصة وعرض عليه الكتاب فبعث ابا موسى عاملا وامره ا
يبعث اليه المغيرة فلما دخل ابو موسى البصرة وقعد في الامارة واهدى اليه المغ
عقيلة وقال انني قد رضيتها لك فبعث ابو موسى بالمغيرة الى عمر قال الطبري و
الواقدي قال حدثني عبد الرحمن بن ابي بكر بن عمرو بن حزم الانصاري عن ابيه
عن مالك بن اوس بن الحدثان قال قدم المغيرة على عمر فتزوج في طريقه امرأة من
مرة فقال له عمر انك لفارغ القلب شديد الشبق طويل الغرمول ثم سئل عن المرأة فق
له يقال لها الرقطاء كان زوجها من ثقيف وهي من بني هلال وقال الطبري وكتب ا
السري عن شعيب ان المغيرة كان يبغض ابا بكرة وكان ابو بكرة يبغضه ويناغي كل واحد
منهما صاحبه وينازعه عند كل ما يكون منه وكانا متجاورين بالبصرة بينهما طريق وهما
في مشربتين متقابلتين لهما في داريهما في كل واحدة منهما كوة مقابلة الاخرى
فاجتمع الى ابي بكرة نفر يتحدثون في مشربته فهبت ريح ففتحت باب الكوة فقا
ابو بكرة ليصفقه فبصر بالمغيرة وقد فتحت الريح باب الكوة التي في مشربته وهو بين
رجلي امرأة فقال للنفر قوموا فانظروا فقاموا فنظروا ثم قال اشهدوا قالوا ومن هذه
قال ام جميل احدى بني عامر بن صعصعة فقالوا انما رأينا اعجازا ولا ندري الوجو

فلما قامت صمموا وخرجت المغيرة الى الصلوة فحال ابو بكرة بينه وبين الصلوة وقال لا
تصل بنا وكتبوا الى عمر بذلك وكتب المغيرة اليه ايضا فارسل عمر الى ابى موسى انى مستعملك
وانى باعثك الى الارض التى قد باض بها الشيطان وفرخ فالزم ما تعرف ولا تستبدل
فيستبدل الله بك فقال يا امير المومنين اعنّى بعدة من اصحاب رسول الله من المهاجرين
والانصار فانى وجدتهم فى هذه الامة وهذه الاعمال كالملح لا يصلح الطعام الا به
قال عمر فاستعن بمن احببت فاستعان بتسعة وعشرين رجلا منهم انس بن مالك وعمران
بن حصين وهشام بن عامر وخرج ابو موسى بهم حتى اناخ بالبصرة فى المربد وبلغ المغيرة
ان ابا موسى قد اناخ بالمربد فقال والله ما جاء ابو موسى زائرا ولا تاجرا ولكنه جاء اميرا
فانهم لفى ذلك اذ جاء ابو موسى حتى دخل عليهم فدفع الى المغيرة كتابا من عمر انه لاوجز
كتاب كتب به احد من الناس اربع كلم عزل فيها وعاتب واستحث وامر اما بعد فانه
بلغنى نبأ عظيم فبعثت ابا موسى فسلم ما فى يديك اليه والعجل وكتب الى اهل البصرة
اما بعد فانى قد بعثت ابا موسى اميرا عليكم ليأخذ لضعيفكم من قويكم وليقاتل بكم
عدوكم وليدفع عن ذمتكم وليحصى لكم فيئكم وليقسم فيكم ولينقى لكم طرقكم فاهدى
اليه المغيرة وليدة من مولدات الطائف تدعى عقيلة وقال انى قد رضيتها لك وكانت
فارهة وارتحل المغيرة وابو بكرة ونافع بن كلدة وزياد وشبل بن معبد البجلى
حتى قدموا على عمر فجمع بينهم وبين المغيرة فقال المغيرة يا امير المومنين سل
هولاء الاعبد كيف رأونى مستقبلهم ام مستدبرهم وكيف راو المراة وعرفوها فان
كانوا مستقبلى فكيف لم استتر وان كانوا مستدبرى فبأى شئ استحلوا النظر الى فى منزلى
على امراتى فبدء بابى بكرة فشهد عليه انه رآه بين رجلى ام جميل وهو يدخله ويخرجه
قال عمر كيف رايتهما قال مستدبرهما قال كيف استثبت راسها قال تحاملت فدعى بشبل
بن معبد فشهد بمثل ذلك وقال استقبلتهما واستدبرتهما وشهد نافع بمثل شهادة
ابى بكرة ولم يشهد زياد بمثل شهادتهم قال رايته جالسا بين رجلى امراة ورايت
قدمين مرفوعين يخفقان واستين مكشوفتين وسمعت حفزا شديدا قال عمر فهل رايته

فيها كالململول في المكحلة قال لا قال فهل تعرف المرأة قال لا ولكن اشبههما فامر عمر بالثلث

فجلدوا الحد وقرأ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ فقال المغيرة الحمد لله الذى

اخزاكم فصاح به عمر اسكت اسكت الله فاك اما والله لو تمت الشهادة لرجمتك باحجارك

وما اخرج على بن الحسين الاصفهانى فانه ذكر فى كتاب الاغانى ان احمد بن عبد العزيز

الجوهرى حدثه عن عمر بن شيبة عن على بن محمد عن قتادة قال كان المغيرة بن شعبة

وهو امير البصرة يختلف سرا الى امرأة من ثقيف يقال لها الرقطاء فلقيه ابو بكرة يوما فقال

له اين تريد قال ازور آل فلان فاخذ بتلابيبه وقال ان الامير يزار ولا يزور قال

ابو الفرج وحدثنى بحديثه جماعة ذكر اسمائهم باسانيد مختلفة لا ارى الا طالة

بذكرها ان المغيرة كان يخرج من دار الامارة وسط النهار فكان ابو بكرة يلقاه

فيقول له اين يذهب الامير فيقول له الى حاجة فيقول حاجة ماذا ان

الامير يزار ولا يزور قالوا وكانت المرأة التى يأتيها جارة لابى بكرة قال فبينا ابو بكرة

فى غرفة له مع اخويه نافع وزياد ورجل آخر يقال له شبل بن معبد وكانت غرفة جاريته

تلك محاذية غرفة ابى بكرة فضربت الريح باب غرفة المرأة ففتحته فنظر القوم فاذا هم

بالمغيرة ينكحها فقال ابو بكرة هذه بلية قد ابتليتم بها فانظروا حتى اثبتوا فنزل

ابو بكرة فجلس حتى خرج عليه المغيرة من بيت المرأة فقال له ابو بكرة انه قد كان من

امرك ما قد علمت فاعتزلنا فذهب المغيرة وجاء ليصلى بالناس الظهر فمنعه ابو بكرة

وقال لا والله لا تصلى بنا وقد فعلت ما فعلت فقال الناس دعوه فليصل انه الامير

واكتبوا الى عمر فكتبوا اليه فورد كتابه ان يقدموا عليه جميعا المغيرة والشهود قال

ابو الفرج وقال المداينى فى حديثه فبعث عمر بابى موسى وعزم عليه ان لا يضع كتابه

عن يده حتى يرحل المغيرة قال ابو الفرج وقال على بن هاشم فى حديثه ان ابا موسى

قال لعمر لما امره ان يرحل المغيرة قال ابو الفرج من وقته او خير من ذلك يا امير المؤمنين

تتركه فيتجهز ثلاثا ثم يخرج قالوا فخرج ابو موسى حتى صلى صلوة الغداة بظهر المربد واقبل

انسان فدخل على المغيرة فقال انى رايت ابا موسى قد دخل المسجد الغداة وعليه

رس وها هو فى جانب المسجد فقال المغيرة انه لم يات زايرًا ولا تاجرًا قالوا وجاء ابو موسى
حتى دخل المغيرة ومعه صحيفة ملا يده فلما راٰه قال امير فاعطاه ابو موسى الكتاب
فلما ذهب يتحرك عن سريره قال له مكانك تجهز ثلاثا قال ابو الفرج وقال آخرون
ان ابا موسى امره ان يرحل من وقته فقال المغيرة قد علمت ما وجهت له فالا تقدمت
فصليت فقال ما انا وانت فى هذا الامر الا سواء فقال المغيرة انى احب ان اقيم ثلاثا لا
تجهز فقال ابو موسى قد عزم على امير المومنين ان لا اضع عهدى من يدى اذا قرأته
حتى ارحلك اليه قال ان شئت شفعتنى وابررت قسم امير المومنين بان توجلنى
الى الظهر وتمسك الكتاب فى يدك قالوا فلقد راى ابو موسى مقبلا ومدبرًا وان الكتاب
فى يده معلق بخيط فتجهز المغيرة وبعث الى ابى موسى بعقيلة جارية عربية مربية من سبى
اليمامه من بنى حنيفة ويقال انها مولدة الطائف ومعها خادم وسار المغيرة حين
صلى الظهر حتى قدم على عمر قال ابو الفرج فقال محمد بن عبد الله بن حزم فى حديثه ان
عمر قال له لما قدم عليه لقد شهد عليك بامر انكان حقا لان تكون مت قبل ذلك
كان خيرًا قال ابو الفرج قال ابو زيد عمر بن شيبة فجلس له عمر ودعى به وبالشهود فتقدم
ابو بكرة فقال ارايته بين فخذيها نعم والله لكانى انظر الى تشريم جدرى بفخذيها
قال المغيرة لقد الطفت النظر قال ابو بكرة لم آل ان اثبت ما يخزيك الله به فقال
عمر لا والله حتى تشهد لقد رايته يلج فيها كما يلج المرود فى المكحلة قال نعم اشهد
على ذلك فقال عمر اذهب عنك مغيرة ذهب ربعك قال ابو الفرج ويقال ان عليا ع
هو قائل هذا القول ثم دعى نافعا فقال على ما تشهد قال على مثل شهادة ابى بكرة
فقال عمر لا حتى تشهد انك رايته يلج فيها ولوج المرود فى المكحلة قال نعم حتى بلغ
قذذه فقال اذهب عنك مغيرة ذهب نصفك ثم دعى الثالث وهو شبل بن معبد
فقال على ماذا تشهد قال على مثل شهادة صاحبى فقال اذهب عنك مغيرة ذهب
ثلثة ارباعك قال فجعل المغيرة يبكى الى المهاجرين فبكوا معه الى امهات المومنين حتى
بكين معه قال ولم يكن زياد حضر ذلك المجلس فامر عمر ان ينحى الشهود الثلاثة وان

لا يجالسهم احد من اهل المدينة وانتظر قدوم زياد فلما قدم جلس فى المسجد واجتمع
رؤس المهاجرين والانصار وقال المغيرة وكنت قد اعددت كلمة قولها فلما راى عمر زيادا
مقبلا قال انى لارى رجلا لن يخزى الله على لسانه رجلا من المهاجرين قال ابو الفرج
وفى حديث ابى زيد بن عمر بن شبة عن السرى عن عبد الكريم بن رشيد عن ابى عثمن
النهدى فشهد فانكسر لذلك انكسارا شديدا ثم جاء الثالث فشهد فكان الرماد نثر
على وجه عمر فلما جاء زياد جاء شاب يخطر بيديه فرفع عمر راسه اليه وقال ما عندك
انت يا سلح العقاب وصاح ابو عثمن النهدى صيحة تحكى صيحة عمر قال عبد الكريم بن
رشيد لقد كدت ان يغشى على الصيحة قال ابو الفرج وكان المغيرة يحدث قال فقمت الى
زياد فقلت لا مخبأ لعطر بعد عروس يا زياد اذكرك الله واذكرك موقف القيمة وكتابه
ورسوله ان تتجاوز الى ما لم تر ثم صحت يا امير المومنين ان هولاء قد احتقوا دمى فالله الله
فى دمى قال فرنقت عينا زياد واحمر وجهه وقال يا امير المومنين اما ان احق ما حق
القوم فليس عندى ولكنى رايت مجلسا قبيحا وسمعت نفسا حثيثا وانتهارا ورايته
متبطنها فقال عمر ارايته يدخل ويخرج كالميل فى المكحلة قال لا قال ابو الفرج وروى
كثير من الرواة انه قال رايته رافعا رجليها ورايت خصيتيه مترددين بين فخذيها
وسمعت نفسا عاليا فقال عمر ارايته يدخله ويخرجه كالميل فى المكحلة قال لا فقال
عمر الله اكبر قم يا مغيرة اليهم واضربهم فجاء المغيرة الى ابى بكرة فضربه ثمانين وضرب
الباقين قال ابو الفرج وروى ابراهيم بن سعيد عن ابيه عن جده قال لما ضرب ابو بكرة
امرت امه بشاة فذبح وجعل جلدها على ظهره قال ابراهيم فكان ابى يقول ما ذاك
الا من ضرب شديد قال ابو الفرج فحدثنا الجوهرى عن عمر بن شبة عن على بن محمد عن
يحيى بن زكريا عن مجاهد عن الشعبى قال كانت الرقطاء التى رمى بها المغيرة تختلف
اليه فى ايام امارته الكوفة فى خلافة معوية فى حوائجها فيقضيها لها قال ابو الفرج
وحج عمر بعد ذلك مرة فوافق الرقطاء بالموسم فراها وكان المغيرة يومئذ هناك فقال
عمر للمغيرة ويحك تتجاهل على والله ما اظن ابا بكرة كذب عليك وما رايتك الا

خفت ان یرمی بحجارة من السماء قال وکان علیؑ علی بعد ذلک یقول ان ظفرت بالمغیرة لا
تبعته حجارة قال ابو الفرج فقال حسان بن ثابت یهجو المغیرة ویذکر هذه القصة قال
ابو الفرج قال الواقدی کانت امراة من بنی مرة تزوجها بالرقم فلما قدم بها علی عمر قال
انک لفارغ القلب طویل الشبق فهذه الاخبار کما تراها تدل متاملها علی ان الرجل زنی
بالامراة لا محالة وکل کتب التواریخ والسیر تشهد بذلک وانما اقتصرنا نحن منها علی
ما فی هذین الکتابین وقد روی المداینی ان المغیرة کان ازنی الناس فی الجاهلیة فلما
دخل فی الاسلام قیده الاسلام وبقیت عنده منه بقیة ظهرت فی ایام ولایة البصرة
وروی ابو الفرج فی کتاب الاغانی عن الجاحظ ابی عثمن عمرو بن بحر قال کان المغیرة بن شعبة
والاشعث بن قیس وجریر بن عبد الله البجلی یوما متوافقین بالکناسة فی نفر وطلع علیهم
اعرابی فقال لهم المغیرة دعونی احرکه قالوا لا تفعل فان للاعراب جوابا یوثر قال لا بد
قالوا فانت اعلم فقال له اعرابی اتعرف المغیرة بن شعبة قال نعم اعرفه اعور زانیا
فوجم وتجلد ثم قال له اتعرف الاشعث بن قیس قال نعم ذاک رجل لا یعزی الی قومه
قال وکیف ذاک قال لانهم حاکة فهل تعرف جریر بن عبد الله قال کیف لا اعرف رجلا
لولاه ما عرفت عشیرته فقالوا اقبحک الله فانک شر جلیس هل تحب ان یوقر لک
بعیرک هذا مالا وتموت اکرم العرب مؤنته قال فمن یبلغه اذن اهلی فانصرفوا عنه
دین کو مغیرہ بن شعبہ نے زنا کیا ام جمیل سے بمقام بصرہ جن امارت ابو موسے اشعری کے اور اکابر بصرہ نے
اس حال کو الکا نزد حضرت عمر رض کے پس عمر رض نے مجرم مع شہود طلب کیا اور مغیرہ منتیں کرتا تھا ابو موسی
اور حضرت عائشہ سے واسطے سفارش کے اور نوبت شہادت کی جب آئی تب حضرت عمر رض نے گواہوں پر
ڈانٹ ساس اور غصہ شروع کیا کہ اس خوف سے زیادتی رویت سے انکار کیا اور بعض گواہ نے رویت
مثل سلای سرمہ دانی کے بیان کیا اور کسی نے جماع کرنے اور خصیہ ہلتے اور عورت کی ران بلند کی ہوئی
مرد کے ساق مین بیان کیا اسپر حضرت عمر رض اوسلئے زانی کو فرمایا کہ گواہون کی سزا کرا اور اسی درہ پڑ گئے
اور حضرت امیرؑ نے جب سُنا فرمایا مین سنگسار کرتا مغیرہ کو اور حضرت حسان بن ثابت اصحاب نبی نے
اس قصہ کو بطور ہجو کے نظم کیا اور مغیرہ قبل از اسلام کے کثرت زناہی مشہور تھا اور کوفہ مین بہمہ طعن

زبان زدِ عام و خاص رہا حتی کہ عرب صحرائی تک مشہور رہا ❊ بابِ ۲ بست و ہفتم امور منکرات کہ علمائے اہلسنت نے نسبت حضرت ذی النورین رض کے تحریر کیا ہے ❊ (مروان بن حکم) ملل و نحل شہرستانی صفحہ ۸ جلد پہلی مِنْهَا رَدُّهُ الْحَكَمَ بْنَ أُمَيَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ أَنْ طَرَدَهُ النَّبِيُّ ص وَكَانَ يُسَمَّى طَرِيدَ رَسُولِ اللهِ ص وَبَعْدَ أَنْ يُشْفَعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ أَيَّامَ خِلَافَتِهِمَا فَمَا أَجَابَاهُ إِلَى ذٰلِكَ وَنَفَاهُ عُمَرُ مِنْ مَقَامِهِ بِالْيَمَنِ أَرْبَعِينَ فَرْسَخًا وَمِنْهَا ـ أَبَا ذَرٍّ إِلَى رَبَذَةٍ وَتَزْوِيجُهُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بِنْتَهُ وَتَسْلِيمُهُ خُمُسَ غَنَائِمِ إِفْرِيقِيَةَ لَهُ وَقَدْ بَلَغَتْ مِائَتَيْ أَلْفِ دِينَارٍ حیواۃ الحیوان شیخ کمال الدین دمیری شافعی ۱ جلد صفحہ ۷۶ وَقَالَ ابْنُ خَلِّكَانَ وَغَيْرُهُ لَمَّا بُويِعَ عُثْمَانُ رض نَفَى أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رض إِلَى رَبَذَةٍ لِأَنَّهُ كَانَ يُزَهِّدُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَرَدَّ الْحَكَمَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ وَكَانَ قَدْ نَفَاهُ رَسُولُ اللهِ ص إِلَى الرَّبَذَةِ وَلَمْ يَرُدَّهُ أَبُو بَكْرٍ رض وَلَا عُمَرُ رض فَرَدَّهُ عُثْمَانُ رض تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحہ ۱۶۸ وَمِمَّا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ رَدُّهُ الْحَكَمَ بْنَ الْعَاصِ طَرِيدَ رَسُولِ اللهِ ص وَطَرِيدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَعْطَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خُمُسَ غَنَائِمِ إِفْرِيقِيَةَ وَهُوَ خُمُسُ مِائَةِ أَلْفِ دِينَارٍ وَفِي ذٰلِكَ يَقُولُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ فَمَا أَخَذَ دِرْهَمًا غِيلَةً ❊ وَمَا جَعَلَا دِرْهَمًا فِي الْهَوَى ❊ دَعَوْتَ اللَّعِينَ فَأَدْنَيْتَهُ ❊ خِلَافًا لِسُنَّةِ مَنْ قَدْ مَضَى ❊ وَأَعْطَيْتَ مَرْوَانَ خُمُسَ الْعِبَادِ ❊ ظُلْمًا لَهُمْ وَحَمَيْتَ الْحِمَى ❊ سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۴۴۸ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرَى وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ ص قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنَ الشَّامِ قَالَ قُلْتُ إِذًا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي قَالَ أَوَخَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ تَسْمَعَ وَتُطِيعَ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَرَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ عَنِ الْقُرْطُبِيِّ قَالَ خَرَجَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى الرَّبَذَةِ فَأَصَابَهُ قَدَرُهُ فَأَوْصَاهُمْ أَنْ غَسِّلُونِي وَكَفِّنُونِي ثُمَّ ضَعُونِي عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ فَأَوَّلُ رَكْبٍ يَمُرُّونَ بِكُمْ فَقُولُوا إِنَّهُ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ص فَفَعَلُوا مَا قِيلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي رَكْبٍ مِنَ الْعِرَاقِ وَقَدْ وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ فَقَامَ عَلَيْهِ غُلَامٌ فَقَالَ هٰذَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ص قَالَ فَبَكَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ

وقال سمعت رسول الله ﷺ يقول تمشي وحدك وتموت وحدك وتبعث وحدك
وروى الامام احمد عن مجاهد عن ابراهيم بن الاشتر وروى ابو نعيم وابن
عبد البر في الاستيعاب عن ابراهيم بن الاشتر عن ابيه عن ام ذر رضه زوجة ابي
ذر رضه ان اباذر رض حضرت الموت وهو بالربذة فبكت امرأته قال ما يبكيك قالت
ومالي لا ابكي وانت بفلاة من الارض وليس عندي ثوب يسع لك كفنا فقال
لا تبكي فاني سمعت رسول الله ﷺ يقول ليموتن رجل منكم بفلاة من الارض
يشهده عصابة من المؤمنين وكل من كان معي في ذلك المجلس مات في
جماعة وقرية ولم يبق منهم غيري وقد اصبحت بفلاة اموت فراقبي الطريق
فانك سوف ترين ما اقول فاني والله ما كذبت ولا كذبت قالت واني وقد
انقطع الحاج قال راقبي الطريق قال فبينما هي كذلك اذ هي بالقوم تجري بهم
رواحلهم كانهم الرخم فاقبل القوم حتى وقفوا عليها فقالوا يا امة الله ما لك قلت
امرؤ من المسلمين يموت فكفنوه وتوجروا فيه قالوا ومن هو قالت ابو ذر صاحب رسول
الله ﷺ قلت نعم ففدوه بآبائهم وامهاتهم ووضعوا اسياطهم في نحورهم يبتدرونه
قالت ابشروا فانتم قال رسول الله فيكم ما قال ثم اصبحت اليوم حيث ترون الحديث
واقول اخرج ابو نعيم وابن عبد البر في الاستيعاب بهذه الرواية واسرعوا اليه حتى
دخلوا عليه وقال لهم ابشروا فاني سمعت رسول الله ﷺ يقول للنفر انا فيهم ليموتن
رجل بفلاة من الارض يشهده عصابة من المسلمين وليس من اولئك النفر الا
وقد هلك في قرية او جماعة والله ما كذبت ولو كان عندي ثوب يسعني كفنا لي
او لامرأتي لم اكفن الا في ثوب هو لي او لها واني انشدكم الله ان لا يكفنني رجل منكم
كان اميرا او عريفا او بريدا او نقيبا وليس من اولئك النفر الا وقد قارف بعض ما
قال الا فتى من الانصار فقال انا اكفنك يا عم في ردائي هذا وفي ثوبين من عيبتي
من غزل امي حاكتهما لي ولم اصب بما ذكرت شيئا فكفنه الانصاري وغسله النفر
الذين حضروا وقاموا عليه ودفنوه في نفر كلهم يمان تاريخ ابو الفداء ابن كثير

تکلم جماعة من الكوفيين في حق عثمان بانه ولى جماعة من اهل بيته لا يصلحون
للولاية ملل ونحل شهرستانی صفحه ۹ ومنها ايواؤه عبد الله بن ابی سرح بعد ان
اهدر النبی صلعم دمه وتوليته اياه مصر باعمالها وتوليته عبد الله بن عامر البصرة
حتى احدثوا الى غير ذلك مما نقموا عليه وكان امراء جنوده معاوية بن ابی سفيان
عامل الشام وسعد بن ابی وقاص عامل الكوفة وبعده الوليد بن عقبة وعبد
الله بن عامر البصرة وعبد الله بن سعد بن ابی سرح عامل مصر وكلهم خذلوه
ورفضوه حتى اتى قدره عليه وقتل فی داره وثارت الفتنة من الظلم الذی
جرى عليه حيوة الحيوان ا جلد صفحه ۷۶ واعطى اقاربه الاموال وكان ذلك مما
نقم عليه الناس فلما كانت سنة خمس وثلاثين قدم المدينة مالك الاشتر
النخعی فی مائتی رجل من اهل الكوفة ومائة وخمسين من اهل البصرة وست
مائة من اهل مصر كلهم يجمعون على خلع عثمان رض تاريخ ابو الفدا جلد اول
صفحه ۱۵۰ ثم لما احدث عثمان رض ما احدث من تولية الامصار للاحداث
من اقاربه سيرة المحمديه صفحه ۵۷۰ وفی جامع الترمذی فی مناقب عبد الله بن
سلام انه جاء الى عثمان وقال اخرج الى الناس فاطردهم عنی فانك خارجا
خير لی منك داخل فخرج عبد الله الى الناس فی هذا الرجل ان تقتلوه والله لان
قتلتموه لتطردن جيرانكم من الملائكة فقالوا اقتلوا اليهودی اقتلوا عثمان
حکم بن عاص کو رسول اللہ صلعم وشیخین نے مردود کر کے نکلوا دیا تہا اور حضرت عثمان رض نے رفاقت میں اپنے
داخل کیا اور مروان پر رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا اوسکو حضرت عثمان رض نے وزیر بنایا اور بنی امیہ کو اموال کثیر
سے مالامال کر دیا اور فاسقین کو مسلمین پر حاکم کر دیا اور مصر سے اور اہل مدینہ نے حضرت عثمان رض سے رفض کیا
اور عبد اللہ بن سلام وغیرہ معززین صحابہ نے کہا کہ اس یہودی کو قتل کرو نہایہ ابن اثیر باب النون مع العین
النعثل الشيخ الاحمق وذكر الضباع ومنه حديث عائشة رض اقتلوا نعثلا قتل الله
نعثلا يعنی عثمان وهذا كان منها لما غاضبته حضرت ام المومنين عائشه صديقه رض توبت
غیض سے حضرت عثمان رض کو شیخ احمق کہتے تہیں اور کہتی تہیں کہ اس نعثل کو قتل کرو تفسیر اتقان نوع ۷۷ ص ۱۴۴ فی

نقصان آیات قرآن بروایت اہل سنت

الناسخ والمنسوخ صفحہ ۱۴۶ قال حدثنا ابن ابی عن ابی لهیعة عن ابی الاسود عن عروة ابن
الزبیر عن عائشة قالت كانت سورة الاحزاب تقرء فی زمان النبی مائتی آیة فلما كتب عثمان
المصاحف لم نقدر منها الا علی ما هو الآن قال انكانت لتعدل سورة البقرة وان كنا لنقراها

فیها آیة الرجم قال اِذَا زَنَی الشَّیخُ وَالشَّیخَةُ فَارجُمُوهُمَا اَلبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللهِ وَاللهُ عَزِیزٌ حَكِیمٌ وقال
حدثنا عبد الله بن صالح عن اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال عن مروان بن
عثمان عن ابی امامة بن سهل ان خالته قالت لقد اقرانا رسول الله ص آیة الرجم اذا زنی
الشیخ والشیخة فارجموهما البتة بما قضیا من اللذة وقال حدثنا حجاج بن ابی جریج اخبرنی ابن
ابی حمید عن حمیدة بنت ابی یونس قالت قرأ علی ابی وهو ابن ثمانین سنة فی مصحف عائشة
ان الله وملائكته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما وعلی
الذین یصلون الصفوف الاول قالت قبل ان تغیر عثمان المصاحف صفحہ ۱۴۷ وقال
ابو عبید حدثنا حجاج عن حماد بن سلمة عن علی بن زید عن ابی حرب عن ابی الاسود عن
ابی موسی الاشعری قال نزلت سورة نحو براءة ثم رفعت وحفظ منها ان الله سیؤید هذا
الدین باقوام لا خلاق لهم ولو ان لابن آدم وادیان من مال لتمنی وادیا ثالثا ولا یملاء
جوف ابن آدم الا التراب ویتوب الله علی من تاب قال حدثنا ابن ابی مریم عن نافع عن ابن
عمر الجمحی حدثنا ابن ابی ملیكة عن المسور بن مخرمة قال قال عمر لعبد الرحمن بن عوف الم نجد
فیما انزل علینا اِن جَاهِدُوا كَمَا جَاهَدتُم اَوَّلَ مَرَّةٍ فانا لا نجدها قال سقطت فیما اسقط
من القرآن صفحہ ۳۰ وقال فی البرهان فی قول عمر لولا ان یقول الناس زاد عمر فی كتاب الله
لكتبتها یعنی آیة الرجم ظاهره ان كتابتها جائزة ام المومنین کہتے ہیں کہ سورہ احزاب تلاوت کیا جاتا تھا
حیات میں رسول ص کے دو سو آیت مگر حضرت عثمان رض نے ۷۳ آیت رکھا اور سورہ احزاب میں آیہ رجم تھا اور ابی
بن کعب کہتے ہیں کہ تتمہ آیہ صلوٰۃ قبل تغیر کرنے حضرت عثمان رض کے قرآن کو قرآن میں موجود تھا ابو موسیٰ اشعری
کہتے ہیں کہ بعد متروک التلاوت آیہ ان الله سیؤید الخ لوگوں کو یاد تھی عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ آیہ ان جاہدوا الخ
قرآن سے گرا دیا جس طرح اور آیتوں کو نکال دیا اور کتاب برہان میں حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ اگر
لوگ متہم بزیادتی قرآن کے مجھے نکرتے ہر آئینہ میں آیہ رجم کو داخل قرآن کرتا اس سے بھی صاف ثابت ہوا

لہ آیہ رجم قابل کتابت قرآن ہے اور متروک التلاوت نہیں ہے اسپر بھی آیہ رجم قرآن میں نہیں ہے عقائد
شیعہ درباب صحت قرآن کے :: اصول کافی کلینی ذہب ثلث من القرآن مرزا ابو القاسم قمی نے
قوانین الاصول میں لکھا ہے کہ روایت نقصان قرآن کی خبر واحد ہے اور مأول باحتمالات دیگر ہے رسالہ
اعتقادیہ ابن بابویہ القمی اعتقادنا فی القران الذی انزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ ؐ ھو ما بین
الدفتین وھو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک سید مرتضیٰ علم الہدیٰ ان العلم بصحۃ
القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ
فان العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرنا
لان القرآن معجزۃ النبوۃ ومأخذ العلوم الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد
بلغوا فی حفظہ وعنایتہ الغایۃ حتی عرفوا کل شئ فیہ من اعرابہ وقرأتہ وحروفہ وآیاتہ
فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید تفسیر مجمع البیان فی
ان القران علی عہد رسول اللہ ؐ کان مرتبا علی ما ھو علیہ الآن وانہ کان یعرض علی النبی
عدۃ ختمات ومن خالف فی ذلک من الامامیۃ فلا یعتد بخلافہم فان الخلاف منسوب
الی قوم نقلوا اخبارا ضعیفۃ لا یرجع بمثلہا عن العلم المقطوع علی صحتہ علماء اب معلوم ہوا کہ
کبار علماء شیعہ اصلا تحریف قرآن کے قایل نہیں ہیں بلکہ خود علماء اہل سنت نے نقصان قرآن کی روایتیں
نقل کی ہیں صرف نزد علماء شیعہ ترتیب عثمانی خلاف تنزیل کے ہے اور وقوف آیات واعراب والفاظ میں جابجا
تغیر واسقاط پایا جاتا ہے اور یہ امر تفسیر کشاف وبیضاوی وبغوی ونیشاپوری وکبیر سے بخوبی عیاں ہے مثل
اجل مسمّٰی آیہ متعہ والیاسین وآل یٰسین ولعلکم تنظرون بجای لعلکم تشکرون اور تغییر اعراب غیر محصور ہیں اور تغیر
وقف مثل والراسخون فی العلم میں اور تغیر اعراب تفسیر ابو البقاء نحوی میں مشرح ہے اور غلطی ترتیب تفسیر اتقان
سے ظاہر ہے درباب سورہ توبہ وانفال کے اور واضح یہہ ہے کہ سورہاے مدنی شروع قرآن میں اور سورہای مکی
آخر قرآن میں ہیں اور مفسرین نے کہا ہے کہ یہہ امر اجتہادی حضرت عثمان رض کا ہے اور قرآن علی ؑ موافق تنزیل کے
تھا اور قرآن عثمانی مباین قرآن ابن مسعود کے ہے تاریخ ابو الفداء جلد اول صفحہ ۱۸۱ کانت عائشۃ
تُنکِرُ علی عثمانَ مَعَ مَن یُنکِرُ علیہِ وکانت تُخرِجُ قمیصَ رسولِ اللہ ؐ وشعرۃ وتقول
ھٰذہٖ قمیصُہٗ وشعرُہٗ لم یُبلَ وقد بُلِیَ دینُہٗ لکنَّہا لم یَظُن اِنَّ الامرَ ینتہی اِلی ما

يُشهى اليه؟ كان ابن حباس بمكة لما قتل عثمان ثم قدم المدينة بعد البيعة لعليؓ
فوجد عليا مستخليا بالمغيرة بن شعبة قال فسألته عما قال له فقال عليؓ اشار على
باقرار معوية وغيره من عمال عثمان الى ان يبايعوا ويستقر الامر فابيت ثم تاتى
الآن وقال الرأى ما رايته فقال ابن عباس يضحك في المرة الاولى وغشك في الثانية
وانى اخشى ان ينتقض عليك الشام انى لا آمن طلحة والزبير ان يخرجا عليك وانا
اشير عليك ان تقر معوية فان تابع لك فعلى ان اقتلعه لك من منزله فقال عليؓ والله لا اعطيه الا السيف حضرت عائشہ بھی حضرت عثمانؓ سے کمال ناراض تھے پس
اس مقام میں اطاعت کسکی ہم کریں عجیب طرح کا بغض وعناد صحابہ میں پایا جاتا ہے بخاری ۶ جلد صفحہ ۹۸ قال
یا ابن عمر انی سائلك عن شیءٍ فحدثنی عنه هل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم
فقال تعلم انه یغیب عن بدرٍ ولم یشهد قال نعم قال الرجل هل تعلم انه تغیب
عن بیعة الرضوان فلم یشهد ها قال نعم قال الله اکبر قال ابن عمر تعال ابین
لك اما فراره یوم احد فاشهد ان الله عفی عنه وغفر له واما تغیبه عن بدر
فانه کان تحته بنت رسول الله ؐ وکانت مریضة فقال له رسول اللهؐ ان لك
اجر رجل ممن شهد بدرًا وسهمه واما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعز
ببطن مکة من عثمان لبعثه مکانه فبعث رسول اللهؐ عثمان وکانت بیعة الرضوان
بعد ما ذهب عثمان الی مکة حضرت عثمانؓ نے غزوہ احد سے فرار کیا کہ خدا نے اوسکو معاف کیا اور
غزوہ بدر سے غیر حاضر رہے اسلیے کہ زوجہ اونکی دختر نبی اسیار تھیں اور غیر حاضری بیعت رضوان یعنی غزوہ تبوک سے
اس وجہ سے ہوی کہ رسول اللہ نے بعہدہ سفارت نزد کفار مکہ کے روانہ فرمایا تھا خاتمہ شرح مواقف وعند ذکر
سبب اختلاف فرق الاسلامیه وتقسیم المذاہب قال صلعم جهزوا جیش اسامة لعن الله من تخلف عنها
تاریخ الخلفا صفحہ ۱۴۳ قال العسکری فی الاوائل هو اول من اقطع القطائع واول من حمی
الحمی واول من خفض صوته بالتکبیر واول من خلق المسجد واول من امر بالاذان
الاول فی الجمعة واول من رزق المؤذنین واول من ارتج علیه فی الخطبة واول
من قدم الخطبة فی العید علی الصلوٰة واول من فوض الی الناس اخراج زکوتهم

[illegible]

امام کے اولیات

واول من ولی الخلافة فی حیاة امه واول من اتخذ المقصورة فی المسجد واول
وقع الاختلاف بین الائمة فخطاء بعضهم بعضا فی زمانه فی اشیاء نقموها علیه و
قبل ذلک یختلفون فی الفقه ولا یخطی بعضهم بعضا انه اول من هاجر الی الله باه
من هذه الامة لما تقدم واول من جمع الناس علی حرف واحد فی القرأة تا ر
الخلفا ۱ جلد صفحه ۱۷۵ ابوذر الغفاری اسمه جندب بن جنادة وکان بالشام
علی معاویة جمع المال ویتلوا والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی
سبیل الله الایة فکتب معاویة الی عثمان یشکوه فکتب الیه عثمان ان اقدم الی
فقدم الی المدینة واجتمع الناس علیه فصار یذکر ویکثر الشناعة علی من کثر الذ
والفضة فنفاه عثمان الی الربذة وقیل کانت وفاته بالربذة سنة احدی وثلث
ابوذر غفاری کو بموجب شکایت حضرت معویہ کے حضرت عثمان غنی نے شام سے طلب کر کے صحرای ربذہ میں
نکلوا دیا جبرًا اور مدینہ میں رہنے نہ دیا **حیوة الحیوان ۱ جلد صفحه ۷۶** وکتبوا علی عثمان کتابا بازاحة
عمالهم والسیر فیهم بکتاب الله عز وجل وسنة نبیه ص واخذوا علیه عهد الله
واستشهدوا علی علی رض انه ضمن ذلک واقترح المصریون علی عثمان رض عزل عبد الله بن
ابی سرح وتولیتة محمد بن ابی بکر رض فاجابهم الی ذالک وولاه وافترق الجمع کل الی
ملکه فلما وصل المصریون الی ایلة وجدوا راجلا علی نجیب بعثمان ومعه کتاب مختوم
بخاتم عثمان مطبع علی لسانه وعنوانه من عثمان الی عبد الله بن ابی سرح وفیه اذا
قدم محمد بن ابی بکر ومعه فلان وفلان فاقطع ایدیهم وارجلهم وارفعهم علی
جذوع النخل فرجع المصریون ورجع البصریون والکوفیون لما بلغهم ذلک واخبروه
له فحلف عثمان رض انه ما فعل ذلک ولا امر به فقالوا هذا اشد علیک یوخذ
خاتمک ونجیبک من ابلک وانت لا تعلم ما انت الا مغلوب علی امرک ثم سألوه
ان یعتزل فابی فاجمعوا علی حصاره فحاصروه فی داره وکان من اکبر المؤلبین علیه
محمد بن ابی بکر رض قال فرأیت علیا رض خارجا من الباب وهو یقول اللهم انت تعلم
انا برئ من دمه ... المحصور ثم دخل المسجد واقتحموا علی عثمان الدار والمصحف بین یدیه

وأخذ محمد بن أبي بكر بلحيته فقال له عثمان أرسل لحيتي يا ابن أخي فأرسل لحيته
ووثب فضربه ثبار بن عياض وسودان بن حمران بسيفهما فنضح الدم وجلس عمرو
بن الحمق على صدره وضربه حتى مات ووطئ عمير بن ضابئ على بطنه فكسر له
ضلعين من أضلاعه سيرة المحمدية صفحه ٥٧٠ فقيل محمد بن أبي بكر ضربه بمشقص
وقيل بل حبسه محمد بن أبي بكر وقتله غيره صفحه ٥٧١ ونقل عن مالك قال
لما قتل عثمان ألقي على المزبلة فلما دفنوه غيبوه قبره صفحه ٥٧٠ وقال الزبير
حاصروه شهرين وعشرين يوما وأول من دخل عليه الدار محمد بن أبي بكر رض و
أخذ بلحيته تاريخ ابو الفدا جلد صفحه ١٧٧ ونال الناس من عثمان رض وليس أحد
من الصحابة ينهى عن ذلك ولا يذب إلا نفر منهم صفحه ١٧٠ وقدم من مصر جمع
قيل ألف وقيل سبع مائة وقيل خمس مائة وكذلك قدم من الكوفة جمع
وكذلك من البصرة وكان هوى المصريين مع علي رض وهوى الكوفيين مع
الزبير وهوى البصريين مع طلحة فدخلوا المدينة ولما جاءت الجمعة التي
تلي دخولهم المدينة خرج عثمان فصلى بالناس ثم قال على المنبر وقال للجموع
المذكورة يا هؤلاء الله يعلم وأهل المدينة يعلمون إنكم ملعونون على لسان
محمد فثار القوم بأجمعهم فحصبوا الناس حتى أخرجوهم من المسجد وحصب عثمان
حتى خر على المنبر مغشيا عليه فأدخل داره صفحه ١٧٩ ثم اضطرب الحال حتى
عزل ابن أبي سرح عن مصر وولاها محمد بن أبي بكر الصديق و توجه مع محمد
بن أبي بكر عدة من المهاجرين والأنصار فبينما هم في أثناء الطريق وإذا فقالوا له إلى أين
قال إلى العامل بمصر فقالوا هذا عامل مصر يعنون محمد بن أبي بكر فقال بل العامل
الآخر يعني ابن أبي سرح فأمسكوه ففتشوه فوجدوا معه كتابا مختوما بختم عثمان رض
يقول إذا جاءك محمد بن أبو بكر ومن معه بأنك معزول فلا تقبل واقبل بقتلهم
وأبطل كتابهم وقر في عملك فرجع محمد بن أبي بكر ومن معه من المهاجرين و
الأنصار إلى المدينة وجمعوا الصحابة وأوقفوهم على الكتاب وسألوا عثمان عن

ذلك فاعترف بالخاتم وخط كاتبه وحلف بالله انه لا يأمر بذلك فطلبوا منه مروان
ليسلمه اليهم بسبب ذلك فامتنع فازداد حنق الناس على عثمان ورحبوا الى قتاله و
نزل عليه جماعة منهم محمد بن ابى بكر فقتلوه وكان كاتبه مروان ابن الحكم
بن العاص ابن عمه وقاضيه زيد بن ثابت تاريخ الخلفاء صفحه ١٥٥ واخرج ابن عساكر
عن الزهرى قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبرى كيف كان قتل عثمان وما كان
شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد فقال ابن المسيب قتل عثمان مظلوما
ومن قتله كان ظالما ومن خذله كان معذورا فقلت كيف كان ذلك قال ان
عثمان لما ولى كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولى
الناس اثنتى عشرة سنة وكان كثيرا ما يولى بنى امية ممن لم يكن له مع رسول
الله صحبة فكان يجئ من امرائه ما ينكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب
فيهم فلا يعزلهم فلما كان فى الست الاواخر استاثر بنى عمه فولاهم وولى
عبد الله بن ابى سرح مصر فمكث عليها سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون
منه وقد كان قبل ذلك من عثمان هنات الى عبد الله بن مسعود وابى ذر وعمار
بن ياسر فكانت بنو هذيل وبنو زهرة فى قلوبهم ما فيها وكانت بنو مخزوم قد
حنقت على عثمان لحال عمار بن ياسر وجاء اهل مصر يشكون من ابن ابى
سرح فكتب اليه كتابا يتهدده فيه فابى ابن ابى سرح يقبل ما نهاه عنه عثمان
وضرب من اتاه من قبل عثمان من اهل مصر ممن كان اتى عثمان فقتله فخرج من
اهل مصر سبع مائة رجل فنزلوا المسجد وشكوا الى الصحابة فى مواقيت الصلوة ما
صنع ابن ابى سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله فكلم عثمان بكلام شديد و
ارسلت عائشة رض اليه فقالت تقدم اليك اصحاب محمد ع وسالوك عزل هذا
الرجل فابيت فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عاملك ودخل عليه على
بن ابى طالب فقال انما يسئلونك رجلا مكان رجل وقد ادعوا قبله دما فاعزله
عنهم واقض بينهم فان وجب عليه حق فانصفهم منه فقال لهم اختاروا رجلا

وليه عليكم مكانه فاستكثر الناس عليه وصحبه ابن ابى بكر فقالوا استعمل علينا محمد بن
ابى بكر فكتب عهده وولاه وخرج معهم عدد من المهاجرين والانصار ينظرون
فيما بين اهل مصر وابن ابى سرح فخرج محمد ومن معه فلما كان على مسيرة ثلثة
ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بعير يخبط البعير خبطاً كانه رجل يطلب
فقال له اصحاب محمد ما قصتك وما شانك كانك هارب او طالب فقال لهم
انا غلام امير المؤمنين وجهنى الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل مصر قال
ليس هذا اريد واخبر بامره محمد بن ابى بكر فبعث فى طلبه رجلا فاخذه فجاء
به اليه فقال غلام من انت فاقبل مرة يقول انا غلام امير المؤمنين ومرة يقول
انا غلام مروان حتى عرفه رجل انه لعثمان فقال له محمد الى من ارسلت قال
الى عامل مصر قال بماذا قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففتشوه فلم يجدوا
معه كتابا وكانت معه اداوة قد يبست فيها شئ يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا
الاداوة فاذا فيها كتاب من عثمان الى ابن ابى سرح فجمع محمد من كان عنده من المهاجرين
والانصار وغيرهم ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا اتاك محمد وفلان
وفلان فاحتل فى قتلهم وابطل كتابه وقر على عملك حتى ياتيك رايى واحبس
من يجئ الى يتظلم منك ليأتيك رايى فى ذلك ان شاء الله تعالى فلما قرؤا الكتاب
بخواتيم نفر كانوا معه ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا طلحة
والزبير وعليا وسعدا ومن كان من اصحاب محمد ثم فضوا الكتاب بمحضر منهم
واخبروهم بقصة الغلام واقرأوهم الكتاب فلم يبق احد من المدينة الا
حنق على عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن مسعود وابى ذر وعمار بن
ياسر حنقا وغيظا وقام اصحاب محمد فلحقوا بمنازلهم ما منهم احد الا وهو مغتم
لما قرأوا الكتاب وحاصر الناس عثمان واجلب عليه محمد بن ابى بكر بنى تيم
وغيرهم فلما راى ذلك على بعث الى طلحة والزبير وسعد وعمار ونفر من الصحابة
كلهم بدرى ثم دخل على عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال له

على اهذا الغلام غلامك قال نعم هذا الغلام غلامك قال نعم قال فانت كتبت هذا
الكتاب قال لا وحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا علم لي به قال
له علي فالخاتم خاتمك قال نعم قال فكيف يخرج غلامك ببعيرك وبكتاب
عليه خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الى مصر قط واما الخط فعرفوا انه خط مروان وشكوا في امر عثمان
وسألوه ان يدفع اليهم مروان فابى او كان مروان عنده في الدار فخرج اصحاب
محمد من عنده غضابا وشكوا في امره وعلموا ان عثمان لا يحلف بباطل الا ان
قوما قالوا لن يبرأ عثمان من قلوبنا الا ان يدفع الينا مروان حتى نبحثه ونعرف
حال الكتاب وكيف يأمر بقتل رجل من اصحاب محمد بغير حق فان يكن عثمان
كتبه عزلناه وان يكن مروان كتبه على لسان عثمان نظرنا ما يكون منا في
امر مروان ولزموا بيوتهم وابى عثمان ان يخرج اليهم مروان وخشي عليه
القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوه الماء صفحہ ۱۵۹ فتسور محمد وصاحباه
من دار رجل من الانصار حتى دخلوا على عثمان ولا يعلم احد ممن كان معه
لان كل من كان معه فوق البيت ولم يكن الا امرأته شرح تجريد علامہ
قوشجی صفحہ وضرب عمارا لما كان لما روى انه دخل عليه واساء الادب واغلظ
له في القول بما لا يجوز الاجتراء بمثله وضرب ابا ذر لانه قد بلغ انه كان في
الشام اذا صلى الجمعة واخذ الناس في مناقب الشيخين يقول لهم ارأيتم ما
احدث الناس بعدهما شيد البنيان ولبسوا الناعم وركبوا الخيل واكلوا الطيبات
وكاد يفسد باقواله الامور ويشوش الاحوال فاستدعاه من الشام فضربه عثمان
بالسوط على ذلك تاديبا ثم قال له اما ان تكف واما ان تخرج الى حيث شئت
فخرج الى ربذة غير منفي ومات ولما اراد عثمان ان يجمع الناس على مصحف
واحد ويرفع الاختلاف بينهم في كتاب الله طلب مصحفه منه فابى ذلك
مع ما كان فيه من الزيادة والنقصان ولم يرض ان يجعل موافقا لما اتفق

علیکو اجلۃ الصحابۃ حضرت عثمان رض نے حضرت عمار یاسر و حضرت ابو ذر غفاری و ابن مسعود کو مارا اور یہہ لوگ صحابہ
کبار سے ہین سیرۃ المحمدیہ صفحہ واخرج الطبرانی عن قتادۃ قال تزوج ام کلثوم بنت
رسول اللہ ص عتیبۃ بالتصغیر ابن ابی لہب وکانت رقیۃ عند اخیہ عتبۃ بالتکبیر فلما
انزل اللہ تبت یدا ابی لہب قال ابو لہب لابنیہ راسی من راسکما حرام ان لم
تطلقا ابنتی محمد الخ رقیہ وکلثوم دختران رسول ص کے تزویج مین فرزندان ابی لہب کے تہین جب سورہ
تبت یدا نازل ہوا اور شوہران نے طلاق دیا تب یکی بادیگرے حضرت عثمان رض سے ازدواج کردیا تاریخ خمیس
۲ جلد صفحہ ۱۰۴ ام کلثوم ابنۃ رسول اللہ ص کان اولا تزوجہا عتیبۃ بن ابی لہب
قبل النبوۃ فلما نزلت تبت یدا ابی لہب قال لہ ابوہ راسی من راسک حرام ان لم
تطلقہا ففارقہا ولم یکن دخل بہا بعد ایضا فیہ ۱ جلد صفحہ ۴۰۶ توفیت رقیۃ بنت
رسول اللہ ص زوجۃ عثمان رض وکان تزوجہا بمکۃ فی الجاہلیۃ وہاجر معہا الی الحبشۃ
ترمذی صفحہ ۱۷ عن السائب بن یزید قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ ص وابی بکر
وعمر رض اذا خرج الامام اقیمت الصلوۃ فلما کان عثمان زاد النداء الثالث علی
الزوراء اذان عہد رسول ص و شیخین مین ایکبار مقرر رہا اور حضرت عثمان نے تین اذان مقرر کیا تاریخ الخلفاء
صفحہ ۲۰۳ فقال مروان الست الذی قال لابویہ اف لکما فقال عبد الرحمن
الست ابن اللعین الذی لعن اباک رسول اللہ ص فقالت عائشۃ رض کذب مروان ما
فیہ نزلت ولکن نزلت فی فلان ابن فلان ولکن رسول اللہ ص لعن ابا مروان
ومروان فی صلبہ فمروان یفیض من لعنۃ اللہ رسول اللہ ص نے مروان و آل مروان پر لعنت کیا ہے
دیوان حضرت علی ع خطاب بعثمان رض * فان کنت بالشوری ملکت امورہم * فکیف بہذا
والمشیرون غیب * وان کنت بالقربی حججت خصیمہم * فغیرک اولی بالنبی واقرب
حضرت علی نے کہا کہ ای عثمان تمنے ملک حاصل کیا شوری سے اور تعجب ہے کہ اہل شوری غائب ہین
پس اگر بدلیل قرابت دامادی کے حقدار خلافت کے ہوئے پس مین اس دلیل سے بدلیل قرابت داری کی
قریب تر مستحق خلافت ہون حجرات پارہ ۲۶ یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنباء
فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ تفسیر کبیر رازی ۷ جلد صفحہ ۵۸۹ فی شان ولید

من هذه الاية هو ان النبی ص بعث الولید بن عقبة وهو اخو عثمان رض لامه الی بنی المصطلق والیاً مصدقاً فاتاهم فنفسهم فقاتلین فرجع الی النبی ص قال وانهم امتنعوا ومنعوا فرده الرسول بالابتطاع بهم فنزلت هذه الایة فی ذالك الوقت ولید برادر حضرت عثمان رض کو خدا نے فاسق فرمایا ہے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۲۴۶ روی ابن عساکر عن حمزۃ ابن حبیب قال اتی رسول اللہ صلعم مروان بن الحکم وهو مولود لیحنکه فلم یفعل وقال ویل لامتی من هذا ولده جناب رسولخدا ص نے مروان اور اولاد کو اوسکے ناری فرمایا ہے عمال خلیفہ ثالث از تاریخ حبیب السیر کہ عبداللہ حضرمی طائف قاسم بن ربیعہ یمن یعلی بن امیہ بحرین عبداللہ الفزاری مصر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح خراسان عبداللہ بن عامر کوفہ ابو موسیٰ اشعری دمشق معاویہ بن ابو سفیان حمص عبداللہ بن خالد بن الولید فلسطین علقمہ بن الحکیم قرقیسا جریر بن عبداللہ البجلی آذربیجان اصفہان اشعث بن قیس عراق میدان شہر امیہ رہی سعد بن قیس قاضی مدینہ زید بن ثابت قاضی مکہ ابو هریرہ مروان حاجب حمران تاریخ خمیس شیخ حسین دیار بکری ۲ جلد صفحہ ۲۵۵ وفی المختصر ولما کان فی الیوم الثالث من وفاۃ عمر خرج عبدالرحمن بن عوف وعلیه عمامة التی عممه بها رسول اللہ ص متقلدا سیفه وصعد المنبر ثم قال ایها الناس انی سالتکم سرا وجهرا عن امامکم فلم اجد لم تعدلون باحد من هذین الرجلین اما علی واما عثمان و قال قم یا علی فقام علی فوقف تحت المنبر واخذ عبدالرحمن بیده وقال هل انت مبایعی علی کتاب اللہ وسنة نبیه وفعل ابی بکر وعمر فقال اللهم لا ولکن علی جهدی من ذالك وطاقتی فارسل یده ثم نادی قم یا عثمان فقام فاخذ بیده وقال ابایعك فهل انت مبایعی علی کتاب اللہ وسنة رسوله وفعل ابی بکر وعمر فقال اللهم نعم فرفع راسه الی سقف المسجد وقال اللهم اسمع قد خلعت ما فی رقبتی من ذالك وجعلته فی رقبة عثمان فازدحم الناس یبایعون عثمان فقعد عبدالرحمن مقعد النبی من المنبر وقعد عثمان فی درجة الثانیة تحته فجعل الناس یبایعون بروز سوم از وفات حضرت عمر رض عبداللہ بن عوف اپنے سر پر عمامہ رسول اور شمشیر لگائی آکر منبر پر جاکر کہا کہ علی و عثمان ان دونوں کسیکو عادل نہیں پاتا ہوں بعدہ

کہا علیؑ تم اطاعت قرآن و سنت نبیؐ و سیرت شیخین کی کرتے ہو فرمایا کہ خداوند نہیں مگر اپنے سیرت پر بعدہٗ کہا کہ
ای عثمان رضہ تم ایسا قبول کرتے ہو جوابدیا کہ ہان بعدہ کہا کہ مین دعوی خلافت سے باز آکر بیعت عثمانؓ کی کرتا ہون
بعدہ از دعام کیا بیعت کنندگان نے اور عبد الرحمن بجای بنی سے تھے اور عثمان در رجہ خلافت وجان بنشیتی ۔ صفحہ ۲۵۹
فی دول الاسلام لما وقعت الغزوات واتسعت الدنیا علی الصحابۃ کثرت الاموال حتے
کان الفرس یشتری بمائۃ الف وحتی کان البستان یباع بالمدینۃ باربعمائۃ الف درہم
وکانت المدینۃ عامرۃ کثیرۃ الخیرات والاموال والناس یجی الیہا خراج الممالک وہی دار الامان
وقبۃ الاسلام فنظر الناس بکثرۃ الاموال والخیل والنعم وفتحوا اقالیم الدنیا واطمانوا و
ترفعوا ثم اخذوا ینقمون علی خلیفتہم عثمان رضہ لکونہ یعطی المال لاقاربہ ویولیہم الولایات
الجلیلۃ فتکلموا فیہ وکان قد صار لہ اموال عظیمۃ والف مملوک وآل بہم الامر الی ان قالوا
ہذا ما یصلح للخلافۃ وہموا بعزلہ وصار والمحاصرۃ ـ بعد فتوح ممالک کے اہل مدینہ نہایت متمول
ہوے اور بیت المال دولت موفورہ غنائم واموال خراج جمع ہوا اور حضرت عثمان رضہ اپنے اقربان بنی امیہ کو مال
عطا کرتے تھے اور حکومت بھی اپنے اقارب بنی امیہ کو دیتے تھے یہہ امر اہل مدینہ کو گران وشاق گذرا اور در پی
انتقام ومعزول کرنے خلیفہ عثمان رضہ کے در پردہ مصروف ہوے اور تدابیر اوسکے شروع کیا صفحہ ۲۵۹ قال
ابن خلکان وغیرہ لما بویع عثمان رضہ نفی ابا ذر الغفاری الی الربذۃ لانہ کان یزہد الناس
فی الدنیا ورد الحکم بن ابی العاص وکان قد نفاہ النبیؐ الی الربذۃ وفی الریاض النضرۃ رد من
الطائف الی المدینۃ ولم یردہ ابو بکرؓ ولا عمرؓ فردہ عثمان رضہ صفحہ ۲۶۱ فی النضرۃ عن ابن
شہاب قال قلت لسعید بن المسیب ہل انت مخبری کیف کان قتل عثمان رضہ وما کان
شان الناس وشانہ ولم خذلہ اصحاب محمد قال قتل عثمان رضہ مظلوما ومن قتلہ کان
ظالما ومن خذلہ کان معذورا فقلت وکیف کان ذلک قال لما ولی کرہ ولایتہ نفر من
اصحاب رسول اللہؐ لان عثمان رضہ کان یحب قومہ فولی اثنتی عشرۃ سنۃ وکان کثیرا ما
یولی بنی امیۃ ممن لم یکن لہ مع رسول اللہؐ صحبۃ وکان یجی من امرائہ ما یکرہ اصحاب
رسول اللہؐ وکان یستغاث علیہم فلا یغیثہم فلما کان فی السنۃ الحجج الاواخر استاثر
بنی عمہ فولاہم امرہم وولی عبد اللہ ابن ابی سرح مصر نسکے اہل مصر وکان من قبل

ذلك من عثمان رض هنالك الی عبد الله بن مسعود و ابی ذر و عمار بن یاسر وکانت هذیل و
بنو زهرة فی قلوبهم ما فیها لاجل عبد الله بن مسعود وکانت بنو غفار و احلافها من غضب
لابی ذر فی قلوبهم ما فیها وکانت بنو مخزوم حنقت علی عثمان رض لاجل عمار بن یاسر
ابن شہاب کہتے ہین کہ مینے سعید بن مسیب سے پوچہا کہ آپ سبب قتل حضرت عثمان رض بیان کیجیے کہا کہ قاتل ظالم ہے
اور مقتول مظلوم اور ذلیل و رسوا کنندگان خلیفہ کا معذور ہے اور جب حضرت عثمان رض والی ہوئے اصحاب رسول ص کو
ناگوار و مکروہ گذری انکی خلافت اسلیے کہ تمام تر پرورش اقارب بنے بنی امیہ کو پسند کرتے تہے اور اونلوگون کو حکومت
دیا کہ ہرگز اونہون نے شرف صحبت نبی ص سے مشرف نہوئے تہے اور جو شخص شکایت ظلم حکام بنی امیہ کے پیش کرتا تہا
ہرگز فریادرسی مظلوم پر بپاسداری قرابت کے توجہہ نکرتے تہے اور حاکم کیا مصر کا عبد اللہ بن ابی سرح کو پس مصری
شاکی ظلم حاضر ہوئے اور قبل ازین برآئین وقوع مین آچکی تہے حضرت عثمان رض سے ساتہہ عبد اللہ بن مسعود و ابو ذر و
عمار بن یاسر کے لہذا ہذیل و بنو زہرہ و غفاریین و قبیلہ بنی مخزوم شکستہ خاطر و رنجیدہ و منتظر وقت انتقام کے تہے
صفحہ ۲۶۵ و ذکر الخجندی انہ اقام فی حش کوکب ثلاثا مطروحا لا یصلی علیہ حتی
هتف بهم هاتف ادفنوہ ولا تصلوا علیہ فان الله عز وجل قد صلی علیہ وروی محمد
بن عبد الله بن الحکیم و عبد الملك بن الماجشون عن مالك قال لما قتل عثمان رض القی
علی المزبلة ثلاثة ایام خرجه القلعی کذا فی ریاض النضرة نعش شریف حضرت عثمان رض مقام
حش کوکب ۳ روز پڑی رہی اور کسی نے نماز نہ پڑہی حتی کہ ہاتف غیبی نے پکارا کہ دفن کرو مگر نماز جنازہ نہ پڑہنا کیونکہ
اپر خود خدا نے نماز جنازہ پڑہی ہے اور امام مالک سے مروی ہے کہ بعد از قتل نعش شریف کو مزبلہ پر تین روز
پڑے رکہا صفحہ ۲۶۶ الاول ما نقموا علیہ من عزلہ من اصحابہ ابو موسی عزلہ من البصرة وولاها
عبد الله بن عامر ومنهم عمرو بن العاص عزلہ عن مصر وولی عبد الله بن ابی سرح وکان قد ارتد
فی زمن النبی ص ولحق بالمشرکین فاهدر النبی ص دمه بعد الفتح الی ان اخذ له عثمان الامان ثم
اسلم ومنهم عمار بن یاسر عزلہ عن الکوفة ومنهم المغیرة بن شعبة عزلہ عن الکوفة ایضا
واشخصه الی المدینة والکوفة واعمالها للاختلاف الواقع بین البلدین اور معزول کنندگان حضرت
عثمان رض کے یہہ صحابہ ہین ابو موسی اشعری و عمرو بن عاص و عمار بن یاسر و مغیرة بن شعبہ یہہ لوگ قبل سے حکام کوفہ
و بصرہ و مصر ہین تہے حضرت عثمان رض نے موقوف کرکے اپنے اقران بنی امیہ کو حاکم کیا تب یہہ سب اصحاب رسول اللہ ص کی

ہوگر دیا قتل حضرت عثمان رض کے ہوئے اور عبداللہ بن ابی سرح مرتد تھا صفحہ ۲۶۷ ان الحکم بن العاص رما
رده من الطائف الى المدينة وقد كان طرده النبی ؐ ووصله من بيت المال بمأة الف درهم وجعل
لابنه الحارث سوق المدينة يأخذ عشور ما يباع فيها ومنها انه وهب لمروان افريقية ومنها
ان عبدالله بن خالد بن اسيد بن ابی العيص قدم عليه فوصله بثلثمأة الف درهم ومنها ما
رواه ابوموسى قال كنت اذا اتيت عمر بالمال والحلية من الذهب والفضة لم يلبث ان
يقسمه بين المسلمين حتى لا يبقى منه شئ فلما ولی عثمان اتيته فكان يبعث به الى نسائه
وبناته فلما رايت ذلك ارسلت دمعی بكيت ما يبكيك فذكرت له صنيعه وصنيع عمر فقال
رحمه الله كان حسنة وانا حسنة ولكل ما اكتسب حکم بن عاص لعنت کردہ رسول خدا کو لاکھ درہم دیا
اور عمارت اپنے حکم کے واسطے حکم دیا کہ ہر ایک دکاندار مدینہ دہم زر ثمن سے اوسکو دیوین اور مروان کو پانچ شہر
افریقہ مین سے بخشدیا اور عبداللہ بن خالد کو تین لاکھ درہم دیا ابوموسی اشعری کہتے ہین کہ مال و زیورات نقرہ و
طلائی نزد حضرت عثمان رض حاضر لایا اور مستحق تقسیم کا رہا حضرت ذی النورین رض نے وہ سب اپنے ازواج ودختران
کو دیدیا ہین روپیٹ کر رہ گیا اور مطلق میرے حق کا لحاظ نہ کیا خمیس الثالث انهم قالوا حبس عن عبدالله
بن مسعود وابی ذر عطاءهما واخرج اباذر الى الزبدة وكان بها الى ان مات واوصى الى
الزبير واوصاه ان يصلی عليه ولا يستاذن عثمان رض لئلا يصلی عليه فلما دفن وصل عثمان
ورثته بعطاء ابيهم خمس سنين ضبط کرلیا مال ابن مسعود و ابوذر کا اور ابوذر کو جدا نکلوا دیا سوے زبدہ
صفحہ ۲۶۹ الثامن انه نفی جماعة من اعلام الصحابة عن اوطانهم منهم ابوذر الغفاری
خمیس جندب بن جنادة وقصته فيما نقلوه انه كان بالشام فلما بلغه ما احدث عثمان ذكر
عيوبه للناس فكتب معوية الى عثمان ان اباذر يفسد عليك الناس فكتب اليه عثمان
ان اشخصه الي علی مركب وعر وسائق عنيف فاشخصه معوية على تلك الصورة فلما وصل
الى عثمان رض قال له تفسد علی قال له ابوذر اشهد لقد سمعت رسول الله ؐ يقول اذا بلغ بنو ابی
العاص ثلاثين رجلا جعلوا مال الله دولا وعباد الله خولا ودين الله دغلا ثم يريح الله العباد
منهم فقال عثمان لمن بحضرته من المسلمين اسمعتم هذا من رسول الله ؐ قالوا لا فدعی عثمان
عليا فسأله عن الحديث فقال لم اسمعه من رسول الله ؐ ولكن سمعت رسول الله ؐ قال ما اظلت

الحضراء ولا اقلت الغبراء اصدق لهجة من ابی ذر فاغتاظ عثمان وقال لابی ذر اخرج من هذه
البلد فخرج منها الی الربذة فكان بها الی ان مات اور سبب اخراج حضرت ابوذر کا یہہ واقع ہوا کہ ابوذر
کو جو بیچ مین احداث کے حضرت عثمان رض کے آگاہی حاصل ہوئی اوسکو بطور عیب کے اہل شام سے بیان کرتے تھے اور
معویہ نے جو بیچ لشکر نزد حضرت عثمان رض لکھہ بھیجا کہ ابوذر درپئے برہم کرنے لوگون کے تمہارے طرف سے مشغول
ہین پس حضرت عثمان رض نے حکم دیا کہ ابوذر کو شتر برہنہ و مجنون پر نزد ہمارے روانہ کرو جب ابوذر داخل مدینہ ہوئے
حضرت عثمان رض نے کہا کہ ای ابوذر تو درپئے فتنہ و فساد کے رہتے ہو بعدہ ابوذر نے کہا کہ مینے سنا ہے رسول
سے کہ جب فرزندان عاص کو حکومت تیس مرد ہو پہنچیگی تب مال خدا دولت دنیا اور بندگان خدا کو مثل اسپ و باربردار کے
اور دین خدا کو مکر و فریب مین شریک و برباد کرینگے حاضرین جلسہ سے پوچھا سبنے کہا کہ ہمنے رسول سے سنا ہے
تب جناب امیر سے پوچھا آپنے فرمایا کہ نبی نے فرمایا کہ ابوذر صادق ترین مردم ہین بعدہ آتش غضب حضرت عثمان کو
مشتعل ہوا اور فرمایا کہ نکلجا اس شہر سے پس ربذہ مین نکالے گئے اور وہین وفات کیا صفحہ ۲۶۹ ان عبادة
بن الصامت كان بالشام فی جند فمر عليه قطار جمال تحمل خمرا فقيل له انها خمر تباع لمعوية فاخذ
شفرة وقام اليها فما ترك منها راوية الا شقها ثم ذكر لاهل الشام سوء سيرة عثمان رض
ومعوية فكتب معوية الى عثمان رض يشكوه وسأل اشخاصه الى المدينة فبعث اليه فاستدعاه
فلما دخل عليه قال ما لك يا عبادة تنكر علينا وتخرج من طاعتنا فقال عبادة سمعت
رسول الله ص يقول لا طاعة لمن عصى الله تعالى عبادہ بن صامت شام مین تھے کہ قطار شتران محمولہ
شراب کا اونکے پاس سے گذرا اور کوئی بولا کہ آبکاری محال حضرت معویہ کا ہے کہ ظرف شراب کو پکڑ کر پھاڑ ڈالا اور اہل
شام سے فسق حضرت عثمان رض و معویہ مذکور کیا اور معویہ نے نزد حضرت عثمان رض کی شکایت انکے لکھہ بھیجا اور حضرت
عثمان رض نے اونکو طلب کیا اور جب عبادہ داخل مدینہ ہوئے کہا کہ عبادہ تمکو کیا ہوگیا ہے کہ میری اطاعت سے خارج
ہوتے ہو جواب دیا کہ مینے سنا ہے رسول سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ فاسق کی اطاعت حرام ہے صفحہ ۲۷۰
العاشر هجره لعبد الله بن مسعود وذلك انه لما عزله الكوفة واشخصه الى المدينة هجره اربع
سنين الى ان مات مهجورا وسبب ذلك فيما زعموا ان ابن مسعود لما عزله عثمان عن الكوفة
وولى الوليد بن عقبة ورأى صنيع الوليد فی جوره وظلمه فعاب ذلك وجمع الناس بمسجد الكوفة
وذكر لهم احداث عثمان رض ثم قال ايها الناس لتأمرون بالمعروف ولتنهون عن المنكر

اولیسلطن اللہ علیکم شرارکم ثم یدعو اخیارکم فلا یستجاب لکم وبلغہ خبر نفی
ابی ذر الی الربذة فقال فی خطبتہ بمحفل من اهل الکوفة بل سمعتم قول اللہ تعالیٰ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ
تَقْتُلُونَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وعرض بذلک لعثمان رض فکتب الولید
بذلک الی عثمان رض فاشخصہ من الکوفة فلما دخل مسجد النبی صلعم امر عثمان رض غلاما لہ اسود
فدفع ابن مسعود واخرجہ من المسجد ورمی بہ الی الارض وامر باحراق مصحفہ وجعل
منزلہ محبسہ وحبس عنہ عطاءہ اربع سنین الی ان مات ابن مسعود کو حضرت عثمان رض نے معزول
کر کے ولید بن عقبہ کو مقرر کیا اور اوسنے انواع ظلم کرنا شروع کیا اور ابن مسعود نے بسبب جوری اور ستم کے حضرت
عثمان رض کی مجالس میں ذکر کیا اور واسطے زوال خلافت کے بد دعا کیا اور مذمت میں حضرت عثمان کے آیہ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ
اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تلاوت کیا اور یہہ خبر حضرت ولید حاکم کوفہ کو ملی اور اوسنے پاس حضرت
عثمان رض کے لکھا پس حضرت عثمان رض نے حکم دیا کہ میرے پاس روانہ کرو اور جب ابن مسعود داخل مدینہ ہوئے
حکم دیا حضرت عثمان رض نے اپنے غلام حبشی کو اور غلام نے مسجد سے اونکو نکالدیا اور پہکوا دیا اونکو ایک زمین پر
اور حکم کیا کہ قرآن ابن مسعود کو جلادو اور مال ابن مسعود کو قرق کر کے خزانہ سرکاری میں ڈالدیا صفحہ ۱۷۳ الحادی عشر
نقلوا انہ لعبد الرحمن بن عوف انہ منافق وذلک ان الصحابة لما نقموا علی عثمان رض ما احدثہ
وعاتبوا عبد الرحمن فی تولیتہ ایاہ فی اختیارہ فندم علی ذلک وقال انی لا اعلم ما یکون
وان الامر الیکم فبلغ قول عثمان وقال ان عبد الرحمن منافق وانہ لا یبالی ما قال فحلف
ابن عوف لا یکلمہ ما عاش ومات علی هجرتہ وقالوا فان کان بن عوف منافقا کما قال فما
صحت بیعتہ ولا اختیارہ لہ وان لم یکن منافقا فقد فسق بهذا القول وخرج عن اهلیة الامامة
عثمان رض نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا کہ تو منافق ہے اور سبب یہہ ہوا کہ جب صحابہ رسول محدثات عثمانی رض سے تنگ آگئے
در پے انتقام ہوئے اور اونمیں عبد الرحمن بھی تھے اور عبد الرحمن کو اپنے دار الامارت سے نکلوا دیا صفحہ ۱۷۲
الثانی عشر ما رواہ انہ ضرب عمار بن یاسر وذلک ان اصحاب رسول اللہ صلعم اجتمع منهم
خمسون رجلا من المهاجرین والانصار فکتبوا احداث عثمان رض وما نقموا علیہ فی
کتاب وقالوا لعمار اوصل هذا الکتاب الی عثمان رض لیقرأہ فلعلہ ان یرجع عن هذا الذی
ننکرہ وخوفوہ فیہ بانہ ان لم یرجع خلعوہ واستبدلوا غیرہ قالوا فلما قرأ عثمان رض

الکتاب طرحه فقال عمار لاترم بالکتاب وانظر فیه فانه کتاب اصحاب رسول الله ۲ وانا والله
ناصح لك وخائف علیك فقال کذبت یا ابن سمیة وامر غلمانه فضربوه حتی وقع لجنبه واغمی
علیه وزعموا انه قام بنفسه فوطی بطنه ومذاکیره حتی اصابه الفتق واغمی علیه اربع
صلوة فقضاها بعد الافاقة واتخذ لنفسه ثیابا تحت ثیابه وهو اول من لبس التبّانات
لاجل الفتق فغضب لذلك بنو مخزوم وقالوا والله لئن مات عمار من هذا لنقتلن من بنی
امیة شیخا عظیما یعنون عثمان ثم ان عمارا لزم بیته الی ان کان من امر الفتنة ما کان
پچاس آدمی مهاجر وانصار نے اجماع اوپر معزول کرنے حضرت عثمان رض کے کیا اور عمار کو کہا کہ ہمارا نامہ تم مدینہ
لیجاؤ کہ شاید حضرت عثمان رض کو خوف خدا ہو اور ظلم و بے انصافی سے باز آویں اور اگر حضرت عثمان رض اپنی وضع
سے باز نہ آویں گے تب ہم سب لوگ اونکو قطع خلافت کرکے دوسرے کو مسند آرای خلافت کا بناوینگے
پس حضرت عمار وہ خط لاکر حضرت عثمان رض کو دیا اور بطور محبت ونصیحت کے کہا کہ یہ نامہ اصحاب رسول اللہ کا ہے
اور میں دردمندی سے تمکو فہمایش کرتا ہون حضرت عثمان رض نے جواب دیا کہ تو جھوٹا ہے ای پسر زن زانیہ
اور غلاموں کو حکم دیا کہ مارو اور کثرت ضربات شدیدہ سے عمار کو غش آگیا اور اسکے لاتین شکم پر پڑین کہ عارضہ فتق کا
ہوگیا اور اسی صدمہ مین مبتلا رہے اسوجہ سے قبیلہ بنی مخزوم پُرغصہ ہوئے اور قسم کہایا کہ اگر عمار مرے ہم عثمان رض کو
مار ڈالینگے اور منتظر فتنہ کے رہے صفحہ ۲۷۲ الثالث عشر قالوا انه انتهك حرمة کعب بن
عبدة النهدی وذلك ان جماعة من اهل الکوفة اجتمعوا وکتبوا الی عثمان رض کتابا
یذکرون فیه احداثه ویقولون ان انت اقلعت عنها فانا سامعون مطیعون والا
فانا منابذوك ولا طاعة لك علینا وقد اعذر من اعذر ودفعوا الکتاب الی رجل
من عنزة لیحمله الی عثمان رض وکتب الیه کعب بن عبدة کتابا اغلظ منه مع کتابهم فغضب
عثمان رض وکتب الی سعید بن العاص ان یسرع الی کعب بن عبدة ویبعث به من الکوفة الی
بعض الجبال فدخل علیه وجرده من ثیابه وضربه عشرین سوطا ونفاه الی بعض الجبال
اہل کوفہ نے شکایت عامل لکہا کہ آپ اسکو معزول کرکے دوسرا حاکم بہیجین ہم آپ کی اطاعت مین رہینگے
ورنہ ہرگز آپ کی اطاعت نہ کرین گے اور کعب نے کلمات سخت ودرشت تہدیدانہ حضرت عثمان رض کو لکہے
پس حضرت عثمان رض کو آتش غضب مشتعل ہوا اور حامل نامہ کو برہنہ کیا اور بیس کوڑا مارا اور نکلوا دیا کوہستان مین

الرابع عشر قالوا انتهلت حرمة الاشتر النخعى ولذلك ان سعيد بن العاص لما ولى الكوفه
من قبل عثمان دخل المسجد فاجتمع اليه اشراف الكوفة فذكروا الكوفة وسوادها فقال عبد الرحمن
بن حنين صاحب شرطة سعيد وددت ان السواد كله للامير فقال الاشتر النخعى لا يكون
للامير ما افاء الله علينا باسيافنا فقال عبد الرحمن لو رام ذلك لما قدر عليه وقامت العامة
على ابن حنين فضربوه حتى وقع لجنبه وكتب سعيد الى عثمان ليامره باخراج الاشتر من الكوفة
الى الشام مع اتباعه الذين اعانوه فاجابه الى ذلك فاشخصه مع عشرين نفرا من صلحاء الكوفة
الى الشام فلم يزالوا محبوسين بها الى ان كانت فتنة عثمان ثم ان سعيدا لحق بالمدينة واضطربت
الكوفة على عمال عثمان وكتب اشراف الكوفة الى الاشتر اما بعد فقد اجتمع الملاء من اصحابك
فتذاكروا احداث عثمان وما اتاه عليك وراوا ان لا طاعة عليهم فى معصية الله وقد خرج
سعيد عنا وقد اعطينا عهودنا ان لا يدخل علينا سعيد بعد منا واليا فالحق بنا ان كنت
تريد ان تشهد معنا امرنا فسار اليهم واجتمع معهم واخرجوا ثابت بن قيس صاحب شرطة
سعيد بن العاص وعزم عسكر الاشتر واهل الكوفة على منع عمال عثمان على الكوفة و
اتصل الخبر بعثمان فارسل اليهم سعيد بن العاص فلما بلغ العذيب استقبله جند الكوفة
وقالوا ارجع يا عدو الله فانك لا تذوق فيها بعد صنيعك ماء الفرات وقاتلوه وهزموه فرجع
الى عثمان خائبا وكتب عثمان الى الاشتر كتابا توعده على مخالفة الامام فكتب اليه الاشتر
من مالك بن الحويرث الى الخليفة الخارج عن سنة نبيه النابذ حكم القران وراء ظهره اما بعد
فان الطعن على الخليفة انما يكون وبالا اذا كان الخليفة عادلا و بالحق قاضيا واذا لم يكن
كذلك فعداوته قربة الى الله و وسيلة اليه وانفذ الكتاب مع كميل بن زياد فلما وصل الى عثمان
سلم ولم يسمه باميرالمومنين فقيل له لم لا تسلم بالخلافة على امير المومنين فقال ان تاب
عن افعاله واعطانا ما نريد فهو امير المومنين والا فلا فقال عثمان انى اعطيكم الرضا فمن
تريدون ان اوليه عليكم فاقترحوا عليه ابا موسى الاشعرى فولاه عليهم اہل کوفہ ظلم سے عامل
کوفہ جانب حضرت عثمان سے تنگ آکر بغاوت اختیار کیا اور مالک اشتر کو واسطے حمایت کے استدعا لکھا حتیٰ کہ
اہل کوفہ بشمول مالک اشتر نے عامل عثمانی سے مزاحم ہوئے اور وقتاً فوقتاً غوغا و فتنہ روبترقی ہوتا گیا اور حضرت

عثمانؓ نے خط مالک اشتر کو اس باب میں لکھا کہ اور تالک اشتر نے جواب لکھا کہ ایسے خلیفہ کی جو سنت و شریعت رسولؐ
سے منحرف ہو اوسکو خارج کرنا خلافت سے چاہیے اور تمنے قرآن کو پس پشت ڈالدیا اور نامہ بر حضرت کمیل بن زیاد تہی
جب مدینہ میں آئے سلام علیک کہا اور امیر المومنین نہ کہا پوچھا گیا کہ ایسا کیون کیا کہا کہ اگر آپ اپنے افعال بد سے توبہ
کرین اور جیسا کہ ہملوگ خواہش مند ہین عمل کرین البتہ امیر المومنین آپ ہین والا فلا کہا حضرت عثمان نے بہتر ہم راضی
ہین کہو کیا چاہتے ہو عرض کیا کہ حکومت ابو موسی اشعری کی چنانچہ وہی مقرر کیے گئے صفحہ ۲۷۳ الخامس عشر
قالوا ان عثمان احرق مصحف ابن مسعود ومصحف ابیؓ وجمع الناس علی مصحف زید بن ثابت و
لمّا بلغ ابن مسعود انه احرق مصحفه وکان لنسخة عند اصحاب له بالکوفة امرهم بحفظها وقال
لهم قرأت سبعین سورة وان زید بن ثابت لفی من الصبیان حضرت عثمانؓ قرآن ابن مسعود وقرآن
ابیؓ بن کعب کا جلوادیا اور حکم دیا کہ قرآن زید بن ثابت کو تلاوت کرین اور جب یہہ خبر ابن مسعود کو پہنچی کہا ابن
مسعود نے کہ جو کچھہ میرے صحیفہ کی نقلین تم اہل کوفہ پاس موجود ہے چہپاؤ اور کہا کہ مینے ستر سورہ رسول اللہ
سے پڑہا ہے اور زید بن ثابت اوسوقت طفل نابالغ تہے شرح ابن ابی الحدید ج ص ۳۴۵ مہدی
ابوبکر بن عبد العزیز الجوهری فی کتاب السقیفة عن عبد الرزاق عن ابیه عن عکرمة عن ابن
عباس قال لما اخرج اباذر الی الربذة امر عثمان فنودی فی الناس ان لا یکلم احد اباذر
ولا یشیعه وامر مروان بن الحکم ان یخرج به فخرج به وتحاماه الناس الا علی بن ابیطالب
وعقیلا اخاه وحسنا وحسینا وعمارا فانهم خرجوا معه یشیعونه فجعل الحسن یکلم اباذر
فقال له مروان یا حسن الا تعلم ان امیر المومنین قد نهی عن کلام هذا الرجل فان کنت
لا تعلم فاعلم ذلك فحمل علیؑ علی مروان بالسوط بین اذنی راحلته وقال تنح لحاك
الله الی النار فرجع مروان مغضبا الی عثمان فاخبره الخبر فتلظی علی علیؑ ووقف ابوذر
فودعه القوم ومعه ذکوان مولی ام هانی بنت ابی طالب قال ذکوان فحفظت کلام القوم
وکان حافظا فقال علیؑ یا اباذر انك غضبت لله ان القوم خافوك علی دنیاهم وخفتهم
علی دینك فامتحنوك بالقلی ونفوك الی الفلا ولو کانت السموات والارض علی عبد رتقا
ثم اتقی الله لجعل له منها مخرجا یا اباذر لا یونسنك الا الحق ولا یوحشنك الا الباطل ثم
قال لاصحابه ودعوا عمکم وقال لعقیل ودع اخاك فتکلم عقیل فقال ما عسی ان تقولوا

يا اباذر انت تعلم انا نحبك وانت تحبنا فاتق الله فان التقوى نجاة واصبر فان الصبر كرم
واعلم ان استثقالك الصبر من الجزع واستبطائك العافية من اليأس فدع اليأس والجزع
ثم تكلم الحسن فقال يا عماه لولا انه لا ينبغي للمودع ان يسكت وللمشيع ان ينصرف لقصر
الكلام وان طال الاسف وقد اتى القوم اليك ما ترى فضع عنك الدنيا بتذكر فراقها
وشدة ما اشتد منها برجاء ما بعدها واصبر حتى تلقى نبيك وهو عنك راض ثم تكلم
الحسين فقال يا عماه ان الله تعم قادر ان يغير ما قد ترى والله كل يوم في شأن وقد منعك
القوم دنياهم ومنعتهم دينك فما اغناك عما منعوك واحوجهم الى ما منعتهم فاسئل الله
الصبر والنصر واستعذ به من الجشع والجزع فان الصبر من الدين والكرم وان الجشع لا يقدم رزقا
والجزع لا يوخر اجلا ثم تكلم عمار ره مغضبا فقال لا آنس الله من اوحشك ولا امن من
اخافك اما والله لو اردت دنياهم لامنوك ولو رضيت اعمالهم لاحبوك وما منع الناس
ان يقولوا بقولك الا الرضا بالدنيا والجزع من الموت ومالوا الى ما سلطان جماعتهم عليه و
الملك لمن غلب فوهبوا لهم دينهم ومنحهم القوم دنياهم فخسروا الدنيا والاخرة الا ذلك
هو الخسران المبين فبكى ابوذر ره وكان شيخا كبيرا وقال رحمكم الله يا اهل بيت الرحمة اذا
رايتكم ذكرت بكم رسول الله ص ما لي بالمدينة سكن ولا شجن غيركم انى ثقلت على عثمن
بالحجاز كما ثقلت على معوية بالشام وكره ان اجاور اخاه وابن خاله بالمصرين فافسد الناس
عليهما فسيرني الى بلد ليس لي به ناصر ولا دافع الا الله والله ما اريد الا الله صاحبا وما
اخشى مع الله وحشة ورجع القوم الى المدينة فجاء علي ع الى عثمن فقال له ما حملك على رد
رسولي وتصغير امري فقال علي ع اما رسولك فاراد ان يرد وجهي فرددته واما امرك
فلم اصغره قال اما بلغك نهيي عن كلام ابي ذر قال او كلما امرت بامر معصية اطعناك
فيه قال عثمن اقد مروان من نفسك قال مم ذا قال من شتمه وجذب راحلته قال اما راحلته
فراحلتي بها واما شتمه اياي فوالله لا يشتمني شتمة الا شتمتك مثلها لا اكذب عليك فغضب
عثمان وقال لم لا يشتمك كانك خير منه قال علي اي والله ومنك ثم قام فخرج فارسل عثمن
الى وجوه المهاجرين والانصار والى بني امية يشكو اليهم عليا فقال القوم انت الوالي عليه

بلغ عرضه بنسخ الاصل ...

واصلحه اجمل قال وددت ذلك قالوا عليا فقالوا اعتذرت الى مروان واتيته فقال كلا اما مروان
فلا اتيه ولا اعتذر اليه ولكن ان احب عثمن اتيته فرجعوا الى عثمن فاخبروه فارسل عثمن اليه
فاتاه ومعه بنو هاشم فتكلم علي فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما ما وجدت علي فيه من كلام
ابي ذر ووداعه فوالله ما اردت مسائتك ولا الخلاف عليك ولكن اردت به قضاء حقه
واما مروان فانه اعترض يريد ردي عن قضاء حق الله عز وجل فرددته رد مثلي مثله واما ما
كان مني الى مروان فقد عفى الله عنك واما ما حلفت عليه فانت البر الصادق فادن
يدك فاخذ يده فضمها الى صدره فلما نهض قالت قريش وبنو امية لمروان انت رجل جبهك
علي وضرب راحلتك وقد تفانت وائل في ضرع ناقة وذبيان وعبس في فرس والاوس و
الخزرج في نسعة افتحمل لعلي ما اتاه اليك فقال مروان والله لو اردت ذلك لما قدرت عليه
اس روایت سے واضح ہے کہ باب اخراج حضرت ابوذر کے حضرت عثمانؓ دربارہ ذلت وتکلیف ابوذر کے جو سبکا
اور حضرت امیرؑ اور مروان سے رنج ہوا اور حضرت عثمان نے پاسداری قرابت داری سے حضرت امیرؑ کا ملال کرنا
قبول کیا سیرۃ الحلبیہ ج صفحہ ۳۳۲ وعن الواقدی استاذن الحکم بن العاص علی رسول اللہؐ
فعرف صوته فقال ائذنوا له لعنة الله ومن يخرج من صلبه الا المؤمنين منهم وقليل ما هم
ذو مكر وخديعة يعطون الدنيا وما لهم في الآخرة من خلاق وكان لا يولد لاحد ولد
بالمدينة الا اتي به النبيؐ فاتي اليه بمروان لما ولد فقال هو الوزغ ابن الوزغ الملعون ابن
الملعون وهذا من اعلام نبوته وقالت عائشة لمروان سمعت رسول الله يقول لابيك وجدك
اي الذي هو العاص ابن امية انهم الشجرة الملعونة في القران وعن حمران بن جابر الجعفي قال
سمعت رسول الله يقول ويل لبني امية ثلاث اي قد ولي منهم الخلافة اربعة عشر رجلا
اولهم معوية بن ابي سفيان واخرهم مروان بن محمد وكانت مدة ولايتهم ثنتين وثمانين

باب ۲۶ بست وششم در فضائل حضرت ابوذر غفاری وعمار بن یاسر وعبد اللہ بن مسعود واویس
قرنی ٭ مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۹۲ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَکُنَّا حِیْنًا
وَمَا نَرٰی اِبْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِبَیْتِ رَسُوْلِ اللهِؐ مِنْ کَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ
لَهٗ اَیْضًا ترمذی ابو موسی سے روایت ہے کہ سفر یمن سے میں اور میرے بھائی آئے اور ہم لوگ

خوشیان کرتے تھے اور نہ دیکھا ہمنے ابن مسعود کو اور ان کو اوسکے گھر اہلبیت رسول خدا سے بسبب کثرت
آمد و رفت و خلط ماتھ اہلبیت رسولخدا کے الصافیہ صفحہ ۲۹۳ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ کُنَّا نَاْتِیْ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَنَتَحَدَّثُ اِلَیْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ عِنْدَهٗ فَذَکَرْنَا یَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ
فَقَالَ لَقَدْ ذَکَرْتُمْ رَجُلًا لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَیْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم یَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ اُمِّ
عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ اَیْضًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ مسروق سے روایت ہے کہ میں آیا نزد عبداللہ بن عمر کے اور حدیث پڑھتا تھا اور میں اونکے پاس
گیا اور کہا ابن نمیر نے اونکے نزدیک اور ذکر کیا ہمنے ایک روز عبداللہ بن مسعود کا اور کہا ابن عمر نے کہ تمنے
ایسے شخص کا ذکر کیا کہ ہمیشہ میں اونکو دوست رکھتا تھا اور سنا ہمنے رسول اللہ سے کہ قرآن اخذ کرو چار
شخص سے ابن ام عبد و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و سالم مولی ابی حذیفہ سے مشکوۃ صفحہ ۵۷۴
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ خَیْرُ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ اُوَیْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ
وَکَانَ بِهٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا راوی نے کہ سنا ہمنے رسولخدا
سے کہ آپ فرماتے تھے کہ اویس قرنی بہترین تابعین سے تھے اور اونکی ایک والدہ ہیں اور جب وے طرف
گذرو استغفار کرو مشکوۃ صفحہ ۵۷۰ اَلَیْسَ فِیْکُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ وَنَعْلَیْهِ وَحُذَیْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ
وَعَمَّارُ الَّذِیْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ
یَعْنِی الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ کیا نہیں ہیں سعد بن مالک مجیب الدعوات
اور ابن مسعود داروغہ یا محافظ ابدار و نعلین رسول خدا کے تھے اور حذیفہ رفیق و یار و مخزن اسرار رسول خدا ؐ
کے اور عمار ایسے کہ محفوظ ہیں وہ شیطان سے اوپر زبان نبی کے اور سلمان حافظ و مفسر انجیل و قرآن
کے ہیں روایت کی ترمذی نے الصافیہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ
وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فرمایا رسول خدا نے کہ ہر آئینہ جنت مشتاق ہے علی و عمار
و سلمان کی طرف روایت کی ترمذی نے ترمذی صفحہ ۲۴۲ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ عبداللہ بن عمرو سے

روایت ہے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ کو کہ فرماتے تھے کہ تمامی انسان مین بڑا سچا ابوذر سے کوئی نہین ہے
ایضاً عن ابی ذرؓ قال لی رسول اللہ ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی
لہجۃ اصدق ولا اوفی من ابی ذرؓ شبیہ عیسی بن مریم ابوذر سے روایت ہے کہ کہا
واسطے میرے رسولخدا نے کہ بہترین صادق اور صادق الوعید اور ابوذر ہین شبیہ ساتھہ عیسی بن مریم کے
مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ عن مسروق قال ذکروا ابن مسعود عند عبد اللہ بن عمر فقال
ذلک رجل لا ازال احبہ بعد ما سمعت رسول اللہ یقول استقرؤا القرآن من
اربعۃ من ابن مسعود وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل مسروق
سے روایت ہے کہ ذکر کیا ابن مسعود کا نزد عبد اللہ بن عمر کے بعدہ کہا ایک مرد ہے کہ ہمیشہ دوست
رکھتا ہون مین اور سنا مینے رسول خدا سے کہ فرمایا سیکھو اور تعلیم لو قرآن پڑھنا چار شخص سے یعنی ابن
مسعود وسالم مولی ابی حذیفہ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل سے فقال عمر بن الخطابؓ کالحاسد
یا رسول اللہ اتعرف ذلک لہ قال نعم فاعرفوہ وقد روی بعضہم ہذا الحدیث
فقال ابوذرؓ یمشی فی الارض بزہد عیسی بن مریم حضرت عمر نے بطور حسد کے کہا کہ یا
رسول اللہ آپ اس فضیلت کو جانتے ہین فرمایا کہ ہاں پہچانو تم اوسکو مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ عن
عبد اللہ انہ قال ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ ثم قال علی قراءۃ من تامرونی
ان اقرأ فلقد قرأت علی رسول اللہ بضعاً وسبعین سورۃ ولقد علم اصحاب
رسول اللہ انی اعلمہم بکتاب اللہ ولو اعلم ان احداً اعلم بہ منی لرحلت
الیہ قال شقیق فجلست فی حلق اصحاب محمد فیما سمعت احداً یرد ذلک علیہ
ولا یعیبہ شرح امام نووی معناہ عن ابن مسعود کان مصحفہ یخالف الجمہور وکانت
مصاحف اصحابہ کمصحفہ فانکر علیہ الناس وامروہ بترک مصحفہ وبموافقۃ
مصحف الجمہور وطلبوا مصحفہ ان یحرقوہ کما فعلوا بغیرہ فامتنع وقال لاصحابہ
غلوا مصاحفکم ای اکتموہا حضرت عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضؓ نے
وقت ترتیب آیات واجماع قرآن کی ابن مسعود سے صحیفہ طلب کیا تب ابن مسعود نے اس آیہ کو پڑھا کہ جو
شخص غلو کرے اپنے صحیفہ کے مرتبہ پر وہ قیامت مین یا بزنجیر آویگا بعہ طعن بالکنایہ نسبت عثمان رضؓ کے ہے

اور کہا ابن مسعود نے کہ کون افضل ہے مجھ سے علم قرأت میں [illegible] قرآن میں [illegible]
کرین حالانکہ مینے بہت سورہای قرآن زیادہ ستر سے خود رسولخدا سے پڑہکر سیکہا اور اصحاب رسول جانتے
ہین کہ افضل قاری قرآن ہون اور اگر مجہپر اسقدر ثابت ہوتا کہ مجہسے زیادہ دان کوئی ہے بیشک مین اوسکی طرف
رجوع کرتا شقیق کہتے ہین کہ مین حلقہ مین اصحاب رسول کے بیٹہا اور کسی سے نہ سُنا کہ کلام ابن مسعود کی تردید کرے
یا غیبت کرے شارح نووی کہتے ہین کہ مصحف ابن مسعود مخالف مصحف سبکے تہا مصاحف تلامذہ ابن مسعود مثل
مصحف ابن مسعود کے تہا اور لوگون نے صحیفہ ابن مسعود پر انکار کیا اور حکم کیا کہ قرأت سورہای مرتبہ ابن مسعود کی
کوئی تلاوت نکرے لہذا ابن مسعود سے اونکا قرآن طلب کیا تاکہ اوسکو جلا دوین جیسا کہ دیگر قرآن کو جلا دیا
ابن مسعود نے اپنا قرآن ندیا اور اپنے دوستون سے کہا کہ چہپا وُ اپنے قرآن کو حیوة الحیوان اجلد صفحہ ۷
خِلَافَۃُ مُعٰوِیَۃَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ لَمَّا خَلَعَ نَفْسَہٗ صَعَدَ الْمِنْبَرَ فَجَلَسَ طَوِیْلًا ثُمَّ
حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَا اَنَا بِالرَّاغِبِ فِی الْاِئْتِمَارِ عَلَیْکُمْ
لِعَظِیْمِ مَا اَکْرَھُہٗ مِنْکُمْ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکُمْ تَکْرَھُوْنَنَا اَیْضًا لِاَنَّا بُلِیْنَا بِکُمْ وَبُلِیْتُمْ
بِنَا اَلَا اِنَّ جَدِّیْ مُعٰوِیَۃَ قَدْ نَازَعَ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ مَنْ کَانَ اَوْلٰی بِہٖ مِنْہُ وَ
مِنْ غَیْرِہٖ لِقَرَابَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص وَعِظَمِ فَضْلِہٖ وَسَابِقَتِہٖ اَعْظَمُ الْمُھَاجِرِیْنَ قَدْرًا
وَاَشْجَعُھُمْ قَلْبًا وَاَکْثَرُھُمْ عِلْمًا وَاَوَّلُھُمْ اِیْمَانًا وَاَشْرَفُھُمْ مَنْزِلَۃً وَاَقْدَمُھُمْ صُحْبَۃً
اِبْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص وَصِھْرُہٗ وَاَخُوْہُ زَوْجُہُ ابْنَتَہٗ فَاطِمَۃَ وَجَعَلَہٗ لَھَا بَعْلًا بِاخْتِیَارِہٖ
لَھَا وَجَعَلَھَا لَہٗ زَوْجَۃً بِاخْتِیَارِھَا لَہٗ سِبْطَیْہِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَفْضَلَ ھٰذِہِ
الْاُمَّۃِ تَرْبِیَتُہُ الرَّسُوْلُ وَابْنَیْ فَاطِمَۃَ الْبَتُوْلِ مِنَ الشَّجَرَۃِ الطَّیِّبَۃِ الطَّاھِرَۃِ الزَّکِیَّۃِ
فَرَکِبَ جَدِّیْ مَعَہٗ مَا تَعْلَمُوْنَ وَرَکِبْتُمْ مَعَہٗ مَا لَا تَجْھَلُوْنَ حَتّٰی اِنْتَظَمَتْ لِجَدِّیْ
الْاُمُوْرُ فَلَمَّا جَاءَ الْقَدَرُ الْمَحْتُوْمُ وَاخْتَرَمَتْہُ اَیْدِی الْمَنُوْنِ بَقِیَ مُرْتَھِنًا بِعَمَلِہٖ فَرِیْدًا
فِیْ قَبْرِہٖ وَوَجَدَ مَا قَدَّمَتْ یَدَاہُ وَرَاٰی مَا ارْتَکَبَہٗ وَاعْتَدَاہُ ثُمَّ انْتَقَلَتِ الْخِلَافَۃُ
اِلٰی یَزِیْدَ اَبِیْ فَتَقَلَّدَ اَمْرَکُمْ لِھَوًی کَانَ اَبُوْہُ فِیْہِ وَلَقَدْ کَانَ اَبِیْ یَزِیْدُ بِسُوْءِ فِعْلِہٖ
وَاِسْرَافِہٖ عَلٰی نَفْسِہٖ غَیْرَ خَلِیْقٍ بِالْخِلَافَۃِ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلعم فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا فَعَلْتُہٗ
وَلٰکِنَّہٗ مَجْبُوْلٌ وَمَطْبُوْعٌ مَا اَحَبَّ عَلِیًّا فَلَمْ یَقْتُلُوْا مِنْہُ ذَا السِّنِّ اِنْ وَدَدَ وَدَفَنُوْہُ

شہادت معاویہ بن یزید بسبب حب حضرت امیر

حیتاً حتی مات معویہ بن یزید اپنی نفس کو خلافت سے بری کر کے منبر پر جا کر تا دیر بیٹھا اور بعد حمد و ثنائے الٰہی کے کہا ایہا الناس مجھے رغبت خلافت پر نہیں ہے اور تم لوگ حکومت دنیا کو عظیم ترین شی جانتے ہو اور مین اوسے مکروہ جانتا ہون اور تم لوگ مجھے بھی مکروہ جانتے ہو اسلیئے کہ ہم تمہارے ساتھ مبتلا ہوئے اور ہمارے ساتھ مبتلا ہوگے اور جد میرے معویہ رض نے نزاع کیا اسی خلافت کیواسطے حضرت علیؑ سے کہ وہ حقدار اور افضل اسکے تھے بجمیع صفات کہ کوئی اصحاب رسولؐ برابری مراتب مین نظیر نہ تھا آخر الامر خلافت بمکر و تزویر بدست معویہ کی آئی اور پھر بدست یزید پہنچی اور یزید کو ہرگز خلافت سزاوار و زیبا نہ تھی اور فعل زشت و معصیت ہای کبیرہ کا مرتکب ہوا اور قسم بخدا ہم مجبور ہین کہ بیخودی سے ایسے کلمات مین بولتا ہون محبت علیؑ کی میرے دل پر مثل خطوط و نقوش کے چھپ گئی ہے اہل شام نے کلام خطیب کو ناپسند کیا اور پکڑ لیا اور دفن کر دیا زندہ تا اینکہ زندہ درگور ہو کر مر گیا احتجاج طبرسی صفحہ ۸۴ رُوِیَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَخْطُبُ النَّاسَ عَلیٰ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص فَذَکَرَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَنَّہٗ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَقَالَ مِنْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ اِنْزِلْ اَیُّھَا الْکَذَّابُ عَنْ مِنْبَرِ اَبِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص لَا مِنْبَرِ اَبِیْکَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ فَمِنْبَرُ اَبِیْکَ یَا حُسَیْنُ لَعَمْرِیْ وَلَا مِنْبَرُ اَبِیْ مَنْ عَلَّمَکَ ھٰذَا عَلَّمَکَ اَبُوْکَ عَلِیٌّ فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ اِنْ اُطِعْ اَبِیْ فِیْمَا اَمَرَنِیْ لَعَمْرِیْ اِنَّہٗ لَھَادٍ وَاَنَا بِہٖ وَلَہٗ فِیْ رِقَابِ النَّاسِ الْبَیْعَۃُ عَلیٰ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص نَزَلَ بِھَا جِبْرَئِیْلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ لَا یُنْکِرُھَا اَحَدٌ اِلَّا جَاحِدٌ بِالْکِتَابِ قَدْ عَرَفَھَا النَّاسُ بِقُلُوْبِھِمْ وَاَنْکَرُوْھَا بِاَلْسِنَتِھِمْ وَوَیْلٌ لِلْمُنْکِرِیْنَ حَقَّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ مَاذَا یَلْقٰیھِمْ بِہٖ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ اِدَامَۃِ الْغَضَبِ وَشِدَّۃِ الْعَذَابِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا حُسَیْنُ مَنْ اَنْکَرَ حَقَّ اَبِیْکَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ اَمَّرَنَا النَّاسُ فَتَاَمَّرْنَا وَلَوْ اَمَّرُوْا اَبَاکَ لَاَطَعْنَا فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَاَیُّ النَّاسِ اَمَّرَکَ عَلیٰ نَفْسِہٖ قَبْلَ اَنْ تُؤَمِّرَ اَبَا بَکْرٍ رض عَلیٰ نَفْسِکَ لِیُؤَمِّرَکَ عَلَی النَّاسِ بِلَا حُجَّۃٍ مِنْ نَبِیٍّ وَلَا رِضًی مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَرِضَاکُمْ کَانَ لِمُحَمَّدٍ رِضًا اَوْ رِضَا اَھْلِہٖ کَانَ لَہٗ سَخَطًا اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ لِلِّسَانِ مَقَالًا یَطُوْلُ تَصْدِیْقُہٗ وَفِعْلًا یُعِیْنُہُ الْمُؤْمِنُوْنَ لَمَا تَخَطَّاْتَ رِقَابَ اٰلِ مُحَمَّدٍ ص تَرَقّیٰ مِنْبَرَھُمْ وَ صِرْتَ الْحَاکِمَ عَلَیْھِمْ بِکِتَابٍ نَزَلَ فِیْھِمْ لَا تَعْرِفُ مُعْجَمَہٗ وَلَا تَدْرِیْ تَاوِیْلَہٗ

لا اسماع الاذان المخطی والمصیب عندک سواء فجزاک اللہ وسالک عما
حدثت سوالا خفیا قال فنزل عمر مغضبا ومشی معہ اناس من اصحابہ حتی
اتی باب امیر المومنین فاستاذن علیہ فاذن لہ فدخل فقال یا ابا الحسن ما
لقیت من ابنک الحسین یجھر بالصوت فی مسجد رسول اللہ ص ویحرض علی الطغام
واہل المدینۃ فقال لہ الحسن علی مثل الحسین بن علی وابن النبی ص یسخب من
لا حکم لہ او یقول بالطغام علی اہل دینہ اما واللہ ما نلت الا بالطغام
فلعن اللہ من حرض الطغام فقال لہ امیر المومنین مھلا یا ابا محمد فانک لن
تکون قریب الغضب ولا لئیم الحسب ولا فیک عروق من السودان اسمع
کلامی ولا تعجل بالکلام فقال لہ عمر یا ابا الحسن انھما یھمان فی انفسھما
بما لا یری بغیر الخلافۃ فقال لہ امیر المومنین ھما اقرب نسبا برسول اللہ ص
من ان یھما اما فارضھما یا ابن الخطاب بحقھما یرضی عنک من بعدھما قال وما
رضاھما یا ابا الحسن ابنات ان یتعالی السلاطین الذین ھم الحکماء فی الارض
فقال لہ یا امیر المومنین انا اؤدب اہل المعاصی علی معاصیھم ومن
اخاف علیھم الزلۃ والھلکۃ فاما من والدہ رسول اللہ ص یہ حدیث اگرچہ بروایت
شیعہ مروی ہے مگر قریب بمضمون حدیث صحیحین ہے یعنی رنج و دعوی خلافت و پیش ہونا مصالحہ کا
اور اس روایت پر گمان زیادہ تر بلا اعتمادی کا اس وجہ سے ہوگا کہ لفظ ایھا الکذاب کا ہے مگر بخاری
و مسلم میں ہے فرایتمانی کاذبا غادرا خائنا پس جو روایت متفق علیہ بفریقین ہو اوسکو غیر معتبر
کہنا تعصب و نفسانیت ہے سیرۃ الحلبیہ ج ۱ صفحہ ۳۶۶ وجاء الحسن بن علی ع وھو صغیر
الی ابی بکر رض وھو یخطب علی المنبر فقال لہ انزل عن مجلس ابی فقال مجلس ابیک
واللہ ما اتھمتک ووقع نظیر ذلک لسیدنا عمر رض مع سیدنا الحسین فانہ قال لہ
وھو یخطب انزل عن منبر ابی فقال لہ منبر ابیک لا منبر ابی من امرک بھذا فقام علی
فقال لہ ما امرہ بھذا احد ثم قال للحسین لاوجعنک یا غدر فقال لا توجع ابن
اخی صدق منبر اخیہ

باب بست و نہم دربیان فضیلت سیدہ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا السلام

سیرۃ المحمدیہ مقصد ۲ ۲۳ روی ابو یعلی عن جابر رض قام رسول اللہ ع ایاما لم یطعم طعاما
حتی شق ذالک علیہ فطاف فی منازل ازواجہ فلم یصب عند واحدۃ ومنہن
شیئا فاتی فاطمۃ فقال یا بنیۃ ہل عندک شیء اٰکلہ فانی جائع فقالت لا
واللہ فلما خرج من عندہا رسول اللہ ع بعثت الیہا جارۃ لہا رغیفین وقطعۃ لحم
فوضعتہ وغطت علیہا الجفنۃ وقالت لا واللہ لاؤثرن بہذا رسول اللہ ع علی نفسی
ومن عندی فکانوا جمیعا محتاجین الی شبعۃ طعام فبعثت حسنا وحسینا الی رسول
اللہ ع فرجع الیہا فقالت لہ قد اتی اللہ بشیء فخبأتہ لک قال ہلمی یا بنیۃ فکشفت
عن الجفنۃ فاذا ہی مملوۃ خبزا ولحما فلما نظرت الیہا بہتت وعرفت انہا برکۃ
من اللہ عز وجل فحمدت اللہ سبحانہ وصلت علی نبیہ صلعم وقدمتہ الی رسول اللہ ع
فلما راٰہ حمد اللہ عز وجل وقال من این لک ہذا یا بنیۃ قالت یا ابت ہو من عند
اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب وقال الحمد للہ الذی جعلک شبیہۃ بسیدۃ
نساء بنی اسرائیل فانہا کانت اذا رزقہا اللہ عز وجل شیئا فسئلت عنہ قالت
ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب فبعث رسول اللہ ع الی
علی ثم اکل رسول اللہ ع وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وجمیع ازواج
النبی ع واہلبیتہ حتی شبعوا وبقیت الجفنۃ کما ہی فاوسعت ببقیتہا علی جمیع
جیرانہا وجعل اللہ فیہا برکۃ وخیرا کثیرا تفسیر نیشاپوری ۲ جلد مثلہ حضرت جابر
انصاری رض سے مروی ہے کہ چندروز غذا نہ کیا جناب رسول خدا ع نے تا اینکہ شاق بہت گذرا اور آپ نے
دورہ کیا خانہ ازواج مین اور کچھہ نہ پایا وہان اور بعدہ آپ آئے پاس سیدہ ع کے اور پوچھا کہ ای بیٹی ایا کچھہ تمہارے
پاس ہے کہ کہاؤن مین بھوکہا ہون اور کہا سیدہ نے قسم بخدا کچھہ نہین ہے بعدہ چلے رسولخدا وہان سے
کہ پہونچ گیا گردہ نان وگوشت کاسہ مین اور اسی دیکہکر سیدہ نے کہا کہ خوب ہوتا جو رسول اللہ کو مین کہلاتی
پس حسنین کو کہا کہ اپنے نانا کو جاؤ بولا لاؤ اور رسولخدا تشریف لائے بکمال خوشی کہا کہ خدا نے بہیجدیا ہے اور آپکے
لائق ہے فرمایا ای بیٹی ادہر لاؤ اور جب سیدہ نے کہولا تو دیکہا کہ بہرا ہے نان وگوشت سے اور سامان دعوت
بوقت بی فرسلامی سے سرور ہوئین اور سمجہا کہ برکات الٰہی سے ہے اور شکر خدا کیا اور نبی پر درود بہیجا اور آگے لاکر

زکریا باپ نے پوچھا کہ ای بیٹی یہہ کہاں سے آیا (اسیطرح حضرت زکریا نے حضرت مریم سے وقت نزول مائدہ کی
پوچھا کہ سورہ آل عمران میں مذکور ہے) کہا ای باپ یہہ رزق عنایت کردہ خدا ہے (یہی جواب دیا تھا حضرت مریم نے)
رسول اللہ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ و جمیع ازواج نے نوش کیا اور سب سیر ہوے اور طعام بدستور باقی تھا
یہہ برکت تھی خدا کی ازالۃ الخلفا صفحہ ۲۶ وعن ابی ذر رض قال بعثنی رسول اللہ صلعم ادعوا علیاً
فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ صلعم فقال لی عد الیہ
ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحی تطحن فشارفت فاذا
الرحی تطحن ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ صلعم
یدعوک فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول اللہ صلعم وینظر الی ثم قال یا اباذر ما
شانک فقلت یا رسول اللہ صلعم عجبت من العجب رایت رحی تطحن فی بیت علیؑ ولیس
معہا احد یدیرہا فقال یا اباذر ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض وقد وکلوا
بمعونۃ آل محمد صلعم روایت ہے حضرت ابوذر غفاری رض سے اور وہ کہتے ہیں کہ حکم دیا مجھے رسول خدا صلعم
نے کہ بلاؤ علیؑ کو پس میں آپؑ کے دولت سرا پر آیا اور پکارا اور کسی نے جواب ندیا اور پھر آکر رسولخدا سے
حقیقت عرض کیا اسپر ارشاد ہوا مجھے کہ تم پھر جاؤ اور بلا لاؤ آپکو اور وہ گھر میں ہیں ابوذر کہتے ہیں کہ پھر میں آیا
اور پکارا اور سنا آواز چکی پیسنے کی اور کوئی آدمی پیسنے والا نہیں ہے اور پکارا میںنے کہ ناگاہ برآمد ہوے
شاہ ولایت اور میںنے کہا کہ آپؑ کو رسولخدا صلعم نے یاد کیا ہے اور آپ چلے آئے بعدہ برابر میں رسولخدا کیطرف
دیکھتا تھا اور آپ ہمارے طرف دیکھتے تھے بعدہ فرمایا ای ابوذر کیا بات ہے عرض کی میںنے یا رسول اللہ صلعم
کمال ہے مجھے خود بخود چکی گھومنے سے تعجب گذرا ہے فرمایا کہ ملائکہ سیاح روی زمین پر رہتے ہیں اور خدا نے
انکو امانت میں آل محمدؐ کے موکل کیا ہے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۵۶ و جامع ترمذی صفحہ ۶ جلد ۲
عن انس ابن مالک ان رسول اللہ صلعم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا خرج
لصلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا انصار وابو الطبرانی انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسولخدا
وفی اسعاف الراغبین مثلہ
گذر کرتے تھے باب فاطمہ پر چھہ مہینا تک اور جب واسطے نماز فجر کے نکلتے فرماتے تھے ای اہلبیت اور
تلاوت کرتے تھے آیہ تطہیر کو ترمذی صفحہ ۲۴۹ عن عائشۃ ام المومنین قالت ما رایت

اَشْبَہَ سَمْتًا وَدَلًّا وَھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ؐ فِیْ قِیَامِھَا وَقُعُوْدِھَا مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ ؐ قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ ؐ قَامَ اِلَیْھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ
وَکَانَ النَّبِیُّ ؐ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِھَا فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا ام المومنین
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مینے کسیکو شبیہ تر و گفتگو و رفتار و سخاوت مین ساتھ رسول خدا ؐ کے
قیام و قعود مین فاطمہ سے ندیکھا اور جب سیدہ نزد پدر آئین جناب نبی ؐ اوٹھہ کھڑے ہوتے اور بوسہ دیتے بجای
خود بٹھلاتے اور جب جناب نبی ؐ نزد سیدہ داخل ہوتے آپ اوٹھہ کھڑی ہوتین اور بیٹھاتین بجای خود اور بوسہ
دیتین مسلم صفحہ ۲۹۱ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ ؐ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُغَادِرْ مِنْھُنَّ امْرَاَۃً
فَجَاءَتْ فَاطِمَۃُ تَمْشِیْ کَاَنَّ مِشْیَتَھَا مِشْیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؐ فَقَالَ مَرْحَبًا یَا بُنَیَّتِیْ فَاَجْلَسَھَا
عَنْ یَمِیْنِہٖ اَوْ عَنْ شِمَالِہٖ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ جمع ہوئین زنان نبی ؐ اور کوئی نہ اوٹھین
نہین کہ ناگاہ آئین فاطمہ ؑ اور اسطرحپر چلتی تھین کہ جسطرحپر رسولخدا ؐ چلتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ ای
بیٹی اور اپنے دہنے اور روبرو بٹھلاتے تھے ترمذی و بخاری و مسلم قَالَ لَھَا اَوَمَا تَرْضَیْنَ
اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ اَفْضَلُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فرمایا
رسول خدا ؐ نے کہ تم راضی نہین ہو کہ ہو تم سردار زنان عالم کے اور بروایت احمد بن حنبل فرمایا کہ افضل زنان اہل
جنت کے ہین سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۵۶ وَرَوَی الْحَافِظُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ بِسَنَدِہٖ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ
الْخُشَنِیِّ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِذَا قَدِمَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ
رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ فَاطِمَۃَ ؑ ثُمَّ یَاْتِیْ اَزْوَاجَہٗ روایت کی حافظ ابن عبدالبر نے ابو ثعلبہ سے کہ معمول
تھا جناب رسولخدا ؐ کا کہ جب تشریف لاتے کسی جنگ یا سفر سے پہلے مسجد مین آتے اور دو رکعت نماز
پڑھتے بعدہ فاطمہ ؑ اور بعدہ ازواج آتے بخاری جلد ۶ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ ؐ قَالَ فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ فرمایا رسولخدا ؐ نے کہ فاطمہ پارہ لحم میری ہی
جسنے آزردہ کیا اوسکو گویا مجھے آزردہ کیا مسلم ۲ جلد عَنْ عَائِشَۃَ رض فَقَالَ یَعْنِیْ رَسُوْلَ
اللّٰہِ ؐ یَا فَاطِمَۃُ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ
ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فرمایا رسول خدا ؐ نے کہ آیا تم راضی نہین ہوگی کہ تم سردار زنان مومنین اور سردار زنان اس
امت کے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۵۶ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۱۳۱ اَفْقَدْ وَرَدَ مَرْفُوْعًا

اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ فَطَمَهَا وَذُرِّيَّتَهَا عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ
الْحَافِظُ الدِّمَشْقِيُّ وَرَوَى الْغَسَّانِيُّ مَرْفُوعًا اِنَّمَا سُمِّيَتْ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَفْطَمَهَا وَمُحِبِّيْهَا
عَنِ النَّارِ وَكَانَ تَزْوِيْجُهَا بِاَمْرِ اللّٰهِ وَوَحْيِهٖ سیدہ نام فاطمہؑ کا اسوجہ سے ہوا کہ وہ جدا کنندہ
ہے ذریت اور محبان کی بروز قیامت ہیں اور تزویج آپ کی بوحی الٰہی تہے اسعاف الراغبین
صفحہ ۱۶۹ اَوْرَدَ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا سَافَرَ اٰخِرُ
عَهْدِهٖ اٰتِيْ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ لَهٗ صلعم اِذَا قَدِمَ کہا کہ رسول اللہؐ نے جب عزم سفر
کیا آتے نزد فاطمہؑ اور پہلے رخصت ہونیوالون مین رسول اللہؐ ہوتے تہے اَيْضًا فِيْهِ وَرَوٰى مِنْ
طُرُقٍ عَدِيْدَةٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ نَادٰى
مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَا اَهْلَ الْجَمْعِ نَكِّسُوْا رُؤُوْسَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَى الصِّرَاطِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَى الْجَنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ
الْغَيْلَانِيَّاتِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ تَمُرُّ مَعَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ جَارِيَةٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ
كَمَرِّ الْبَرْقِ فرمایا نبیؐ نے کہ جب روز قیامت ہوگا منادی ندا کریگی بطن عرش سے کہ ای اہل محشر نیچا کرو
سر اپنے اور بند کرو اپنے آنکھونکو تا کہ گذر جاوین فاطمہ صراط پر سے اور بروایتے گذرے طرف جنت کے
اور بروایت ابوبکر کے غیلانیات مین ابوایوب انصاری سے ہے کہ گذرینگے ساتھ ستر ہزار کنیزان حوریہ
کے اور گذر مثل برق کے ہوگا اَيْضًا صفحہ ۱۷۰ اَوْرَدَ الطَّبْرَانِيُّ وَغَيْرُهٗ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ
عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِفَاطِمَةَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضٰى
لِرِضَاكِ فرمایا رسولخداؐ نے کہ ہر آینہ خدا تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے بسبب ناراضی فاطمہؑ کے اور خدا راضی
ہے بسبب خوشنودی فاطمہؑ کے اَيْضًا فِيْهِ صفحہ ۱۷۰ اَوْرَدَ النَّسَائِيُّ اَنَّهٗ صلعم قَالَ اِنَّ
اِبْنَتِيْ فَاطِمَةَ حَوْرَاءُ اٰدَمِيَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمِثْ وَلِذٰلِكَ سُمِّيَتِ الزَّهْرَاءُ
فَاطِمَةُ فَاِنَّهَا لَمْ تَرَ لَهَا دَمًا لَا فِيْ حَيْضٍ وَلَا فِيْ وِلَادَةٍ وَكَانَتْ تَطْهُرُ فِيْ سَاعَةِ
الْوِلَادَةِ وَتُصَلِّيْ فَلَا يَفُوْتُهَا وَقْتٌ قَالَ صَاحِبُ الْفَتَاوَى الظَّهِيْرِيَّةِ الْحَنَفِيُّ
عَنِ الطَّبَرِيِّ فاطمہ حور خصلت تہین اور حیض و نفاس اونکو نہوتا تہا لہذا آپکا نام زہرا ہوا
اَيْضًا فِيْهِ صفحہ ۱۷۱ اَوْرَدَ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لِفَاطِمَةَ قَدْ جَاءَ

إِيَّاكَ خَادِمٌ كَثِيرٌ فَاذْهَبِي فَاسْتَخْدِمِيهِ ثُمَّ أَتَيَا إِلَيْهِ جَمِيعًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا
رَسُولَ اللهِ لَقَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَتْ يَدَايَ وَقَدْ جَاءَكَ اللهُ بِسَعَةٍ فَأَخْدِمْنَا
فَقَالَ وَاللهِ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوِي بُطُونُهُمْ مِنَ الْجُوعِ ثُمَّ قَالَ
أَلَا أُخْبِرُكُمَا بِمَا سَأَلْتُمَانِي فَقَالَا بَلَى فَقَالَ كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبْرِيلُ إِذَا
أَتَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَقْرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمِدَا ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ورواه البخاری ۵ ج صفحہ ۱۶۳ مثلہ حضرت امیر
جناب سیدہ سے کہا کہ تمہارے باپ کے پاس خادم وکنیز بہت آئی ہیں تم واسطے خدمت کے مانگو جناب
جناب سیدہ نے آکر پدر بزرگوار سے کہا کہ مینے اسقدر چکیاں پیسی ہیں کہ دونو کف دست مین آبلہ ہو گیا ہے
اور خدا نے آپکو خادم عنایت کیا ہے کچھہ اوسمین سے مجھے عنایت فرمائیے جواب دیا کہ قسم بخدا تمکو نہ دونگا اور بہتر
شے تمکو تعلیم کرون جو جبرئیل نے بتلایا ہے یعنے تم خواب کیوقت آیۃ الکرسی و سبحان اللہ ۳۳ بار والحمد للہ
۳۳ مرتبہ واللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھا کرو نزد شیعہ اسکا نام تسبیح زہرا ہے اور ہر نماز کے آخر مین پڑھتی ہیں
نور العين في مشهد الحسين ابو اسحاق اسفرائني وَرَوَى عَنْ آلِ الْبَيْتِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ
قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَأْتِي فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نِيَاقِ الْجَنَّةِ خِطَامُهَا
مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ قَوَائِمُهَا مِنْ زُمُرُّدٍ أَخْضَرَ ذَنَبُهَا مِنْ مِسْكٍ أَذْفَرَ عَلَيْهَا مِنْ
يَاقُوتٍ أَحْمَرَ وَعَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ نُورٍ يُرَى بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا وَعِنْدَ دَاخِلِهَا
عَفْوُ اللهِ وَخَارِجُهَا رَحْمَةُ اللهِ وَعَلَى رَأْسِهَا تَاجٌ مِنَ النُّورِ وَلَهُ سَبْعُونَ رُكْنًا
كُلُّ رُكْنٍ مُرَصَّعٌ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَعَنْ
يَمِينِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَعَنْ يَسَارِهَا مِثْلُهُمْ وَجِبْرَئِيلُ آخِذٌ بِخِطَامِ
النَّاقَةِ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ فَيَغُضُّونَ
أَبْصَارَهُمْ حَتَّى تُجَاوِزَ عَرْشَ رَبِّهَا وَتَزُجَّ بِنَفْسِهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَتَقُولُ إِلٰهِي
وَسَيِّدِي مَوْلَايَ أَحْكُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ ظَلَمَنِي وَقَتَلَ وَلَدِي فَإِذَا النِّدَاءُ مِنْ
قِبَلِ اللهِ تَعَالَى يَا حَبِيبَتِي وَابْنَةَ حَبِيبِي وَاشْفَعِي تُشَفَّعِي فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي
لَا يُجَاوِزُنِي ظُلْمُ ظَالِمٍ فَتَقُولُ إِلٰهِي وَسَيِّدِي مَوْلَايَ ذُرِّيَّتِي وَشِيعَتِي

وشیعة ذریتی فاذا النداء من قبل الله تعالی این ذریة فاطمة وشیعتها و
شیعة ذریتها ومحبیها ومحب ذریتها فیقولون وقد احاطت بهم ملائکة
الرحمن یا ربنا فتقودهم فاطمة حتی تدخلهم الجنة وهی اخذة بقمیص الحسین ع
وهو ملطخ بالدم وقد تعلقت بقوائم العرش وهی تقول احکم بینی وبین قاتل
ولدی الحسین فیوخذ بها ویقال لها ویل لمن شفعاؤه خصماؤه جناب سیده بروز جنت
ناقہ جنت پر سوار ہونگی اور تاج نور سر پر ہوگا اور ستر ہزار یمین دلیار ہون گے اوسکے رکن مہار گیر جبریل
ہونگے اور میدان قیامت مین آواز دین گے کہ آنکھین اپنی بند کرو کہ فاطمہ گذر کرین اور قریب عرش الٰہی
کے استغیث ظلم اعدا دین کہ جو اوپر گذرا اور انتقام ظلم اولاد خود کی طالب ہونگے خدا فرمایگا ای حبیبہ تم شفاعت
جسکی چاہو کرو قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی ظالم تمہارا رستگار نہوگا تب جناب سیدہ کہین گے کہ
الٰہی میرے شیعون کی گناہ ہو نکو بخشدیے خدا حکم دیگا ای ملائکہ چھوڑدو اختیار ہے فاطمہ کو جسکو چاہین
داخل جنت کرین کنوز الحقایق حرف الیا یا فاطمة اصبری علی مرارة الدنیا ای فاطمہ
صبر کرو تلخی دنیا پر جامع الصغیر للسیوطی سیدة نساء اہل الجنة اربع مریم وفاطمة
وخدیجة وآسیة جامع الصغیر ا جلد صفحہ ۷۰ ان الله امرنی ان ازوج فاطمة
من علی ؛ باب ۳ سی ام در بیان فضایل حضرت ام المومنین عائشہ وحفصہ رض مع عذرات
شیعہ ؛ بخاری ۵ جلد صفحہ ۶۷ عن عائشة ام المومنین رض قالت استاذنت النبی ص
فی الجهاد فقال جهادکن فی الحج قسطلانی ۵ جلد صفحہ ۶۷ قال ابن بطال ان
النساء لا یجب علیهن الجهاد لانهن لیس من اهل القتال للعدو فلذا کان
الحج افضل لهن فرمایا رسول خدا نے کہ عورتون سے جہاد ساقط ہے اونکو اجازت نہی تکلیف
صرف حج تک ہے تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۲۰۷ سورہ احزاب پارہ ۲۲ یا ایها النبی ص
قل لازواجك ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتها فتعالین امتعکن
واسرحکن سراحا جمیلا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة
الاولی ورایات ۳ قال لعائشة انی ذاکر لك امرا ولا علیك ان تعجلی
فیه حتی تستامری ابویك ثم قرأ علیها القرآن فقالت افی هذا استامر

نوسی فانی اُرید اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ ثم قالت لا تخبر ازواجک انی
اخترتک فقال انما بعثنی اللہ مبلغا ولم یبعثنی متعنتا اما حکم التخییر فی الطلاق
فان قال لہا اختاری فقالت اخترت نفسی او قال اختاری نفسک فقالت
اخترت صفحہ ۲۰۸ الیضافیہ قیل الاولی جاہلیۃ الکفر والاخری الفسوق
والابتداع فی الاسلام وقیل ان ہذہ اولی لیست لہا اخری بل معناہ
تبرج الجاہلیۃ القدیمۃ وکانت المرأۃ تلبس درعا من اللؤلؤ فتمشی
وسط الطریق تعرض نفسہا علی الرجال **تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحہ ۷۱۵** وآ
اہل العلم الی انہ لم یکن تفویض الطلاق وانما خیرہن علی انہن اذا
اخترن الدنیا فارقہن لقولہ تعالی فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا
بدلیل انہ لم یکن جوابہن علی الفور فانہ قال لعائشۃ لا تعجلی حتی تستشیری
ابویک فی تفویض الطلاق یکون الجواب علی الفور وذہب قوم الی انہ کان
تفویض الطلاق لو اخترن انفسہن کان **تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۷۹** اطلا
من غیر ضرار وبدعۃ روی انہن سألنہ ثیاب الزینۃ وزیادۃ النفقۃ فنزلت
فبدأ بعائشۃ فخیرہا فاختارت اللہ تعالی ورسولہ **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۳**
جلد ۲ حفصۃ بنت عمر کانت قبل رسول اللہؐ تحت خنیس بن حذافۃ السہمی
البدری ماتت فی خلافۃ عثمان رض طلقہا النبیؐ فامرہ جبریل بمراجعتہا
بخاری ۶ جلد صفحہ ۳۸۳ عن الاسود قال ذکر عند عائشۃ اوصی الی علی فقالت
من قالہ لقد رأیت النبیؐ وانی لمسندتہ الی صدری فانخنث فمات فکیف
اوصی الی علی رض **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۳۱** روی ابن ابی شیبۃ وابو یعلی والنسائی
فی الکبری عن ام سلمۃ رض قالت والذی احلف بہ ان کان علی رض لاقرب الناس
برسول اللہؐ قالت کان رسول اللہؐ یوم قبض فی بیت عائشۃ رض فجعل رسول
اللہؐ غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی قالت فاظنہ کان بعثہ فی حاجۃ قالت
فجاء بعد فظننا ان لہ الیہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت

مِنْ اَدْبَارِهِمْ فَاَکَبَّ عَلَیْهِ عَلَیْهِ فَجَعَلَ یُسَارُّهٗ وَیُنَاجِیْهِ حَتّٰی قُبِضَ مِنْ یَوْمِهٖ
ذَالِکَ اُمُّ سَلْمَۃَ رض ترجمہ آیت اے نبی کہہ تو اپنی بیبیان عائشہ اور حفصہ سے کہ اگر تمکو لذت دنیا
وزینت اموال دنیا کی طلب ہے آؤ ہم تمکو طلاق دیوین اور گھرون بین اپنے رہا کرو اور مثل زنان کا فرہ
کے رفتار نہ اختیار کرو۔ جب مال غنیمت جہاد سے آیا کرتا تھا ام المومنین اوسمین سے لینے بین زور و حسد
کرتی تھین اور عائشہ نے حکم الٰہی سنکر کہا ہم باز آئے اور حفصہ کو طلاق رجعی دیا تھا اور ام المومنین کو
کدورت و غبار بجانب حضرت امیر علیہ السلام روایت وصیت سے معلوم ہوتا ہے سورہ تحریم فَلَمَّا
نَبَّأَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۷۲ اَیْ فَلَمَّا اَخْبَرَتْ حَفْصَةُ بِالْحَدِیْثِ
اَیْ عَلٰی اَفْشَائِهٖ معالم التنزیل بغوی صفحہ ۹۱۹ اَخْبَرَتْ بِهٖ حَفْصَةُ عَائِشَةَ
تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صفحہ ۴۳۵ وَاِنَّمَا عَرَضَ ذِکْرَ خِیَانَةِ حَفْصَةَ فِیْ وُجُوْدِ
الْاِنْبَاءِ ثُمَّ وَبَّخَ عَائِشَةَ رض وَحَفْصَةَ عَلٰی طَرِیْقَةِ الْاِلْتِفَاتِ قَائِلًا اِنْ تَتُوْبَا
اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا اَیْ فَقَدْ وُجِدَ مِنْکُمَا مَا یُوْجِبُ التَّوْبَةَ وَهُوَ مَیْلُ
قُلُوْبِکُمَا عَنْ اِخْلَاصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص مِنْ حُبِّ مَا یُحِبُّهٗ وَبُغْضِ مَا یَکْرَهُهٗ تفسیر کبیر
رازی ۸ جلد صفحہ ۲۳۳ اَیْ اَخْبَرَتْ بِهٖ عَائِشَةَ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ عَلٰی قَوْلِ حَفْصَةَ
حفصہ و عائشہ رض نے افشاء راز رسول اللہ ص کا کیا سورہ تحریم اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ
قُلُوْبُکُمَا بیضاوی صفحہ ۳۷۲ جلد ۳ خِطَابٌ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رض عَلَی الْاِلْتِفَاتِ
لِلْمُبَالَغَةِ فِی الْمُعَاتَبَةِ فَقَدْ وُجِدَ مِنْکُمْ مَا یُوْجِبُ التَّوْبَةَ وَهُوَ مَیْلُ قُلُوْبِکُمَا
عَنِ الْوَاجِبِ مِنْ مُخَالَصَةِ الرَّسُوْلِ ص بِحُبِّ مَا یُحِبُّهٗ وَکَرَاهِیَّةِ مَا یَکْرَهُهٗ معالم
التنزیل صفحہ ۹۱۹ اَیْ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلَی النَّبِیِّ ص بِالْاِیْذَاءِ یُخَاطِبُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا اَیْ زَاغَتْ وَمَالَتْ عَنِ الْحَقِّ وَاسْتَوْجَبْتُمَا التَّوْبَةَ تفسیر کبیر رازی جلد
صفحہ ۲۳۳ خِطَابٌ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَالتَّوْبَةُ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ص
بِالْاِیْذَاءِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا اَیْ عَدَلَتْ وَمَالَتْ عَنِ الْحَقِّ وَهُوَ حَقُّ الرَّسُوْلِ ص
وَذَالِکَ حَقٌّ عَظِیْمٌ یُوْجَدُ فِیْهِ اِسْتِحْقَاقُ الْعِقَابِ بِاَدْنٰی تَقْصِیْرٍ ترجمہ آیت اے
عائشہ رض و حفصہ تم دونو توبہ کرو طرف خدا کے ہر آئینہ سخت ہوگیا قلب تم دونو کا مفسرین سے کہتے ہیں

کہ یہہ عتاب وعقاب الٰہی سے ہے بسبب ایذاء وافشاء راز رسولؐ کے قسطلانی ۶ جلد صفحہ ۷۸ ۳ فخرج حلہ
وھو بین الرجلین یخط رجلاہ فی الارض بین عباس بن عبد المطلب وبین
رجل اخر قال عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود فاخبرت عبد اللہ
بن عباس بالذی قالت عائشۃ فقال لی عبد اللہ بن عباس ھل تدری من
الرجل الاخر لم تسم عائشۃ قال عبد اللہ قلت لہ لا ادری قال ابن
عباس ھو علی بن ابیطالبؑ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیرؑ کا نام بحقارت
وکدورت باطنی کے رجل کہا سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۵۶ ۴ قال ابن عباس رض الرجل الذی
لم تسمہ علی بن ابیطالبؑ ای فانہ کان بینا وبین علی ما یقع بین الاحماء وقد
صرحت بذلک لما ارادت ان تتوجہ من البصرۃ بعد انقضاء وقعۃ الجمل وخرج
الناس ومن جملتھم علیؑ لتودیعھا حیث قالت واللہ ما کان بینی وبین علی فی
القدیم الا ما یکون بین المرأۃ واحمائھا فقال علی ایھا الناس صدقت واللہ وبرت
ما کان بینا وبینھا الا ذلک وانھا الزوجۃ نبیکم فی الدنیا والاخرۃ مجالس المومنین
قاضی نور اللہ شوستری صفحہ ۴۴ وانچہ از خبث وفحش درمادہ عائشہ نسبت بشیعہ کردہ اند حاشا
ثم حاشا کہ ہرگز واقع باشد چہ نسبت فحش با کافہ آدمیان حرام ست چہ جای حرم حضرت پیغمبرؐ
اما چون عائشہ مخالفت امر وفرمان قرآن فی بیوتکن نمودہ بصرہ آمدہ وبحرب حضرت امیرؑ اقدام نمودہ وبحکم
حدیث حربک حربی کہ فریقین در مناقب حضرت امیرؑ روایت نمودہ اند حرب حضرت امیرؑ حرب پیغمبرؐ یقینست
مقبول نیست بنا برین مورد طعن شدہ واین ضعیف در کتاب حدیثے از کتب شیعہ دیدہ کہ عائشہ در خدمت
حضرت امیرؑ از حرب توبہ کردہ ہر چند قصہ حرب متواترست وحکایت توبہ خبر واحد اما بر تقدیر وقوع بعد از
خرابی بصرہ وقتل چہل ہزار نفس چنانکہ گفتہ اند از صحابہ وغیرہم اگر آن توبہ مقبول باشد لعن او از برای
حرب نباید کرد۔ قاضی صاحب نے نام راوی کا نہیں لکھا ہے اکثر روایتیں اہلسنت کی ہی اور بعض روایت
محمول بہ تقیہ بھی کتب شیعہ میں وارد ہوئی اور اگر یہہ امر محقق ہوتا کب اہل سنت اسکے اثبات سے
باز رہتے اور بالغرض والتسلیم خبر واحد مورث ظن ہے اور تسلیم کرلینا اس توبہ کا کسطرح معلوم ہو
یہہ کب قاضی صاحب نے لکھا ہے سورہ تحریم پ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ

نوح وامرأة لوط كانتا تحت عبدين من عبادنا صالحين فخانتاهما فلم يغنيا عنهما
من الله شيئا وقيل ادخلا النار مع الداخلين تفسیر کبیر امام رازی ۸ جلد صفحہ ۲۳
وفي ضرب هذين التمثيلين تعريض بأمي المؤمنين هما حفصة وعائشة لما
فرط منهما وتحذير لهما على أغلظ وجه وأشده لما في التمثيل من ذكر الكفر
تفسیر کشاف ۲ جلد صفحہ ۵۰۴ وفي طي هذين التمثيلين تعريض بأمي المؤمنين
المذكورتين في أول السورة وما فرط منهما من التظاهر على رسول الله ؐ بما
كرهه تفسیر ابن عباس أخبرت حفصة بسر النبي ؐ عائشة أن توبا إلى الله
يا عائشة ويا حفصة من إيذائكما رسول الله ؐ ومعصيتكما له ثم خوف
عائشة وحفصة لإيذائهما النبي بامرأة نوح وامرأة لوط فقال ضرب
الله مثلا للذين كفروا امرأة نوح وامرأة لوط ترجمہ آیت خدا تمثیلاً
کہتا ہے کہ مثال ہے اون عورتون کی جو کافر ہوگئے مثل زن نوح وزن لوط کے کہ تحت مین تہے
دو عبد صالح کے تھین اور خیانت کرلی تھین یعنی افشار راز رسول کرلی تھین اور پیغمبران ممدوح اون کے
ایذا وآلام وصدمات سے ہرگز آرام وعافیت نپایا لہذا حکم دیا گیا کہ تم دونو داخل ہو نار مین ہمراہ ناریون کے
مفسرین کہتے ہین کہ یہان تشبیہ اور تنبیہ ساتھ حضرت عائشہ وحفصہ کے ہے کہ افشار راز وآزار نبی ؐ
مین رہتی تھین مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۹۴ عن عائشة قالت سمعت رسول الله ؐ يقول
لا يذهب الليل والنهار حتى تعبد اللات والعزى فقلت يا رسول الله ؐ
إن كنت لأظن حين أنزل الله هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق
إلى قوله ولو كره المشركون أن ذلك تاما قال إنه سيكون من ذلك ما
شاء الله ثم يبعث الله ريحا طيبة فتوفى كل من في قلبه مثقال حبة من خردل
من إيمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون إلى دين آبائهم فرمایا رسول خدا نے
دنیا ختم نہوگی جب تک کہ تم ای عائشہ لات وعزی کو نہ پوجو کہا ام المومنین نے ای رسول ؐ مجھے
گمان تہا کہ جو مشرف باسلام ہوا وہ رستگار ہے فرمایا حضرت ؐ نے کہ عنقریب میری گفتہ مطابق واقع
ہوگا یعنی جسکے قلب مین برابر دانہ خردل کے ایمان ہو وہ برقرار وسالم رہیگا [illegible] بعد از موت جسکی

قلب میں ہوا ہو اللہ عزوجل سے کہ ایمان ہوگیا ہے بظاہر مومن ہوا ہوا ہے دین ابا رکفار میں داخل ہوتا ہے
مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۹۴ عن ابن عمر قال خرج رسول اللہؐ من بیت عائشۃ فقال
رأس الکفر من ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان یعنی المشرق بخاری ۵ جلد صفحہ ۱۶
عن عبد اللہ بن قال قام النبیؐ خطیبا فاشار نحو مسکن عائشۃ فقال
ھھنا الفتنۃ ثلاثا من حیث یطلع قرن الشیطان فرمایا رسول خداؐ نے طرف خانہ عائشہ کے
تین بار کہ اسجگہ شاخ ابلیس کی ہے قسطلانی ۱۰ جلد صفحہ ۱۵۹ وعند الطبرانی ان
اول ما وقعت الحرب ان صبیان العسکرین تسابوا ثم ترامو ایوم الجمل جنگ جمل
مین اہل لشکر طرفین سے اپنے مخالفین پر لعنت کرتے تھے مشکوۃ صفحہ ۴۵۶ عن عبد اللہ بن
عمر قال قال رسول اللہؐ ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاھا فی النار
اللسان فیھا اشد من وقع السیف رواہ الترمذی وابن ماجۃ مشکوۃ
صفحہ ۵۵۰ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ جالسا فسمعنا لغطا وصوت
صبیان فقام رسول اللہؐ فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولھا فقال یا عائشۃ
تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہؐ فجعلت انظر الیھا
ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر
منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنھا فقال رسول اللہؐ انی لانظر
الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر رض قالت فرجعت رواہ الترمذی
عائشہ رض کہتی ہین کہ رسول اللہؐ بیٹھے تھے کہ ہملوگون نے ایک شور و غل کی آواز سنا اور آواز لڑکیونکی
کہ رسول اللہؐ اوٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھا کہ زنان حبشیہ اور لڑکیان گرد و پیش اونکی ہین فرمایا کہ ای
عائشہ رض آؤ اور دیکھو تماشا ہم آئے اور ہم نے مونڈھا رکھا دوش رسول اللہؐ پر اپنی ڈھوڈی اور تماشا
دیکھا کرتی تہی اور فرمایا تم ای عائشہ سیر ہوئی ہم نے کہا کہ نہین اس غرض سے کہ دیکھین کسقدر رسول اللہؐ کو
مجہسے محبت ہے ناگاہ پہونچے عمر رض اور بہیڑ بہاگی فرمایا رسول اللہؐ نے کہ ہم دیکھتے ہین کہ شیاطین جن
و انس سب عمر رض سے بہاگتے ہین اور ہم اوتر آئے بخاری ۲ جلد صفحہ ۱۷۱ عن عائشۃ ان النبیؐ
قال لھا اریتک فی المنام مرتین اری انک فی سرقۃ من حریر ویقول ھذہ

و أتك فاكشف فاذا ھی فاقول ان یک ھذا من عند اللہ یمضیہ ٭ عایشہ کہتی ہین
رسول اللہ نے فرمایا کہ تمکو خوابمین مینے دو بار دیکھا کہ پارچہ حریر پر تم لپیٹی ہوئی ہو اور فرشتہ نے کہا
یہہ زوجہ آپکی ہین اور انکہین کہل گئی تب مینے کہا دلمین کہ اگر یہہ خواب از جانب خدا ہے تب وہ زوجہ
ہوگی اور اگر خواب شیطانی ہے تب نہ ہوگی بخاری ۲ جلد صفحہ ۱۷۱ قالت عائشۃ فمات فی الیوم
الذی خالط ریقہ ریقی ثم قالت دخل عبد الرحمن ابن ابی بکر ؓ ومعہ سوال
یستن بہ فنظر الیہ رسول اللہ ؐ فقلت لہ اعطنی ھذا السوال یا عبد الرحمن
فاعطانیہ فقضمتہ ثم مضغتہ فاعطیتہ رسول اللہ ؐ فاستن بہ وھو مستند
ام المومنین عائشہ کہتی ہین کہ بروز وفات رسولخدا ؐ کے میرا لعاب دہن مبارک مین رسول ؐ کے مل گیا
یعنی ناگاہ عبد الرحمن مسواک لئے ہوئے آئے اور حضرت ؐ نے بنظر رغبت اوسکو دیکھا اور مینے کہا
اسے تب مجھے دو مینے چبایا اور حضرت ؐ کو دیا اور حضرت ؐ نے دانتوں پر رگڑا مدارج النبوت صفحہ ۵۰۹
سکرات آسان شد بوجہ مضغ مسواک عائشہ بخاری ۱ جلد صفحہ ۶۳ ان عائشۃ قالت لقد
رایت رسول اللہ ؐ یوما فی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون فی المسجد ورسول
اللہ ؐ یسترنی بردائہ انظر لعبھم والا تمم ام المومنین عائشہ بیان کرتی ہین کہ دیکھا
مینے رسول اللہ ؐ کو در حجرہ پر اور زنان حبشیہ لہو لعب مسجد مین کرتی تہین اور رسول ؐ نے مجھے ردا
مبارک مین چہپاکر اونکا رقص و بجانا آلات غنا کا دیکہلاتے تہے قسطلانی ۱۰ جلد صفحہ ۵۳ انما
اشار الی المشرق لان اھلہ یومئذ اھل کفر فاخبر ان الفتنۃ یکون
من تلک الناحیۃ وکذا وقع فکان وقعۃ الجمل و وقعۃ صفین ثم ظھور
الخوارج فی ارض نجد والعراق وما وراء النھر من المشرق حدیث عایشہ رض مین
مشرق سے اشارہ ہے واقعہ جنگ جمل و صفین و نہروان پر کہ وہ لوگ بسبب جنگ حضرت امیر ؑ کے
کفر سے تہے صواعق محرقہ ابن حجر مکی ومن سب عائشۃ ففیہ قولان احدھما
قتل والاخر کسائر الصحابۃ یجلد حد المفتری جو شخص لعن کرے حضرت عایشہ پر وہ
قتل کیا جاوے یا تازیانہ مارا جاوے قسطلانی ۶ جلد صفحہ ۳۷۳ عن الحسن البصری
عن ابی بکرۃ قال نفعنی اللہ بکلمۃ سمعتھا من رسول اللہ ؐ ایام الجمل

بعض ما كذّبت ام ان الحق بِاصحابِ الجمل حسن بصری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فر
کہ عائشہ بروز جنگ جمل کے برسر حق ہونگی یہہ قول خلاف اجماع اہل سنت کے ہے موطا صفحہ
عن عائشةَ اِنَّ النبیَّ صلعم قَالَ اَلَمْ تَرَی اِنَّ قومکِ حِینَ بَنُوا الکعبةَ اِقتصَ
عَلٰی قواعدِ ابراهیمَ قالتْ فقلتُ یا رسولَ اللّٰهِ صلعم اَفَلَا تَرُدَّهَا عَلٰی قوا
ابراهیمَ قالَ لَوْ لَا حِدْثانُ قومِکِ بِالکفرِ لَفَعَلْتُ قالَ فقالَ عبدُ اللّٰ
بنُ عمرَ لَئِنْ کانتْ عائشةُ رض سَمِعَتْ هٰذا مِنْ رسولِ اللّٰهِ صلعم ما ا
رسولَ اللّٰهِ صلعم تَرَکَ اِسْتِلَامَ الرُّکنَینِ اللَّذَینِ یَلِیَانِ الحِجْرَ اِلَّا اِنَّ البیتَ
لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قواعدِ ابراهیمَ عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ آیا تمنے نہیں دی
کہ تمہارے قوم نے جب کعبہ کو بنایا کم کردیا حدود ابراہیم سے کہا کہ ای رسول اللہ صلعم آپ موا
حدود ابراہیم کے بنائے فرمایا کہ اگر قوم تمہارے مجھے متہم نکرتے تب میں بناتا تحفة الاخیا
مولوی عبد الحی لکھنوی صفحہ ۲ خُذُوا شَطْرَ دِینِکُمْ عَنِ الحُمَیْرَاءِ اَیْ عائشةَ رض
کما فی مختصرِ لابنِ حاجبِ نیسندفع بِاَنَّهَا ضعیفةٌ امّا ضعفُ الاوّلِ فـ (وفی اصابة ابن حجر شله)
قالَ احمدُ حدیثٌ لَمْ یَصِحَّ وَالبزّارُ لَا یَصِحُّ مثلُ هٰذا الکلامِ عن رسولِ اللّٰ
وَامّا الثّانی فلِمَا قالَ الذّهبیُّ هُوَ مِنَ الاحادیثِ الواهیةِ وقالَ السّبکیُّ
شیخُهُ کُلُّ حدیثٍ فیهِ لفظُ الحُمَیْرَاءِ لَا اَصْلَ لَهٗ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اخذ کرو د
حمیرا سے یعنی عائشہ رض سے محدثین کہتے ہیں کہ یہہ حدیث وضعی ہے شرح مقاصد سعد الدین تفتا
اِنَّ ما وقعَ بینَ الصّحابةِ مِنَ المشاجراتِ عَلَی الوجهِ المسطورِ فی کتبِ التّوا
وَالمذکورِ عَلَی الثّقاتِ یدلُّ بظاهرهِ عَلٰی اَنَّ بعضهم قد حادَ عن طریقِ الحقِّ وبلغَ حدَّ الظّلمِ والفسقِ وکانَ الباعثُ لهُ الحقدُ والعنادُ والحسدُ واللّدادُ وطلبُ الرّیاسةِ والمیلُ اِلَی
اللّذّاتِ وَالشّهواتِ اِذْ لَیسَ کُلُّ صحابیٍّ معصوماً وَلَا کُلُّ مَنْ لقیَ النّبیَّ صلعم بالخ
موسوماً اِلَّا اِنَّ العلماءَ لِحُسْنِ ظنّهم بِاَصحابِ رسولِ اللّٰهِ صلعم ذکروا لها محا
وتاویلاتٍ بِها یلیقُ اَوْ ذهبوا اِلٰی اَنّهم محفوظونَ عمّا یوجبُ التّضلی
وَالتّفسیقُ صوناً لِعقائدِ المسلمینَ عَنِ الزّیغِ والضّلالةِ فی حقِّ کبارِ الصّحا
سیّما المهاجرونَ منهم والانصارُ والمبشّرینَ بالثّوابِ فی دارِ القرارِ وا

نمبر ۲۳

ما جری بعدهم من الظلم علی أهل بیت النبی ؐ فمن الظهور بحیث لا مجال
للإخفاء ویبقی سوء عملهم علی کر الشهور ومر الدهور فلعنة الله
علی من باشر أو أمر أو رضی أو سعی ولعذاب الآخرة أشد وأبقی فإن
قیل فمن علماء المذهب من لم یجوز اللعن علی یزید مع علمهم بأنه یستحق
ما یربو علی ذلك ویزید قلنا تحامیاً علی أن یرتقی إلی الأعلی فالأعلی
کما هو شعار الروافض علی ما یروی فی أدعیتهم ویجری فی أندیتهم فرأی
المعتنون بأمر الدین إلجام العوام بالکلیة طریقاً إلی الاقتصاد فی الاعتقاد
بحیث لا تزل الأقدام عن السواء ولا تضل الأفهام بالأهواء وإلا
فمن الذی یخفی علیه الجواز والاستحقاق وکیف لا یقع علیه الاتفاق
تفتازانی کہتے ہیں کہ بیشک حسد وبغض وتفسیق بعض امور میں صحابہ سے ہوئی اور مثل شعار روافض
کے یزید کو وبعدہم ادعیات میں لعن اہلسنت کو نکرنا چاہیئے صحابہ سے جو کچھ کہ رنج ملال وقوع میں آیا اور
کتب تاریخ ثقات میں مذکور ہے کسیکی مجال نہیں ہے کہ اسکا انکار کرے یا اسکو اخفا سے کرے
اور حق یہہ ہے کہ بعض صحابہ بسبب حب مال دنیا وبعض ظلم کے دائرہ اعتدال سے متجاوز ہوگئے اور بعض
اسکا طلب ریاست ہے اور ہر اصحاب معصوم نہیں ہیں اور علمار نے بسبب حسن ظن کے محامل نیک
اور تاویل اون خطار وفسق کی پیدا کیا ہے اور بعد زمن صحابہ کبار کے جو کچھ ظلم اہلبیت نبی ؐ پر ہوا وہ ظلم
ظاہری ہے اور لعنت خدا کی اوسپر تا روز قیامت اور یزید پر بعض علمار اہل سنت نے لعن کرنے سے
منع کیا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ یہہ شعار روافض کا ہے شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۹ ثم اعلم
أن العارف السهروردی قال فی الرسالة المسماة بإعلام الهدی
وعقیدة أرباب التقی وأما أصحابه فأبو بکر رض وفضائله لا ینحصر وعمر رض
وعثمان رض وعلی رض ثم قال ومما ظفر به الشیطان من هذه الأمة د
خامر العقائد منه ودنس وصار فی الضمائر حیث ما ظهر من المشاجرة
بینهم فأورثت ذلك أحقاداً وضغائن فی البواطن ثم استحکمت تلك
الصفات وتوارثها الناس فکثفت وتخشنت وجنحت إلی أهواء استحکمت

أصولها وتشعبت فروعها فأيما المبرءُ من الهوى والمعصية اعلم أن الصحا
مع نزاهة بواطنهم وطهارة قلوبهم كانوا وكانت لهم نفوس وللنفو
صفات تظهر فقد كانت نفوسهم تظهر بصفة وقلوبهم منكرة لذلك
فيرجعون إلى حكم قلوبهم وينكرون ما كان عن نفوسهم فانتقل أ
من آثار نفوسهم إلى أرباب نفوس عدموا القلوب فما أدركوا اقتض
قلوبهم وصارت صفات نفوسهم مدركة عندهم للجنسية النفس
فمنعوا تصرف النفوس على الظاهر المفهوم عندهم ووقعوا في بدع
شنيعة أوردتهم كل مورد ردي وجرعتهم كل شراب دني واستحك
عليهم صفاء قلوبهم ورجوع كل أحد إلى الانصاف والإذعان
لما يجب من الاعتراف وكان عندهم اليسير من صفات نفوسهم
لأن نفوسهم كانت محفوفة بأنوار القلوب فلما توارث ذلك
أرباب النفوس المتسلطة الأمارة بالسوء القاهر للقلوب المجر
أنوارها أحدث عندهم العداوة والبغضاء فإن تبلت النصح فامس
عن التصرف في أمرهم واجعل محبتك للكل عن السواء وامسك عن
التفضيل وإن تحامر بالمنك نضل أحدهم على الآخر فاجعل ذلك
من جملة أسرارك فما يلزمك إظهاره ولا يلزمك أن تحب أحدهم
أكثر من الآخر بل يلزمك محبة الجميع والاعتراف لفضل الجميع ويكفيك
في عقيدة السليمة أن تعتقد صحة خلافة أبي بكر رض وعمر رض وعثمان رض وعلي
انتهى ابوبکر رض وعمر رض وعثمان رض وعلی رض کی فضایل احاطہ سے خارج ہے مگر شیطان اس امت پر ظفر یا
ہوا یعنی رنج بسبب طلب ریاست کے دلون مین اصحاب کے پیچیدہ ہوا اور عداوتون سے نفس
اونکے نجس وسیاہ ہوگئے احتجاج طبرسی سے صفحہ ۴۵ در روی أنه تولی ذلك المغیرة
بن شعبة قال وبايع جماعة الانصار ومن حضر من غيرهم وعلي بن
أبي طالب مشغول بجهاز رسول الله ص فلما فرغ من ذلك وصلى ع

رسول الله ص والناس يصلّون عليه من بايع أبا بكر ومن لم يبايع وجلس
علي بن أبي طالب في المسجد فاجتمع إليه بنو هاشم ومعهم الزبير بن العوام
واجتمعت بنو أمية إلى عثمان بن عفان وبنو زهرة إلى عبد الرحمن بن عوف
فكانوا في المسجد مجتمعين إذ أقبل أبو بكر وعمر وأبو عبيدة بن الجراح
فقال ما لنا نراكم حلقاً شتى قوموا فبايعوا أبا بكر فقد بايعته الأنصار
والناس فقام عثمان وعبد الرحمن بن عوف ومن معهما فبايعوا وانصرف
علي وبنو هاشم إلى منزل علي ومعهم الزبير قال فذهب إليهم
عمر في جماعة ممن بايع فيهم أسيد بن حصين وسلمة بن سلامة فالقوم
مجتمعين فقالوا بايعوا أبا بكر فقد بايعه الناس فوثب الزبير إلى سيفه
فقال عمر عليكم بالكلب العقور فاكفونا شره فبادر سلمة بن سلامة
فانتزع السيف من يده فأخذه عمر فضرب به الأرض فكسره و
أحدقوا بمن كان هناك من بني هاشم ومضوا بجماعتهم إلى أبي بكر
فلما حضروا قالوا بايعوا أبا بكر فقد بايعه الناس وايم الله لئن أبيتم ذلك
لنحاكمنّكم بالسيف فلما رأى ذلك بنو هاشم أقبل رجل رجل فجعل يبايع
حتى لم يبق ممن حضر إلا علي بن أبي طالب فقالوا له بايع أبا بكر فقال علي
أنا أحق بهذا الأمر منه وأنتم أولى بالبيعة لي أخذتم هذا الأمر من
الأنصار واحتججتم عليهم بالقرابة من الرسول ص وتأخذونه منا أهل
البيت غصباً ألستم زعمتم للأنصار أنكم أولى بهذا الأمر منهم لمكانكم
من رسول الله ص فأعطوكم المقادة وسلموا لكم الإمارة وأنا أحتج
عليكم بمثل ما احتججتم على الأنصار أنا أولى برسول الله ص حياً
وميتاً وأنا وصيه ووزيره ومستودع سره وعلمه وأنا الصديق الأكبر
أول من آمن به وصدقه وأحسنكم بلاءً في جهاد المشركين وأعلمكم
بالكتاب والسنة وأفقهكم في الدين وأعلمكم بعواقب الأمور وأذربكم

وانتم حسبانا فعلى تنازعونا هذا الامر انصفونا ان كنتم تخافون الله من
انفسكم واعرفوا لنا من الامر مثل ما عرفته لكم الانصار والا فبوؤا بالظلم
وانتم تعلمون فقال عمر مالك باهل بيتك اسوة فقال علي سلوهم
عن ذلك فابتدر القوم الذين بايعوا من بني هاشم فقالوا اما بيعتنا
بحجة على علي ومعاذ الله ان نقول انا نوازيه في الهجرة وحسن الجهاد
والمحل من رسول الله فقال عمر انك لست متروكا حتى تبايع طوعا
او كرها فقال علي احلب حلبا لك شطره اشدد له اليوم ليرد عليك غدا
اذا والله لا اقبل قولك ولا احفل بمقامكم ولا ابايع فقال ابو بكر مهلا
يا ابا الحسن ما نشك فيك ولا نكرهك فقام ابو عبيدة الى علي فقال
يا ابن عم لسنا ندفع قرابتك ولا سابقتك ولا علمك ولا نصرتك
ولكنك حدث السن وكان لعلي يومئذ ثلث وثلثون سنة وابو بكر
شيخ من مشايخ قومك وهو احمل لثقل هذا الامر وقد مضى الامر
بما فيه فسلم له فان عمرك الله يسلموا هذا الامر اليك ولا يختلف
فيك اثنان بعد هذا الا وانت به خليق وله حقيق ولا تبعث الفتنة
في اوان الفتنة فقد عرفت بما في قلوب العرب وغيرهم عليك فقال
امير المؤمنين يا معشر المهاجرين والانصار الله الله لا تنسوا عهد
نبيكم اليكم في امري ولا تخرجوا سلطان محمد من داره وقعر بيته
الى دوركم وقعر بيوتكم ولا تدفعوا اهله عن حقه ومقامه في
الناس فوالله يا معشر الناس ان الله قضى وحكم ونبيه اعلم وانتم
تعلمون بانا اهل البيت احق بهذا الامر منكم ما كان القارئ منكم
لكتاب الله الفقيه في دين الله المضطلع بامر الرعية والله انه لفينا لا
فيكم فلا تتبعوا الهوى فتزدادوا من الحق بعدا وتفسدوا قديمكم
بشر من حديثكم فقال بشير بن سعد الانصاري قطعا الامر لابي بكر

لجماعة الانصار يا ابا الحسن لو كان هذا الكلام سمعته منك الانصار
بتّ بها الانتظام لالابي بكر ما اختلف فيك اثنان فقال علي يا مولاي
ادع الرسول وهو مسجّى لا اواريه واخرج انازع في سلطانه والله ما
احدا يسمو له وينازعنا اهل البيت فيه ويستحيل ما استحللتموه ولا
ان رسول الله ترك يوم غدير خم لاحد حجة ولا لقائل مقالا
نشدت الله رجلا سمع رسول الله يوم غدير خم من كنت مولاه فعلي
مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل
من خذله ان يشهد الان بما سمع قال زيد بن ارقم فشهد اثنى عشر
رجلا بدريا بذلك وكنت ممن سمع القول من رسول الله فكتمت
الشهادة يومئذ فذهب بصري قال وكثر الكلام في هذا المعنى وارتفع
الصوت وخشي عمر ان يصغي الناس الى قولك فنسخ المجلس وقال ان
الله يقلب القلوب ولا تزال يا ابا الحسن ترغب عن الجماعة فانصرفوا يومهم

پس یہہ روایت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ عمر رض نے امامت سے حضرت امیر ع کے
انکار نہین کیا یعنی یہہ نہین کہا کہ آپ جو دعوی امامت کا کرتے ہین اور دلایل اپنے دعوی پر پیش
کرتے ہین وہ احادیث غلط ہین یا مطلب اوسکا دوسرا ہے اور دعوی آپکا غلط ہے اور ہم امام ہین
بلکہ اقرار کیا کہ تمامی دعوی آپ کا صحیح ودرست ہے مگر آپ کم سن ہین اور ابو بکر رض پیر سال ہین
جب آپ کا سن کبیر ہو گا تب خلافت آپ کو تسلیم کرینگے اور آپ مستحق تر ہین اسکے مگر قوم
عرب کا حال ظاہر ہے کہ آپ کیطرف سے صاف دل نہین ہین باین وجہ خواجہ نصیر الدین طوسے
قاضی نور اللہ شوستری اسلام خلفاء ثلاثہ رض کے قایل ہین ❊ **باب ۳۱ سی ویکم دربیان
فضایل حضرت طلحہ وزبیر** رض معہ **عذرات شیعہ** ❊ مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۸۹ عن
الاحنف بن قيس قال خرجت وانا اريد هذا الرجل فلقيني ابو بكرة
فقال اين تريد يا احنف قال قلت اريد نصر ابن عم رسول الله
يعني عليا قال فقال لي يا احنف ارجع فاني سمعت رسول الله اذا توجّه

المسلمان بسیفہما فالقاتل والمقتول فی النار فرمایا ہے رسول اللہ نے کہ جو لڑی علی
قاتل اور مقتول اونکا دونو ناری ہے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷۲ واخرج احمد والحاکم بسند
صحیح عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ قال لعلی انک تقاتل علی
القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ فرمایا رسول خدا نے کہ ای علی تم لڑوگے موافق تنزیل
قرآن کے مشکوۃ صفحہ ۵۲۶ عن زید بن ارقم ان رسول اللہ قال لعلی وفاطمۃ
والحسن والحسین انا حارب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم رواہ الترمذی
فرمایا رسولخدا نے واسطے علی و فاطمہ و حسن و حسین کے کہ مین جنگ کنندہ ہون جو تمسے لڑے اور
صلح کنندہ ہون جو تمسے صلح کرے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷۲ عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول
اللہ یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی حتی یردا علی الحوض فرمایا رسول
نے کہ علی ساتھہ قرآن کے ہین اور قرآن ساتھہ علی کے ہے تا اینکہ دونو وارد ہونگے میرے پاس حوض
سورہ احزاب ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ و
اعدلہم عذابا مہینا والذین یؤذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا
بہتانا واثما مبینا معالم التنزیل صفحہ ۲۴۷ قال مقاتل نزلت فی علی
ابن ابیطالب کانوا یؤذونہ ویشتمونہ وبیضاوی صفحہ ۴۸۶ قیل نزلت فی انہا
نزلت فی المنافقین یؤذون علیا فرمایا خدا نے کہ جو لوگ ایذا دیتے ہین خدا و رسول کو
اوپر لعنت ہے خدا کی اور داخل نار ہونگے ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۶ عن علی قال لقد
عہد الی النبی الامی انہ لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
فرمایا رسول نے کہ ای علی دوست تمہارا مومن ہے اور بغض رکھنے والا تمسے منافق ہے سیرۃ الحلبیہ
واخرج ابن عساکر قال جاء رجل یوم الجمل فقال ائذن لقاتل طلحۃ
فسمعت علیا یقول بشرہ بالنار واخرج لہ وقال ابن حجر فی الاطراف
سندہ ضعیف عن ثور بن مجزاۃ قال مررت بطلحۃ بن عبید اللہ یوم الجمل
وہو صریع فی اخر رمق فوقفت علیہ فرفع راسہ فقال انی لارجو وجہ
کالقمر ممن انت فقلت من اصحاب امیر المومنین علی فقال ابسط

يداك أبايعك له فبسطت يدي فبايعني وفاضت نفسه فأتيت عليًا فأخبرته
بقول طلحة فقال الله أكبر صدق رسول الله أبى الله أن يدخل طلحة الجنة
إلا وبيعتي في عنقه وازالة الخفا صفحه ٢٨٠ وأخرج الحاكم عن ثور بن مجزاة نحو
مثله فرمایا حضرت امیر نے وقت مرگ طلحہ کے کہ الزام نکث بیعت کا میرے طلحہ کی گردن پر ہے
تاریخ الخلفاء صفحہ ١٧٢ قال ابن سعد بويع علي بالخلافة الغد من قتل
عثمان رض بالمدينة فبايعه جميع من كان بها من الصحابة ويقال إن
طلحة والزبير بايعا كارهين غير طائعين ثم خرجا إلى مكة وعائشة
فأخذاها وخرجا بها إلى البصرة يطلبون بدم عثمان طلحہ و زبیر نے بکراہیت حضرت
امیر سے بیعت کی اور دونوں مکہ کیطرف عائشہ کو ہمراہ لیکر بصرہ گئے اور وہاں دعوی انتقام خون
عثمان رض کا حضرت امیر سے منسوب کرنے لگے حیوۃ الحیوان اجلد صفحہ ٧ فإن بيعتي لا تكون
سرًا فأتوا المسجد فحضر طلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص والأعيان و
أول من بايعه طلحة ثم بايعه الناس واجتمع عليه بيعة المهاجرين
والأنصار وتخلف عن بيعته أيضًا معاوية ومن معه بالشام إلى أن كان
منهم ما كان في صفين معاویہ نے بیعت سے حضرت امیر کے انکار کیا ازالۃ الخفاء
صفحہ ٢٧٩ س ٣ وأخرج أبو بكر بن أبي شيبة عن معتمر بن سليمان عن أبيه
قال حدثنا أبو نضرة أن ربيعة كلمت طلحة في مسجد بني سلمة فقالوا
كنا في نحر العدو حتى جاء بيعتك هذا الرجل ثم أنت الآن تقاتله
أو كما قالوا قال فقال إني أدخلت الحش ووضع على عنقي اللج وقيل بايع
وإلا نقتلك قال فبايعت وعرفت أنها بيعة ضلالة قال التيمي
وقال الوليد بن عبد الملك إن منافقًا من منافقي أهل العراق
جبلة بن حكيم قال للزبير فإنك قد بايعت قال الزبير إن السيف وضع على
قفاي فقيل لي بايع وإلا قتلناك قال فبايعت طلحہ نے کہا کہ میں نے جبرًا و بخوف جان
بیعت کیا اور بیعت حضرت امیر کی ضلالت ہی الصواعق صفحہ ٢٧٩ وأخرج أبو بكر عن محمد

بن بشر قال سمعت محمد بن عبد الله بن الاصم يذكر عن ام راشد جدته
قالت كنت عند ام هانی فاتاها علی فدعت له بطعام فقال ما لی لا اری
عندکم برکة یعنی الشاة قالت فقالت سبحان الله والله ان عندنا لبرکة قال
اعنی الشاة قالت فنزلت فلقیت رجلین فی الدرجة فسمعت احدهما یقول
لصاحبه بایعته ایدینا ولم تبایعه قلوبنا فقال علی من نکث فانما ینکث
علی نفسه ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما طلحہ و زبیر کہتے تھے
کہ میرے ہاتھوں نے تو بیعت کیا اور قلب میرا اندر سے متنفر تھا تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۲۷۹
قال قیس بن ابی حازم رایت مروان حین رمی طلحة یوم الجمل بسهم فوقع
فی رکبته فما زال یسیح حتی مات وفی الصفوة قتل طلحة یوم الجمل ویقال ان
سهما غربا اتاه فوقع فی حلقه ویقال ان مروان بن الحکم قتله سیرة المحمدیہ
صفحہ ۲۵۹ روی ابن عساکر عن علی رض قال امرنی رسول الله ص بقتال
الناکثین والمارقین والقاسطین والمراد بالناکثین طلحة والزبیر اصحاب
الجمل والمارقین الخوارج وبالقاسطین معاویة حضرت امیر فرماتے ہیں کہ رسول ص
نے مجھے حکم دیا تھا واسطے جنگ فرقہ ناکثین و مارقین و قاسطین کے ازالۃ الخفا ر ۲ جلد صفحہ
۲۸۰ وقد روی بطرق متعددة ان علیا ع قال یوم الجمل للزبیر انشدک بالله
اتذکر یوما اتانا النبی ص وانا اناجیک فقال اتناجیه فوالله لیقاتلنک یوما وهو لک
ظالم قال فضرب الزبیر وجه دابته فانصرف جناب رسولخدا ص بمقابلہ زبیر و علی کے فرمایا
تھا کہ زبیر تم سے مقابلہ کریگا اور اس فعل میں وہ ظالم ہے والیضافیہ صفحہ ۲۸۳ واخرج ابو بکر
عن عمار قال لو ضربونا حتی یبلغونا سعفات هجر لعلمنا انا علی الحق وانهم علی
الضلالة سورہ من یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءه جهنم جو شخص قتل کرے مومن کو عمداً
جزا اوسکی آتش جہنم ہے دراسات اللبیب صفحہ ۲۱۲ وقد سماهم النبی ص الناکثین
والمارقین والقاسطین وهم علی ما قال الشیخ التفتازانی فی شرح المقاصد
اصحاب الجمل لنکثهم العهدة والبیعة معه واهل النهروان لمروقهم

من الذين الفتويهم في الخلاف معه في قضية التحكيم واهل الصفين لقسطهم
وميلهم عن عدل الايمان الكامل كما في قوله جل ذكره واما القاسطون
فكانوا لجهنم حطبا ولم يشره تحسره على الحق كابن عمر رض ندم على
تخلفه عنه حين وفاته ابن عمر کو حسرت تھی کہ ہم کیوں حضرت سے علی رض کے محروم رہے
واحدیا سیرة المحمدیہ صفحہ ۴۵۴ خرج ابو نعیم والبزار والحاکم وصححه ورواه
البیهقی عن ابی الاسود الدیلی قال شهدت الزبیر خارج یرید علیا
فقال له علی انشدک الله هل سمعت رسول الله یقول تقاتله وانت ظالم
فمضی الزبیر منصرفا فی روایة ابی یعلی والبیهقی فقال الزبیر بلی و
لکنی نسیت وفی روایة ابن عساکر والبیهقی فی الدلائل قال علی رض
یا زبیر نشدتک بالله اتذکر یوما مر بک رسول الله ونحن فی
مکان لنا فقال یا زبیر اما والله لتقاتلنه وانت ظالم حضرت
امیر علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے خبر دیا ہے اس جنگ کی اور فرمایا ہے کہ مین حق پر ہون
اور تو ظالم ہوگا زبیر نے کہا سچ ہے لیکن مجھے یہہ حدیث فراموش ہوگئی **تاریخ خمیس ۲ جلد**
صفحہ ۲۷۰ وفی سنة ست وثلثین فالتقی بطلحة والزبیر وهو یوم الجمل بالبصرة
وکانا قد بایعاه بالمدینة وخلعاه بالبصرة فقتل طلحة وانهزم الزبیر طلحہ و
زبیر نے بصرہ مین خلع بیعت کیا **تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحہ ۱۸۲** اخرکتة وضربوا فی طریقهم
مکانا یقال له الحواب فنبحتهم کلابه فقالت عائشة بای شیء هذا فقالت
انا لله وانا الیه راجعون سمعت رسول الله یقول وعنده نساءه لیت شعری
ایتکن تنبحها کلاب الحواب ثم ضربت عضد بعیرها فاناخته وقالت ردونی
والله صاحبة ماء الحواب فاناخوا یوما ولیلة وقال لها عبد الله بن الزبیر
انه کذب یعنی لیس هذا ماء الحواب ولم یزل بها ام المومنین جب یہہ پہنچین مقام ماء الحواب پر
کتون نے شور کیا قصد کیا لوٹ جانیکا اسلیئے کہ منع کیا تھا رسول اللہ صلعم نے مگر عبد اللہ ابن زبیر
نے کہا کہ غلط ہے یعنی یہہ مقام حواب نہین ہے پس سب اہل قافلہ آگے بڑھے اور ام المومنین برابر

اوسی جگہ پر ہین کنوز الحقایق للمناوی اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ عَلِیًّا اَللّٰھُمَّ اخْذُلْ
مَنْ خَذَلَ عَلِیًّا ایضا فیہ مَنْ قَاتَلَ عَلِیًّا عَلَی الْخِلَافَۃِ فَاقْتُلُوْہُ کَائِنًا مَنْ ک
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو حق خلافت کے علیؓ سے لڑے اوسکو قتل کرو ایضا عَلِیٌّ اِ
الْبَرَرَۃِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَۃِ علی امام ابرار اور قاتل فجار کے ہین شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۲ وَ
کَانَ اَمْرُ طَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِ خَطَاءً غَیْرَ اِنَّھُمَا فَعَلَا کَمَا فَعَلَا عَنْ اِجْتِھَادٍ وَ
مِنْ اَھْلِ الْاِجْتِھَادِ فَظَاھِرُ الدَّلَالَۃِ لَمْ تُوْجِبُ الْقِصَاصَ عَلٰی اَقْتَلِ الْعَمَدِ وَاسْ
شَانِ مَنْ قَصَدَ دَمَ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ بِالْاِرَادَۃِ عَلٰی وَجْہِ الْفَسَادِ فَاَمَّا الْوُقُو
عَلَی الْحَاقِ التَّاوِیْلِ الْفَاسِدِ بِالصَّحِیْحِ فِیْ اَبْطَالِ الْمُؤَاخَذَۃِ فَھُوَ عِلْمٌ خ
قَارَبَہٗ عَلِیٌّ کَمَا وَرَدَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اِنَّہٗ قَالَ لَہٗ اِنَّکَ تُقَاتِلُ عَلَی التَّاوِ
کَمَا تُقَاتِلُ عَلَی التَّنْزِیْلِ ثُمَّ کَانَ قِتَالُہٗ عَلَی التَّنْزِیْلِ حَقًّا فَکَذَا قِتَالُہٗ عَ
التَّاوِیْلِ حَقًّا وَقَدْ نَدِمَا عَلٰی مَا فَعَلَا وَکَذَا عَائِشَۃُ رض نَدِمَتْ عَلٰی مَا فَعَلَ
وَکَانَتْ تَبْکِیْ حَتّٰی تَبُلَّ خِمَارُھَا طلحہ وزبیر کو پس از جنگ خجالت پیدا ہوئی اور عایشہ
سے اسقدر روتی تہین کہ چادر بر قع کی تر آنسوئون ہو جاتے تہے دیوان حضرت علی کرم اللہ
صفحہ ۱۵ ❖ وَاِنِّیْ قَدْ حَلَلْتُ بِدَارِ قَوْمٍ ❖ ھُمُ الْاَعْدَاءُ وَالْاَکْبَادُ سُوْدُ ❖ ھُمْ اِنْ
یَظْفَرُوْا بِیْ یَقْتُلُوْنِیْ ❖ وَاِنْ قَتَلُوْا فَلَیْسَ لَھُمْ خُلُوْدُ ❖ تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۳
رَمٰی مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ طَلْحَۃَ بِسَھْمٍ فَقَتَلَہٗ وَقِیْلَ اِنَّہٗ طَلَبَ بِذٰلِکَ اَخْذَ ثَ
عُثْمَانَ مِنْہُ لِاَنَّہٗ نَسَبَہٗ اِلٰی اَنَّہٗ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ عُثْمَانَ ترمذی ۲ جلد صفحہ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْ
وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّ
بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَ
وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و ط
و زبیر و عبد الرحمن و سعد و سعید و ابو عبیدہ یہہ دس شخص قطعی جنتی ہین ایضا فیہ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَ
عَنِ النَّبِیِّ صلعم نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِیَ ھ

عشرہ مبشرہ

الحديث عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه عن سعيد بن زيد عن النبي ص نحوه
هذا اصح من الحديث الاول اور مشکوۃ میں تسعہ مبشرہ ہے اور اس کتاب میں حضرت علی رض کو
عشرہ مبشرہ سے خارج کیا ہے اور سابق اسکے حدیث مذکور ہو چکی ہے وہاں ملاحظہ طلب ہے ایضا فیہ
عن عبد الرحمن بن حميد عن ابيه ان سعيد بن زيد حدثه في نفر ان
رسول الله ص قال عشرة في الجنة ابو بكر وعمر في الجنة وعلي وعثمان والزبير
وطلحة وعبد الرحمن وابو عبيدة وسعد بن ابي وقاص قال فعد هؤلاء
التسعة وسكت عن العاشر فقال القوم ننشدك الله يا ابا الاعور من
العاشر قال نشدتموني بالله ابو الاعور في الجنة قال هو سعيد بن عمرو
بن نفيل وسمعت محمدا يقول هذا اصح من الحديث الاول سعد بن عمرو بن
نفیل اس روایت میں برخلاف روایت اول کے سعید بن عمرو بن نفیل دہم اہل جنت مذکور ہوگئے ہیں
سنن ابو داود ج ۲ ص ۲۸۳ عن عبد الله بن ظالم المازني قال ذكر سفيان
رجلا فيما بينه وبين عبد الله بن ظالم المازني قال سمعت سعيد بن
زيد بن عمرو بن نفيل قال لما قدم فلان الى الكوفة اقام فلان خطيبا
فاخذ بيدي سعيد بن زيد فقال الا ترى الى هذا الظالم فاشهد على
التسعة انهم في الجنة ولو شهدت على العاشر لم آثم قال ابن ادريس
والعرب تقول آثم قلت ومن التسعة قال قال رسول الله ص وابو بكر رض
وعمر رض وعثمان رض وعلي رض وطلحة والزبير وسعد بن ابي وقاص وعبد
الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلكأ هنية ثم قال انا اليس
ابو عبيدة ابن الجراح وسعيد بن عمرو بن نفيل اس روایت میں ابو عبیدہ
بن جراح وسعید بن عمرو بن نفیل مذکور نہیں ہیں ایضا فیہ عن عبد الرحمن بن الاخنس
انه كان في المسجد فذكر رجل عليا فقام سعيد بن زيد فقال اشهد على
رسول الله ص اني سمعته وهو يقول عشرة في الجنة وعلي في الجنة وطلحة
في الجنة والزبير بن العوام في الجنة وسعد بن مالك في الجنة وعبد الرحمن

بن عوف فی الجنۃ ولو شئت لسمیت العاشر قال فقالوا من ھو قال ھو سعید
بن زید (سعد بن مالک) اس روایت میں خلاف سب روایت کے سعد بن مالک مذکور ہوئے ہیں
سب روایت کو جمع کریں تب بارہ جنتی ہوتے ہیں اور حدیث میں دس ہیں اور اگر ترجیح و تخییر کریں
ترجیح بلا مرجح ہوگا سورہ نور من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون
تفسیر جلالین ھم قتلۃ عثمان رض طلحہ و زبیر و عائشہ و معویہ و عبداللہ و ابو موسیٰ و سعد
وقاص بموجب اس آیہ کے فاسقین سے قرار پاوینگے اور حسب تحریر و تقریر مورخین و محدثین کی
مدینہ جو درپردہ قتل عثمان میں شریک تھے فاسق قرار پاوینگے بحار الانوار جلد ۸ صفحہ ۵۰
باب خروجہ ع علی البصرۃ والکوفۃ ج جاء رجل من اھل البصرۃ الی علی
بن الحسین علیھما السلام فقال یا علی بن الحسین ع ان علی بن ابی طالب
قتل المؤمنین فھملت عین علی بن الحسین دموعا حتی امتلأت کفہ
ثم ضرب بھا علی الحصی ثم قال یا اخا اھل البصرۃ لا واللہ ما قتل
مؤمنا ولا قتل مسلما وما اسلم القوم ولکن استسلموا وکتموا الکفر
واظھروا الاسلام فلما وجدوا علی الکفر اعوانا اظھروہ وقد علمت صاحبۃ
الجمل والمستحفظون من آل محمد ع ان اصحاب الجمل واصحاب صفین واصحاب
النھروان لعنوا علی لسان النبی الامی وقد خاب من افتری فقال شیخ
من اھل الکوفۃ یا علی بن الحسین ان جدک کان یقول اخواننا بغوا
علینا فقال علی بن الحسین اما تقرء کتاب اللہ والی عاد اخاھم ھودا فھم
مثلھم انجی اللہ عز وجل ھودا والذین معہ واھلک عادا بالریح
العقیم **سوال اہل سنت** حضرت امیر نے معویہ کو اخواننا کہا تب لعن کرنا شیعہ کو کب زیبا ہے
جواب درباب اصحاب جمل و صفین و اہل نہروان کے حدیث لعن زبان سے جناب رسول خدا
منقول ہو چکی ہے اور لفظ اخوان کا باعتبار اسلام ظاہری و قرابت جدی کے یعنی ہاشم و امیہ
برادر تھے چنانچہ خدا نے فرمایا ہے والی عاد اخاھم ھودا ہود کو خدا نے نجات بخشا
قوم عاد کو ہلاک کیا بسبب کفر و طغیان کے ؛ **باب ۳۲ سی و دوم دربیان فضایل حضرت**

اویہ رض واموو فحشا کہ علما اہل سنت نے تحریر کیا ہے ❖ سورہ بنی اسرائیل
پ ۱۵ ربع ۵ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي
الْقُرْاٰنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا تفسیر نیشا پوری اَلثَّالِثُ قَوْلُ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَايَةِ عَطَاءٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص رَاٰى بَنِيْ اُمَيَّةَ
يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ نَزْوَ الْقِرَدَةِ بیضاوی صفحہ ۴۶۶ جلد وَقِيْلَ رَاٰى قَوْمًا مِنْ
بَنِيْ اُمَيَّةَ يَرْقُوْنَ مِنْبَرَهٗ وَيَنْزُوْنَ عَلَيْهِ نَزْوَ الْقِرَدَةِ تفسیر کبیر رازی ۵ جلد
صفحہ ۶۰۹ اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ص بَنِيْ اُمَيَّةَ
يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ نَزْوَ الْقِرَدَةِ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ شجر ملعونہ سے قرآن میں باتفاق مفسرین
مراد بنی امیہ ہے اور فرمایا رسول ص نے کہ میں نے خواب میں دیکہا ہے کہ میرے منبر پر بنی امیہ مثل بندر کے
کودتے ہیں سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۶۴۴ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِلَفْظِ
مَا زِلْتُ اَطْمَعُ فِي الْخِلَافَةِ مُنْذُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ مَلَكْتَ فَاَحْسِنْ
تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۴ وازالۃ الخفاء مثلہ معاویہ نے بیان کیا کہ ہمیشہ مجہیر طمع سلطنت تہا
جب سے فرمایا رسول اللہ ص نے کہ معاویہ جب تو بادشاہ ہو خلایق کے ساتہہ نیکی کرنا مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۸
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا
فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ معویہ نے حکم دیا سعد بن ابی وقاص کو کہ کیوں تو لعن نہیں کرتا
ہے ابوتراب پر دراساۃ اللبیب وَنَهٰى مُعَاوِيَةُ مَنَعَ النَّاسَ جَبْرًا مِنْ اَنْ يَاْتُوْا بِهٖ
مِمَّا فِيْ حُبِّ عَلِيٍّ ع جبراً لوگوں کو معاویہ نے منع کیا کہ روایت جو موافق روایت علی ع کے ہو کوئی
اسپر نہ عمل کرے اور نہ روایت کرے تاریخ ابوالفداء ج صفحہ ۲۱۲ كَانَ خُلَفَاءُ بَنِيْ اُمَيَّةَ
يَسُبُّوْنَ عَلِيًّا ع مِنْ سَنَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ وَهِيَ السَّنَةُ الَّتِيْ خَلَعَ الْحَسَنُ ع
فِيْهَا نَفْسَهٗ مِنَ الْخِلَافَةِ اِلٰى اَوَّلِ سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ اٰخِرَ اَيَّامِ سُلَيْمَانَ ابْنِ
عَبْدِ الْمَلِكِ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ اَبْطَلَ ذٰلِكَ وَكَتَبَ اِلٰى نُوَّابِهٖ بِاِبْطَالِهٖ وَلَمَّا خَطَبَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَبْدَلَ السَّبَّ فِيْ اٰخِرِ الْخُطْبَةِ ابتدا زمانہ خلع خلافت امام حسن ع از ۴۱ ہجری
تا ۹۹ہ برابر حضرت علی ع کو خلفا بنی امیہ منبر وں پر لعن کیا کرتے تہے تا اینکہ عمر بن عبد العزیز نے اسکو موقوف کرایا

سب حضرت معویہ رض ۱۲

بغض معویہ ۱۲

سب بنی امیہ ۱۲

تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۳۱۷ ان عمر امر یهودیا ان یخطب الیه ابنته فخطبها الیهودی
فقال له عمر کیف تخطب الیّ وانت یهودی فقال الیهودی فکیف زوّج نبیکم ابنته
من علی ابن ابیطالب فقال عمر ویحک ان علی ابن ابیطالب من عظماء الدین واکابر
المسلمین فقال الیهودی فلم تلعنونه علی المنابر فاقبل عمر علی الناس فقال لهم
اجیبوه فلما عجزوا عن الجواب امر بترک اللعن تاریخ ابو الفداء ا جلد صفحہ ۱۹۶
وکان معاویة وعماله یدعون لعثمان فی الخطبة یوم الجمعة ویسبون علیاً
ولما کان المغیرة متولی الکوفة کان یفعل ذلک طاعة لمعاویة فکان
یقوم حجر وجماعة معه فیردون علیه سبه لعلی فلما ولی زیاد دعی
لعثمان وسب علیاً علکان معویہ ہر جمعہ مین بعد خطبہ کے حضرت علی پر لعن کرتے تھے مشکوٰۃ
صفحہ ۵۷۵ عن ابی هریرة قال قال رسول الله الخلافة بالمدینة والملک
بالشام فرمایا رسول اللہ نے کہ خلافت مدینہ مین ہوگی اور دار السلطنت شام مین کنوز الحقایق
ویل لبنی امیة سیرة المحمدیہ صفحہ ۲۸۴ مثله فرمایا رسول اللہ نے کہ افسوس ہے
دریاب داخل ہونے نار مین بنی امیہ کے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۴ اخرج معاویة علی
علی کما تقدم وتسمی بالخلافة ثم خرج علی الحسن فنزل له الحسن
عن الخلافة فاستقر فیها من ربیع الآخر او جمادی الاولی سنة احدی
واربعین فسمی هذا العام عام الجماعة لاجتماع الامة فیه علی خلیفة واحدة
جب معاویہ نے حضرت امیر پر خروج کیا اپنے کو خلیفہ مسمے کیا اور بعد صلح امام حسن کے خلافت معویہ
کی مستقر ہوئی بماہ ربیع الآخر یا جمادی الاولی سنہ ۴۱ ہجری مین اور اس سنہ کا نام سنة الجماعت رکھا بسبب
اجماع امت کے ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۹۰ ثم ان الامامة تثبت بالاتفاق و
الاختیار قال بامامة کل من اتفقت علیها الامة او جماعة معتبرة من الامة
اما مطلقا واما بشرط ان یکون قرشیا علی مذهب قوم فقال بامامة معاویة
واولاده وبعدهم بخلافة مروان واولاده جو شخص کہ خلافت اجماعی کا مقر ہووہ امامت
معاویہ ویزید ومروان کا مقر ہوگا تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۰۲ قال ابو قتادة ان رسول الله

لنا انکم ستروْن بعدی اثرۃً قال معٰویۃ فما امرکم قال امرنا ان تصبر
فاصبروا فرمایا رسول نے کہ بعد میرے عنقریب آثار ضلالت دیکھوگے ایک شخص نزد معویہ
ستیت ہوا معویہ نے پوچھا کہ تمکو کیا حکم نبی ص نے دیا تہا کہا کہ صبر کا حکم دیا کہ جاؤ صبر کرو تاریخ الخلفاء
صفحہ ۱۷۳ فرفع اہل الشام المصاحف یدعون الی ما فیہا مکیدۃً من عمرو بن
العاص فکرہ الناس وتداعوا الی الصلح اہل شام نے جنگ صفین براہ مکر قران کو نوک نیزہ پر
... مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۹۵ عن ام سلمۃ ان رسول اللہ ص قال لعمار تقتلک
الفئۃ الباغیۃ فرمایا رسول ص نے ای عمار تمکو گروہ باغی قتل کرینگے شرح عقاید نسفی
وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن من نزاع فی خلافتہ بل عن
خطاء فی الاجتہاد جنگ جمل وصفین مین خطاء اجتہادی سے تہا ایضا فیہ صفحہ وما
وقع بینہم من المنازعات والمحاربات فلہ محامل تاویلات فسبہم و
الطعن فیہم ان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر خطاء صحابہ اگر باعث سب
ولعن کو لازم ہو پس تاویل کرکے محفوظ طعن سے رکہنا چاہیے گرچہ وہ تاویل قران وحدیث کی خلاف ہو
ایضا فیہ صفحہ ولا ینعزل الامام بالفسق لانہ قد ظہر الفسق والجور و
انتشر الجور من الائمۃ بعد الخلفاء والسلف کانوا ینقادون لہم امام باوجود
فسق وظلم کے معزول نہوگا اسلیے کہ اکثر ائمہ سے بعد خلفاء راشدین کے فسق وظلم ہوا ہے اور علماء
... مطیع امام ظالم کی ہے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۳ وقد ورد فی فضلہ احادیث اخرج
الترمذی عن النبی ص انہ قال لمعٰویۃ اللہم اجعلہ ہادیا مہدیا واخرج
احمد فی مسندہ یقول اللہم علم معٰویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب
فرمایا نبی ص نے کہ الٰہی معویہ کو ہادی دین بنا اور قران وحساب تعلیم کر اور عذاب سے محفوظ رکہہ مدارج النبوت
۲ جلد محدثین اتفاق کردہ اند کہ ہیچ حدیثی ثابت نشد در فضل معویہ پس حدیث ہادیا مہدیا کی مشکوۃ
مین موجود ہے لامحالہ ویقینا یہہ حدیث وضعی ہے حیوۃ الحیوان دمیری ۱ جلد صفحہ ۴۷ فی سنۃ احدی
واربعین فسمی عام الجماعۃ لان الامۃ اجتمعت فیہ بعد الفرقۃ علی امام
واحد دراسات اللبیب صفحہ ۷۶ ثم ان الصحابۃ بما لم یجروا علی الانکار علی من

دفع حدیث در فضیلت حضرت معویہ ۱۲

اولیات حضرت معویہ ۱۲

رأى رأياً بخلاف الحديث وقد كثر ذلك على معاوية في نحو ثلاثة فمنها تقبيله
لليمانيين أنكر عليه ذلك ابن عباس ومنها ترك التسمية في الصلوة جهراً أنكرت
ذلك المهاجرون والأنصار قالوا أسرقت التسمية يا معاوية ومنها أنه نهى
الناس عن متعة الحج فقد روى الترمذي في جامعه من حديث ابن عباس قال
تمتع رسول الله ص وأبو بكر رض وعمر رض وعثمان رض وأول من نهى عنه معاوية ومنها
في زكوة الفطر إني أرى أن مدين من سمراء الشام يعدل صاعاً من تمر
أنكر عليه أبو سعيد الخدري معویہ نے بدعتیں احداث کی منجملہ اوسکے بوسہ رکن یمانی
وترک بسم اللہ بآواز بلند نماز سے وزکوۃ فطرہ بوزن صاع تمر شامی دیا جاوے الکافیہ صفحہ ۷۹
قال وفد المقدام بن معدي كرب وعمرو بن أبي سفيان فقال يا معوية أما
علمت أن الحسن بن علي ع توفي فترجع المقدام رض فقال يا فلان أتراها
مصيبة فقال له ولم لا أراها مصيبة وقد وضعه رسول الله ص في حجره
فقال هذا مني وحسين من علي قال فقال الأسدي جمرة (انگارا) أطفأها جب فات
کیا امام حسن نے معویہ نے کہا کہ ایک چنگاری تھی وہ آتش خاموش ہوگئی ازالۃ الخفاء ۲ جلد
صفحہ ۹۶ قيل لابن عمر تصلي الضحى قال لا قيل صلاها عمر قال لا قيل صلاها
رسول الله قال لا إخال البغوي كان ابن عمر سئل عن سبحة الضحى فقال لا آمر
بها ولا أنهى عنها ولقد أصيب عثمان وما أرى أحداً يصليها وإنها
لمن أحب ما أحدث الناس إلى نماز چاشت واشراق کو ابن عمر بدعت کہتے ہیں
روى أبو الحسن علي بن محمد بن يوسف المدائني في كتاب الأحداث قال
كتب معوية نسخة واحدة إلى عماله بعد عام الجماعة أن برئت الذمة
ممن روى شيئاً من فضل أبي تراب وأهل بيته فقامت الخطباء في كل كورة
وعلى كل منبر يلعنون علياً ويبرؤن منه ويقعون فيه وفي أهل بيته
وأشد الناس بلاء حينئذ أهل الكوفة لكثرة من بها من الشيعة فاستعمل
عليهم زياد بن سمية وهو بهم عارف لأنه كان منهم أيام علي فقتلهم

ن حجر ومدر وأخافهم وقطع الأيدي والأرجل وسمل العيون وصلبهم
على جذوع النخل وشرّدهم عن العراق فلم يبق بها معروف منهم ثم كتب
إلى عماله نسخة واحدة إلى جميع البلدان انظروا من قامت عليه البينة إنه
يحب عليّاً وأهل بيته فامحوه من الديوان وأسقطوا عطائه ورزقه وشفع
ذلك بنسخة أخرى من اتهمتموه بموالاة هؤلاء القوم فنكلوا به واهدموا
داره فلم يكن البلاء أشدّ ولا أكثر منه بالعراق ولا سيما بالكوفة حتى
إن الرجل من الشيعة ليأتيه من يثق به فيدخل بيته فيلقي إليه سرّه
ويخاف من خادمه ومملوكه ولا يحدثه حتى يأخذ عليه الأيمان الغليظة
ليكتمن عليه فلم يزل الأمر كذلك حتى مات الحسن بن علي فازداد البلاء
والفتنة فلم يبق أحد من هذا القبيل إلا خائف وطريد في الأرض ثم تفاقم
الأمر بعد قتل الحسين وولي عبد الملك بن مروان فاشتد على الشيعة وولّى عليهم
الحجاج بن يوسف ففعل الفواقر والدواهي وتقرب إليه النسك والصلاح
ببغض علي وأهل بيته وموالاة أعدائهم حتى إن إنساناً وقف له ويقال إنه
جد الأصمعي عبد الملك بن قريب فصاح به أيها الأمير إن أهلي عقوا
فسموني عليّاً وإني فقير بائس وأنا إلى صلة الأمير محتاج فتضاحك له الحجاج
وقال اللطف ما توسلت به قد وليتك موضع كذا ذكره ابن أبي الحديد في شرحه

معویہ نے لکھا اپنے نواب وحکام ماتحت کو بعد بیعت خلافت کے کہ جو کوئی فضائل علیؑ بیان کرے تم
انکار کرو اور پس خطیبوں نے منبروں پر حضرت علیؑ کو لعنت پڑھنا شروع کیا اور اوس وقت مین نہایت
مصیبت حال تھا شیعیان کوفہ پر اور زیاد بن سمیہ رفاقت علیؑ مین رہا تھا اوسکو زیر سنگ قتل کیا
اور ہاتھ اور پیر کو کاٹ ڈالا اور درخت مین باندھکر لٹکا دیا پس اوس وقت کوئی شیعہ یا محب علیؑ کے
عراق سے مشہور باقی نرہا تھا بعدہ معویہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ نظر رکھو کہ جو محب علیؑ و اہلبیت علیؑ تمہارے
سررشتہ مین اسم بصیغہ ملازمیت پایا جاوے اوسکو دیوان سے معزول کرکے نام اوسکا کاٹ دو
اور عطا وغیرہ صلہ وانعام بعد اسکو نہ دو اور جو کوئی محب علیؑ پایا جاوے پس سخت بلا مین اوسکو مبتلا کرو

اور کہا اوسکا ڈر کر اور پس اوسوقت مین سخت زمانہ تہا عراق وکوفہ مین سے کہ جو شیعہ اپنی دوسد
نہایت وثوق واعتماد رکہتا تہا اگر کسی شیعہ کے گہر داخل ہوا پس مخفی اوس سے ملاقات کرتا
اور اپنے غلام وکنیز سے آقا ڈرتا تہا اور قسمین سخت لیتا تہا تاکہ ایسا نہو کہ یہہ میرا راز شیعہ کا ظاہر کر
اور یہہ امر باعث قتل کا ہو پس اوسوقت مین سخت زمانہ تہا کہ وفات کیا امام حسنؑ نے اسی زمانہ
پس شیعہ خوفناک تقیہ مین رہے تہے اور بعد شہادت امام حسینؑ کے خلیفہ عبد الملک بن مروان
اور شدید زمانہ آیا شیعہ پر اور حکم تہا کہ لوگ تقوی اختیار کرین بغض علیؑ واہلبیت علیؑ سے

بخاری ۱۸ج صفحہ ۲۶۳ خطب معاویۃ قال من کان یرید ان یتکلم فی ہذا الامر
فلیطلع لنا قرنہ فلنحن احق بہ معویہ نے ابن عمرؓ سے کہا کہ بنسبت عمرؓ کے
خلافت کا مین تہا اشعۃ اللمعات ۴ جلد صفحہ ۶۷ واہل سنت وجماعت را صلح امام حسن
دلیل است بر صحت امامت معاویہ حیوۃ الحیوان دمیری صفحہ ۳۷ خلافۃ امیر المومنین
معاویۃ بن ابی سفیان رض قالوا لما خلع الحسن رض نفسہ من الخلافۃ ثم سلمہا
لمعاویۃ رض واستقام لہ الملک وصفت لہ الخلافۃ وکان قد بویع یوم التحکیم
بایعہ اہل الشام واختلف علیہ اہل العراق الی ان صالحہ الحسن رض فاجتمعت
علی بیعتہ معویہ نے اپنے خلافت پر بیعت اہل شام سے لیا بروز تحکیم بمقام صفین کے
بعد صلح امام حسنؑ کے خلافت معویہ کی مستقل ہوی شرح فقہ اکبر صفحہ ۳۰ والخلافۃ یثبت
لعلی بعد موت عثمان رض بمبایعۃ الصحابۃ سوی معاویۃ مع اہل الشام
معویہ واہل شام نے حضرت امیرؑ سے بیعت نہ کی تہی ایضا صفحہ ۷۹ وخطاء معاویۃ فی
مرادہ ما یصح عنہ صلعم فی حق عمار بن یاسر تقتلک فئۃ الباغیۃ واما
ما نقل ان معاویۃ او احد من اشیاعہ قال ما قتلہ الا علی حیث حملہ
علی مقاتلتہ فروی عن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال فی المقاتلۃ فیلزم ان
النبی صلعم قتل عمہ حمزۃ معویہ نے کہا کہ خطا رقتل مسلمین ذمہ علیؑ کے ہے کیونکہ نہ وہ لڑتے
نہ خون ہوتا حضرت امیرؑ نے جواب دیا کہ اس وجہ سے چاہیے کہ قاتل امیر حمزہ کے رسول اللہ صلعم ہونگے
ابو شکور سلمی حاشیہ شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۲ واجمعنا ان الخلافۃ لمعاویۃ

عليٌّ وصالح معه الحسن وتابع جميع الصحابة والمسلمون فاما يزيد ابن
معاوية فقال بعض الناس بان خلافته كانت باستخلاف معاوية وتبعه
المسلمون من الصحابة وغيرهم فمن طريق القياس ان طاعته كانت واجبة
على الحسين وجميع المسلمين الا انا نقول ان معاوية كان عالما من غير فسق
وكانت فيه الديانة ولو لم يكن متدينا لكان لا يجوز الصلح معه فلم يوجد
فيه سوى النبي ثم علي رض صالح معه لانه كان يدعي الحق وكان عادلا
فيما بين الناس ثم بعد علي كان اماما عادلا لا في دين الله وفي عمل الناس
اجماع اہل سنت کا درباب امامت معویہ کے بعد علی وصلح امام حسنؑ کے اسلیے کہ جمیع صحابہ واہل اسلام نے
اتباع کی معویہ کی درباب یزید کے بعضون نے کہا ہے کہ خلافت اوسکی حق تھی باین وجہ کہ باستخلاف
معویہ تھے اور اطاعت کیا صحابہ ومسلمین نے پس مقتضی قیاس یہہ ہے کہ امام حسینؑ کو اطاعت یزید کی
واجب تھی اور اسجگہ پر مین کہتا ہون کہ معاویہ عالم غیر فاسق تہا اور اومین دیانت تھی اور اگر دیانت نہولی
ہرگز امام حسنؑ فاسق سے صلح نکرتے اور بعد علی کے معویہ تھا امام عادل وصالح ومتقی دین خدامین سوطار
صفحہ ۷۶ عن عبد الله الصنابحي ان رسول الله قال ان الشمس تطلع ومعها
قرن الشيطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها فاذا زالت
فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى رسول
الله عن الصلوة في تلك الساعات نماز چاشت واشراق جایز نہین ہے باین وجہ کہ از
ابتداے طلوع آفتاب تا طوالت شعاع شمس اور عین وقت نصف النہار ووقت غروب وطلوع مین
نماز پڑہنے سے منع کیا ہے ابو الفدا صفحہ ۱۹۰ اسلم معاوية مع ابيه عام الفتح
واستكتبه النبي واستعمله عمر على الشام فتح مکہ مین معویہ نے اسلام قبول کیا
اور منشی رہے رسول کے اور حاکم کیا عمر رض نے شام کا تاریخ ابن خلکان في ترجمة ابي عبد الرحمن
النسائي واخرج الى دمشق فسئل عن معاوية وما روي من فضائله فقال اما
يرضى ان يخرج معوية راسا براس حتى يفضل وفي رواية اخرى ما اعرف له
فضيلة الا لا اشبع الله بطنك وكان يتشيع فما زالوا يدفعون في خصيتيه

دفع نماز اشراق

ہلاکت محدث نسائی

حتی آخرجوہ من المسجد امام نسائی کو شامیون نے بسبب اظہار فضائل حضرت امیر ع
مار ڈالا اور امام نسائی نے کہا کہ معویہ بقول رسول ص آتش نار سے نجات پا وے تو غنیمت جانو اور اوسکے
حق مین فضیلت کیا ہوگی تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۵ ثم ان ہ کتب الی مروان بالمدینۃ ان
یاخذ البیعۃ فخطب مروان فقال ان امیر المومنین رای ان یستخلف علیکم
ولدہ یزید سنۃ ابی بکر و عمر معویہ نے مروان حاکم مدینہ کو لکھا کہ واسطے یزید کی بیعت
لیوے اور مروان نے کہا کہ امیر المومنین معویہ نے حکم دیا ہے کہ بیعت کرو اوپر ولیعہدی معویہ کے
کہ سنت شیخین ہے عمال معویہ از تاریخ حبیب السیر کوفہ مغیرۃ بن شعبۃ سیستان عبد اللہ
بن سمرۃ امیر عسکر حاجب کعبہ عثمان بن طلحہ العبدری الحجبی سودان عتبۃ بن نافع
مصر عبد اللہ بن عمرو العاص مقدمۃ الجیش وامراء عساکر دوم عبد اللہ بن عباس
۲ ابو ایوب انصاری ۳ عبد اللہ بن زبیر ۴ عبد اللہ بن عمرو العاص مدینہ سعید بن
العاص قاضی دمشق فضالہ بن عبید الانصاری مدینہ مروان کوفہ عبد الرحمن
بن عبد اللہ الثقفی بصرہ بشیر بن ارطاۃ مرو و مکار یافع و عمرو بن العاص السہمی
بصرہ حارث بن عبد اللہ بصرہ زیاد بن ابیہ مصر معاویہ بن خدیج الکندی خراسان
عبید اللہ بن زیاد واسلم بن ذرعہ و عبد الرحمن مدینہ ولید بن عتبہ بن ابی سفیان
کوفہ ضحاک بن قیس و نعمان بن بشیر انصاری تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۳ اروی عنہ
من الصحابۃ ابن عباس وابن عمر وابن زبیر وابو الدرداء وجریر البجلی والنعمان
بن بشیر وغیرہم ومن التابعین ابن المسیب وحمید بن عبد الرحمن وغیرہما
ابن عباس وابن عمر وابن زبیر وابو الدرداء وجریر البجلی ونعمان بشیر صحابہ وابن المسیب وحمید بن
عبد الرحمن تابعین نے معویہ سے روایت کیا ہے کنوز الحقایق للمناوی من قاتل علیا
علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان جو شخص لڑے علی ع سے امامت و خلافت مین
پس اوسکو قتل کرو اللھم انصر من نصر علیا الہی نصرت دے جسکی علی نصرت کرے اللھم اخذل
من خذل علیا الہی ذلیل کر جسکو علی ع ذلیل کرے ایضا امام البررۃ وقاتل الفجرۃ
علی امام ابرار کے ہین اور قاتل فاجرون کے ایضا اذا رایتم معاویۃ علی منبری

قتلوه جسو قیتم دیکھو معویہ کو میرے منبر پر پس قتل کرد ایضاً الجفاءُ وَ البغیُ فی الشّام ظلم و بغاوت
شام میں ہوگا **شواہد النبوت ملا جامی صفحہ ۱۸۷** چون بعد از حرب صفین میان وی و میان معاویہ رضی اللہ عنہ
مصالح واقع شد کاتب بنوشت کہ این کتاب مصالحہ امیر المومنین علی ہست معاویہ رضی اللہ عنہ گفت امیر المومنین
منویس کہ اگر من ویرا امیر المومنین شناختمی با او مقاتلہ نکردمے علی بن ابیطالب رض نویس چون امیر المومنین
رضی اللہ عنہ آنرا بشنید گفت صدق رسول اللہ علی بن ابیطالب رض بنویس **سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۲۸**
دخل علی یتلکا ویابی ان یکتب الا محمد رسول اللہ فقال لہ صلعم اکتب فان لک
مثلها وانت مضطهد ای مقهور وهو اشارة منه صلعم لما سيقع بين علی ومعوية
فانهما فی حرب صفين وقعت بينهما المصالحة علی ترك القتال الی راس الحول وكان
القتال فی صفر دام مائة يوم وعشرة ايام قتل فيه سبعون الفا خمسة وعشرون
الفا من جيش علی رض من جملة تسعين الفا واربعون الفا من جيش معوية من جملة
مائة وعشرين الفا فلما كتب الكاتب فی الصلح عليه امير المومنين علی بن ابيطالب رض
ومعوية بن ابی سفيان فقال عمرو بن العاص الذی هو احد الحكمين اكتب اسمه
واسم ابيه وارسل معوية يقول لعمرو لا تكتب ان عليا امير المومنين لو كنت
اعلم انه امير المومنين ما قاتلته فبئس الرجل انا اقررت انه امير المومنين ثم
قاتلته ولكن اكتب علی ابن ابيطالب رض وامح امير المومنين فقيل له يا امير المومنين
لا تمح اسم امارة المومنين فانك ان محوتها لا تعود اليك فلما سمع علی رض
ذلك وامره بمحوها وقال امحها تذكر قول النبی لہ فی الحديبية **حيوة الحيوان دميری
۱ جلد صفحہ ۳۲** وَقُتِلَ اُوَيْسٌ يَوْمَ صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيطَالِبٍ رض **تاريخ ابو الفداء
۲ ج صفحہ ۹۱** قَالَ الْقَاضِيْ جَمَالُ الدِّيْنِ بْنُ وَاصِلٍ وَرَوَى ابْنُ الْجَوْزِيِّ بِاِسْنَادِهٖ
عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خِصَالٌ اَرْبَعٌ كُنَّ فِيْ مُعَاوِيَةَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اِلَّا وَاحِدَةٌ
لَكَانَتْ مُوْبِقَةً وَهِيَ اَخْذُهُ الْخِلَافَةَ بِالسَّيْفِ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ وَفِي النَّاسِ
بَقَايَا الصَّحَابَةِ وَذُو الْفَضِيْلَةِ وَاسْتِخْلَافُهٗ بَعْدَهُ ابْنَهٗ يَزِيْدَ وَكَانَ سِكِّيْرًا خِمِّيْرًا
يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ وَيَضْرِبُ بِالطَّنَابِيْرِ وَادِّعَاؤُهُ زِيَادًا وَرَوَى عَنِ الشَّافِعِيِّ رح

رجوع بحث
بحالت علیہ
خلافت پر

إِنَّهُ أَشَارَ إِلَى الرَّبِيعِ أَنَّهُ لَا يَقْبَلُ شَهَادَةَ أَرْبَعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَهُمْ مُعَاوِ
وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَالْمُغِيرَةُ وَزِيَادٌ معویہ کو تین خصلت ایسی تہی کہ کسیکو نہ تھی
کہ خلافت بزور سیف اور بغیر مشورہ کے کیا دوم لوگون مین باقی رہا لصحابیت وصاحب فضیلت
ولیعہد کرنا یزید کا حال انکہ وہ شراب خوار و پوشندہ حریر و نوازندہ طنبور کا تہا اور امام شافعی نے
بیان کیا کہ چار اصحاب ہین کہ انکی گواہی مقبول نہین ہے اول معویہ دوم عمرو بن العاص سوم مغیرہ
شعبہ چہارم زیاد تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۲۹۲ فی ترجمۃ عمرو بن العاص مرویاتہ فی کتب الا
ثلثمائۃ وسبعون حدیثا وصفحہ ۲۹۶ فی ترجمۃ سعد بن ابی وقاص معاصر معو
مرویاتہ فی کتب الاحادیث مائتان واحد وسبعون حدیثا تاریخ ابو الفدا ا
صفحہ ۱۹۷ سَنَةُ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ سَيَّرَ مُعَاوِيَةُ جَيْشًا كَثِيفًا مَعَ سُفْيَانَ بْنِ عَو
إِلَى الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ فَأَوْغَلُوا فِي بِلَادِ الرُّومِ وَحَاصَرُوا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَكَانَ فِي
ذَلِكَ الْجَيْشِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَتُوُفِّيَ فِي
مُدَّةِ الْحِصَارِ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ کو ۴۸ھ ہجری مین لشکر سنگین روانہ کیا معویہ نے طرف قسطنط
کے بسرداری سفیان بن عوف اور محاصرہ کیا لشکر نے روم کا اور لشکر مین ابن عباس وعمرو بن ز
وابو ایوب انصاری سبتے اور اسی مرحلہ مین ابو ایوب انصاری نے فوت کیا شرح فقہ اکبر صفحہ
وَأَوَّلُ مُلُوكِ الْمُسْلِمِينَ مُعَاوِيَةُ رض وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ لَكِنَّهُ إِنَّمَا صَارَ إِمَامًا حَقًّا
لَمَّا فَوَّضَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخِلَافَةَ اول ملوک اسلام مین معویہ ہین اور وہ افضل
ملوک بنی امیہ سے ہین اور وہ امام حق ہین جیسے سپرد کیا حسن بن علی ع نے خلافت کو بر حاشیہ
شرح عقاید نسفی صفحہ ۱۱۰ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَوْلَا عَلِيٌّ لَمْ يُعْرَفِ السِّيرَةُ فِي الْخَوَا
شرح فقہ اکبر امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر حضرت امیر ع قصد جنگ نکرتے مذہب خوارج کا نہ پیدا ہوتا ہوا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۱۴۹ أَضْحَى بِكُمْ وَلَا أَرَى مُعَاوِيَةَ إِلَّا الْأَخْزَرَ الْعَيْنِ
الْعَظِيمَ الْحَاوِيَةِ ؛ هَوَتْ بِهِ فِي النَّارِ أُمٌّ هَاوِيَةٌ ؛ جَاوَرَهُ فِيهَا كِلَابٌ عَاوِيَةٌ
حضرت امیر نے ان اشعار مین معویہ کو سگ دناری فرمایا ہے شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۸ وكان
الْأَمْرُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ص فَالِاثْنَا عَشَرَ هُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْأَرْبَعَةُ

معاویۃ وابنہ یزید وعبد الملک بن مروان واولادہ الاربعۃ اخرہم یزید و سلیمان وہشام وولید وبینہم عمر بن عبد العزیز ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ ومعویۃ ویزید وعبد الملک بن مروان ویزید بن عبد الملک وسلیمان بن عبد الملک وہشام بن عبد الملک وولید بن عبد الملک وعمر عبد العزیز بن خلیفہ ہیں

تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۶۹ ولاحمد عن ابی الطفیل قال جمع الناس فی الرحبۃ ثم قال لہم انشد باللہ کل امرء مسلم سمع رسول اللہ صلعم یقول یوم غدیر خم ما قال لما قام فقام الیہ ثلثون من الناس فشہدوا ان رسول اللہ صلعم قال من کنت مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۳۹۵ وشہدوا بہ لعلیؓ لما نوزع فی ایام خلافتہ یہہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ میان علی ومعویہ کے تکرار خلافت کا تہا پس قول خطاء اجتہادی غلط ہوگا شرح عقائد نسفی صفحہ ۹۵ وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن من نزاع فی خلافۃ بل عن خطاء فی الاجتہاد معویہ کی خطا مثل خطا مجتہدین کے تہی حاشیہ ملا عصام الدین صفحہ ۹۵ والمقصود منہ دفع الطعن عن معاویۃ ومن تبعہ من الاصحاب وعن طلحۃ والزبیر وعائشۃ فان الواجب حسن الظن باصحاب رسول اللہ واعتقاد براءتہم عن مخالفۃ الحق فانہم اسوۃ اہل الدین وسداد معرفۃ الحق والیقین وقیل المعنی لم یکن عن نزاع فی انہ احق بالخلافۃ بل لشبہۃ نزل علی جواز المحاربۃ مع الخلیفۃ فی طلب حق الذی اعتقدہ الخلیفۃ من غیر حق ولم یعمل بہ وہو قصاص قتلۃ عثمان فان معاویۃ اعتقد وجوب القصاص وکان نزاعہ فی طلب القصاص لا فی الخلافۃ وہو ظاہر البطلان لانہ لا یخفی ان نزاع معاویۃ وطلحۃ والزبیر کان فی خلافتہ ولولا ذلک لوجب ان ینقاد لاحکامہ المعاویۃ ویطلب عنہ القصاص عن القتلۃ تنویر الایمان صفحہ ۱۶ در روی ان معویۃ رضہ فی زمان امارتہ کتب الی مروان ان

يُحمَلَ اِلَيْهِ الْمِنْبَرُ فَأَمَرَ بِقَلْعِهِ فَلَمَّا حَرَّكَهُ عَنْ مَوْضِعِهِ اِنْكَسَفَ الشَّمْسُ وَاَظْلَمَ
الدُّنْيَا حَتّٰى بَرَزَتِ النُّجُومُ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا اَمَرَنِى اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ اَرْفَعَهُ
فَدَعَى نَجَّارًا فَزَادَتْ دَرَجَاتٌ وَوَضَعَ الْمِنْبَرَ الشَّرِيْفَ عَلَيْهَا ثُمَّ اَرَادَ الْخَلِيْفَةُ
الْمَهْدِىُّ اَنْ يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا الْمِقْدَارِ فَمَنَعَهُ الْاِمَامُ مَالِكٌ وَلَمَّا انْدَرَسَ
مِنْبَرُ مُعَاوِيَةَ رض بِطُوْلِ الزَّمَانِ جَدَّدَ بَعْضُ الْخُلَفَاءِ الْعَبَّاسِيَّةِ الْمِنْبَرَ وَصَنَعَ مِنَ
الْمِنْبَرِ الشَّرِيْفِ اَمْشَاطًا يَتَبَرَّكُوْنَ بِهَا ثُمَّ احْتَرَقَ مِنْبَرُ الْخُلَفَاءِ الْعَبَّاسِيَّةِ
سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ معویہ نے ممبر مدینہ کو اوکھاڑوایا کہ آفتاب تاریک ہو
اور دنکو ستارہ نظر آئے تب مروان نے خطبہ سے بیان کیا کہ امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہی کہ درجہ
بڑہاؤں چنانچہ اوسپر درجہ زیادہ کیا بعدہ مہدی عباسی نے درجہ اضافہ کیا کہ منع کیا امام مالک نے
اور گمنام ہوجانے منبر معویہ کے خلفاء عباسیہ نے تجدید منبر کیا اور اوسمیں دندانہ بنایا بعدہ ۶۵۴
ہجری مین جلادیا منبر کو **تاریخ ابو الفداء ۲ جلد صفحہ ۶۱ فی ترجمۃ المعتضد** اَمَرَ الْمُعْتَضِدُ اَنْ
يُكْتَبَ اِلَى الْاَقْطَارِ بِرَدِّ الْفَاضِلِ مِنْ سِهَامِ الْمَوَارِيْثِ عَلٰى ذَوِى الْاَرْحَامِ وَاَبْطَلَ
دِيْوَانَ الْمَوَارِيْثِ مِنْ تَارِيْخِ الْقَاضِى شِهَابِ الدِّيْنِ اَبِى الدَّمِ قَالَ وَفِيْهَا اَمَرَ
بِكِتَبَةِ الطَّعْنِ فِى مُعَاوِيَةَ وَابْنِهِ وَاَبِيْهِ وَاِبَاحَةِ لَعْنَتِهِمْ وَكَانَ مِنْ جُمْلَتِهِ
مَا كُتِبَ فِى ذٰلِكَ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهِ وَاِنَّهُ لَمَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ رَسُوْلًا
كَانَ اَشَدُّ النَّاسِ فِى الْمُخَالَفَتِهِ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَاَعْظَمُهُمْ فِى ذٰلِكَ اَبُوْ سُفْيَانَ
بْنُ حَرْبٍ وَشِيْعَتُهُ مِنْ بَنِىْ اُمَيَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْكِتَابِ الْعَزِيْزِ وَالشَّجَرَةَ
الْمَلْعُوْنَةَ اتَّفَقَ الْمُفَسِّرُوْنَ اَنَّهُ اَرَادَ بِهَا بَنِىْ اُمَيَّةَ وَرَاَى النَّبِىُّ اَبَا سُفْيَانَ
مُقْبِلًا وَمُعَاوِيَةَ يَقُوْدُهُ وَيَزِيْدُ يَسُوْقُ بِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْقَائِدَ
وَالرَّاكِبَ وَالسَّائِقَ وَقَدْ رَوٰى اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ معویہ
تَلَقَّفُوْهَا تَلَقُّفَ الْكُرَّةِ فَمَا هُنَالِكَ جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
مُعَاوِيَةَ لِيَكْتُبَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَاَخَّرَ عَنْهُ وَاعْتَذَرَ بِطَعَامِهِ فَقَالَ النَّبِىُّ
اَلَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ فَبَقِىَ لَا يَشْبَعُ وَكَانَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَتْرُكُ الطَّعَامَ شِبَعًا وَاِنَّمَا

أثر له أعباء وروي إن النبي ص قال إذا رأيتم معوية على منبري فاقتلوه والآمر
في ذلك وأمر أن يقال ذلك في البلاد ويلعن معوية على المنابر فقيل له إن في ذلك استطالة
للعلويين وهم في كل وقت يخرجون على السلطان ويحصل به الفتن
بين الناس فامسك عن ذلك معتضد بالله عباسی نے حکم کیا اپنے قلمرو میں کہ
جسقدر مفروضہ سے فاضل رہا وسے وہ ذوی الارحام کو دیا جاوے **تاریخ قاضی شہاب الدین** سے
دیوان مواریث کو محو کرایا اور حکم کیا کہ معویہ و یزید و ابوسفیان پر لعن کہا جاوے اور بنی امیہ
اوس سے کمال عداوت رکھتے تھے **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۷۷** وفی ہذہ السنۃ قتل حجر
بن عدی الکندی وخمسۃ من اصحاب رسول اللہ ص بامر معویۃ کانوا
رفقاء لعلی بن ابی طالب وروی ابن عساکر عن حجر بن عدی الکندی
انہ لما انطلق بہ لیقتل قال لہم دعونی لاصلی رکعتین ثم قال
لا تطلقوا عنی حدیداً ولا تغسلوا عنی دماً وادفنونی فی ثیابی فانی
لاق معویۃ بالجادۃ وانی مخاصم وسنہ ۵۱ ھ میں حجر بن عدی اور پانچ صحابہ رسول خدا
معویہ کے سبب جرم رفاقت علی ع کے قتل ہوئے **حبیب السیر صفحہ ۸۸ ج ۴** بروایت صاحب
مستقصی و یافعی وبعض از دیگر مورخین سید التابعین اویس بن عامر قرنی کہ از غایت اشتہار وفور
علو شان وسمو مکان از شرح وبیان مستغنی ست ہم دران معرکہ بردست معویہ کشتہ گشت در یکی
از کتب معتبرہ شواہد النبوت بنظر درآمدہ کہ روزے اویس قرنی برکنار آب فرات وضو میساخت کہ ناگاہ
آواز طبل بگوشش او رسید کہ این چہ صدا است گفتند کہ آواز طبل شاہ ولایت ست کہ بحرب معویہ میرود
اویس گفت ہیچ عبادت نزد من بہتر از متابعت علی مرتضی نیست آنگاہ بملازمت آنحضرت شتافتہ حاشیہ
متابعتش بردوش گرفت ودر یکی ازان معارک شربت شہادت چشید اور بحدیث صحیح مسلم رسول نے
اویس کو خیر التابعین فرمایا ہے اور یہہ عاشق رسول و قطب ولایت مشہور ہین انکا قاتل رضی اللہ
کہا جاوے تعجب ہے **تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۲۹۴** وفی حیوۃ الحیوان قال ابن خلکان
لما مرض الحسن کتب مروان بن الحکم الی معویۃ بذلک وکتب الیہ معویۃ ان اقبل
المطی الی بخبر الحسن فلما بلغ معویۃ موتہ سمع تکبیر من الخضراء فکبر اہل الشام

لذلك التكبير فقالت فاختة بنت قريظة لمعوية اقر اللہ عنك ما الذی کبرت
لاجله فقال مات الحسن فقالت اعلی موت ابن فاطمة تکبر فقال ما کبرت شماتة
ولکن استراح قلبی ودخل علیه ابن عباس فقال یا ابن عباس هل تدری ما حدث
فی اهل بیتك قال لا ادری ما حدث الا انی اراك مستبشرا وقد بلغنی تکبیرك
فقال مات الحسن فقال ابن عباس رحم الله ابا محمد ثلاثا جب امام حسنؑ بیمار ہوئے مروان نے
عرضی بھیجا نزد معویہ کے اور معویہ نے لکھا کہ جب ملی ہو جاوین فوراً خبر دینا اور معویہ کو جب خبر وفات سے ملی
باواز بلند تکبیر کہا اور اہل شام نے بھی تکبیر کہا اسپر بی بی فاختہ نے کہا کہ ایسی تکبیر کہنی کا کیا سبب ہے
معویہ نے بطور طعن کے کہا کہ بنی فاطمہ کی موت سب سے اعلی ہے اور اس موت سے میرے قلب کو راحت
ملی معویہ نے ابن عباس سے کہا کہ تمکو کچھہ معلوم ہے کہ کیا حادثہ پیش آیا تمہارے اہلبیت مین کہا کہ نہیں
معویہ نے کہا کہ حسن بن علیؑ نے فوت کیا خدا رحم کرے اور نیز **تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۸** واخرج
السلفی فی الطیوریات عن عبداللہ بن احمد بن حنبل قال سئلت ابی عن علی ومعوية
فقال اعلم ان علیا کان کثیر الاعداء ففتش له اعداؤه عیبا فلم یجدوا فجاؤا
الی رجل قد حاربه وقاتله فاطروه کیادا منهم حضرت امیرؑ کے دشمن کثیر تھے اور اعداء
نے چاہا کہ کوئی عیب تفتیش کرکے لگاوین مگر کچھہ نہ پایا تا اینکہ وہ عداوت منجر بخون ریزی ہوئے برا ہکر
دغابازی سے صفین مین **ایضا فیہ صفحہ ۱۹۹** وقال الشعبی اول من خطب الناس قاعدا
معوية ذلك حین کثر شحمه وعظم بطنه اخرجه ابن ابی شیبة وقال الزهری
اول من احدث الخطبة قبل الصلوة فی العید معوية اخرجه عبد الرزاق فی مصنفه
وقال سعید بن المسیب اول من احدث الاذان فی العید معوية اخرجه ابن ابی
شیبة واول من نقص التکبیر معوية اخرجه البیاض فی الاصل وفی الاوائل
للعسکری قال معوية اول من وضع البرید فی الاسلام واول من اتخذ الخصیان
لخاص خدمته واول من عبثت به رعیته واول من قیل له السلام علیك یا امیر
المومنین ورحمة اللہ وبرکاته الصلوة یرحمك اللہ واول من اتخذ دیوان الخاتم
واول من اذن فی تجرید الکعبة وکانت کسوتها قبل ذلك تطرح علیها شیئا فوق

الشعبی اول جسنے خطبہ بیٹھ کر پڑھا وہ معویہ ہین اور بسبب اسکا درازی و کلانی شکم و کثرت چربی کا ہوا اور خطبہ قبل نماز عید کے احداث کیا اور تکبیر نماز جنازہ سے کم کرادیا اور چادر ایجاد کیا اور مرد کو خصی کرکے اپنی خدمتمین لیا اور سلام من امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اپنے اوپر کہلوایا اور مہر دیوانخانہ کی جاری کیا اور کعبہ کو عریان و برہنہ کرایا اور قبل اسکے کہ بیتہ غلاف کعبہ کا تہا البضا فیہ صفحہ ۲۰۲ واخرج عن الشعبی قال سمعت معویۃ یقول ما تفرقت امۃ قط الا ظہر اہل الباطل علی اہل الحق الا ہذہ الامۃ معویہ نے کہا کہ امت کبہی متفرق نہوے مگر جب اہل باطل کو غلبہ ہوا اہل حق پر اہل انصاف اس قول کو خوب غور کرین شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۴۲۳ ومنہا ان رسول اللہ قال یطلع من ہذا الفج رجل من امتی یحشر علی غیر ملتی فطلع معویۃ ومنہا الحدیث المشہور المرفوع انہ ع قال ان معویۃ فی تابوت من نار فی درک من جہنم ینادی یا حنان یا منان فیقال لہ الآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین ہکذا ذکر الطبری فرمایا رسول خدا ص نے کہ معویہ کی موت غیر شریعت پر ہوگی اور فرمایا رسولخدا ص نے کہ معویہ تابوت آتشی مین درجہ جہنم مین پکارتا ہوگا کہ جلد بخش پس ملائکہ جواب دینگے کہ تو نے نافرمانی کی اور مفسدین تہا لہذا اسی سزا کے قابل تہا صواعق محرقہ ابن حجر مکی وقال مالک من شتم احدا من اصحاب النبی ص ابا بکر رض وعمر رض وعثمان رض او معویۃ او عمرو بن العاص فان قال کانوا علی ضلال او کفر قتل جو شخص کہ بد کہے ابو بکر رض و عمر رض و عثمان رض و معویہ و عمرو بن العاص کو یا کہے کہ یہ لوگ گمراہ تہے یا کافر تہے وہ قتل کیا جاوے گا صواعق محرقہ ابن حجر الخاتمۃ فی اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ وما وقع بینہم من المنازعات والمحاربات فلہ محامل وتاویلات واما سبہم والطعن فیہم فان خالف دلیلا قطعیا کقذف عائشۃ او انکار صحبۃ ابیہا کان کفرا او ان کان بخلاف ذلک کان بدعۃ وفسقا — ان معویۃ ومن معہ طلبوا من علی تسلیم قتلۃ عثمان الیہم لکون معویۃ ابن عمہ فامتنع علی ظنا منہ ان تسلیمہم الیہم علی الفور مع کثرۃ عشائرہم واختلاطہم بعسکر علی یودی الی اضطراب وتزلزل فی امر الخلافۃ — ویحتمل ان علیا رای ان قتلۃ عثمان بغاۃ حملہم علی قتلہ تاویل فاسد استحلوا بہ دمہ دن

لانکارهم علیه امور الجملة مروان ابن عمه کاتباله ورده الی المدینة بعد ان طرده
النبی صلعم منها وتقدیمه اقاربه فی ولایة الاعمال وقضیة محمد بن ابی بکر رض ظنوا انها
مبیحة لما فعلوه جهلا منهم وخطاء والباغی اذا انقاد الی الامام العدل لا یواخذ
بما اتلفه فی حال الحرب عن تاویل دما کان او مالا کما هو المرجح من قولی الشافعی
— واختلفوا فی امامة معویة بعد موت علی رض فقیل صار اماما وخلیفة لان
البیعة قد تمت له وقیل لم یصر اماما الحدیث الخلافة بعدی ثلثون سنة ثم یصیر
ملکا وقد انقضت الثلثون بوفاة علیؓ — ومن الحلق علیها انها خلافة ارادانه
بنزول الحسن له واجتماع اهل الحل والعقد علیه صار خلیفة حقا مطاعا — والمانعون
لامامته یقولون لا یعتد بتسلیم الحسن الامر الیه لانه لم یسلمه الیه الا للضرورة
لعلمه بانه اعنی معویة لا یسلم الامر للحسن وقاصد للقتال وان لم یسلم الحسن
الیه فلم یترک الامر الا صونا للدماء المسلمین نزاع وجنگ جمل وصفین مین درباب صدور
خطاء کے حمل اور تاویل کرکے عیب پوشی کرنا چاہئے اور سب اور طعن اصحاب جمل وصفین اس محل میں
کفر ہے اور حضرت امیرؑ نے قاتلان حضرت عثمان رض کو ندیا اسلیے کہ اونکے دینے سے اضطراب وتزلزل
خلافت مین بڑے واقع ہوگا اور بھی حضرت امیرؑ نے یہہ تصور کیا کہ نوع قتل حضرت عثمان رض مباح تھا
بسبب مشغولیت بعض منہیات شرعیہ کے اور گرچہ قاتل باغی ہو مگر جب انقیاد واطاعت امام وقت میں
آیا انتقام لینا اوس سے اوسوقت صحیح وجایز نہین ہے چنانچہ قول امام شافعی کا مرجح ہے
ایک جماعت امامت معویہ کی بسبب اجماع وبیعت کے قائل ہوئے بعد موت حضرت امیرؑ کے اور ایک
جماعت نے کہا کہ ۳۰ برس بوقت موت علیؑ کے ختم ہوگیا لہذا اشمار ملوک مین ہے اور ترمذی
نے روایت کی ہے عن سعید بن جمہان قال قلت لسفینة ان بنی امیة یزعمون
ان الخلافة فیهم فقال کذب بنو الزرقاء بل هم ملوک من اشر الملوک وزاد
فی الصواعق واول الملوک معویة وقد وافق به السیوطی وابو الفداء والدمیری
یعنی بنی امیہ ملوک اشرار ہین اور ایک فرقہ بسبب صلح امام حسن کے صحت امامت معویہ کا قائل
اور دلیل اوسپر اجماع صحابہ کے دیا ہے اور ایکفرقہ نے کہا کہ تسلیم خلافت بحسب مصلحت واقع ہوئی

یعنی معویہ واسطے قتال وجدال کے آمادہ تھے اور حال ضعف ایمان انصار امام معلوم ہے پس تسلیم اضطرارًا
ہے نہ اختیارًا چنانچہ سابق یہہ قصہ مفصل مذکور ہوا **باب ۳۳ سی وسیم دربیان احوال یزید**
بن معاویہ بن ابی سفیان ٭ حیواۃ الحیوان جلد اول بُوْيِعَ لَهٗ بِالْخِلَافَةِ
يَوْمَ مَاتَ اَبُوْهُ وَكَتَبَ اِلَى الْاَقَالِيْمِ بِذٰلِكَ فَبَايَعُوْهُ وَلَمْ يُبَايِعْهُ الْحُسَيْنُ
بْنُ عَلِيٍّ رض وَلَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رض وَاخْتَفَيَا مِنْ عَامِلِهِ الْوَلِيْدِ بْنِ
عُقْبَةَ بیعت کیا لوگوں نے یزید پر جس روز مرا باپ اوسکا اور لکہا ہر اقلیم میں لکہا واسطے
بیعت کے پس سب نے بیعت کی اور نہ بیعت کی حسین اور عبداللہ بن زبیر نے اور دونوں پوشیدہ
ہو گئے ولید عامل مدینہ سے **صواعق محرقہ ابن حجر مکی** ولا يجوز لعن يزيد ولا تكفيره
فانه من جملة المومنين وامره الى مشية الله تعالى **قسطلانی ۱۰ جلد صفحہ ۱۶۲**
عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ كَتَبَ اِلٰى يَزِيْدَ بِبَيْعَةٍ وَكَانَ السَّبَبُ فِيْ خَلْعِهٖ
مَا ذَكَرَهُ الطَّبَرِيُّ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ كَانَ اَمَّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ ابْنَ
عَمِّهٖ عُثْمَانَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَاَوْفَدَ اِلٰى يَزِيْدَ جَمَاعَةً مِّنْ اَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَسِيْلِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو
الْمَخْزُوْمِيُّ فِي اٰخَرِيْنَ فَاَكْرَمَهُمْ وَاَجَازَهُمْ فَرَجَعُوْا فَاَظْهَرُوْا عَيْبَهٗ
وَنَسَبُوْهُ اِلٰى شُرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ثُمَّ وَثَبُوْا عَلٰى عُثْمَانَ فَاَخْرَجُوْهُ
وَخَلَعُوْا يَزِيْدَ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ وَوَلَدَهٗ فَقَالَ لَهُمْ
اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلعم يَقُوْلُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّا قَدْ بَايَعْنَا
هٰذَا الرَّجُلَ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ عُذْرًا
اَعْظَمَ مِنْ اَنْ يُّبَايَعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَ
اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ مِنْكُمْ خَلَعَهٗ وَلَا بَايَعَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلُ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَهٗ وَفِيْهِ وُجُوْبُ طَاعَةِ الْاِمَامِ الَّذِيْ انْعَقَدَتْ لَهُ الْبَيْعَةُ وَالْمَنْعُ مِنَ
الْخُرُوْجِ عَلَيْهِ وَلَوْ جَارَ وَاَنَّهٗ لَا يَنْخَلِعُ بِالْفِسْقِ عبداللہ ابن عمر رض نے بعد فوت معویہ کے

نقض کردن ابن عمر رض در خلافت یزید ۱۲

لکھا یزید کو واسطے بیعت اپنے اور اہل مدینہ نے خلع بیعت کی یزید سے اور سبب اسکا یہہ ہوا
یزید نے سردار کیا مدینہ مین عمار بن محمد بن ابی سفیان اپنے چچیرے بھائیکو اور عبداللہ بن غسیل
الملائکہ وعبداللہ بن ابی عمرو المخزومی نے یزید کی غیبت کی اور فسق اوسکا مثل شرب خمر وغیرہ
ظاہر کیا اور جب ابن عمرؓ نے یہہ ماجرا سُنا جمع کیا خلق کثیر کو اور کہا کہ مینے سُنا ہے رسول اللہ
سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بروز قیامت واسطے ہر غادر کے علم نصب کیا جاویگا اور ہر آینہ
مینے بیعت کی ہے دست یزید پر اور یہہ بیعت مقبول خدا ورسول ہے اور بدالست ہمارے کوئی امر
عظیم نہین ہے کہ کوئی شخص خدا ورسولؐ کے حکم پر بیعت کر کے منحرف ہو جاوے اور کوئی سبب
خلع بیعت کا نہین پاتا ہون اور واجب ہے اطاعت امام کی کہ جسپر اجماع ہو چکا اور بسبب فسق کے
خلع بیعت جایز نہین ہے **شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۷** قَالَ بَعْضُهُمْ اُطْلِقَ اللَّعْنُ عَلَيْهِ اَيْ
عَلَى الْيَزِيْدِ لِمَا اَنَّهُ كَفَرَ حِيْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رض وَلَا يَخْفٰى مَا فِيْ نَقْلِهِ
حَيْثُ اِنَّهُمْ فِيْ قَائِلِهِ ثُمَّ تَعْلِيْلُهُ يَحْتَاجُ اِلَى اِثْبَاتِ اَمْرِهِ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ
اَوَّلًا ثُمَّ تَرَتُّبِ كُفْرِهِ عَلَيْهِ ثَانِيًا وَكِلَاهُمَا مَمْنُوْعٌ فَقَدْ قَالَ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ
فِي الْاِحْيَاءِ فَاِنْ قِيْلَ هَلْ يَجُوْزُ لَعْنُ يَزِيْدَ لِكَوْنِهِ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ اَوْ اٰمِرًا بِهِ فَضْلًا
عَنْ لَعْنِهِ وَلِاَنَّهُ لَا يَجُوْزُ نِسْبَةُ مُسْلِمٍ اِلٰى كَبِيْرَةٍ مِنْ غَيْرِ تَحْقِيْقٍ ملا علی قاری
وامام غزالی کہتے ہین کہ قتل کرنا یزید کا امام حسینؓ کو ثابت نہین ہے لہذا تکفیر یزید کی جایز نہین
ہے اور نہین جایز ہے ایک مسلم کو منسوب کرنا بسوے کبیرہ بغیر تحقیق کے **ابو شکور سلمی**
بر حاشیہ **شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۲** فَاَمَّا يَزِيْدُ بْنُ مُعٰوِيَةَ قَالَ بَعْضُ
النَّاسِ بِاَنَّ خِلَافَتَهُ كَانَتْ بِاسْتِخْلَافِ مُعٰوِيَةَ وَتَبِعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ
الصَّحَابَةِ وَغَيْرِهِمْ فَمِنْ طَرِيْقِ الْقِيَاسِ اَنَّ طَاعَتَهُ كَانَتْ وَاجِبَةً عَلَى الْحُسَيْنِ
وَجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ ابو شکور سلمی کہتے ہین کہ امام حسینؓ کو بیعت واطاعت یزید کی واجب
تھی اسلیے کہ خلافت اوسکی صحیح تھی **تاریخ ابو الفداء جلد ا صفحہ ۲۰۰** وَلَمَّا اسْتَقَرَّ
يَزِيْدُ فِي الْخِلَافَةِ اَرْسَلَ اِلٰى عَامِلِهِ بِالْمَدِيْنَةِ بِاِلْزَامِ الْحُسَيْنِ وَعُبَيْدِ
اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنْ اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى بَيْعَتِهِ بَايَعْتُهُ **تاریخ**

الخلفا صفحہ ۳۰۸ ولما قتل الحسینؑ وبنو ابیہ بعث ابن زیاد برؤسہم الی
یزید فسرّ بقتلہم اولا ثم ندم لما مقتہ المسلمون علی ذلک وابغضہ النا
وحق لہم ان یبغضوہ جب قتل ہوئے امام حسینؑ و برادران آپ کے اور سرہای شہدا
ابن زیاد یزید پاس لے گیا اوسوقت نہایت مسرور ہوا بعدہ شرمندہ ہوا جب منفعل و سرزنش کیا
مسلمین نے **ایضا صفحہ ۲۰۹** ان اہل المدینۃ خرجوا علیہ وخلعوہ فارسل
الیہم جیشا کثیفا وامرہم بقتالہم ثم المسیر الی مکۃ لقتال ابن الزبیر
شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۲ والحق ان رضی یزید بقتل الحسینؑ واستبشارہ
بذلک واہانتہ اہل بیت النبیؐ مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ
آحادا فنحن لانتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی لعن یزید
انصارہ واعوانہ بیشک یزید قتل حسینؑ پر راضی تھا اور مسرور ہوتا تھا شہادت
امامؑ و اہانت اہل بیت نبیؐ سے اور یہہ خبر مشہور رہے اور مین توقف نہین کرتا ہون لعنت کرنےمین
یزید و انصار و اعوان مین یزید کے لعنۃ اللہ علیہ **تاریخ الخلفاء اجلد صفحہ ۱۹۷** ایا یع معاویۃ یزید کا مورث
الناس لابنہ یزید بولایۃ العہد بعدہ وبایعہ اہل الشام والعراق بودن ام المومنین
وکان المتولی علی المدینۃ من جہۃ معاویۃ مروان بن الحکم فاراد در خلافت یزید ۱۲
البیعۃ لہ فامتنع من ذلک الحسینؑ وعبد الرحمن ابن الزبیر وعبد الرحمن
ابن ابی بکر وامتنع الناس لامتناعہم وان معویۃ قدم بنفسہ الی
الحجاز ومعہ الف فارس وتحدث مع عائشۃ فی امرہم والخبر الامر
انہ بایع لیزید اہل الحجاز بیعت لیا معویہ نے جب ولیعہد کیا یزید کو بیعت کی اہل شام
نے اور حاکم مدینہ کا ازجانب معویہ مروان بن الحکم تھا اور اوس نے اہل مدینہ سے بیعت لینی چاہا
کہ امتناع کیا حسینؑ و عبداللہ زبیر و عبد الرحمن بن ابی بکر اور لوگون نے انکار بیعت کرنے سے کیا
بسبب انکار بیعت دونو شخص اکابر مدینہ کے تب معویہ نے بنفسہ مع ہزار سوار کے سفر حجاز کا کیا
اور بیان کیا اس حقیقت کو حضرت عائشہؓ سے پس آخر الامر بیعت کی اہل حجاز نے یزید پر **شرح** خلافت
فقہ اکبر صفحہ ۸۴ وکان الامر کما قال النبیؐ فالاثنی عشر ہم الخلفاء بنی امیہ و بنی مروان ۱۲

الرَّاشِدُوْنَ الْاَرْبَعَۃُ مُعَاوِیَۃُ وَابْنُہٗ یَزِیْدُ وَعَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ مَرْوَانَ وَاَوْلَادُہٗ الْاَرْبَعَۃُ اَیْ یَزِیْدُ وَسُلَیْمَانُ وَھِشَامُ وَوَلِیْدُ وَبَیْنَھُمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اور خلافت یزید کی موافق مضمون حدیث رسول اللہؐ کے ہوئی **ملل و نحل شہرستانی صفحہ ۸** وَمَنْ قَالَ بِالْاِتِّفَاقِ وَالْاِخْتِیَارِ نَقَالَ بِاِمَامَۃِ مُعَاوِیَۃَ وَاَوْلَادِہٖ وَبَعْدَھُمْ بِخِلَافَۃِ مَرْوَانَ وَاَوْلَادِہٖ اہلسنت خلافت معویہ و یزید و بنی مروان کے قائل ہیں **شرح عقائد نسفی صفحہ ۹۹** وَلَا یَنْعَزِلُ الْاِمَامُ بِالْفِسْقِ اَیِ الْخُرُوْجِ عَنْ طَاعَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْجَوْرِ اَیِ الظُّلْمِ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِاَنَّہٗ قَدْ ظَھَرَ الْفِسْقُ وَانْتَشَرَ الْجَوْرُ مِنَ الْاَئِمَّۃِ وَالْاُمَرَاءِ بَعْدَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَالسَّلَفُ کَانُوْا یَنْقَادُوْنَ لَھُمْ وَیُقِیْمُوْنَ الْجُمَعَ وَالْاَعْیَادَ بِاِذْنِھِمْ وَلَا یَرَوْنَ الْخُرُوْجَ عَلَیْھِمْ **بیضاوی اجلد صفحہ ۳۳** لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ وَیَجُوْزُ اَنْ یُقَدَّرَ فِیْ اَیَّامِ مَوَاطِنَ اَوْ یُفَسَّرَ الْمَوْطِنُ بِالْوَقْتِ کَمَقْتَلِ الْحُسَیْنِؑ نصرت یزید کو موافق بشارت آیہ قرآن کے نصیب ہوئی **صفحہ ۲۶۲ تاریخ بلاذری** لَمَّا قُتِلَ ذَبِیْحُ اللّٰہِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ کَتَبَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اِلٰی یَزِیْدَ بْنِ مُعٰوِیَۃَ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّۃُ وَجَلَّتِ الْمُصِیْبَۃُ وَحَدَثَ فِی الْاِسْلَامِ حَدَثٌ عَظِیْمٌ وَلَا یَوْمَ کَیَوْمِ الْحُسَیْنِ فَکَتَبَ اِلَیْہِ یَزِیْدُ اَمَّا بَعْدُ یَا اَحْمَقُ فَاِنَّا جِئْنَا اِلٰی بُیُوْتٍ مُنَجَّدَۃٍ وَفُرُشٍ مُمَھَّدَۃٍ وَوَسَائِدَ مُنَضَّدَۃٍ فَقَاتَلْنَا عَنْھَا فَاِنْ یَکُنِ الْحَقُّ لَنَا فَعَنْ حَقِّنَا قَاتَلْنَا وَاِنْ یَکُنِ الْحَقُّ لِغَیْرِنَا فَاَبُوْکَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ ھٰذَا وَابْتَزَّ وَاسْتَاْثَرَ بِالْحَقِّ عَلٰی اَھْلِہٖ وَمِنْ ھٰھُنَا قِیْلَ قُتِلَ الْحُسَیْنُ یَوْمَ السَّقِیْفَۃِ وَقِیْلَ قُتِلَ اَیْضًا بِاَسْیَافِ ذٰلِکَ الْبَغْیِ اَوَّلُ سَھْلِھَا اُصِیْبَ عَلِیٌّ اِلَّا بِسَیْفِ ابْنِ مُلْجَمٍ جب شہید ہوئے امام حسینؑ عبداللہ بن عمر نے لکھا یزید کو کہ مصیبت عظیم واقع ہوئی و حادثہ سخت تر حادثہ ہوا اسلام میں یعنی وہ شہادت امام شہیدؑ کی یزید نے جواب لکھا کہ ای احمق میں خانہ مستحکم و فرش گسترده و بالشہای بلند سے تکیہ لگائے تھا میں اور اس قتال میں غیر ہمارے اگر بر حق ہیں تو یہ الزام تجھ پر ہے کہ آگے سے ایسے ظلم کی

سنت تمہارے بزرگوارون سے جاری ہوئی ہے چنانچہ لوگون سنے کہا کہ امام حسینؑ قتل ہوئے
بروز شوریٰ سقیفہ بنی ساعدہ کے **حیوٰۃ الحیوان ۲ جلد صفحہ ۶۹** ۴ہ فی لفظ الوزغة
روی الحاکم فی کتاب الفتن والملاحم من المستدرک عن عبد الرحمن لعن مروان ۱۲
بن عوف انہ قال کان لا یولد لاحد مولود الا اتی بہ للنبی صلعم فیدعو
لہ فادخل علیہ مروان بن الحکم فقال ھو الوزغ بن الوزغ الملعون ابن
الملعون ثم قال صحیح الاسناد وروی بعدہ بیسیر عن محمد بن زیاد
قال لما بایع معاویۃ لابنہ یزید قال مروان سنۃ ابی بکر وعمر
فقال عبد الرحمن بن ابی بکر سنۃ ھرقل وقیصر فقال لہ مروان انت
الذی انزل اللہ فیک والذی قال لوالدیہ اف لکما فبلغ ذلک عائشۃ
فقالت کذب واللہ ما ھو بہ ولکن رسول اللہ صلعم لعن ابا مروان ومروان
فی صلبہ ثم روی الحاکم عن عمرو بن مرۃ الجہنی وکانت لہ صحبۃ
قال ان الحکم بن ابی العاص استاذن علی رسول اللہ نعرف صوتہ
فقال صلعم ائذنوا لہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی من یخرج من صلبہ الا
المؤمن منہم وقلیل ما ھم یشرفون فی الدنیا ویضعون فی الاخرۃ
ذو مکر وخدیعۃ یعطون فی الدنیا وما لہم فی الاخرۃ من خلاق
ترجمہ بنی مروان پر رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا ہے **حیوٰۃ الحیوان ۲ جلد صفحہ ۲۶۶** و
قد افتی الغزالی فی ذلک فانہ سئل عمن یصرح بلعن یزید بن امتناع از لعن یزید ۱۲
معویۃ ھل یحکم بفسقہ ام یکون ذلک مرخصا فیہ وھو کان
یرید قتل الحسین ام کان قصدہ الدفع وھل یسوغ الترحم علیہ
ام السکوت عنہ افضل فاجاب لا یجوز لعن المسلم اصلا ومن لعن
المسلم وقد ورد النھی عن ذلک وحرمۃ المسلم اعظم من حرمۃ
الکعبۃ بنص من النبی صلعم ویزید صح اسلامہ وما صح قتلہ الحسین
ولا امرہ ولا رضاہ بذلک ومہما لم یصح ذلک عنہ لم یجز ان یظن

ذلك به فان اساءة الظن ايضا بالمسلم حرام وقال الله تعالى يا ايها الذين
امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم وقال ثم صلعم ان
الله حرم من المسلم دمه وماله وعرضه وان يظن السوء ومن اراد ان
يعلم حقيقة من الذي امر بقتله لم يقدر على ذلك واذا لم يعلم
وجب احسان الظن بكل مسلم يمكن احسان الظن به ومع هذا
لو ثبت على مسلم انه قتل مسلما فمذهب اهل الحق انه ليس
بكفر بل هو معصية واذا مات القاتل فربما مات بعد التوبة و
الكافر لو تاب من كفره لم يجز لعنه فكيف من تاب من قتل ولم
يعرف ان قاتل الحسين مات قبل التوبة وهو الذي يقبل التوبة
عن عباده فاذا لا يجوز لعن احد ممن مات من المسلمين ومن لعنه
كان فاسقا عاصيا لله عز وجل ولو جاز لعنه فسكت لم يكن عاصيا
بالاجماع بل لو لم يلعن ابليس طول عمره لا يقال له لم لم تلعن
ابليس ويقال للاعن لم لعنت ومن اين عرفت انه ملعون و
الملعون هو المبعد من الله عز وجل وذلك لا يعرف الا فيمن مات كافرا
فان ذلك علم بالشرع واما الترحم عليه فجائز بل مستحب بل داخل
في قولنا اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات فانه كان مؤمنا امام غزالی
کہتے ہیں کہ منتہی الزام جانب یزید قتل ایک مسلم ہے پس اوسنے توبہ کی ہوگی لہذا یزید مسلم پر
لعن نکرنا چاہیے **تاریخ ابن خلکان اجلد صفحہ ۴۳۵** ترجمہ ابوالحسن علی بن محمد بن علی
علی الطبری الملقب عماد الدین المعروف بالکیا الہراسی مین لکھا ہی سئل الکیا عن یزید بن
معوية فقال انه لم يكن من الصحابة لانه ولد في ايام عمر بن الخطاب واما قول
السلف ففيه لاحمد قولان تلويح وتصريح ولمالك فيه قولان
تلويح وتصريح ولابي حنيفة قولان تلويح وتصريح ولنا قول واحد التصريح
دون التلويح وكيف لا يكون كذلك وهو اللاعب بالنرد والمتصيد بالفهود

وسمى من الخمر وشرع فى الخمر وقد افتى الامام ابو حامد الغزالى فى مثل هذه
المسئلة بخلاف ذلك فانه سئل عمن صرح بلعن يزيد بل يحكم بفسقه ام لا وهل
يكون ذلك مرخصا له فيه وهل كان يزيد قتل الحسين عليه السلام ام كان
قصده الدفع وهل يسوغ الترحم عليه ام السكوت عنه افضل تنعم بازالة
الاشتباه فاجاب لا يجوز لعن المسلم اصلا ومن لعن المسلم فهو الملعون و
قد قال رسول الله م المسلم ليس بلعان وكيف يجوز المسلم ولا يجوز لعن
البهايم وقد ورد النهى عن ذلك وحرمة المسلم اعظم من حرمة الكعبة بنص النبى م
ويزيد صح اسلامه وما صح قتله الحسين عليه السلام ولا امره ولا رضاه
ذلك ومهما لم يصح ذلك منه لا يجوز ان يظن ذلك به فان اساءة الظن
بالمسلم ايضا حرام وقد قال الله تعالى اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن
اثم وقال النبى صلعم ان الله حرم من المسلم دمه وماله وعرضه وان يظن به
ظن السوء ومن زعم ان يزيد امر بقتل الحسين عليه السلام او رضى به فينبغى
ان يعلم ان به غاية الحماقة فان من قتل من الاكابر والوزراء والسلاطين
فى عصره لو اراد ان يعلم حقيقة من قتله ومن الذى امر بقتله ومن الذى رضى به
ومن الذى كرهه لم يقدر على ذلك وان كان قد قتل فى جواره وزمانه وهو
يشاهده فكيف لو كان فى بلد بعيد وزمن قديم قد انقضى فكيف يعلم ذلك
فيما انقضى عليه قريب من اربعمائة سنة فى مكان بعيد وقد تطرق التعصب
فى الواقعة فكثرت فيها الاحاديث من الجوانب فهذا امر لا يعرف حقيقته اصلا
واذا لم يعرف وجب احسان الظن بكل مسلم يمكن احسان الظن ومع
هذا فلو ثبت على مسلم انه قتل مسلما فمذهب اهل الحق انه ليس بكافر
والقتل ليس بكفر بل هو معصية واذا مات القاتل فربما مات بعد التوبة والكافر
لو تاب من كفره لم تجز لعنة فكيف من تاب عن قتل وبم يعرف ان قاتل الحسين
مات قبل التوبة وهو الذى يقبل التوبة من عباده فاذن لا يجوز

لعن احد ممن مات من المسلمین ومن لعنہ کان فاسقا عاصیا للہ تعالی ولوجاز لعنہ فسکت لم یکن عاصیا بالاجماع بل لو لم یلعن ابلیس طول عمرہ لا یقال لہ فی القیمۃ لم لم تلعن ابلیس ویقال للاعن لم لعنت ومن این عرفت انہ مطرود ملعون والملعون ھو البعید من اللہ عز وجل وذلک غیب لا یعرف الا فیمن مات کافرا فان ذلک علم بالشرع واما الترحم علیہ فھو جائز مستحب بل ھو داخل فی قولنا فی کل صلوۃ اللھم اغفر للمومنین والمومنات فانہ کان مومنا واللہ اعلم کتبہ الغزالی شیخ عماد الدین شافعی یزید پر لعنت کرتے ہین اور امام غزالی کہتے ہین کہ یزید قابل رحمت ہے اور مستحب ہے کہ یزید پر درود بھیجا جاوے اور اوسکے لئے استغفار پڑھا جاوے تاریخ ابن خلکان ۱ جلد صفحہ ۳۱۴ ترجمہ ابو الحسن علی بن الجہم بن بدر بن الجہم بن مسعود بن اسید القرشی وکان جید الشعر عالما بفنونہ ولہ اختصاص بجعفر المتوکل وکان متدینا فاضلا وکان مع انحرافہ علی علی بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام واظھارہ التسنن مطبوعا مقتدرا علی الشعر عذب الالفاظ وکان من قافلۃ خراسان الی العراق ثم نفاہ المتوکل الی خراسان ابن جہم عالم سنی تہا اور حضرت امیر سے منحرف تہا اور صواعق محرقہ ابن حجر مکی آخر باب اول در قرب تحقیق مسئلہ تکفیر شیعہ باجزاء کثیر من الروافض لعنھم اللہ الذین اخزاھم اللہ بقتل ھذا الرافضی یہہ مقام عجب حیرت انگیز ہے کہ یزید مومن ہو اور شیعہ پر لعنت پڑہی جاوے اب کلیہ اہل السنت کا بالکل غلط ہو گیا کہ لعن کسی پر جایز نہین ہے باب ۳۲ سی و چہارم حقیقت مین اجتہاد ائمہ اربعہ کے * مشکوۃ صفحہ ۱۹ عن جابر قال رسول اللہ ص اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم روایت ہے جابر بن عبد اللہ انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ واسطے تمسک وعمل کے قرآن وحدیث ہے اور جو کچہہ سواے اسکے نکالی جاوی وہ محدثات وبدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے ایضا فیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ص من احدث فی امرنا ما لیس منہ فھو رد متفق

علیہ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص کوئی نئی بات نکالے جو
بنائی جاوے میری حدیث مین وہ شخص مردود ہے **مشکوۃ صفحہ ۲۳** عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلعم الامور ثلاثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ
فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد روایت ہے
ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے احکام ہیں تین قسم پر ہے ایک حکم واضح رشید پس تبعیت کرو
اوسکے دوسرا امر مشتبہ پس اجتناب کرو اوس سے اور تیسرا امر مختلف فیہ ہے پس توکل کرو
خدا پر یعنی سکوت کرو **مشکوۃ صفحہ ۲۳** عن غضیف بن الحارث الثمالی قال قال
رسول اللہ صلعم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ فتمسک
بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس قوم نے
پیدا کیا بدعت کو مگر یہہ کہ معدوم ہو جاوے گی اوسقدر سنت میری اور جسنے تمسک کیا میرے
سنت کو بہتر ہے تمسک بدعت سے **ایضا فیہ** عن ابن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلعم
من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی
فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے توقیر کیا صاحب بدعت کی ہر آئینہ اعانت کیا اوسنے اوپر ڈھانے
اسلام کے **مشکوۃ صفحہ ۲۴** قال رسول اللہ صلعم کلامی لا ینسخ کلام اللہ
وکلام اللہ ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا فرمایا رسول خدا نے کہ کلام میرا نہین منسوخ کرتا ہے قران کو اور قران
منسوخ کرتا ہے میرے کلام کو اور کلام اللہ مین ایک دوسرے کو نسخ کرتا ہے **وایضا فیہ**
صفحہ ۲۴ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ان احادیثنا ینسخ بعضھا
بعضا کنسخ القرآن فرمایا رسول خدا نے کہ احادیث میری ایک دوسرے کو منسوخ کرتی ہے
مشکوۃ صفحہ ۲۷ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم من افتی بغیر علم
کان اثمہ علی من افتاہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد
فی غیرہ فقد خانہ رواہ ابوداؤد فرمایا کہ جو شخص فتویٰ دیوے بغیر حدیث کے
گناہ ہے اوپر مفتی کے اور جو اشارہ کرے کسی مسلم پر خلاف حدیث کے ہر آئینہ خیانت
کی اوسنے شریعت مین **شرح فقہ اکبر صفحہ ۹** ثم اعلم ان القوی ذکر ان

ابا حنیفة رح كان یسمى مرجیا لتاخیره امر صاحب الكبیرة الى مشیة الله والا
التاخیر و اما ما وقع فی الغنیة للشیخ عبد القادر الجیلانی رح عند ذكر
الفرق الغیر الناجیة حیث قال ومنهم القدریة وذكر اصنافا فمنهم
ثم قال ومنهم الحنفیة وهم اصحاب ابی حنیفة نعمان بن ثابت رح اشباه و
النظایر صفحه ۳۴ قال الامام خرجنا مع حماد تشییع الاعمش واعوز
الماء لصلوة المغرب فافتى حماد بالتیمم لاول الوقت فقلت یوخر الى
اخر الوقت فان وجد الماء والا یتیمم ففعلت فوجد فی اخر الوقت و
هذه اول مسئلة خالف فیها استاذه آخر كتاب دراسات اللبیب صفحه
۳۲ ولم تزل الائمة الطاهرین من بعد علی یخالفون فی الفتیا من
علماء عصرهم مع علمهم صفحه ۳۳ فاعلم ان الائمة الطاهرین رض یحرم
الرای والقیاس ولهذا لما دخل ابو حنیفة علی جعفر بن محمد رض ع
ما حكاه الشعرانی فی اللواقح قال له بلغنی انك تقیس لا تقس فان
اول من قاس ابلیس اور ائمہ اطہار بعد حضرت علی ع کے خلاف مین علماء عصر کے باوجو
علم کے فتوی دیتے تھے اور ائمہ طاہرین راے وقیاس کو فقہ مین حرام جانتے تھے اور ایک د
داخل ہوئے امام ابو حنیفہ پاس امام صادق رض کے اور فرمایا حضرت نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم قی
کرتے ہو فقہ مین حالانکہ نچاہی قیاس کرنا کیونکہ اول جسنے قیاس کیا وہ ابلیس تھا یعنی کہا او
کہ مین آگ سے پیدا ہون اور آدم ع مٹی سے اسلئے سجدہ آدم ع کو نہ کیا مقدمہ ہدایہ از مولوی
عبد الحی لکھنوی صفحه ۸ ونقل علی القاری فی شرح النخبة عن السخاوی
ان المعتمد انه لا روایة للامام عن احد من الصحابة لصغره فی زمن
ادراكه ایاهم ملا علی قاری نے سخاوی سے نقل کیا ہے کہ معتبر روایت یہہ ہے کہ اما
اعظم کو صحبت وملاقات وتحصیل کسی صحابہ سے نہوئی بسبب کم سنی کے میزان الشعرانی
صفحه ۶۱ وكان عمر بن الخطاب اذا افتى الناس یقول هذا رای عمر
فان كان صوابا فمن الله وان كان خطاء فمن عمر اور حضرت فاروق جب ف

دیتے تھے کہتے کہ یہہ رای عمرؓ کی ہے اگر سچ ہو تب از جانب خدا ہے اور جو خطا ہو وہ از جانب
عمر ہے **ایضا فیہ صفحہ ۶۲** وَكَانَ الْإِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى
يَقُوْلُ مِنْ أَعْظَمِ فِتْنَةٍ يَكُوْنُ عَلَى الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَقِيْسُوْنَ فِي الْأُمُوْرِ بِرَأْيِهِمْ
فَيَنْهَدِمُ الْإِسْلَامُ بِذَالِكَ امام صادق سے فرماتے ہین کہ بدترین فتنہ اس امت مین قیاس
ورای ہے کہ حرام کو حلال و حلال کو حرام کرڈالا اور روایت ہے شعبی کی رسولؐ خدا سے کہ عنقریب
زمانہ مین ایک قوم ظاہر ہوگی کہ قیاس و رای کریگی فقہیات مین گویا کہ منہدم کیا اسلام کو **صفحہ ۶۳**
وَكَانَ الْإِمَامُ أَبُوْحَنِيْفَةَ إِذَا أَفْتَى يَقُوْلُ هٰذَا رَأْيُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ - وَدَخَلَ
عَلَيْهِ مَرَّةً رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْحَدِيْثُ يَقْرَأُ عِنْدَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ
دَعْوْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ فَزَجَرَهُ الْإِمَامُ أَشَدَّ الزَّجْرِ امام ابو حنیفہ جب فتوے
دیتے تب کہتے کہ یہہ رای ابو حنیفہ کی ہے اور ایک دفعہ ایک مرد کوفی داخل ہوا نزد ابی حنیفہ
کے اور انکے پاس حدیث پڑہکر بولا کہ بتاؤ مطلب اسکا کہ امام صاحب نے ڈانٹ وجہڑک کر
نکلوا دیا ملل ونحل صفحہ ۸۲ وانما سموا اصحاب الرای لان عنا تیهم بتحصیل وجه من
القیاس والمعنی المستنبط من الاحکام وبناء الحوادث علیها وربما یقدمون
القیاس الجلی علی احاد الاخبار وقد قال ابو حنیفة رحمه الله تعالی علمنا
هذا رای وهو احسن ما قدرنا علیه امام اعظم اپنے قیاس جلی کو حدیث خبر واحد پر مقدم
کرتے تہے پس رد کرنا حدیث رسول اللہ کو اور ترجیح دینا اپنے رائی کو گویا شریعت ناسخ
منسوخ ہوگی دراسات اللبیب **صفحہ ۶۵** وَقَدْ كَثُرَ تَشْنِيْعُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ عَلَى
أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح فِيْ إِطْلَاقِ كَرَاهِيَةِ الْإِشْعَارِ اور متقدمین نے ابو حنیفہ پر نہایت
کثرت سے طعن کیا مسئلہ طلاق پر **ایضا فیہ صفحہ ۲۰۳** وَقَالَ الْإِمَامُ الشَّعْرَانِيُّ إِنَّ
عُذْرَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ كَثْرَةِ الْقِيَاسِ عَدَمُ بُلُوْغِ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ فِيْ
زَمَنِهِ قَالَ الْعَلَّامَةُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ فِيْ كِتَابِهِ رَفْعُ الْمَلَامِ
بَعْدَ مَا عَدَّ جُمْلَةً مِنَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ لَمْ تَبْلُغِ الْخُلَفَاءَ الْأَرْبَعَةَ الرَّاشِدِيْنَ
وَبَلَغَتْ غَيْرَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ قیاس کرنا ابو حنیفہ کا بسبب ہوا کہ انکو اپنے زمانہ مین

احادیث صحیحہ پر اطلاع و وقوف نہوا اور بہت احادیث ایسی ہی کہ خود خلفاء راشدین تک نہ پہونچی بلکہ
وہ دوسرے اصحاب کو ملی مقدمہ ہدایہ از مولوی عبد الحی لکھنوی صفحہ ۸ الخطیب طعن علی
أبي حنيفة والإمام أحمد وكابن الجوزي فإنه تابع الخطيب في الطعن
على أبي حنيفة خطیب بغدادی نے امام اعظم پر و امام احمد حنبل نے طعن کیا ہے اور ایسا ہی
ابن جوزی نے بھی امام اعظم پر طعن کیا ہے الیضا فیہ صفحہ ٦٠ وانظر أيضا إلى
قول عبد الله بن عمر في الرواية الأخيرة حيث جعل من ابنه ابتداء الرأي
في مقابلة النص اور عبد اللہ بن عمر بمقابلہ نص کے رای کو دخل دیتے ہی ایضا
فیہ صفحہ ٣ عن ابن مسعود رض انه قال إذا قلتم في دينكم بقياس
أحللتم كثيرا مما حرم الله وحرمتم كثيرا مما أحله الله تعالى ابن
مسعود کہتے ہیں کہ جب تنے قیاس کیا دین میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال اور نے کیا ایضا
فیہ وعن ابن عمر رض انه قال السنة ما سنه الرسول ولا تجعلوا
الرأي سنة للمسلمين اور عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ سنت اوسکا نام ہے
کہ جو سنت قایم کیا رسول اللہ نے اور رای کو اسمیں نہ دخل دو ایضا فیہ نعن باب
مدينة العلم رض انه قال لو كان الدين بالقياس لكان باطن الخف
أولى بالمسح من ظاهره اور حضرت علی رض کہتے ہیں کہ اگر قیاس جایز ہوتا تب شکم موزہ
مسح درست ہوتا الیضا فیہ صفحہ ٤ وبحديث عوف ابن مالك الأشجعي
عن النبي صلعم انه قال ستفترق أمتي على بضع وسبعين فرقة أعظمها
على أمتي قوم يقيسون الأمور برأيهم فيحللون الحرام ويحرمون
الحلال وبحديث عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلعم انه قال
إن الله تعالى لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن
يقبض العلم بقبض العلماء فإذا لم يبق عالم اتخذوا رؤساء
جهالا فأفتوا بغير علم فضلوا وأضلوا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ متفرق ہوگی
امت کچھہ زیادہ ستر فرقہ سے اور بدترین اوسمیں سے وہ فرقہ ہے کہ قیاس کرے اور جب

قیاس کیا اوسنے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا ترجمہ حدیث دیگر فرمایا رسول خدا نے کہ خدا
نے علم دین کو نہیں کیا آدمیون سے لیکن نا اہل علمار سے پس جب عالم دین باقی نرہا تب
لوگون نے پیروی کی رؤسا سے جہالت کی اور فتوی دینے لگے بغیر حدیث وقرآن کے اپنے
رای سے پس خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسرونکو بھی ضلالت مین ڈالا حجۃ اللہ البالغہ صفحہ
۱۵۵ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَبَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِھَۃٌ فَدَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا
لَا یُرِیْبُکَ حلال وہ ہے جو صاف حکم ہو اور جس امر مین شبہہ واقع ہو اوسپر عمل کرو
ایضا فیہ صفحہ ۱۵۸ اَمَّا ذَکَرَہُ الْغَزَّالِیُّ اِنَّہٗ لَمَّا انْقَرَضَ عَھْدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
الْمَھْدِیِّیْنَ اَفْضَتِ الْخِلَافَۃُ اِلٰی قَوْمٍ تَوَلَّوْھَا بِغَیْرِ اِسْتِحْقَاقٍ وَلَا اسْتِقْلَالٍ
بِعِلْمِ الْفَتَاوٰی وَالْاَحْکَامِ فَاضْطُرُّوْا اِلَی الْاِسْتِعَانَۃِ بِالْفُقَھَاءِ وَاِلَی اسْتِصْحَابِھِمْ
فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِھِمْ وَقَدْ کَانَ بَقِیَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ ھُوَ مُسْتَمِرٌّ عَلَی الطِّرَازِ
الْاَوَّلِ وَمُلَازِمٌ صَفْوَ الدِّیْنِ فَکَانُوْا اِذَا طُلِبُوْا ھَرَبُوْا وَاَعْرَضُوْا فَرَاٰی
اَھْلُ تِلْکَ الْاَعْصَارِ عِزَّ الْعُلَمَاءِ وَاِقْبَالَ الْاَئِمَّۃِ عَلَیْھِمْ مَعَ اِعْرَاضِھِمْ
فَاشْرَاَبُّوْا بِطَلَبِ الْعِلْمِ تَوَصُّلًا اِلٰی نَیْلِ الْعِزِّ وَدَرْکِ الْجَاہِ فَاَصْبَحَ الْفُقَھَاءُ
بَعْدَ اَنْ کَانُوْا مَطْلُوْبِیْنَ طَالِبِیْنَ وَبَعْدَ اَنْ کَانُوْا اَعِزَّۃً بِالْاِعْرَاضِ
عَنِ السَّلَاطِیْنِ اَذِلَّۃً بِالْاِقْبَالِ عَلَیْھِمْ جب زمانہ خلفار راشدین کا ختم ہوگیا
اور خلافت آگئی اوس قوم مین کہ جنکو کچھہ استحقاق اسکا نہ تھا اور علم احکام وافتار کا اونکو
حاصل نہ تھا پس وہ خلفار مضطرب ہوکر طالب اعانت فقہار کے ہوئے اور باقی رہا تھا
علم علمار مین مثل طور صحابہ کے عمل حدیث پر بدون قیاس کے اور اوس زمانہ کے علمار نے
دیکھا کہ عزت ودولت خلفار کی رضا مندی پر ہے پس بخوشی اونکے قیاس مسایل مین داخل
کردیا کہ گنجایش بحث وتقریر کو ملے گی سورہ انعام پ۸ اِذْ وَصّٰکُمُ اللّٰہُ بِھٰذَا فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ تفسیر بغوی
صفحہ ۲۳۰ ثُمَّ بَیَّنَ اَنَّ التَّحْرِیْمَ وَالتَّحْلِیْلَ یَکُوْنُ بِالْوَحْیِ وَالتَّنْزِیْلِ
حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۹ اِنَّمَا ذَھَبَ اِلَیْہِ ابْنُ حَزْمٍ حَیْثُ قَالَ التَّقْلِیْدُ

حرام ولا یحل لاحد ان یاخذ قول احد غیر رسول اللہ بلا برهان لقوله
تعالی اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء ابن حزم
کہتے ہیں کہ تقلید مطلق حرام ہے کسیکو روا نہیں ہے کہ اخذ کرے کسیکا قول سوائے قول رسول
اللہ ﷺ کے بلا دلیل بدلیل آیہ مذکور کے **ایضاً فیہ** قوله تعالی واذا قیل لهم اتبعوا
ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفینا علیه اباءنا **ایضاً فیہ** و قال مادحا
لمن لم یقلد فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه
اولئك الذین هدیهم الله واولئك هم اولوا الالباب و قال فان
تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله
والیوم الآخر فلم یبح الله تعالی الرد عند التنازع الی احد دون
القرآن والسنة وحرم بذلك الرد عند التنازع الی قول قائل لانه
غیر القرآن والسنة وقد صح اجماع الصحابة کلهم اولهم عن آخرهم
واجماع تابعی التابعین اولهم عن آخرهم علی الامتناع والمنع ان
یقصد منهم احد الی قول انسان منهم او ممن قبلهم فیاخذه کله
فلیعلم من اخذ بجمیع اقوال ابی حنیفة او جمیع اقوال الشافعی او جمیع
اقوال ره ولا یترك قول من اتبع منهم او غیرهم الی قول غیره ولم
یعتمد علی ما جاء فی القرآن والسنة غیر صارف ذلك الی قول انسان
بعینه انه قد خالف اجماع الامة کلها اولها عن آخرها بیقین خدا نے
نہ مباح کیا تقلید کسیکی سوائے تقلید قرآن وحدیث کے اور سوائے اسکے دوسرے شئ پر عمل کرنا
حرام ہے اور بہ تحقیق ثابت ہے اجماع صحابہ کا اور تابعین و تبع تابعین کا سلسلہ وار اوپر امتناع
تقلید کسی فرد انسان کے پس جسنے تقلید کی ابوحنیفہ یا شافعی کی اور وہ نہ اعتماد کریگا کسی دوسرے
قول کی اور نہ التفات و توجہ و غور و خوض و تلاش باقی رہیگا طرف کتاب اللہ کے اور سنت
رسول اللہ ﷺ کے بہ یقین مقدمہ ہدایہ از مولوی **عبدالحی لکھنوی صفحہ ۹** قال النبی ﷺ
ان آدم افتخر بی وانا افتخر برجل من امتی اسمه نعمان وکنیته ابوحنیفة

مُومِنٍ سِرَاجُ اُمَّتِی وَرَوَی اَیضاً قَالَ النَّبِیُّ ؐ اِنَّ سَائِرَ الْاَنْبِیَاءِ یَفْتَخِرُوْنَ بِیْ وَ
اَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَنْ اَحَبَّہٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَقَالَ
اِبْنُ الْجَوْزِیِّ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَخْبَارَ مَوْضُوْعَۃٌ وَاتَّفَقَ مَعَہُ الْحَافِظُ الذَّھَبِیُّ وَ
الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ وَالْحَافِظُ ابْنُ حَجَرِ الْعَسْقَلَانِیُّ وَالشَّیْخُ قَاسِمُ الْحَنَفِیُّ فرمایا
رسول خدا نے کہ فخر کیا حضرت آدمؑ نے ہماری وجود پر اور مین فخر کرتا ہون نعمان ابو حنیفہ پر
وہ چراغ امت کا ہے اور پھر فرمایا کہ سائر انبیا فخر کرتے ہین میرے وجود پر اور مین فخر کرتا ہون
ابو حنیفہ پر جو شخص کہ دوست رکھے اونکو گویا مجھسے دوستی کیا اور جسنے اونسے بغض کیا گویا مجھسے
بغض کیا اور ابن جوزی و ذہبی و سیوطی و ابن حجر و شیخ قاسم حنفی نے کہا ہے کہ یہہ سب روایتین
موضوع ہین رَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَعْنِیْ رَسُوْلَ
اللّٰہِ ؐ یَقْرَأُ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّھُمْ
لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَھُمْ وَلٰکِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَھُمْ شَیْئاً اسْتَحَلُّوْا وَاِذَا
حَرَّمُوْا عَلَیْھِمْ شَیْئاً حَرَّمُوْا یہہ آیہ ہے درباب حرمت قیاس و مذمت تقلید کی ۲ جلد صفحہ
۱۲ شفای قاضی عیاض وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الْحَسَنِ عَمَلٌ قَلِیْلٌ فِیْ سُنَّۃٍ خَیْرٌ
مِنْ عَمَلٍ کَثِیْرٍ فِیْ بِدْعَۃٍ امام حسنؒ نے فرمایا کہ عمل قلیل بحدیث بہتر ہے عمل کثیر قیاسی و بدعتی
سے قسطلانی ۱ جلد عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ؐ اِذَا اجْتَھَدَ الْعَامِلُ
مِنْ غَیْرِ عِلْمٍ فَحُکْمُہٗ مَرْدُوْدٌ بِقَوْلِ النَّبِیِّ ؐ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا
فَھُوَ رَدٌّ اَیْضاً فِیْہِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ یَقُوْلُ اِذَا حَکَمَ
الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ ثُمَّ اَخْطَاءَ فَلَہٗ اَجْرٌ
وَلَیْسَ لَہٗ فِی الْبُخَارِیِّ سِوٰی ھٰذَا الْمَوْضِعِ وَعَنِ ابْنِ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ - قَالَ فِی الْفَتْحِ قَالَ الْبُخَارِیُّ لَا یُعْرَفُ اِسْمُہٗ جو شخص کہ اجتہاد کرے بغیر
حدیث کے صرف قیاس سے وہ مردود ہے اور جو عمل کرے وہ بھی مردود ہے اور فرمایا رسول
اللہ نے کہ اگر مجتہد کا حکم بصواب ہے اوسکو دو اجر ملیگا اور اگر خطا کیا اوسکو ایک اجر ملے گا
قسطلانی نے کہا کہ یہہ روایت منفردات سے ہے اور ابن حجر عسقلانی نے اپنی شرح فتح البخاری

کہا کہ راوی اسکا مجہول الحال ہے ٭ باب سی و پنجم در بیان اصول فقہ مجتہدین اربعہ
احناف و شوافع و حنابلہ و مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ ما روی ان معاذا لما بعثہ
رسول اللہ ﷺ قاضیا الی الیمن قال بم یحکم قال بکتاب اللہ قال فان لم
تجد قال بسنۃ رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد قال اجتہد برائی والجواب
ان الروایۃ ضعیفۃ مرسلۃ قال الترمذی ھذا حدیث واسنادہ عندی
لیس بمتصل مع انہ معارض بما روی ان النبی ﷺ قال لمعاذ اکتب الی
لا اکتب الیک حدیث معاذ کی جس سے جواز اجتہاد پر استدلال کرتے ہیں وہ بروایت ترمذی
غلط ثابت ہوئی ہے **توضیح و تلویح باب الاجتہاد صفحہ ۳۳۳** وھو فی اللغۃ تحمل
الجھد ای المشقۃ وفی الاصطلاح استفراغ الفقیہ الوسع لتحصیل ظن
بحکم شرعی اجتہاد بمعنی لغوی کوشش و مشقت کے ہے اور اصطلاح فقہای میں استخراج
مسائل کا بغرض وسعت واسطے احکام ظنیات کے سورہ انعام ان یتبعون الا الظن
وان الظن لا یغنی عن الحق شیئا ذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم
فاصبحتم من الخاسرین اگر تم لوگ اطاعت ظنیات کی کروگے ہر آئینہ ظن نہیں مستغنی
کرتا ہے کسی امر میں بلکہ خسارت دین کی ہے سورہ بنی اسرائیل ولا تقف ما لیس
لک بہ علم **تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحہ ۲۵** قال القتیبی لا تتبعہ بالحدس
والظن وھو فی اللغۃ اتباع الاثر یقال قفوت فلانا اقفوہ وقفیتہ
واقفیتہ اذا اتبعت اثرہ وبہ سمیت القافیۃ لتتبعہم الآثار وقال
القتیبی ھو ماخوذ من القفو کانہ یقفو الامور ای یکون فی اقفائہا
یتتبعہا ویتعرفہا بغوی کہتے ہیں کہ علم سے مراد احادیث ہے اور وہ احادیث جو متعلق
فقہیات ہے اور بیضاوی نے کہا کہ مراد اس سے علم عقاید ہے اور بحالت انتاج نقیض کے عمل
بظنون صحیح ہوگا مگر یہ غلط ہے **باب التعارض صفحہ ۴۶** (نور الانوار) وبین السنتین المصیر
الی اقوال الصحابۃ رض او القیاس جب دو حدیثیں مختلف مضمون کے ہوں تب عمل بقول صحابہ
یا عمل بقیاس کرے اسلئے کہ کسی نے مرجح قول صحابہ کو قیاس پر کیا ہے اور کسی نے ترجیح

قیاس پر دیا ہے مثل نماز کسوف کے بروایتے دو رکعت و بروایتے چہار رکعت فیتعارضان
پس ایک ساتھ دوسرے کے نقیض ہے ایضا فیہ صفحہ ١٦٥ اِذَا وَقَعَ التَّعَارُضُ بَیْنَ
الْقِیَاسَیْنِ فَلَمْ یَسْقُطَا بِالتَّعَارُضِ لِیَجِبَ الْعَمَلُ بِالْحَالِ بَلْ یَعْمَلُ الْمُجْتَهِدُ
بِاَیِّهِمَا شَاءَ بِشَهَادَةِ قَلْبِهٖ جب تعارض واقع ہوئی میان دو قیاس کے پس الیسی تحقیق
مجتہد کو واجب ہے کہ جسپر قلب گواہی دیوے عمل کرے اب اس فعل پر کوئی نص وارد نہیں
نور الانوار صفحہ ١٨٦ باب الاجماع وَهُوَ فِی اللُّغَةِ الْاِتِّفَاقُ وَفِی الشَّرِیْعَةِ اِتِّفَاقُ
مُجْتَهِدِیْنَ صَالِحِیْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عم فِیْ عَصْرٍ وَاحِدٍ عَلٰی اَمْرٍ قَوْلِیٍّ اَوْ فِعْلِیٍّ
اجماع بمعنی لغوی اتفاق کے ہے اور اصطلاح فقہا میں اتفاق مجتہدین صالحین امت محمد کا
زمانہ واحد میں کسی قول یا فعل میں اس تعریف میں مجتہدین شیعہ بھی داخل ہونگے توضیح و
تلویح صفحہ ٢٦٢ الاجماع وهو اتفاق المجتهدين من امته محمد عم فی عصر علی
حکم شرعی اجماع وہ ہے کہ اتفاق کیا ہو کل مجتہدین صالحین نے
ایک زمانہ میں حکم شرعی پر پس خلافت خلفاء ثلاثہ رض اس تعریف سے خارج
ہوجاوی اور علی ہذا کوئی مسئلہ شرعی اجماعی نہوگا نور الانوار صفحہ ١٨٠ والشرط
اجتماع الکل وخلاف الواحد مانع کخلاف الاکثر یعنی فی حین انعقاد الاجماع
لو خالف واحد کان خلافه معتبرا ولا ینعقد الاجماع لان لفظ الامة فی
قوله عم لا تجتمع امتی علی الضلالة یتناول الکل ایضا صفحہ ١٨٧ وَکَوْنُهٗ مِنَ
الصَّحَابَةِ وَمِنَ الْعِتْرَةِ لَا یُشْتَرَطُ اور اجماع میں صحابیت یا اہلبیت کا ہونا شرط نہیں ہے
جواب شیعہ مشکوٰۃ قَالَ صلعم اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا
کِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ ایضا صفحہ ١٩٠ وَالْاُمَّةُ اِذَا اخْتَلَفُوْا عَلٰی اَقْوَالٍ کَانَ
اِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلٰی اَنَّ مَا عَدَاهَا بَاطِلٌ وَقِیْلَ هٰذَا فِی الصَّحَابَةِ خَاصَّةً مجتہدین کو
جب اختلاف رائے کسی مسئلہ میں واقع ہو جایز نہیں ہے متاخرین کو احداث قول ثالث مگر
ہان قول ثالث کا احداث ہونا صحابہ میں دستور تھا وَالْجَوَابُ عَنْهُ صَعْبٌ ملاجیون شارح کہتے ہیں

کہ جواب اس امر کا نہایت مشکل ہے اور مقصود اختلاف ائمہ مجتہدین اربعہ ہے نور الانوار صفحہ ۱۹۱
باب القیاس قولہ تعالیٰ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ لِاَنَّ الْاِعْتِبَارَ رَدُّ الشَّیْءِ
اِلٰی نَظِیْرِہٖ فَکَاَنَّہٗ قَالَ قِیْسُوا الشَّیْءَ عَلٰی نَظِیْرِہٖ وَھُوَ شَامِلٌ لِکُلِّ قِیَاسٍ پس عبرت پکڑو
ای صاحبان عقل اور معنی اعتبار کے رد کرنا ایک شے کا طرف نظیر اوسکے گویا کہا کہ قیاس کرو اشیاء
نظایر پر اوسکے ہے اور یہہ شامل ہے واسطے ہر قیاس کے جواب صراح صفحہ ۱۲۵ عِبْرَۃٌ
بالکسر پند عَبْرَۃٌ بالفتح اشک باریدن ع ک اف ۲ یُقَالُ عَبَرَ الرَّجُلُ نَھُوَ
عَابِرٌ عَبَرٌ بفتحتین گرمی چشم عِبَارَۃٌ بیان تفسیر کردن سخن را و تعبیر کردن جوابرا ع ف
ض ۲ وقاموس اج صفحہ ۲۹۵ فصل العین عَبَرَ الرُّؤْیَا عِبْرًا وَعِبَارَۃً وَعَبَّرَھَا
فَسَّرَھَا وَاَخْبَرَ بِاٰخِرِ مَا یَؤُلُ اِلَیْہِ اَمْرُھَا وَاسْتَعْبَرَہٗ اِیَّاھَا سَاَلَہٗ عَبْرَھَا
وَعَبَّرَ عَمَّا فِیْ نَفْسِہٖ نہایہ ابن اثیر وَالْعَابِرُ النَّاظِرُ فِی الشَّیْءِ وَالْمُعْتَبِرُ الْمُسْتَدِلُّ
بِالشَّیْءِ عَلَی الشَّیْءِ وَمِنْہُ الْحَدِیْثُ لِلرُّؤْیَا خاتمہ سورہ یوسف لَقَدْ کَانَ فِیْ
قَصَصِھِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۳۶۴ وَالْعِبْرَۃُ
نَوْعٌ مِّنَ الْاِعْتِبَارِ وَھِیَ عُبُوْرٌ مِّنَ الطَّرَفِ الْمَعْلُوْمِ اِلَی الطَّرَفِ الْمَجْھُوْلِ
وَوَجْہُ الْاِعْتِبَارِ عَلَی الْعُمُوْمِ اَنْ یَّعْلَمَ اَنَّہٗ لَا خَیْرَ اِلَّا فِی الْعَمَلِ الصَّالِحِ
فَاِنَّ الْمُلُوْکَ الَّذِیْنَ عَمَّرُوا الْبِلَادَ وَقَھَرُوا الْعِبَادَ ثُمَّ لَمْ یُرَاعُوْا حَقَّ اللّٰہِ
فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ مَاتُوْا وَانْقَرَضُوْا وَبَقِیَ الثُّبُوْرُ وَالْوَبَالُ نقل اقوال سے
معلوم ہوا کہ استدلال محت مسایل قیاسیہ مین غلط ہے نور الانوار باب الاجتہاد صفحہ ۲۱۱
وَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَۃُ کُلُّ مُجْتَھِدٍ مُّصِیْبٌ وَالْحَقُّ فِیْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ
وَھٰذَا الْاِخْتِلَافُ فِی النَّقْلِیَّاتِ دُوْنَ الْعَقْلِیَّاتِ اَیْ فِی الْاَحْکَامِ الْفِقْھِیَّۃِ
دُوْنَ الْعَقَائِدِ الدِّیْنِیَّۃِ فَاِنَّ الْمُخْطِیَ فِیْھَا کَافِرٌ کَالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اَوْ
مُضِلٌّ کَالرَّوَافِضِ وَالْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَۃِ وَنَحْوِھِمْ وَلَا یُشْکَلُ بِاَنَّ الْاَشْعَرِیَّۃَ
وَالْمَاتُرِیْدِیَّۃَ اِخْتَلَفُوْا فِیْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ اختلاف اجتہاد عقایدین کفر ہے مثل یہود
و نصاریٰ و گمراہ مثل روافض و خوارج و معتزلہ وغیرہ کے اور بعض اختلاف میان اشعریہ

ماتریدی کے باعث چندان نقصان کا نہین ہے توضیح وتلویح اِنَّ الْمُجْتَہِدَ اِذَا اَصَابَ
فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِنْ اَخْطَاءَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ اگر رای مجتہد کی صواب پر ہو اوسے دو اجر
ملے گا اور اگر حکم مین غلطی ہے تب اوسے ایک اجر ملیگا یہہ قول مقلدین اہلسنہ کا خلاف حدیث
رسول اللہ صلعم کے ہے اسلئے کہ ماجاء جبرئیل امر ثواب تھانہ خطاء اور اگر خطاء موجب ثواب کا ہوتا
تو قرآن واحادیث مین مذمت خطاء کی کیون وارد ہوتی اور خطاء بسبب لحوق قیاس کے ہوتا ہے
اور ابتداے اسکی ابلیس لعین سے ہوی خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ صفحہ ۲۰۵
فَاِنَّ ھٰذَا الْاِحْتِجَاجَ الَّذِیْ احْتَجَّ بِہٖ زُفَرُ رح عَمَلٌ بِغَیْرِ دَلِیْلٍ فَیَکُوْنُ فَاسِدًا
اِلَی الْمَرَافِقِ امام زفر تلمیذ امام ابی حنیفہ کے کہتے ہین کہ حکم اِلٰی مُغَیًّا پر نافذ نہین ہوتا ہے
لہذا مرفق حکم غسل سے خارج ہے صفحہ ۲۰۶ اَیِ الشَّافِعِیَّۃُ فِیْ وُجُوْبِ الْفَاتِحَۃِ وَ
عَدَمِ جَوَازِ الصَّلٰوۃِ بِثَلٰثِ اٰیَاتٍ فَاِنَّ ھٰذَا الْقِیَاسَ بَدِیْہِیُّ الْفَسَادِ نزد امام
شافعی کے اتمام صلوٰت آیات ثلثہ پر موجب افساد نماز کا ہے نور الانوار باب استحسان
صفحہ ۲۰۰ وَتَطْہِیْرُ الْاَوَانِیْ فَاِنَّ الْقِیَاسَ یَقْتَضِیْ عَدَمَ تَطَہُّرِھَا اِذَا تَنَجَّسَتْ
لِاَنَّہٗ لَا یُمْکِنُ عَصْرُھَا حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْھَا النَّجَاسَۃُ لٰکِنَّا اسْتَحْسَنَّا فِیْ تَطْہِیْرِھَا
ضرورۃً طہارت ظروف کی نہایت مشکل ہے تا اینکہ نجاست دفع ہو لیکن حنیفیہ نے طہارت
اسکی بسبب تضیق وحرج کے قائل طہارت کے ہوگئے توضیح وتلویح صفحہ ۲۲ اَلثَّالِثُ
ھُوَ خَبَرُ الْوَاحِدِ یُوْجِبُ الْعَمَلَ دُوْنَ عِلْمِ الْیَقِیْنِ وَقِیْلَ لَا یُوْجِبُ شَیْئًا
مِنْھُمَا وَقِیْلَ یُوْجِبُھُمَا جَمِیْعًا - وَاسْتَدَلَّ عَلٰی کَوْنِ خَبَرِ الْوَاحِدِ مُوْجِبًا
لِلْعَمَلِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاَمَّا الْکِتَابُ فَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ
خبر واحد پر عمل واجب ہے نہ علم یقین نزد بعضی علماء کے خبر واحد موجب علم یقین کا ہے بدلیل
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ ایضا صفحہ ۲۵۹ فَلِھٰذَا یَثْبُتُ التَّخْیِیْرُ بَیْنَ غَسْلِ
الرِّجْلِ وَمَسْحِ الْخُفِّ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَکَذَا بَیْنَ التَّیَمُّمِ وَالْوُضُوْءِ بِالنَّبِیْذِ
یعنی وضو مین پیر دہووے یا چاہے موزہ پر مسح کرے اور ایسا ہی چاہے تیمم کرے یا چاہے
وضو کرے نبیذ یعنی دلبہرہ سے وضو کرے بخاری ۱۰ جلد صفحہ ۶۲ مَا کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَسْاَلُ

مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ وَلَمْ يُجِبْ حَتّٰی يَنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَايٍ وَّلَا قِيَاسٍ ايضاً فيه صفحه ۲۷۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ؐ اِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ اَوِ الْحَاكِمُ فَاَخْطَاَ خِلَافَ مِنْ
غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهٗ مَرْدُوْدٌ وَلِقَوْلِ النَّبِيِّ ؐ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا
فَهُوَ رَدٌّ جب کوئی رسول ؐ سے کسی مسئلہ کا سوال کرتا تہا اگر وحی آئی تب آپنے جواب دیا
ورنہ فرماتے تہے کہ مین نہین جانتا ہون اور کبہی آپ نے رائی وقیاس سے جواب ندیا اور
ابی سعید خدری کہتے ہین کہ فرمایا نبی ؐ نے جب مجتہد خطا کرے ایسے محل مین جہان کوئی
حدیث نہو پس وہ حکم قاضی کا مردود ہے اور جو عمل کرے وہ بہی مردود ہے **باب سی وششم**
دربیان اقسام احادیث نبوی ؐ مجمع علمار عامہ ہے کتاب لمعات وشرح
قسطلانی وشرح نووی ورسالہ سید شریف سے تحریر ہوا اَلصَّحِيْحُ هُوَ مَا
اتَّصَلَ سَنَدُهٗ بِنَقْلِ الْعَدْلِ الضَّابِطِ عَنْ مِثْلِهٖ وَسَلِمَ عَنْ شُذُوْذٍ وَّ
عِلَّةٍ روایت صحیح وہ ہے کہ نقل اوسکی مرد عاقل وضابط سے متصل ہو وشاذ وذی علت
سے محفوظ ہو ۲ اَلْحَسَنُ هُوَ مَا لَا يَكُوْنُ فِيْ اِسْنَادِهٖ مُتَّهَمٌ وَلَا يَكُوْنُ شَاذًّا
وَيُرْوٰی مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ حسن وہ ہے کہ اوسکے سلسلہ اسناد مین کوئی متہم وشاذ نہو
نور الانوار صفحہ ۱۴۲ المتواتر وهو خبر الذی رواه قوم لا يحصی عددهم ولا
يتوهم تواطؤهم علی الكذب لكثرتهم وتباين اماكنهم وعدالتهم ولم
يشترط فيه تعين عدد كما قيل انها سبعة وقيل اربعون وقيل سبعون
بل كلما يحصل به العلم الضروری فهو من افادة التواتر ويد وم هذا الحد
فيكون آخره كا وله وا وله كآخره واوسطه كطرفيه **توضيح وتلويح** صفحہ ۱۴۲۲
واما السنة فلانه عليه السلام قبل خبر بريرة فی الهدايا وخبر سلمان
فی الهدية والصدقة حين اتی بطبق رطب فقال هذه صدقة فلم ياكل
منه وامر اصحابه بالاكل ثم اتی بطبق رطب فقال هذه هدية فاكل وامر اصحابه
بالاكل ولانه عليه السلام كان يرسل الافراد من اصحابه الی الافاق

لتبليغ الاحكام وايجاب قبولها على الانام وهذا اولى لجواز ان يحصل للنبي م علم
بصدقهم على انه انما يدل على القبول دون وجوبه فان قيل هذه اخبار احاد
فكيف يثبت به كون خبر الواحد حجة وهو مصادرة على المطلوب قلنا تفاصيل
ذلك وان كانت احادا الا ان جملتها بلغت حد التواتر كشجاعة على رض وجود حاتم
وان لم يلزم التواتر فلا اقل من الشهرة وربما يستدل بالاجماع وهو انه نقل
عن الصحابة رض وغيرهم الاستدلال بخبر الواحد وعملهم به في الوقائع
المختلفة التى لا يكاد يحصى وتكرر ذلك وشاع من غير نكير وذلك يوجب العلم
عادة باجماعهم اور روایت معراج نبی م کی اکثر خبر واحد ہے پس اگر خبر واحد مورث ظن ہے کل
معجزات نبی م درجہ یقین سے خارج ہوگا اور احادیث وتفسیر وسیر سے واضح ہے کہ رسول م وصحابہ ایام
خلافت مین مخبر ثقہ وعدل پر یقین کرکے عمل کرتے تھے خصوصاً آج بھی معاملات مین ہر شخص کو بکثرت
واقع ہوا کرتا ہے ۳ اَلضَّعِيفُ هُوَ مَا لَمْ يَجْتَمِعْ فِيهِ شُرُوطُ الصَّحِيحِ وَالْحَسَنِ وَيَتَفَاوَتُ
دَرَجَاتُهُ فِي الضُّعْفِ بِحَسَبِ بُعْدِهِ مِنْ شُرُوطِ الصِّحَّةِ وَالْحُسْنِ وَيَجُوزُ عِنْدَ
الْعُلَمَاءِ التَّسَاهُلُ فِي اَسَانِيدِ ضعیف مین شروط صحیح وحسن مجتمع نہو اَلضَّعِيفُ دُونَ
الْمَوْضُوعِ مِنْ غَيْرِ بَيَانِ ضُعْفِهِ فِي الْمَوَاعِظِ وَالْقَصَصِ وَفَضَائِلِ الْاَعْمَالِ لَا فِي
صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَحْكَامِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ اور اقسام ضعیف کی بحسب مدارج ہے
خلاف موضوع کے اور یہہ قسم مواعظ وقصص وفضایل مین پائے جاتے ہین ۴ وَالْمُتَّصِلُ
هُوَ مَا اتَّصَلَ سَنَدُهُ سِوَاءٌ كَانَ مَرْفُوعًا اِلَيْهِ صلعم اَوْ مَوْقُوفًا متصل وہ ہے
کہ جسکے سند مین متصل ہون عام ازینکہ سند مذکور مرفوع ہو یا موقوف ۵ اَلْمَرْفُوعُ هُوَ مَا اُضِيفَ
اِلَى النَّبِيِّ م خَاصَّةً مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ تَقْرِيرٍ مرفوع وہ ہے جسکے نسبت طرف نبی م کے ہو
۶ اَلْمُعَنْعَنُ هُوَ مَا يُقَالُ فِي سَنَدِهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ معنعن وہ ہے جسمین عنوان
بیائین واسناد مین راوی نے ذکر کیا ہو ۷ اَلْمُعَلَّقُ مَا حُذِفَ مِنْ مُبْتَدَءِ اِسْنَادِهِ وَاحِدٌ
معلق وہ ہے جسکا اسناد محذوف ہو ۸ اَلْمُدْرَجُ هُوَ مَا اُدْرِجَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ كَلَامِ
بَعْضِ الرُّوَاةِ مدرج وہ ہے جسمین کلام راوی کا درج پایا ہو ۹ اَلْمَشْهُورُ مَا شَاعَ عِنْدَ اَهْلِ

الحدیث خاصۃً بان نقلہ رواۃ کثیرۃ مشہور وہ ہے جو روایت نزد محدثین مشہور ہوا
١٠ المصحف قد یکون فی الراوی وقد یکون فی الحدیث مصحف وہ ہے کہ بسبب
تجنیس خطی کے اختلاف لفظ کا ہو جیسے مراجم ومزاحم ١١ المسلسل ھو ما تتابع فیہ رجال
الاسناد الی رسول اللہ ؐ عند روایتہ علی حالۃ واحدۃ مسلسل وہ ہے
جسمیں سلسلہ روایت کا برابر تا رسول اللہ ؐ ہو ١٢ الاعتبار ھو النظر فی حال الحدیث
ھل تفرد بہ راویہ ام لا معتبر وہ ہے کہ باوجود تفرد روایت کے اعتبار اوس روایت کا ہو ١٣
الموقوف وھو مطلقاً ما روی عن الصحابی من قول او فعل متصلاً کان او
منقطعاً وھو لیس بحجۃ علی الاصح موقوف وہ ہے جسمیں راوی نے شرح کسی مسئلہ
کی یا رای اپنی یا دوسرے کی بیان کیا ہو ١٤ المقطوع ما جاء عن التابعین من
اقوالھم وافعالھم موقوفاً علیھم ولیس بحجۃ مقطوع وہ ہے کہ سلسلہ تا تابعین
منتہی ہو ١٥ المرسل قول التابعی قال رسول اللہ ؐ کذا مرسل وہ ہے کہ تابعین نے
قول یا فعل کہ رسول ؐ کو بیان کریں ١٦ المنقطع ما لم یتصل اسنادہ بای وجہ
کان سواء ترک ذکر الراوی من اول الاسناد او وسطہ او اخرہ منقطع
وہ ہے کہ جسمیں کوئی اسناد راوی کی متروک ہوں ١٧ المعضل ھو ما سقط من سندہ
اثنان فصاعداً جسمیں سند راوی کی دو یا زیادہ ساقط ہو ١٨ الشاذ والمنکر قال
الشافعی رح الشاذ ما رواہ الثقۃ مخالفاً کما رواہ الناس فما خالف
مفردہ احفظ منہ واضبط فشاذ مردود وان لم یخالف وھو عدل ضابط
فصحیح وان رواہ غیر ضابط ١٩ المعلل ما فیہ اسباب خفیفۃ غامضۃ
قادحۃ والظاھر السلامۃ ویستعان علی ادراکھا بتفرد الراوی
ومخالفۃ غیرہ لہ مع قراین معلل وہ ہے جسمیں سبب خفیف بتفرد راوی یا تخالف
بقراین پایا جاوے ٢٠ المدلس ما اخفی علیہ اما فی الاسناد مدلس وہ ہے
جسمیں عیب دار راوی مخفی ہو ٢١ المضطرب ما اختلف الروایۃ فیہ فما اختلف
الروایتان ان ترجحت احدھما علی الاخری بنحو ان یکون راویھا احفظ

مثبتة للمروي عنه فالحکم للراجح مضطرب وہ ہے کہ جسمین اختلاف روایت کا
ہو ۲۲ المقلوب هو نحو حديث مشهور عن سالم مقلوب وہ ہے کہ اسناد
ن کے مقلوب واقع ہو ۲۳ الموضوع الخبر اما ان يجب تصديقه واما ان
تكذيبه ويعرف باقرار واضعه او بركاكة الفاظه وبالوقوف على غلطه
يضعون للحديث اصناف موضوع وہ ہے جسکو راویوں نے بناکر منسوب کردیا ہے
ام وضامین کے موقوف اور قسم حدیث کے ہے **باب سی وہفتم دربیان حقیقت**
مذہب شیعہ کی ❖ **شرح مواقف** صفحہ ۶۲۴ الشيعة اي الذين شايعوا عليا
رسول الله بالنص اما جليا واما خفيا واعتقدوا ان الامامة لا
عنه وعن اولاده وان خرجت فاما بظلم يكون من غيرهم و
تقية منه او من اولاده صفحه ۶۲۹ وكانت الامامية اولا على مذهب
حتى تمادى بهم الزمان فاختلفوا وتشعب متاخروهم الى
شیعہ وہ فرقہ ہے کہ جسنے اطاعت و پیروی کی علیؑ کی اور قائل ہین امامت علی و اولاد
کے اور فرقہ اولا اوپر اپنے ائمہ کے تھے جب زمانہ دراز گذرا امامیہ کے فرقہ چند ہوگیے
الاصول ابن اثیر من المجددين لمذهب الامامية على راس المائة
ثانية بعد ما ذكر ان سيدنا وامامنا ابا الحسن علي بن موسى الرضا
م الله عليه وعلى ابائه الطاهرين هو المجدد لذلك المذهب
راس المائة الثانية مذہب امامیہ کی مجدد امام موسی رضا ہین قاموس ج جلد
ه ۵۲۴ شيعة الرجل بالكسر اتباعه وانصاره والفرقة على حدة
على الواحد والاثنين والجمع والمذكر والمؤنث وقد غلب
الاسم على كل من يتولى عليا واهل بيته حتى صار اسما لهم
اسعاف الراغبين صفحه ۱۵۶ واخرج الطبراني ان عليا قال ان
صلعم قال يا علي انك ستقدم على الله انت وشيعتك راضين
مرضيين ويقدم اعداؤك غضابا مقمحين ثم جمع على ايديه الى عنقه

یرلہم الا تمام معجم طبرانی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم قَالَ یَدْ
الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ فَقَالَ عَلِیٌّ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ ا
قَالَ ھُمْ شِیْعَتُکَ وَاَنْتَ اِمَامُھُمْ وَفِیْ اسعاف الراغبین نحوہ فرمایا رسول ا
نے میرے امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے داخل جنت ہونگے پوچھا حضرت امیر
رسول اللہ وہ کون جماعت ہین فرمایا وہ شیعہ تمہارے ہین اور تم اونکے امام ہوگے صح
باب العین فصل الشین شِیْعَۃُ الرَّجُلِ بِالْکَسْرِ اتباع وانصار مرد وھواد
اولاد فاطمۃ رضی اللہ عنہم نہایہ ابن اثیر وَقَدْ غَلَبَ ھٰذَا الْاِسْمُ عَلٰی امر
یَزْعَمُ اَنَّہٗ یَتَوَلّٰی عَلِیًّا وَاَھْلَبَیْتِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ حَتّٰی صَارَلَھُمْ ا
خَاصًّا فَاِذَا قَالَ فُلَانٌ مِنَ الشِّیْعَۃِ عُرِفَ اَنَّہٗ مِنْھُمْ وَفِیْ مَذْھَبِ ال
کَذَا اَیْ عِنْدَھُمْ لفظ شیعہ کا غالبًا سمجھا جاتا ہے ایک فرقہ کہ جو لوگ زعم کرت
کہ دوستی رکھتے ہین ساتھ حضرت علی اور اونکے اہل بیت کی تا اینکہ بسبب کثرت شہرت
ایک نام خاص ہوگیا پس کسی نے کہا کہ فلان شیعہ تھا فورًا دلمین متبادر ہوتا ہے کہ وہ شخص ا
فرقہ سے ہے اور ایسا ہی ہے معنی لفظ شیعہ نزد فرقہ شیعہ کے اور امام مناوی نے کتاب کنوز ا
فی حدیث خیر الخلایق میں روایت یون نقل کیا ہے یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ تَرِدُوْنَ الْحو
فرمایا رسولخدا صلعم نے ای علی تم اور شیعہ تمہارے وارد ہون گے حوض کوثر پر ایضًا فیہ
عَلِیٌّ وَشِیْعَتُہٗ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ علی ا
اونکے رستگار اور صاحب نجات ہین بروز قیامت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص
وَاَمَّا مَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح اَنَّہٗ قَالَ لِجَھْمٍ اُخْرُجْ عَنِّیْ یَا کَافِرُ فَمَح
عَلَی التَّشْبِیْہِ ثُمَّ فِیْ بَسْطِ الْکَلَامِ فِیْ نَفْیِ تَکْفِیْرِ اَرْبَابِ الْاٰثَامِ مِنْ ا
الْقِبْلَۃِ وَلَوْ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ دَلَالَۃٌ عَلٰی اَنَّ سَبَّ الشَّیْخَیْنِ لَیْسَ بِکُفْرٍ
صَحَّحَہٗ اَبُو الشَّکُوْرِ السَّلِمِیُّ فِیْ تَمْھِیْدِہٖ وَذٰلِکَ بِعَدَمِ ثُبُوْتِ مَبْنَاہُ
تَحْقِیْقِ مَعْنَاہُ فَاِنَّ سَبَّ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ کَمَا فِیْ حَدِیْثٍ ثَابِتٍ رح یَسْتَوِیْ
الشَّیْخَانِ وَغَیْرُھُمَا فِیْ ھٰذَا الْحُکْمِ وصفحہ ۸۰ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ یَزِیْدَ بْنِ مُ

صحاح جوہری
باب العین فصل الشین
وشیعۃ الرجل اتباعہ
وانصارہ ویقال شایعہ
کما یقال والاہ من الولی
وتشیع الرجل ای ادعی
دعوی الشیعۃ وکل
قوم امرھم واحد یتبع
بعضھم رای بعض فھم
شیع وقولہ عز وجل من
کما فعل باشیاعھم من
قبل ای بامثالھم من
الشیع الماضیۃ
شیعہ یعنی اتباع وانصار
ہے ہی

ذکر فی الخلاصة وغیره انه لا ینبغی اللعن علیه ای ولا علی الیزید
ع الحجاج لان النبی ص نهی عن لعن المصلین ومن کان من اهل القبلة
ب کرنا شیخین پر باعث کفر کا نہین ہے اسلئے کہ سب مسلم فسق ہے حتی کہ یزید بھی اہل ایمان سے
سلئے کہ اہل قبلہ پر لعن کرنے سے رسول اللہ صلی نے منع کیا ہے ای برادر غور کرو کہ فعل
یعہ کا نزد اہلسنت صرف سب معیوب ہے پس معلوم ہوا کہ سب شیخین باعث کفر نہین ہے اور جب
سبب نماز و کلمہ شہادت کے باایمان قایم رہا تب شیعہ کیا یزید سے بھی بدتر ہین اور وہ کون
یعہ ہین کہ جنکی فضیلت حدیث و قرآن مین وارد ہے شفای قاضی عیاض اجلد صفحہ و
کی السمرقندی عن الکلبی فی قوله تعالی وان من شیعته لابراهیم ان
ا عائدة علی محمد ص ای ان من شیعة محمد ص لابراهیم ای علی دینه
منهاجه خدا فرماتا ہے کہ اوسکے شیعہ سے ہر آیینہ حضرت ابراہیم ہین قاضی عیاض کہتے
کہ ضمیر ہا راجع ہے طرف محمد ص کے سورہ قصص ودخل المدینة علی حین غفلة
من اهلها فوجد فیها رجلین یقتتلان هذا من شیعته وهذا من
عدوه فاستغاثه الذی من شیعته علی الذی من عدوه فوکزه موسی
ن البیضاوی واحدهما ممن شایعه علی دینه وهم بنی اسرائیل و
الاخر من مخالفیه وهم القبط والاشارة علی الحکایة وقال المحشی
حکایة لرسول الله ص اتباع حضرت موسی کے جو بنی اسرائیل تھے شیعہ کہلاتے تھے
لفظ شیعہ کا بشان ابراہیم قرآن مین آیا اور رسول اللہ ص بدلیل حدیث منزلت مثل موسے
ہین پس مثل شیعہ موسی شیعہ محمد و علی اس امت مین کون ہے آیا سنی یا شیعہ مشہور
مسلم اجلد صفحہ ۵۸ عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله ص اسباب
المسلم فسوق وقتاله کفر ملل ونحل صفحہ ۵ الشیعة هو الذین شایعوا
علیا علیه السلام علی الخصوص وقالوا بامامته وخلافته نصا ووصیته
اما جلیا او خفیا واعتقدوا ان الامامة لا تخرج من اولاده دون خرجت
فبظلم یکون من غیره او بتقیة من عنده قالوا ولیست الامامة قضیة

مصلحة تناط باختيار العامة وينتصب الامام بنصبهم بل هي قضية
هو ركن الدين لا يجوز للرسول اغفاله واهماله ولا تفويضه الى الـ
وارساله ويجمعهم القول بوجوب التعيين والتنصيص وثبوت عصمة ا
وجوبا عن الكبائر والصغائر والقول بالتولي والتبري قولا وفعلا
في حال التقية تاريخ ابن خلكان اجلد صفحه ۱۷۰ في ترجمة الحسين المغر
بالشيعي هذه النسبة الى من يتولى شيعة الامام علي بن ابي طالب
عليه السلام مسئله اصول فقه شيعه قوانين الاسلام ميرزا ابو القاسم امر نہم
قال الشيخ في العدة بجواز العمل بخبر المخالفين اذا رووا عن ائمتنا
عليهم السلام اذا لم يكن في روايات الاصحاب ما يخالفه ولا يعر
لهم قول فيه لما روي عن الصادق ع قال اذا نزلت بكم حادثة
تجدون حكمها فيما روي عنا فانظروا الى ما رووه عن علي ع فاعملوا
به ولاجل ما قلنا عملت الطائفة حفص بن غياث وغياث بن كلوب
ونوح بن دراج والسكوني وغيرهم من الائمة عن ائمتنا فيما لم يكن
ولم يكن عندهم خلافه كها شيخ ابو جعفر طوسی نے كتاب عدة الاصول میں بجواز
خبر مخالفين ہے کے جب وہ روایت کریں میرے ائمہ سے جب نہو کوئی روایت مخالف فرقہ شیعہ
اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ایسا کوئی حادثہ نازل ہوکہ نپاؤ تم حکم اوسکا جو
کیا ہے مجھسے پس دیکھو طرف راوی کے کہ اگر علی سے روایت کی ہے عمل کرو فقال الشيخ
في العدة ان كان ما رووه ليس هناك ما يخالفه ولا يعرف من الطا
العمل بخلافه وجب ان يعمل به اذا كان متحرجا في روايته موثوقا
به في امانته وان كان مخطئا في اصل الاعتقاد ولاجل ما قلناه عملت
الطائفة باخبار الفطحية مثل عبد الله بن بكير وغيره واخبار الواقفة
مثل سماعة بن مهران وعلي بن ابي حمزة وعثمان بن عيسى ومن بعد
هؤلاء بنو عمار والا بنو فضال وبنو سماعة والطاطريون وغيرهم فيما لم

ثم کہا شیخ نے کتاب عدۃ الاصول مین کہ اگر روایت ایسی ہو کہ جسکی مخالف روایت تمہارے
پس نہو اور عمل طائفہ شیعہ کا خلاف مین اوسکے نہو واجب ہے عمل اسپر جب متحرز ہو راوی
وثوق بہ و امانت دار سے اور اگر راوی خاطی ہے اصل اعتقاد مین و یا بسبب اسکے کہ کیا مبنی عمل
کا ساتھ اخبار فرقہ فطحیہ کے مثل عبداللہ بن بکیر وغیرہ کے اور اخبار ممطورہ فرقہ واقفیہ مثل سماعہ
بن مہران و بنو افضال و بنی سماعہ و قوم طاطری کے وَهٰذِهٖ عِبَارَتُهٗ فِي الْعِدَّةِ فَامّا
مَنْ كَانَ مُخْطِئًا فِي بَعْضِ الْاَفْعَالِ اَوْ فَاسِقًا بِاَفْعَالِ الْجَوَارِحِ وَكَانَ ثِقَةً
فِي رِوَايَتِهٖ مُتَحَرِّزًا فِيهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ رَدَّ خَبَرِهٖ وَيَجُوْزُ الْعَمَلُ بِهٖ
لِاَنَّ الْعَدَالَةَ الْمَطْلُوْبَةَ فِي الرِّوَايَةِ حَاصِلَةٌ فِيْهِ وَاِنَّمَا الْفِسْقُ بِاَفْعَالِ
الْجَوَارِحِ يَمْنَعُ مِنْ قُبُوْلِ شَهَادَتِهٖ وَلَيْسَ بِمَانِعٍ مِنْ قُبُوْلِ خَبَرِهٖ وَلِاَجْلِ
ذٰلِكَ قَبِلَتِ الطَّائِفَةُ اَخْبَارَ جَمَاعَةٍ هٰذِهٖ صِفَتُهُمْ وَعَنْ ظَاهِرِ جَمَاعَةٍ مِنْ
مُتَاَخِّرِي الْاَصْحَابِ الْمَيْلُ اِلَى الْعَمَلِ بِخَبَرِ مَجْهُوْلِ الْحَالِ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ
بَعْضِ الْعَامَّةِ یہہ عبارت کتاب عدۃ الاصول کی ہے جو شخص مخطی ہو فی بعض الافعال
یا فاسق ہو بافعال جوارح اور ثقہ ہو اپنے روایت مین اور پرہیز کنندہ ہو کذب سے روایت
مین پس ایسی روایت کو رد کرنا بیجا ہے اور عمل اسپر جایز ہے اور حجیت جواز خبر احاد مین قرائن
داخلیہ اور قرائن خارجیہ کو مشروط کیا ہے اور فسق افعال جوارح سے ہے کہ منع کرتا ہے
قبول شہادت کو مگر کوئی امر مانع نہین ہے درباب قبول خبر اوسکے و اس سبب سے قبول
کیا ہے اخبار کو جماعت مذکورہ کی معشر علمار متاخرین نے اور میلان رہا ہے روایت مجہول
الحال کے جیسا کہ مذہب بعض اہلسنت کا ہے قَالَ الشَّيْخُ فِي الْعِدَّةِ فَاَمَّا مَا يَرْوِيْهِ
الْغُلَاةُ وَالْمُتَّهَمُوْنَ وَالْمُضَعَّفُوْنَ وَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ فَمَا يَخْتَصُّ الْغُلَاةُ
بِرِوَايَتِهٖ فَاِنْ كَانُوْا مِمَّنْ عُرِفَ لَهُمْ حَالُ الْاِسْتِقَامَةِ وَحَالُ غُلُوٍّ عُمِلَ بِمَا
رَوَوْهُ حَالَ الْاِسْتِقَامَةِ وَتُرِكَ مَا رَوَوْهُ فِي حَالِ خَطَائِهِمْ فَلِاَجْلِ ذٰلِكَ
عَمِلَتِ الطَّائِفَةُ بِمَا رَوَاهُ اَبُو الْخَطَّابِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي زَيْنَبَ فِي حَالِ اِسْتِقَامَتِهٖ
وَتَرَكُوْا مَا رَوَاهُ فِي حَالِ تَخْلِيْطِهٖ وَكَذٰلِكَ الْقَوْلُ فِي اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ الْعَبَرْتَائِيِّ

ابن ابي العزاقر وغيره هؤلاء فامّا ما يروونه في حال تخليطهم فلا يجوز العمل
به على كل حال انتهى كما شيخ نے عدة الاصول مين جس روايت كو اہل اتہام اور ضعفاء اور خصوصاً
غالی سے ہو یس درحالت استقامت کے صحیح ہے اور درحالت تخلیط کے عمل جائز نہین ہے وصرّح
اجلاء المتأخرين بقبول روايتهم مع جهل التاريخ فيمكن الوثوق
على روايتهم لاجل ذلك ما ذكر لانّ المعهود من حال اصحاب الائمة
كمال تجنبهم عن الواقفية وامثالهم من فرق الشيعة وكان دعائهم
معهم وتبريهم عنهم اكثر منها عن العامة سيما الواقفية حتى انهم
كانوا يسمّونهم الممطورة اي الكلاب التي اصابها المطر ويتنزهون
عن صحبتهم والمكالمة وكان ائمتهم يأمرون باللعن عليهم والتبرّي عنهم
اور تصریح کی اکابر متاخرین نے درباب قبولیت روایت فرقہ واقفیہ وامثال اوسکے فرقہ شیعہ سے
اسواسطے کہ اصحاب ائمہ دشمنی رکھتے تھے ایسے لوگون سے اور تبری کرتے تھے زیادہ عامہ سے
اور کمال مرتبہ مین پرہیز رکھتے تھے کہ نام اون لوگون کا کتا رکھتا تھا اور باتین کرنا اور ترک صحبت
کردینکو اور ائمہ نے حکم لعن کا دیا تھا اور بیزاری کرنیکو اور شیخ ابراہیم قزوینی نے بیچ کتاب ضوابط
الاصول کے لکھا ہے ذكر العلماء للعمل بالخبر الواحد شرائط خمسة مرجعها
الى الراوي وهي الكمال بجميع وصفي العقل والبلوغ والاسلام والايمان
والعدالة والضبط دیباچہ اصول کافی فاعلم يا اخي ارشدك الله انه لا يسع
احد تميز شيء مما اختلف الرواية فيه عن العلماء برأيه الا على
ما اطلقه العالم بقوله عليه السلام اعرضوا على كتاب الله فما وافق
كتاب الله عزّ وجلّ فخذوه وما خالف كتاب الله فردّوه وقوله عليه
السلام دعوا ما وافق القوم فانّ الرشد في خلافهم وقوله عليه
السلام خذوا بالمجمع عليه فانّ المجمع عليه لا ريب فيه ونحن لا نعرف من
جميع ذلك الا اقلّه ولا نجد شيئا احوط ولا اوسع من ردّ علم ذلك الى
العالم عليه السلام وقبول ما وسّع من الامر فيه بقوله بايّما اخذتم

ین بَابِ التَّسْلِيْمِ وَسَعَكُمْ وَيَسَّرَ اللهُ وَلَهُ الحمدُ مترجمہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
درباب اختلاف روایات سے کہ عرض کرو حدیث مختلف المضامین کو قرآن پر اگر وہ حدیث موافق قرآن
ہے پس اوسپر عمل کرو اور جو حدیث مخالف قرآن کے ہو اوسکو ترک کرو اور جو حدیث موافق روایت عامہ
کے ہو اوسکو ترک کرو اور عمل کرو حدیث اجماعی پر اور حدیث مختلف المضمون بعض بوجہ توسیع عمل
مکلفین کے وارد ہوئی ہے مثل وقت نماز ظہرین و عشائین کے اور بعض روایت مختلفہ من حیث
تخیر ہے مثل احکام تقیہ و نماز جمعہ و عیدین در وضو و تیمم و محال اوقات ضیقیہ کے ❊ ذکر التصانیف
اصحاب ائمہ اطہار علیہ السلام ❊ مجالس المومنین ❊ یزید بن معاویۃ العجلی من
اصحاب الصادقین ومات بسنۃ مائۃ وخمسین ولہ کتاب ❊ محمد بن مسلم الطائی
من اصحاب الصادقین علیہما السلام ومات بسنۃ مائۃ وخمسین ولہ کتب
❊ زرارۃ بن اعین من اصحاب الصادقین والکاظم علیہم السلام ولہ کتب
❊ عبد العزیز بن احمد الازدی من اصحاب الصادق ع ولہ کتب کثیرۃ مائۃ وخمس
وسبعین کتابا ❊ محمد بن قیس الاسدی من اصحاب الصادقین علیہما السلام ولہ
محمد بن الحسن الرازی من اصحاب الصادقین علیہما السلام ولہ کتب ❊ اسمعیل
بن ابی خالد بن محمد بن مہاجر الازدی من اصحاب الصادقین علیہما السلام ❊
حارث بن المغیرۃ البصری من اصحاب الصادقین والکاظم وزید بن علی علیہم
السلام لہ کتاب واحد ❊ رافع بن زیاد الکوفی من اصحاب الصادقین لہ کتاب ❊
عبد الله بن علی الحلبی من اصحاب الصادق ع ولہ کتاب عرض علی الامام فقد صححہ ❊
محمد بن علی الکوفی البصری الملقب بمومن الطاق من اصحاب السجاد والصادقین ع
لہ کتب ❊ ابو محمد ہشام الشیبانی الکوفی من اصحاب الصادقین والکاظم ع لہ احد
وعشرون کتابا ❊ حماد بن عیسے الکوفی من اصحاب الصادق ع والکاظم ع والرضا ع
لہ کتابان ❊ اسحق بن عمار الصیرفی من رواۃ الصادق ع والکاظم کان فطحی الا ثقۃ لہ
کتاب نوادر الحدیث ❊ عبد الله بن سنان الکندی من اصحاب الصادق والکاظم لہ ثلث
کتب ❊ منصور بن حازم الکوفی من اصحاب صادق ع لہ کتابان ❊ عبد الرحمن الکوفی من

اصحاب الكاظم والرضاع له كتاب واحد وحسن بن فضال الكوفي من اصحاب الرضاع ا
كتابان ❖ عبد الجبار بن المبارك النهاوندي من اصحاب الرضا والجوادع له مائ
وثمانون كتابا ❖ يونس بن عبد الرحمن اليقطيني من اصحاب الرضا والكاظم ع له تسع
وعشرون كتابا ❖ صفوان بن يحيى الكوفي من اصحاب الرضا والجوادع له ثلثة عشر كتا
❖ محمد بن ابي عمير الازدي من اصحاب الرضاع له اثنان وتسعون كتابا ❖ علي بن
مهزيار الاهوازي من اصحاب الرضا والجوادع له ست وعشرون كتابا ❖ الحسين
سعيد الكوفي من اصحاب الرضاع احد وثلثون كتابا ❖ احمد بن داود الجرجاني من
اصحاب له تسع وعشرون كتابا ❖ ابراهيم بن هاشم القمي الكوفي من اصحاب جع
الثاني له كتابان ❖ ابراهيم بن مهران من اصحاب الرضاع منهما بغلو الا ثقة له
كتب ❖ اسمعيل بن محمد المكي من التابعين له خمسة كتب ❖ اسمعيل بن اسحق
البغدادي له تسعة وعشرون كتابا ❖ الحسن بن موسى نوبختي فقيه متكلم في
المائة الثانية له سبعة وعشرون كتابا ❖ الحسن بن علي الكوفي من اصحاب الر
له اربعة كتب ❖ الحسن بن علي العماني فقيه متكلم وضعفه ابن العلامة له كتا
الحسن بن محمد احمد الصفار البصري ثقة له كتابان ❖ الحسن بن محمد النهاوند
من علمائنا له ثلثة كتب ❖ الحسن بن محمد الاشعري القمي من مشايخ الكلي
ومن رواة الفقيه وابن قولويه وله كتاب النوادر ❖ الحسين بن عبد الله الغض
سمع منه الشيخ ابو جعفر الطوسي له ثلثة عشر كتابا ❖ احمد بن محمد البرقي له ك
يحتوي على مائة كتب ❖ احمد بن محمد الاشعري من اصحاب الرضا وابي جعف
الثاني والحسن العسكري له ثمان كتب ❖ محمد بن سليمان الازدي مات بس
ثلث مائة وثمان وستين له خمسة كتب ❖ احمد بن الحسن الاسفرائني له كت
واحد ❖ احمد بن اسمعيل البجلي له كتابان ❖ بسطام بن الحصين الجعفي له كتاب
مثبت بن محمد العسكري من رواة الصادق ع له ثلث كتب ❖ جعفر بن بشر البج
ومائتان وثمان كتب ❖ سعد بن عبد الله الاشعري من اصحاب محمد له س

وعشرون كتابا ❊ عبد الله بن ابى زيد الانبارى له مائة واربعون كتابا ❊ على بن الحسين
السمكى كان حيا فى سنة ثلث مائة وثلث ثلثون له ثلثة عشر كتابا ❊ عبد الرحمن
بن احمد له كتاب واحد ❊ محمد بن مسعود العياشى ثقة صدوق رواه من الضعفاء
وسمع ال الفضال والطيالسى له كتابان ❊ محمد بن عبد الله القمى من كاتب صاحب
الامر له كتب ❊ محمد بن عبد الرحمن بن قبة الرازى متكلم فقيه له خمسة كتب ❊
محمد بن الحسن القمى فقيه له كتابان ❊ محمد بن احمد القمى فقيه له كتب كثير ❊ ابو الحسين
على بن الاسدى له سبعة كتب ❊ محمد بن ابراهيم الكاتب فقيه رجع من اهل
السنة الى الشيعة له ستة كتب ❊ محمد بن احمد بن جنيد الاسكافى له كتب وكان من
المجتهدين وجعل القياس فى الفروع ❊ محمد بن احمد الاسدى له خمسة عشر
كتب ❊ قال الشيخ ابن بابويه فى مقدمة الفقيه وجميع ما فيه مستخرج من كتب
مشهورة واليها المرجع مثل كتاب حريز بن عبد الله السجستانى وكتاب عبد الله
بن على الحلبى والكتاب على بن مهزيار الاهوازى ❊ وكتب الحسين بن سعيد و
نوادر احمد بن محمد بن عيسى وكتاب نوادر الحكمت تصنيف محمد بن احمد بن
يحيى بن عمران الاشعرى وكتاب الرحمة لسعد بن عبد الله ❊ وجامع شيخنا محمد
بن الحسن بن وليد رضى الله عنه ونوادر محمد بن ابى عمير ❊ وكتب المحاسن
لاحمد بن ابى عبد الله البرقى ورسالت ابى رضى الله تعالى عنه وغيرها من
الاصول والمصنفات التى طرقى اليها معروفة فى فهرست الكتب التى رويتها
عن مشايخى واسلافى رضى الله عنهم وبالغت فى ذلك جهدى ❊ ذكر رجال شيعة
رجال شيخ ابو على صفحه ٢٦٢ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمٰنِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ شَيْخُنَا وَأُسْتَادُنَا
فَضْلُهُ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ يُوْصَفَ فِى الثِّقَةِ وَالْكَلَامِ وَالرِّوَايَةِ وَالْعِلْمِ لَهُ كُتُبٌ
الرِّسَالَةُ الْمُقْنِعَةُ الْاَرْكَانُ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ كتاب الايضاح وكتاب
الانضاح فى الامامة كتاب الارشاد كتاب الرد على الجاحظ والعثمانية كتاب
نقض المروانية كتاب نقض نضيلة المعتزلة كتاب المسئلة الكافية فى ابطال

تربة الخاطئة كتاب النقض على ابن عباد فى الامامة كتاب النقض على بن
عيسى الرمانى كتاب النقض على ابى عبد الله البصرى كتاب اصول فقه كتاب
مصابيح الانوار كتاب الاشراف رسالة الجنيدى الى اهل مصر كتاب الرد على
اصحاب الحلاج كتاب النقض على ابن جنيد فى اجتهاد الراى مات رحمه الله ليلة
الجمعة لثلث خلون من شهر رمضان سنة ثلث عشر واربع مائة وكان مولده
يوم الحادى عشر من ذى القعدة سنة ستة وثلثين وثلث مائة وصلى عليه
الشريف المرتضى ابو القاسم على بن الحسين ودفن فى داره ونقل الى مقابر قريش
بالعرب تاريخ ابن كثير شامى أبو عبد الله المعروف عالم الشيعة وإمام الرافضة
صاحب التصانيف الكثيرة المعروف بالمفيد وبابن المعلم أيضا البارع
في الكلام والجدل والفقه وكان يناظر كل عقيدة بالجلالة والعظمة
وكان كثير الصدقات عظيم الخشوع كثير الصلوة والصوم خشن اللباس
وكان عضد الدولة ربما زار الشيخ المفيد وكان شيخا ربعة نحيفا اسمر
عاش ستا وسبعين سنة وله اكثر من مائتي مصنف وكان يوم وفاته
مشهورة وشيعه ثمانون ألفا من الرافضة والشيعة وأراح الله منه
مجالس المومنين قاضى نور الله شوسترى صفحه ١٩ با شيخ وابو بكر باقلانى مناظرات كثيره واقع
شده وباقلانى را الزامات متواتره داده صفحه ٢٣٤ محمد بن الحسن بن على الطوسى ابو جعفر
شيخ الإمامية رئيس الطائفة جليل القدر عظيم المنزلة ثقة عين
صدوق عارف بالاخبار والرجال والفقه والاصول والكلام والادب
صنف في كل فنون الاسلام وهو المهذب للعقائد في الاصول والفروع
الجامع لكمالات النفس في العلم والعمل وكان تلميذ الشيخ المفيد محمد
بن محمد النعمان ولد في شهر رمضان سنة خمس وثمانين وثلث مائة
قدم العراق في شهر سنة ثمان واربع مائة وتوفي رض ليلة الثاني و
عشرين من المحرم سنة ستين واربع مائة بالمشهد المقدس الغري

علی ساکنها الاف السلام و دُفِنَ بِداره ابن کثیر شامی گفته در سال چهارصد و چهل و هشت
واسطه فتنه که میان شیعه و سنیان بغداد واقع شد خانه که در باب الکرخ داشت سوختند و کتب او ضایع شد
وا بجانب مشهد نجف آمد و بسر میبرد و او را در همان مشهد منور دفن کردند و صاحب تفسیر کبیر که نسبت مجلدات
را فضی قوی التشیع بود و در رجال نجاشی مذکور است که کتاب تهذیب الاحکام و کتاب الاستبصار و کتاب
عدة الاصول و کتاب فهرست و کتاب المبسوط و کتاب الرجال و کتاب التبیان فی تفسیر القرآن
مجالس المومنین صفحه ۲۳۴ شیخ جمال الدین حسن بن یوسف بن علی المطهر الحلی علامه دار المومنین
حله است و تحصیل کلام و فقه و اصول و عربیه و سایر علوم شرعیه از فقیه اهل بیت شیخ نجم الدین
ابو القاسم جعفر بن سعید الحلی و از والد خود شیخ سدید الدین بن یوسف بن المطهر الحلی نموده و مطالب
حکمیه را از خدمت استاد البشر خواجه نصیر الدین محمد طوسی و علی بن عمر کاتبی قزوینی شافعی و محمد بن
محمد بن احمد کیشی که خواهرزاده ملا قطب الدین علامه شیرازی بوده استفاده نموده و ریاست فرقه ناجیه
در زمان او باو منتهی شده در تاریخ حافظ ابرو مذکور است که چون بطلان مذهب اهل سنت و جماعت
علی الاجمال در خاطر الهام پذیر سلطان اولجایتو محمد خدابنده قرار گرفت باحضار علماء امامیه امر فرمود
و مقرر شد که از جانب اهل سنت خواجه نظام الدین عبد الملک مراغی که افضل علماء شافعیه است
با جناب شیخ معارضه نمایند و جناب شیخ علامه با خواجه نظام الدین در مبحث امامت مناظره نموده اثبات
خلافت حضرت امیر المومنین ع بلافصل از حضرت رسالت و ابطال دعوی خلافت مشایخ ثلثه اهل سنت
به براهین قاطعه و دلایل ساطعه نمود و خواجه نظام الدین چون ادله جواب شیخ را شنید گفت که قوت ادله
بغایت ظاهر است اما چون سلف براهی رفته اند و خلف جهت الجام عوام و دفع تفرقه کلمه اسلام پرده
سکوت بر اظهار زلل ایشان پوشیده اند مناسب آنست که هتک آن ستر نمایند و بتظاهر بالطعن و لعن
ایشان نفرمایند و یافعی در تاریخ خود گفته که فی سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ تُوُفِّیَ
بِالْحِلَّةِ اِبْنُ الْمُطَهَّرِ الشِّیْعِیُّ حَسَنٌ صَاحِبُ التَّصَانِیْفِ عَنْ ثَمَانِیْنَ و از بد تصانیف
جلیله کثیره دارد صفحه ۲۳۷ الشیخ ابو عبد الله محمد بن مکی الشامی تلمیذ سید عمید
الدین عبد المطلب الحسینی و شیخ فخر الدین محمد بن شیخ جمال الدین بن المطهر
الحلی و مولانای علامه قطب الدین محمد رازی بود در زمان او ریاست طایفه امامیه باو منتهی شد

قاضی دمشق ابن جماعه در ایام جوانی در مجالس درس با جناب شیخ شریک بود چون مشاهده نمود که جناب
شیخ از سایر اقران در فضل و کمال امتیاز تمام یافت تا آنکه علماء پنج مذهب که در ولایت شام مقام
داشتند از او استفاده و استعلام می نمودند عرق حسد و عصبیت او بحرکت آمده در خواست که او نیز مانند
شیخ در آن دیار اعتبار رسے بهم رساند لاجرم در فضیلت جناب شیخ متوالست شد سعی نموده تا منصب
قضاء دمشق باو تفویض نمودند و با وجود انکه او قاضی و حاکم اندیار شد هنوز اهالی آن دیار از جناب شیخ
بزرگوار بیشتر اعتبار میگرفتند و آخر نائره حسد او اشتعال گرفت نسبت رفض بجناب شیخ نموده فرمان قتل
شیخ از والی شام حاصل کرد حضرت شیخ را در میدان قلعه دمشق که در پهلوی بازار اسپ بود در وقت
چاشت پنجشنبه نوزدهم شهر جمادی الاول سنه ست و ثمانین و سبعمائة کشتند و بردار آویختند
و وقت عصر ان بزیر آورده سوختند رحمه الله تعالی صفحه ۲۳۳ شیخ نجم الدین ابو القاسم جعفر
بن سعید الحلی در کتاب ابن داؤد مسطور است که شیخ ابو القاسم امامی محقق و مدقق علامه و افضل
ارباب عمامه بود السن اهل زمان و اقوی ایشان بود در حجت و برهان و سرعت فهم و استحضار
بے نظیر روزگار بود و او را تصانیف حسنه محققه محرره عذبه بسیار است از انجمله کتاب شرایع الاسلام و مختصر نافع و معتبر
و کتاب مسایل مصریه و کتاب مسالک در اصول دین و کتاب معارج در اصول فقه و کتاب
التنبیه در منطق و اکثر تلامذه ایشان اجتهاد داشتند رجال ابو علی صفحه ۳۹۴ الفضل بن
شاذان ابن الخلیل ابو احمد الازدی النیشاپوری کَانَ اَبُوهُ مِنْ اَصْحَابِ یُونُسَ
وَرَوٰی عَنْ اَبِی جَعْفَرِنِ الثَّانِی وَقِیلَ الرِّضَا اَیْضاً وَکَانَ ثِقَةً مِنْ اَجِلَّ
اَصْحَابِنَا الْفُقَهَاءِ وَالْمُتَکَلِّمِینَ وَلَهُ جَلَالَةٌ فِی هٰذِهِ الطَّائِفَةِ وَفِی قَدْرِهِ
اَشْهَرُ مِنْ اَنْ یَصِفَهُ وَذَکَرَ کش اَنَّهُ صَنَّفَ مِائَةً وَثَمَانِینَ کِتَاباً عَلِی ابْنِ
اَحْمَدَ بْنِ قُتَیْبَةَ النَّیْشَاپُورِی وَلَهُ جَلَالَةٌ فِی هٰذِهِ الطَّائِفَةِ جش صه قه
وَقِیلَ عَنِ الرِّضَا وَزَادَ وَکَانَ ثِقَةً جَلِیلاً فَقِیهاً مُتَکَلِّماً لَهُ عَظِیمُ الشَّاْنِ
فِی هٰذِهِ الطَّائِفَةِ قِیلَ اِنَّهُ صَنَّفَ مِائَةً وَثَمَانِینَ کِتَاباً فضل ابن شاذان
ثقه و فقیه و متکلم ہیں اور ۱۸۰ جلد کتاب تصنیف کیا ہے صفحه ۳۵۴ محمد بن علی بن شهر
آشوب المازندرانی شَیْخٌ فِی هٰذِهِ الطَّائِفَةِ وَفَقِیهُهَا وَکَانَ شَاعِراً بَلِیغاً مُنْشِئاً

شیخ نجم الدین

ابن شاذان

ابن شهر آشوب

روى عنه محمد بن عبد الله بن زهرة وروى عن محمد وعلي ابني عبد الصمد
كتب منها كتاب الضاب آل ابيطالب مين تصنيف كيا ہے صفحہ ۲۶۴ محمد بن قولويه ابن قولويه ۲
من خيار اصحاب سعد صه وفي لم يروى عن سعد بن عبد الله وغيره مما
ذكره صه وهو ربما يشعر بتوثيقه وفي الحسن ابن علي ابن فضال وصاحب
المعالم والمدارك صرحا بصحة حديثه وفي الوجيزة ثقة على الاظهر ابن
قولويه ثقه محدث ہين اور صاحب معالم الاصول وصاحب مدارك نے انكے روايات پر توثيق بيان
كيا ہے صفحہ ۲۷۴ محمد بن يعقوب ابن اسحق ابو جعفر الكليني جش صه صنف الكافي ثقة الكليني
في عشرين سنة وفي ست عارف بالاخبار وله كتب منها كتاب الكافي مشتمل
على ثلثين كتابا اخبرنا بجميع رواياته الشيخ ابو عبد الله محمد بن النعمان
عن ابي القاسم جعفر بن محمد بن قولويه عنه وتوفي ببغداد سنة ثمان
وعشرين وثلث مائة ودفن بباب الكوفة في مقبرتها قال ابن عبدون
رأيت قبره في طرط الطائي وعليه لوح مكتوب عليه اسمه واسم
ابيه محمد ابن يعقوب كليني نے كتاب كافي كو ۲۰ برس مين تصنيف كيا ہے اور شيخ مفيد نے
انكي روايت پر اعتماد كيا ہے اور وفات كيا ۳۲۸ ہجری مين اور دفن ہوئے شہر بغداد محله باب
كوفه كے مقبره مين اور انكے مزار پر لوح كنده نصب ہے صفحہ ۳۵۱ محمد بن علي ابن الحسين ابن بابويه القمي ۱۲
ابن موسى ابن بابويه القمي مكنى ابا جعفر جليل القدر بصير بالفقه والاخبار
والرجال وله مصنفات كثيرة ذكرناها في ست روى عنه التلعكبري
جش صه ابو جعفر نزيل الري شيخنا وفقيهنا له مصنفا ووجه الطائفة
بخراسان ورد بغداد سنة خمس وخمسين وثلث مائة وسمع منه
شيوخ الطائفة وهو حدث السن كان جليلا حافظا للاحاديث
بصيرا بالرجال ناقدا للاخبار لم ير في القميين مثله في حفظه وكثرة
علمه له نحو من ثلث مائة مصنف مات رض سنة احدى وثمانين
وثلث مائة وفي جش لنا اخبرنا بجميع كتبه وقرأت بعضها على والدي

عَلِيِّ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْعَبَّاسِ النَّجَاشِيّ وَقَالَ لِيْ اَجَازَنِيْ جَمِيْعَ كُتُبِهٖ مَا سَمِعْنَا مِنْهُ بِبَغْدَادَ
وَفِيْ سَنَةٍ وَرِوَايَاتُهٗ اَخَذَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّيْخُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ
النُّعْمَانِ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَبُو الْحَسَنِ جَعْفَرُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ حَسْكَةَ
الْقُمِّيّ وَاَبُوْ زَكَرِيَّا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَمْرَانِيّ كُلُّهُمْ عَنْهُ محمد بن بابویہ القمی حافظ احادیث
اور فقیہ و عالم فن اسماء الرجال کے ہین اور شیخ اور رئیس محدثین شیعہ خراسان کے ہین بغداد مین
٣٥٥ہ ہجری مین وارد ہوی اور محدثین کبار نے اونسے روایت کیا ہے اور علماء قم مین مثل اونکا
دوسرا پیدا نہوا اور ...٣ تصنیف اون سے ہے اور رے مین وفات کیا ٣٨١ہ ہجری مین اور نجاشی
اور شیخ مفید اور ابن حسکہ قمی اور ابو زکریا حمرانی نے توثیق انکی بیان کیا ہے شرح اربعین مولانا
قطب الدین محمد الرازی کہ با نہایت تبحر در فنون حکمت و کلام علوم معقول چنانچہ محاکمات و شرح مطالع
در معقول مطرح انظار علماء ذی اعتبار ہست ربط تمام مطالب فقہ و حدیث نیز داشتہ و بر کتاب
قواعد الاحکام حاشیہ ترتیب دادہ کہ بحواشی قطبیہ موسوم ہست و در تاریخ ہفتصد و دہ از ہجرت ایام
عمر شریفش انقطاع یافتہ قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ الْحُرُّ الْعَامِلِيُّ فِيْ كِتَابِهِ الْمُسَمّٰى
بِدُرِّ الشُّلُوْكِ الشَّيْخُ زَيْنُ الدِّيْنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَمَالِ الدِّيْنِ تَقِيِّ
الدِّيْنِ بْنِ صَالِحِ الْعَامِلِيُّ الْجُبَعِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِالشَّهِيْدِ الثَّانِيْ صَاحِبُ الشَّرْحِ
الشَّرَائِعِ وَشَرْحِ اللُّمْعَةِ قُتِلَ فِي الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ فِيْ سَنَةِ سِتٍّ وَسِتِّيْنَ وَتِسْعِ
مِائَةٍ وَمَوْلِدُهٗ ثَالِثَ عَشَرَ شَوَّالِ سَنَةَ اَحَدَ عَشَرَ وَتِسْعِ مِائَةٍ سَافَرَ اِلٰى
مِصْرَ وَقَرَاَ عَلٰى جَمَاعَةٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ ثُمَّ مَضٰى اِلَى الْحِجَازِ فَحَجَّ وَرَجَعَ اِلٰى جَبَعٍ
ثُمَّ سَافَرَ اِلٰى عِرَاقٍ لِزِيَارَةِ الْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ثُمَّ سَافَرَ اِلٰى بِلَادِ
بَعْلَبَكَّ وَرَجَعَ وَاَقَامَ بِهَا وَدَرَّسَ فِيْ مَذَاهِبِ الْخَمْسَةِ مُدَّةً طَوِيْلَةً وَ
رَجَعَ اِلٰى جَبَعٍ فَتَرَافَعَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فَحَكَمَ لِاَحَدِهِمَا اِلَى الْاٰخَرِ فَغَضِبَ الْمَحْكُوْمُ
عَلَيْهِ وَذَهَبَ اِلٰى قَاضِيْ صَيْدَا وَاسْمُهٗ مَعْرُوْفٌ فَاَرْسَلَ الْقَاضِيْ اِلٰى جَبَعٍ
مَنْ يَطْلُبُهٗ وَكَانَ مُقِيْمًا فِيْ كَرْمٍ عِنَبٍ لَهٗ مُدَّةً مُنْفَرِدًا عَنِ الْبَلَدِ مُفَرِّغًا لِلتَّالِيْفِ
[illegible] اَهْلُ الْبَلَدِ قَدْ سَافَرَ عَنَّا مُنْذُ مُدَّةٍ فَكَتَبَ الْقَاضِيْ اِلٰى سُلْطَانِ

الرُّوْمِ ابنِ عُثمانَ اِنَّہُ قَدْ وَجَدَ بِبِلادِ الشَّامِ رَجُلٌ مُبْتَدِعٌ خَارِجٌ عَنِ الْمَذهَبِ
الاَربعَۃِ فَاَرْسَلَ السُّلطَانُ فِی طَلَبِ الشَّیخِ رَجُلاً وَقَالَ لَہُ ائْتِنِی بِہٖ حَیّاً حَتّٰی
اَجمَعَ بَیْنَہُ وَبَیْنَ عُلَمَاءِ بِلادِی لِتَطَّلِعَ عَلٰی مَذْہَبِہٖ وَیُحکَمُ مَا عَلَیْہِ بِحُکمِ
الاِسلامِ فَجَاءَ الرَّجُلُ وَاَخبَرُوا اَنَّ الشَّیخَ تَوَجَّہَ اِلٰی مَکَّۃَ فَذَہَبَ فِی طَلَبِہٖ
وَاجتَمَعَ مَعَہُ فِی طَرِیقِ مَکَّۃَ فَقَالَ لَہُ یَکُونُ مَعِی حَتّٰی نَحُجَّ بَیْتَ اللّٰہِ ثُمَّ افعَلْ مَا
تُرِیدُ فَرَضِیَ بِذٰلِکَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْحَجِّ سَافَرَ مَعَہُ اِلٰی بِلادِ الرُّومِ فَلَمَّا وَصَلَ
اِلَیْھَا رَآہُ رَاجِلٌ فَسَاَلَہُ عَنِ الشَّیخِ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَقَالَ ھٰذَا رَجُلٌ مِنْ عُلَمَاءِ
الشِّیعَۃِ طَلَبَہُ السُّلطَانُ فَقَالَ اَوَمَا یُخَافُ اَنْ یُخْبِرَ السُّلطَانَ بِاَنَّکَ قَصَّرْتَ
فِی خِدمَتِہٖ وَاٰذَیْتَہُ وَلَہُ ھُنَالِکَ اَصحَابٌ یُسَاعِدُونَہُ فَیَکُونُ سَبَباً لِہَلاکِکَ
بَلِ الرَّاْیُ اَنْ تَقتُلَہُ وَتَاْخُذَ رَاْسَہُ اِلَی السُّلطَانِ فَقَتَلَہُ فِی مَکَانٍ بِسَاحِلِ
البَحرِ وَکَانَ ھُنَالِکَ جَمَاعَۃٌ مِنَ التُّرکمَانِ فَرَأَوْا فِی تِلکَ اللَّیلَۃِ عَلٰی مَا ذُکِرَ اَنْوَاراً
تَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَتَصعَدُ فَدَفَنُوہُ ھُنَاکَ وَبَنَوْا عَلَیْہِ قُبَّۃً وَاَخَذَ الرَّجُلُ
رَاْسَہُ اِلَی السُّلطَانِ فَاَنکَرَ عَلَیْہِ وَقَالَ اٰمَرتُکَ اَنْ تَاْتِیَنِی بِہٖ حَیّاً فَقَتَلَہُ وَ
سَعَی السَّیِّدُ عَبْدُ الرَّحمٰنِ العَبَّاسِیُّ فِی قَتْلِ ذٰلِکَ الرَّجُلِ فَقَتَلَہُ السُّلطَانُ
وَقَدْ قَالَ بَعضُ الاُدَبَاءِ فِی تَارِیخِ وَفَاتِہٖ شیخ زین الدین عاملی کی ولادت
سنہ ۹۱۱ہجری اور شہادت سنہ ۹۶۶ہجری میں واقع دار الخلافت قسطنطینہ روم باہتمام رفض باغوای
قاضی صیدا لب دریا قبل ورود دار الامارہ روم کے شہید ہوئے اور ابن عثمان سلطان روم نے
بسعی سید عبد الرحمن عباسی شیخ کے قاتل کو مقتول کیا اور شب شہادت کو آسمان سے نور نازل ہوتا تھا
اور شہید سے نور بسوے فلک صعود کرتا تھا کشکول شیخ یوسف بحرینی ۲ جلد صفحہ ۹۷ جعفر بن
ابن قولویہ ۱۲ محمد بن جعفر بن موسی بن قولویہ استاد الشیخ المفید مات سنہ ۳۶۹ھ وقیل الثامنۃ
محقق طوسی ۱۲ بعد الثلاثمائۃ ✿ نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی مولدہ یوم السبت حادی عشر
جمادی الاولی وقت طلوع الشمس والطالع الحوت سنہ ۵۹۷ھ ووفاتہ آخر نہار
الاثنین ثامن عشر ذی الحجۃ وقت غروب الشمس سنہ ۶۷۲ھ ببغداد ودفن بالمشہد

الشریف الکاظمی علی مشرفه السلام السید رضی الدین علی بن موسی بن طاؤس
صاحب الکرامات مولده یوم الخمیس منتصف شهر محرم سنة ٥٨٩ه ووفاته صبح یوم الاثنین
خامس ذی القعدة سنة ٦٦٤ه راقم کہتا ہے کہ اخوند مجلسی رح نے عین الحیات میں وملا جامی رح نے
نفحات الانس میں سید صاحب کو صاحب کرامات وخوارق عادات میں لکھا ہے ❊ الشیخ بهاء
الدین محمد بن الحسین بن عبد الصمد مولده ببلدة بعلبک عند غروب الشمس یوم
الخمیس لثلاث عشر بقین من شهر محرم الحرام سنة ٩٥٣ه وتوفی قدس الله سره
لاثنی عشر خلون من شهر شوال سنة ١٠٣١ه ❊ الشیخ علی بن عبد العالی توفی سنة ٩٤٠ ❊ ملا
محمد امین الاسترابادی صاحب الفوائد المدنیة المجاور بمکة المشرفة توفی بها
سنة ١٠٣٣ ملا احمد الاردبیلی توفی شهر صفر سنة ٩٩٣ه ❊ الشیخ جمال الدین ابی العباس احمد
بن محمد بن فهد الحلی توفی سنة ٨٤١ وقد بلغ من العمر ٨٥ سنة میر محمد باقر الشهیر بالداماد
توفی سنة ١٠٤١ ❊ الشیخ محمد باقر الشهیر بالمجلسی توفی سنة ١١١١ وتاریخه غم وحزن ❊
ابو طالب محمد بن الحسن بن یوسف بن المطهر فخر الدین الحلی وفاته لیلة الجمعة
٢٥ شهر جمادی الآخرة سنة ٧٧١ ❊ الشیخ محمد بن مکی توفی بعد رجوعه من زیارة
الغدیر فی ذی الحجة سنة ٧٨٦ ❊ الشیخ ابو علی الطبرسی صاحب التفسیر توفی سنة ٥٤٨ه
فی شیراز ثم نقل الی المشهد المقدس الرضوی ❊ صدر الدین محمد بن ابراهیم
الشیرازی الشهیر بملا صدرا توفی بالبصرة وهو متوجه للحج سنة ١٠٥٠ ❊ اقسام
احادیث فرقه شیعه مقدمه کتاب استبصار شیخ ابو جعفر طوسی رح اعلم ان الاخبار
علی ضربین متواتر وغیر متواتر فالمتواتر منها ما اوجب العلم فما هذا سبیله
یجب العمل به من غیر توقع شیء ینضاف الیه ولا امر یقوی به ولا
یرجح علی غیره وما یجری هذا المجری لا یقع فیه التعارض ولا
التضاد فی اخبار النبی ص والائمة وما لیس بمتواتر علی ضربین فضرب
منه یوجب العلم ایضا وهو کل خبر یقترن الیه قرینة توجب العلم وما
یجری هذا المجری یجب ایضا العمل به وهو لاحق بالقسم الاول والقرائن

اء كثيرة منها ان يكون مطابقة لادلة العقل ومقتضاه ومنها ان تكون
ابقة للقرآن اما لظاهره او لعمومه او دليل خطابه او فحواه فكل هذه
ائن توجب العلم وتخرج الخبر من حيز الاحاد وتدخله في باب المعلوم
نها ان تكون مطابقة للسنة المقطوع بها اما صريحا او دليلا او فحوى او
وما ومنها ان يكون مطابقة لما اجمع المسلمون عليه ومنها ان تكون
ابقة لما اجتمعت عليه الفرقة المحقة فان جميع هذه القرائن تخرج
بر من حيز الاحاد وتدخله في باب المعلوم وتوجب العمل به واما
قسم الاخر فهو كل خبر لا يكون متواترا او يتعرى من واحد من هذه
قرائن فان ذلك خبر واحد ويجوز العمل به على شروط فاذا كان
خبر لا يعارضه خبر اخر فان ذلك يجب العمل به لانه من الباب الذي
ليه الاجماع في النقل الا ان يعرف فتاواهم بخلافه فيترك لاجلها
عمل به وان كان هناك ما يعارضه فينبغي ان ينظر في المتعارضين
عمل على اعدل الرواة في الطريقين وان كان سواء في العدالة عمل
لى اكثر الرواة عددا وان كانا متساويين في العدالة والعدد وهما
ريان من جميع القرائن التي ذكرناها نظر فان كان متى عمل باحد الخبرين
ن امكن العمل بالاخر على بعض الوجوه وضرب من تاويل كان العمل
ه اولى من العمل بالاخر الذي يحتاج مع العمل به الى طرح الخبر الاخر
لانه يكون العامل به عاملا بالخبرين معا واذا كان الخبران يمكن
عمل بكل واحد منهما وحمل الاخر على بعض الوجوه من تاويل وكان
حد التاويلين خبر يعضده او يشهد على بعض الوجوه صريحا او تلويحا
ظا او دليلا وكان الاخر عاريا من ذلك كان العمل به اولى من العمل
لا يشهد له شيء من الاخبار واذا لم يشهد لاحد التاويلين خبرا
خر وكان متحاذيا كان العامل مخيرا في العمل بايهما شاء واذا لم يمكن

العمل بواحد من الخبرين الا بعد طرح الآخر جملة لتضادهما بعد التأويل
بينهما كان العامل ايضاً مخيراً في العمل بايهما شاء من جهة التسليم ولا
يكونون العاملان بهما على هذا الوجه اذا اختلفا وعمل كل واحد منهما على
خلاف ما عمل عليه الآخر مخطئاً ولا متجاوزاً حد الصواب اذ روي عنهم
عليهم السلام انهم قالوا اذا ورد عليكم حديثان ولا تجدون ما ترجحون
احدهما على الآخر مما ذكرناه كنتم مخيرين في العمل بهما ولانه اذا
ورد الخبران المتعارضان وليس بين الطائفة اجماع على صحة احد
الخبرين ولا على ابطال الخبر الآخر فكانه اجماع على صحة الخبرين
واذا كان الاجماع على صحتهما كان العمل بهما جائزاً سائغاً ترجمہ حديث
دو قسم پر ہے متواتر وغیر متواتر اور متواتر موجب علم ویقین کو ہے اور عمل اسپر واجب ہے
اور اسپر ترجیح کسی حدیث کو نہین ہے اور اسمین تعارض وتضاد نہین واقع ہوتا ہے اور غیر متواتر
کی دو قسم ہی اول موجب علم ویقین کو ہے اور وہ حدیث مقترن بقرینہ ہو اور اسپر عمل کرنا واجب
ہے اور قرائن کے چند اقسام ہین اول مطابق بدلایل عقلی ہو دوم مطابق قرآن کے بلفظہ یا
بمعناہ یا بالعموم یا دلیل مخصصہ ہو اور ان حالتون مین وہ حدیث درجہ احاد سے خارج ہوکر قایم مقام
متواتر کے ہو جاویگی سیوم مطابق سنت قطعی کے یقیناً یا صریحاً یا دلیلاً یا عموماً یا خصوصاً ہو
چہارم مطابق اجماع مسلمین کے ہو اور شروط اقسام ثلاثہ سے حدیث گرچہ خبر واحد ہو مگر حکم مین
متواتر کے ہے قسم دویم از غیر متواتر کے چند اقسام ہین اول یہہ کہ عاری ہو قرائن مذکورہ
سے مگر کوئی حدیث دوسری اوسکی نقیض نہو پس ایسی حدیث مثل متواتر کے ہے اور جسوقت
فتاوی خلاف مین اوسکے پایا جاوے ترک کرینگے عمل اوس سے اور اگر کوئی روایت متعارض
اوسجگہ پائی جاوے تب نظر کرنا ہوگا صفات راوی کو کہ کون عادل وثقہ زیادہ ہے اور اگر دونو حدیث
کی راوی برابر ہون عدالتمین پس نظر کرنا چاہیے اوسکو جسکی راوی عدد مین زیادہ ہون اور اگر راوی
دونو حدیث نقیض کے ہم صفت عدالت اور عدد مین برابر ہون اور دونو روایتین عاری ہون قرائن
مذکورہ بالا سے پس دونو حدیث مین جسپر تاویل سلیمہ قایم ہو اوسپر عمل واجب ہے اور ترک کرنا دوسری

روایت خبر واحد کا جسپر تاویل ممکن نہو واجب ہے اور اگر اس تاویل کی تائید مین کوئی حدیث منجملہ کیجاوے
یا کوئی وجہ صریحی لفظاً یا دلیلاً پائی جاوی عمل اسصورت مین روایت مذکورہ پر واجب ہے اور اگر دونو
روایت متعارضہ پر جداگانہ گنجایش تاویل کی ہے مکلف مخیر ہے جسپر چاہے عمل کرے اور یہہ سبب
اقسام حدیث کے ملخص از حدیث اہل بیت اطہار علیہم السلام ہے قوانین الاصول صفحہ ۴۴۲ الصحیح
وہو ما کان جمیع سلسلۃ سندہ امامیین ممدوحین بالتوثیق مع الاتصال ولا یضرہ
الشذوذ وان سقط عن الحجیۃ خلافاً للبعض العامۃ حیث اعتبر فی وصفہ بالصحۃ
عدم الشذوذ وعدم کونہ معللاً یعنی مشتملاً علی علۃ خفیۃ فی متنہ او سندہ لا یطلع
علیہا الا الماہر کالارسال فیما ظاہرہ الاتصال او مخالفۃ لصریح العقل او الحس و
اعتبار عدم کونہ معللاً ایضاً مستغنی عنہ اذ ما ظہر کونہ منقطعاً او ما ثبت فیہ
ذلک لا یصح الحکم بانہ متصل السند الی المعصوم بالامامی العدل الثقۃ فان ظاہر
ہذا التعریف ہو ما حصل الیقین بذلک او ما ترجح فی النظر کونہ کذلک صحیح وہ ہے
جسکے سلسلہ کے راوی امامیہ ممدوح بہ توثیق ہون الثانی الحسن وہو ما کانوا امامیین
ممدوحین بغیر التوثیق کلاً او بعضاً مع توثیق الباقی حسن وہ ہے کہ سلسلہ روایت کا
جسکے امامیہ بغیر توثیق کے ہو بہ نسبت کل یا بعض کے اور باوجود اسکے توثیق باقی راویکی پائی
جاوے الثالث الموثق وہو ما کان کلہم او بعضہم غیر امامی مع توثیق الکل
وقد یسمی بالقوی ایضاً وقد یطلق القوی علی ما کان رجالہ امامیین مسکوتاً
عن مدحہم وذمہم کنوح بن دراج واحمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری وغیرہما
واما لو کان رجال السند منحصراً فی الامامی الممدوح بدون التوثیق وغیر الامامی
الموثق ففی لحوقہ بایہما خلاف یرجع الی الترجیح بین الموثق والحسن لان السند
یتبع فی التوصیف اخس رجالہ کالنتیجۃ تتبع اخس مقدمتیہا والاظہر کون
الموثق اقوی فیتصف بالحسن موثق وہ ہے کہ جسکی روایت کا سلسلہ کل یا بعض غیر امامیہ
ہون مگر موصوف بہ توثیق ہون اور اسکو قوی بھی کہتے ہین الرابع الضعیف وہو ما لم یجتمع
فیہ شرایط احد الثلثۃ ضعیف وہ ہے کہ جسمین نہ جمع ہو شرایط صحیح و موثق و حسن کی

اقسام احادیث شیعہ ۱۲

ثم ان نسبة هذا الاصطلاح الى المتاخرين لان قدماء الاصحاب لم يكن ذلك
معروفا بينهم بل كانوا يطلقون الصحيح على كل حديث اعتضد بما يقتضي اعتمادهم
عليه مثل وجوده فى كثير من الاصول الاربعمائة او تكرره فى اصل او اصلين
فصاعدا بطرق متعددة او وجوده فى اصل احد من الجماعة الذين اجتمعت
العصابة على تصحيح ما يصح عنهم كصفوان بن يحيى واحمد بن ابى نصر ويونس بن
عبد الرحمن او على تصديقهم كزرارة ومحمد بن مسلم وفضيل بن يسار او على العمل
بروايتهم كعمار الساباطى ونظرائه ممن عده الشيخ فى كتاب العدة او وقوعه فى احد
الكتب المعروضة على الائمة فاثنوا على مولفيها ككتاب عبد الله الحلبى المعروض
على الصادق ع وكتابى يونس بن عبد الرحمن والفضل بن شاذان المعروضين
على العسكرى ع او كونه ماخوذا عن احد الكتب الذى شاع بين سلفهم الوثوق
بها والاعتماد عليها ككتاب الصلوة لحريز بن عبد الله السجستانى وكتب ابنى سعيد
وعلى بن مهزيار وكتاب حفص بن غياث القاضى وامثالها وعلى هذا الاصطلاح
جرى ابن بابويه فيمن لا يحضره الفقيه فحكم بصحة ما اورده فيه مع كون المجموع
صحيحا باصطلاح المتاخرين مصطلحات مذکورہ مقرر کردہ متاخرین کی ہے کیونکہ قدماء میں یہہ
اصطلاحات رائج نہ تھی اور قدما جس حدیث پر اعتماد کرتے تھے اوسکو صحیح کہتے تھے مثل وجود الجماعہ
اور مثل اوسکے اور جس پر اجماع راویان مفصلہ ذیل کا دیکھتے تھے اوسکو اصل اور صحیح کہتے تھے
مثل صفوان واحمد ویونس وزرارہ ومحمد بن مسلم وفضیل وعمار ساباطی وعبد اللہ حلبی وحریز وابنا سعید
وعلی بن مہزیار وحفص کے ذکر بما نسب کون ذلک توثیقا الى كثير من المتاخرين ومنها
كونه وكيلا لاحد من الائمة ع لما قيل انهم لا يجعلون الفاسق وكيلا ومنها
رواية الاجلاء عنه سيما الذين يردون رواية الضعفاء والمراسيل كاحمد بن
محمد بن عيسى ومنها ان يروى عنه الذين قيل فيهم انهم لا يروون الا عن
ثقة مثل صفوان بن يحيى والبزنطى وابن ابى عمير وذهب جماعة من المتاخرين
الى ان ذلك من امارات الوثاقة وقبول الرواية ويقرب منهم على بن الحسن

الطاطری و محمد بن اسمعیل بن میمون و جعفر بن بشیر اور توثیق مین راویون کے بجملہ
اسباب مدح و صحت کے لکہاہے کہ بعض راوی وکیل وامین از جانب ائمہ کے مقرر ہوئے تہے اور ائمہ
ازفاسق کوامین نہ مقرر کرتے اور بعض ایسے راوی ہین کہ روایت ضعفاء ومراسیل کو رد کرتے تہے
مثل احمد کے اور ایسے بعض راوی ہین کہ ثقہ سے روایت لیتے تہے اور متاخرین نے کہاہے کہ
طبقہ رابعہ مین راویان قریب بہ توثیق طبقہ ثالثہ کے ہین ومنہا اعتماد القمیین علیہ ومنہا
وقوعہ فی سند حصل القدح فیہ من غیر جہۃ ومنہا وجود الروایۃ فی الکافی او
الفقیہ لما ذکرا فی اولہما وما وجد فی کلیہما فاقوی واذا انضم الیہما التہذیب و
الاستبصار فاقوی ومنہا اکثار الکلینی الروایۃ عن رجل او الفقیہ ومنہا
کونہ معمولا بہ عند مثل السید وابن ادریس ممن لا یجوز العمل بخبر الواحد
ومنہا قولہم معتمد الکتاب وقولہم ثقۃ فی الحدیث وصحیح الحکایات ومنہا
قولہم سلیم الجنبۃ ان ارید سلیم الاحادیث وقیل سلیم الطریقۃ ومنہا
قولہم فقیہ من فقہائنا او فاضل دین او اصدق من فلان اذا کان
المفضل علیہ جلیلا ومنہا توثیق ابن فضال وابن عقدۃ وربما یعتمد علی
مثل توثیق ابن نمیر ومن ضارعہ ایضا ومنہا روایۃ الثقۃ عن رہط او عن
غیر واحد او عن اشیاخہ ومنہا ان یذکرہ واحد من الاجلاء مترحما او مترضیا
ومنہا ان یقول الثقۃ حدثنی الثقۃ ومنہا ان یروی محمد بن احمد بن
یحیی عنہ ولم یکن من جملۃ ما استثناہ القمیون وعن جماعۃ من المحققین
ان فیہ شہادۃ علی العدالۃ والصحۃ وکذلک استثناء محمد بن عیسی عن رواۃ
یونس بن عبد الرحمن فقیہ شہادۃ علی وثاقۃ غیرہ ومنہا قولہم اسند
عنہ یعنی سمع منہ الحدیث علی وجہ الاسناد الی غیر ذلک مما یستفاد منہ
التوثیق او الحسن مما ہو مذکور فی کتب الرجال روایتین کتاب کافی ومن
لا یحضر وتہذیب واستبصار وتصانیف سید مرتضی وابن ادریس سے ہے کہ عمل بخبر واحد درست نہین ہے
وعمل کتب معتمدہ وثقہ اور روایت سلیم الجنبہ یا فقیہ یا فاضل دین یا اصدق سے ممتاز ہوتا ہے

ومنها المسند وهو ما اتصل سنده الى المعصوم بان لا يعرضه قطع بسقوط شي منه مسند
وہ ہے کہ روایت اوسکی معصوم سے متصل ہو ومنها المتصل ويسمى الموصول وهو ما اتصل
اسناده بنقل كل راوٍ عمن فوقه سواء رفع الى المعصوم كذلك او وقف على غيره فهو
اعم من الاول متصل وہ ہے کہ اسناد اوسکی بنقل کل راوی سے معصوم تک متصل ہو یا منتہی اوس
سلسلہ کا غیر معصوم تک ومنها المرفوع وهو ما اضيف الى المعصوم من قول او فعل او تقرير
سواء اعتراه قطع او ارسال في سنده ام لا مرفوع وہ ہے کہ جسکی نسبت طرف معصوم کے ہو
قولاً یا فعلاً یا تقریراً ومنها المعلق وهو ما حذف من اول اسناده واحد او اكثر فان
علم المحذوف فهو كالمذكور والا فهو كالمرسل معلق وہ ہے کہ جسکی اوائل سلسلہ کے
راویون کا نام محذوف ہو ومنها العالي الاسناد وهو القليل الوسائط عالی وہ ہے کہ
جسمین سلسلہ درمیانی راویون کا کم ہو ومنها المعنعن وهو ما يقال في سنده فلان عن فلان
بدون ذكر التحديث والاخبار والاظهر انه متصل معنعن وہ ہے کہ جسکے سلسلہ سند راویون
فلان عن فلان کرکے ہو ومنها المدرج وهو ان يدرج في الحديث كلام بعض الرواة
فيظن انه منه مدرج وہ ہے کہ جس روایت مین کلام بعض راوی کا درج ہو ومنها المشهور
وهو الشائع عند اهل الحديث بان ينقله جماعة منهم مشہور وہ ہے کہ گروہ کثیرہ نے اوسکو
نقل کیا ہو اور نزد اہل حدیث کے شائع ہو ومنها الشاذ وهو ما رواه الثقة مخالفا لما رواه
الاكثر فان رواه غير الثقة فهو المنكر والمردود شاذ وہ ہے کہ جسکو ثقہ نے مخالف اکثر کے
روایت کی ہو پس اگر وہ روایت غیر ثقہ کے سو منکر ہے ومنها الغريب وهو اما غريب الاسناد
والمتن بان ينفرد بروايته واحد غریب وہ ہے کہ باعتبار اسناد و متن کی اپنے روایتمین
منفرد ہو ومنها المصحف كتصحيف بريد ويزيد مصحف وہ ہے کہ تجنیس خطی مین ہمشکل ہو مثل برید و یزید
المقبول وهو ما تلقوه وعملوا به سواء رواته ثقة ام لا مقبول وہ ہے کہ علمانے اوسکو
نقل کیا او عمل کیا عام ازینکہ راوی ثقہ ہو یا نہو المزيد على غيره مما في معناه اما في المتن
كان يزيد فيه ما لا نفهم من الاخر او في السند مزید وہ ہے کہ بہ نسبت دیگر روایت کے
باعتبار متن کے یا معنی یا سند کی زیادتی ہو کہ نہ سمجھا جاوے المسلسل وهو ما تتابع فيه رجال

الاسناد على صفة او حالة من قول او فعل [illegible] وہ ہے کہ جس میں راوی علی ... الاسناد
کی حالت پر قولاً یا فعلاً ہو المقطوع وقد یقال له المنقطع وهو الموقوف على التابعى ومن
فی حکمه مقطوع وہ ہے کہ منتہی سلسلہ روایت کا یا تابعی یا تبع التابعی ہے ہو الموقوف وهو ما روی
عن صاحب المعصوم من غیر ان یسنده الی المعصوم موقوف وہ ہے کہ روایت ہو کسی
صحابی سے مگر سند اوسکی تا بمعصوم نہو المضمر کان یقول صاحب المعصوم سئلته عن کذا فقال کذا
مضمر وہ ہے کہ اصحاب ائمہ نے کہا ہو کہ سوال کیا میں نے اس شی سے اور فرمایا ایسا التقیة ومنه جمیع
الاخبار من الاصول فانهم کانوا یکتبون فی صدر سؤالاتهم سئلت فلاناً عن
فلان قال کذا وسئلته عن کذا وهکذا ثم بعد تقطیعها وجمعها فی الکتب المؤلفة صار
مشتبها والاظهر الاعتماد على القرائن العدلین واشخاص الرواة تقیہ کی روایت وہ ہے
کہ مقطوع الاخبار تہا اور جامعین احادیث صدر سوالات میں اپنے لکھتے تہے کہ فلان امام سے فلان شی کو
پوچہا اور جواب اوسکا ایسا ارشاد ہوا اور اب کتب احادیث میں مشتبہ ہو گیا ہے المدلس کان
یقول الراوی قال فلان على وجه یوهم روایة عنه بلا واسطة مع انه لیس لك
مدلس وہ ہے کہ راوی کہے کہ فلان راوی نے ایسا کہا اور توہم اوسکا پیدا ہو المضطرب وهو
ما اختلف فیه الروایة اما بالسند او فی المتن مضطرب وہ ہے کہ مختلف ہو اوس میں روایت
از روی متن یا سند کے المقلوب وهو حدیث یروی بطریق فیغیر کل الطریق او بعض
رجاله مقلوب وہ ہے کہ روایت باین طریق کہ متغیر کردے سب یا بعض رجال طریق راوی کو
الموضوع وهو معلوم موضوع روایت معلوم ہے سوال اہل سنت ٭ اساس الاصول مولوی
دلدار علی مجتہد لکہنو صفحہ ۱۱۱ فنقول لنا فی عدم قطعیتها وجوه الاول منها ان قد السیف
فیما سبق ان قد مائنا کانوا مطبقین على وجوب العمل بخبر الواحد العدل اخبار الاحاد
الکثیرة ایضا دالة علیه کما قد عرفت فلا وجه ح بعد ادخال اخبار الاحاد الساریه
فیها فی مصنفاتهم وعدم روایتهم ایاها وح نقول لا شك فی ان احادیث الکتب
الاربعة وغیرها اکثرها اما ماخوذة من کتب القدماء القائلین بحجیة اخبار
الاحاد واما ماخوذة من الثقاة وعلى کلا التقدیرین یثبت المطلوب لما سبق

ان خبر الواحد لا يفيد الا الظن دون اليقين والثانى منها انه قد بينا فيما سبق
ان مختار الشيخ هو العمل باخبار المقلدة والثقة الغير الامامى والفاسق بالجوارح اذا لم
يكن لها معارض وانه لا يقتصر على هذا بل يدعى عمل الاصحاب ايضا على ذلك
ولم يصرح فى كتابى الاخبار بعدم ادخال امثال هذه الاخبار فيهما فكيف يحصل الجزم
بان جميع احاديثهما مقطوع الصدور عن الائمة واذا لم يحصل الجزم بصدور جميع
احاديث الكافى ومن لا يحضره الفقيه عن الائمة ايضا اذ طريقهم جميعا فى تاليف
كتب الاحاديث باتفاق الخصوم واحد والثالث منها انك عرفت فيما سبق ان الشيخ
الصدوق قال فى العيون بعد نقل حديث كان شيخنا محمد بن الحسن بن الوليد سيئ الراى
فى محمد بن عبد الله المسمعى روى هذا الحديث وانما اخرجت هذا الخبر فى هذا الكتاب
لانه كان فى كتاب الرحمة وقد قرأته عليه فلم ينكره ورواه لى انتهى فعلم من هذا
ان عند الشيخ الصدوق يكفى فى الاعتماد والرواية قرائته على شيخه وعدم انكاره
لها وان كان الراوى ضعيفا ويعلم بالضرورة ان هذا لا يفيد القطع بصدور الرواية
وعن المعصوم للشيخ الصدوق فضلا لغيره من الخلايق الكثيرة المختلفة فى
المذاهب والاراء سيما نظرا الى قول محمد بن الحسن بان اول درجة الغلو نفى السهو
عن النبى كما صرح به ابن بابويه فى الفقيه ولما لم يصرح هذا الشيخ فى موضع بعدم
ادخال امثال تلك الرواية فى من لا يحضره الفقيه ولم يميز بينها وبين غيرها فى
الكتاب لم يبق لنا وثوق بصدور جميع الروايات المسطورة فيه عن الائمة واذا كان
حال احاديث من لا يحضره الفقيه كذلك فيكون حال الكتب الثلثة ايضا فانه لم يفرق
احد الى الان فيما بين الائمة الثلثة فى اخذ الاحاديث وادخالهم فى كتبهم الرابع
منها ان الشيخ الاسلام محمد بن يعقوب الكلينى قال فى الكافى ولد ابو جعفر محمد
بن على الثانى فى شهر رمضان من سنة خمس وتسعين ومائة وقبض سنة
عشرين ومائتين فى آخر ذى القعدة وهو ابن خمس وعشرين سنة وشهرين وثمانية
عشر يوما ثم ذكر بعد فصل يسير هكذا سعد بن عبد الله الحميرى جميعا عن ابراهيم

بن مهزيار عن اخيه على بن مهزيار عن الحسن بن سعيد محمد بن سنان قال قبض
محمد بن على وهو ابن خمس وعشرين سنة وثلث اشهر واثنى عشر يوما فى يوم الثلثا
لست خلون من ذى الحجة سنة عشرين ومائتين فلو كان جميع الروايات التى هى
فى الكافى مقطوع الصدور عن الائمة كيف يقول هذا الشيخ بخلافه الخامس منها
ان الشيخ الصدوق قال فى الفقيه بعد نقل توقيع هذا التوقيع عندى بخط ابى محمد
الحسن بن على وفى كتاب محمد بن يعقوب الكلينى رواية خلاف ذلك التوقيع عن
الصادق ع ثم قال لست افتى بهذا الحديث مشيرا الى ما رواه محمد بن يعقوب
الكلينى عن الصادق ع بل افتى بما عندى بخط الحسن بن على ولو صح الخبران جميعا
لكان الواجب الاخذ بقول الاخير كما امر به الصادق ع وذلك لان الاخبار لها
وجوه ومعان وكل امام اعلم بزمانه واحكامه من غيره من الناس انتهى فان
قوله ولو صح الخبران لا يحسن فى صورة يكون الخبران لا يحسن فى صورة يكون
الخبران مقطوعى الصدور عن المعصوم كما لا يخفى السادس منها انه قال الشيخ
الصدوق فى الفقيه مشيرا الى حديث فى الكافى ما وجدت هذا الحديث الا فى
كتاب محمد بن يعقوب وما رويته الا من طريقه حدثنى به غير واحد منهم محمد بن
محمد بن عصام الكلينى رضى الله عنه عن محمد بن يعقوب لان هذا القول مشعر بانه
لم يكن قاطعا بصدوره عن المعصوم السابع منها انه قال الشيخ الصدوق فى الفقيه
هكذا فى رواية وهب بن وهب عن جعفر بن محمد عن ابيه ان على بن ابيطالب ع
اتى برجل وقع على جارية امرأته فحملت فقال الرجل وهبتها لى فانكرت المرأة فقال
لتاتينى بالشهود او لارجمنك بالحجارة فلما رأت المرأة ذلك اعترفت فجلدها
على الحد قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله لم جاء هذا الحديث فى رواية وهب
بن وهب هو ضعيف والذى افتى به واعتمده فى هذا المعنى ما رواه الحسن بن
محبوب الى اخره انتهى وقد روى هذه الرواية بعينها الشيخ فى الاستبصار وافتى
بمضمونها وروى رواية اخرى بمضمون هذه الرواية فلو كان كل الاحاديث فى

الاستبصار مقطوع الصدور عن الائمة لم يصح قول ابن بابويه لضعف هذه الرواية
من حيث انه راويه ضعيف وان كان قوله صحيحا لم يكن جميع احاديث الاستبصار
معلوم الصدور عن الائمة صلوات الله عليهم وايضا نقول طريق الصدوق الى
وهب بن وهب على ما يظهر من فهرست الفقيه هكذا محمد بن بابويه عن ابيه
ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن خالد عن ابيه عن ابي
البختري وهب بن وهب القاضي القرشي ويظهر من فهرست الشيخ ان سعد بن
عبد الله واحمد بن محمد بن خالد صاحب كتب ومصنفات فلو كان جميع احاديث
الكتب الاربعة ماخوذة من الاصول المشهورة المجمع عليها المعلوم صدور احاديثها
عن الائمة كما يزعم صاحب الفوائد المدنية واحزابه كيف يصح قول ابن بابويه
بتضعيف رواية وهب بن وهب مع اخذه من المصنفات المعتمدة وايضا يظهر مما
سبق من قول ابن بابويه ان رواية محمد بن الحسن الحديث يوجب كون الحديث
مقطوع الصدور عن الائمة على زعم صاحب الفوائد المدنية فكيف ضعف ابن
بابويه هذه الرواية مع انه محمد ابن الحسن رواها له الثامن منها انه قال محمد
بن بابويه عليه الرحمة في باب ما جاء في اربعة في مبحث الروايات بعد نقل حديث
هذا الخبر في كتاب محمد بن احمد يرويه عن ابراهيم بن هاشم باسناده يرفعه الى
ابي عبد الله انتهى فان هذا الكلام بظاهره يشعر بانه لم يوجد هذا الحديث في غير
كتاب محمد بن احمد ولم يكن قاطعا بصدوره عن الصادق ع والله يعلم التاسع منها
ان هذا الشيخ السعيد في الفقيه في باب احرام الحايض ذكر اولا حديثا بمضمون
ثم قال مصنف هذا الكتاب وبهذا الحديث افتى دون الحديث الذي روا
ابن مسكان عن ابراهم بن اسحق عمن سال ابا عبد الله الى اخر الحديث لان هذا
الاسناد منقطع والحديث الاول رخصة ورحمة واسناده متصل انتهى لانه لو
كان كلا الحديثين معلومي الصدور عن الائمة فما يضر انقطاع احدهما الا ان ضعف
الحديث المنقطع انما هو لاحتمال ان يكون الراوي المذكور فاسقا كاذبا واضعا للحديث

المنقطع اما لو لم يكن احدهما معلوم الصدور فينبغي ان يعلل ضعفه بعدم القطع
بصدوره لا بعدم اتصاله فان اسباب القطع عنده لم تكن منحصرة في الاتصال وايضا
الاتصال لا يوجب قطعية الصدور فينبغي ان لا يعلل العمل باحدهما باتصال
سنده كما لا يخفى العاشر منها انه قال الشيخ الصدوق في الفقيه ره في رواية محمد
بن سنان عن حذيفة بن منصور عن ابي عبد الله قال شهر رمضان ثلثون يوما
لا ينقص ابدا وفي رواية بن منصور عن معاذ بن كثير عن ابي عبد الله ويقال له
معاذ بن مسلم الهراء عن ابي عبد الله قال شهر رمضان ثلثون يوما لا ينقص
والله ابدا وفي رواية محمد بن مسلم بن بزيع عن محمد بن يعقوب عن شعيب عن
ابيه عن ابي عبد الله قال قلت له ان الناس يروون ان رسول الله ص ما صام
من شهر رمضان تسعة وعشرين يوما اكثر مما صام ثلثين قال كذبوا ما صام
رسول الله ص الا تاما ولا تكون الفرائض ناقصة ان الله تبارك وتعالى خلق
السنة ثلثمائة وستين يوما وخلق السموات والارض في ستة ايام فحجزها من
ثلثمائة وستين يوما فالسنة ثلاث مائة واربعة وخمسون يوما وشهر
رمضان ثلثون يوما يقول الله عز وجل ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما هديكم
والكامل تام وشوال تسعة وعشرون يوما وذو القعدة ثلثون يوما يقول الله
عز وجل وواعدنا موسى ثلثين ليلة فالشهر هكذا ثم هكذا اي شهر تام وشهر
ناقص وشهر رمضان لا ينقص ابدا وشعبان لا يتم ابدا وسأل ابو بصير ابا عبد الله
عن قول الله عز وجل ولتكملوا العدة قال ثلثين يوما وروى عن ياسر الخادم قال
قلت للرضا وهل يكون شهر رمضان تسعة وعشرين يوما فقال ان شهر رمضان
لا ينقص عن ثلثين يوما ابدا قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه من خالف
هذه الاخبار وذهب الى الاخبار الموافقة للعامة في ضدها اتقى كما يتقى
للعامة ولا تكلم الا بالتقية كائنا من كان الا ان يكون مسترشدا فيرشد ويبين
له فان البدعة انما تماث وتبطل بترك ذكرها ولا قوة الا بالله وقال شيخ الطائفة

فی الاستبصار بعد نقل رواية حذيفة باسناده وباخبار مختلفة هكذا وهذا خبر لا يصح
العمل به من وجوه احدها ان متن هذا الخبر لا يوجد فی شی من الاصول المصنفة
وانما هو موجود فی الشواذ من الاخبار ومنها ان كتاب حذيفة بن منصور عری
من هذا الخبر وهو كتاب معروف مشهور فلو كان هذا الخبر صحيحاً عنه لتضمنه كتابه
ومنها ان الخبر مختلف الالفاظ مضطرب المعانی الا ترى ان حذيفة تارة يرويه
عن معاذ بن كثير عن ابی عبد الله وتارة يرويه عن ابی عبد الله بلا واسطة فتارة يفتی
به من قبل نفسه ولا يسنده الى احد وهذا الضرب من الاختلاف مما يضعف
الاعتراض به والتعلق بمثله وقال الشيخ ايضا مشيرا الى رواية شعيب عن ابيه
عن ابی عبد الله هكذا وروی هذا الحديث محمد بن علی بن بابويه عن ابيه عن
سعد بن عبد الله عن محمد بن الحسين بن ابی الخطاب عن محمد بن اسمعيل الى اخر
الحديث المسطور ثم قال ورواه ايضا محمد بن يعقوب الكلينی عن عدة من اصحابنا
عن سهل بن زياد عن محمد بن اسمعيل عن بعض اصحابنا عن ابی عبد الله الى اخر
الحديث بتفاوت يسير ثم قال مشيراً الى رواية محمد بن بابويه ومحمد بن يعقوب
الكلينی وهذا الخبر ايضا نظير ما تقدم فی انه لا يصح الاحتجاج به لمثل ما قدمناه
من انه خبر واحد لا يوجب علما ولا عملا وانه لا يعرض بمثله ظاهر القرآن
والاخبار المتواترة وايضا فانه مختلف الالفاظ والمعانی والحديث واحد ومع ذلك
فانه يتضمن من التعليل ما يكشف عن انه لم يثبت عن امام هدى الى اخره فينظر
العاقل الى هذين الكاملين والى ما قال الفاضل العاقل محمد امين الاسترابادی
الحادی عشر منها انه قال محمد بن يعقوب الكلينی باسناده عن يونس عن ابی
الحسن قال قلت له الرجل يغتسل بماء الورد ويتوضأ به للصلوة قال لا باس بذلك
وقد عمل بمضمون هذه الرواية محمد بن بابويه فی الفقيه وقال الشيخ فی الاستبصار
مشيرا الى هذه الرواية هذا خبر شاذ شديد الشذوذ وان تكرر فی الكتب فانما
اصله يونس عن ابی الحسن ولم يروه غيره وقد اجتمعت الصحابة على ترك العمل

بظاهره وما يكون هذا حكمه لا يعمل به انتهى فانظروا يا اولى الابصار الى ادعاء صاحب
الفوائد المدنية بان جميع اخبار الكافى متواترة مقطوع الصدور عن الائمة والى
كلام الشيخ هذا فان كلامه صريح فى انه لم يكن قاطعاً بصدور هذه الرواية عن
المعصوم بل يشعر بان ظنه كان بعدم الصدور والله يعلم بما فى الصدور الثانى عشر
قال الشيخ الجليل محمد بن يعقوب الكلينى فى الكافى باسناده عن عبد الله بن عاصم قال
سئلت ابا عبد الله عن الرجل لا يجد الماء فتيمم ويقوم فى الصلوة فجاء الغلام فقال
ذا الماء فقال ان كان لم يركع فينصرف وليتوضاء وان ركع فليمض فى صلوته
قال الشيخ فى الاستبصار بعد نقل هذه الرواية عن الكافى وبعد نقلها باسنادين
مختلفين آخرين عن عبد الله بن عاصم هكذا فالاصل فى هذه الروايات الثلثة
واحد وهو عبد الله بن عاصم ويمكن ان يكون الوجه فى هذا الخبر ضرب من
الاستحباب انتهى الوجه الثالث عشر منها انه قال محمد ابن بابويه فى الفقيه
وفى رواية ابى خديجة عن ابى عبد الله قال اعطوا من الزكوة بنى هاشم من
اراد بها منهم تحل لهم وانما تحرم على النبى ص وعلى الامام الذى يكون بعده و
الائمة وقال الشيخ فى الاستبصار مشيرا الى هذه الرواية هذا الخبر لم يروه غير
ابى خديجة وان تكرر فى الكتب وهو ضعيف عند اصحاب الحديث لما لا احتاج الى
ذكره الوجه الرابع عشر منها انه كيف يجزم بصدور جميع ما فى الكتب الاربعة عن
الائمة والحال ان احتمال سهو الراوى متطرق فى كثير من الاحاديث واصل
عدم السهو وعدم الاشتباه لا يفيد الا الظن وانما قلنا يتطرق الاحتمال
لما رأينا رئيس الطايفة قد حمل اكثر الاخبار على وهم الراوى وهو اعلم بالاخبار
وباحوال الرواة بلا ارتيابات فى ذلك ولولا مخافة التطويل لذكرنا جملة منها من
شاء فيرجع الى التهذيب والاستبصار الوجه الخامس عشر منها انه قد كثرت
الاحاديث الموضوعة فى زمن النبى والائمة ووضاع الاحاديث كانوا مستمرين
من عهد سيد المرسلين الى زمن الغيبة كما يظهر بتتبع الاحاديث وكتب الرجال

وقد علمت سابقا ان اسباب اختلافات الاحاديث مع كثرتها لا يمكن الامتياز
بين كل واحد منها عن الآخر وقد كان من جملتها وضع الاحاديث فالعاقل اللبيب
يقطع من هنا ان تحصيل القطع بصدور جميع الروايات المختلفة المندرجة فى
كتب الاحاديث المنتشرة فى اقطار الارض والبلاد المتباعدة لم يكن من وسع
الائمة الثلثة فضلا من امثالنا وسنذكر بعض الاحاديث الدالة على وضع
الاحاديث وعلى صرفهم الواضعين لعنهم الله فى ترويجها لئلا يستبعد بعض
اهل الظاهرية ما قلناه فنقول روى الكشى باسناده عن يونس بن عبد
الرحمن ان بعض اصحابنا يسئله وانا حاضر فقال له يا ابا محمد ما اشدك فى
الحديث واكثر انكارك لما يرويه اصحابنا فما الذى يحملك على رد الاحاديث
فقال حدثنى هشام بن الحكم انه سمع ابا عبد الله يقول لا تقبلوا علينا حديثا
الا ما وافق القران والسنة او تجدون معه شاهدا من احاديثنا المتقدمة
فان المغيرة بن سعيد لعنة الله دس فى كتب اصحاب ابى احاديث لم يحدث
بها ابى فاتقوا الله ولا تقبلوا علينا ما خالف قول ربنا تعالى وسنة نبينا محمد
فانا اذا حدثنا قلنا قال الله عز وجل قال رسول الله ص قال يونس وافيت العراق
فوجدت قطعة من اصحاب ابى جعفر ووجدت اصحاب ابى عبد الله متوافرين
فسمعت واخذت كتبهم فعرضتها بعد على ابى الحسن الرضا فانكر منها احاديث
كثيرة ان يكون من احاديث ابى عبد الله قال لى ان ابا الخطاب كذب على ابى عبد الله
لعن الله ابا الخطاب مدسون هذه الاحاديث الى يومنا هذا فى كتاب اصحاب
ابى عبد الله فلا تقبلوا علينا خلاف القران فانا ان نحدث حديثا بموافقة
القران وموافقة السنة انا عن الله وعن رسوله نحدث ولا نقول قال فلان
وفلان فيتناقض كلامنا ان كلام آخرنا مثل كلام اولنا مصداق لكلام آخرنا
واذا اتاكم من يحدثكم بخلاف ذلك فردوه عليه وقولوا انت اعلم وما جئت
به فان مع كل قول منا حقيقة وعليه نورا فما لا حقيقة معه ولا نور عليه

فلذلك قول الشيطان وايضا روى الكشي باسناده عن يونس عن هشام بن الحكم
انه سمع اباعبدالله يقول كان المغيرة بن سعيد يتعمد الكذب على ابى وياخذ كتب اصحابه
وكان اصحابه المستترون باصحاب ابى ياخذون الكتب من اصحاب ابى فيدفعونها
الى المغيرة فكان يدس فيها الكفر والزندقة ويسندها الى ابى ثم يدفعها الى
اصحابه فيامرهم ان يبثوها فى الشيعة فكلما كان فى كتب اصحاب ابى من الغلو
فذاك مما دسه المغيرة بن سعيد فى كتبهم وايضا قال الصادق ان لكل رجل منا
رجلا يكذب عليه نقله المحقق فى المعتبر وغيره فى غيره فاعتبروا يا اولى الابصار
فهل يبقى بعد ورود امثال هذه الاحاديث لاحد ان يدعى ان احاديث كتاب مع
كونه مشتملا على احاديث كثيرة مختلفة جميعها مقطوع الصدور عن الائمة عليهم
السلام الوجه السادس عشر منها انه يظهر بعد الرجوع الى كتب الرجال ان القدماء
ما كانوا متفقين فى تعديل الرجال وجرحهم فكثيرا ما يتفق ان الرجل كان ثقة عند
بعض القدماء ولم يكن عند بعض اخر كذلك بل كان هذا البعض الاخر يضعفه و
يرميه بالكذب والفسق واذا كان الحال كذلك فلا ريب فى ان حديث الرجل الكذائى
يكون موثوقا به معتمدا عليه عند الموثق ولا يكون كذلك عند الجارح فلما لم يفد
حديثه قطعية الصدور للجارح مع كونه من القدماء فكيف يفيد قطعية الصدور
لنا الوجه السابع عشر منها ما روى محمد بن يعقوب الكلينى فى الكافى باسناده
عن ابان عن ابى عبدالله قال ان للجمعة حقا وحرمة واياك وان تضيع او تقصر فى شىء
من عبادة الله والتقرب اليه بالعمل الصالح وترك المحارم كلها فان الله يضاعف
فيه الحسنات ويمحو فيه السيئات ويرفع فيه الدرجات قال وذكر ان يومه مثل ليلة
فان استطعت ان تحييه بالصلوة والدعاء فافعل فان ربك ينزل فى اول ليلة
الجمعة الى سماء الدنيا فيضاعف فيه الحسنات ويمحو بالسيئات وان الله واسع كريم
وقال بن بابويه فى الفقيه وروى عبد العظيم بن عبدالله الحسنى رضى الله عنه عن
ابراهيم بن ابى محمود قال قلت للرضاء ع يا بن رسول الله ص ما تقول فى الحديث الذى

یرویه الناس عن رسول اللهؐ انه قال ان الله تبارک وتعالیٰ ینزل فی کل لیلة الجمعة
الی السماء الدنیا فقال لعن الله المحرفین الکلم عن مواضعه والله ما قال رسول اللهؐ ذلک
انما قال ان الله تبارک ینزل ملکا الی السماء الدنیا کل لیلة فی الثلث الاخیر ولیلة
الجمعة فی اول اللیل فیامره فینادی هل من سائل فاعطیه الحدیث تحریر سے خاتم المجتهدین
مولوی سید دلدار علی صاحب لکھنوی سے معلوم ہوا کہ کتاب کافی ومن لایحضر وتهذیب واستبصار میں احادیث
موضوعہ ہیں اور احادیث مذکورہ کو بدلیل عقلی وضعی کہتے ہیں پس اہل سنت پر طعن کرنا عبث ہے اور شیعوں کا
یہ حال ہے کہ جب کوئی حدیث شیعہ کو گرفت کیا پس ایک آسان طریقہ تقیہ کا اختیار کر لیا کرتے ہیں
پس اہلسنت کا بلا اعتبار تصور کرنا روایت وراوی شیعہ کو نہایت اقرب بصواب ہے الجواب ۳۲ جلد
صفحہ آخر کتاب وسائل الشیعہ للشیخ الحر العاملی الاخباری الفائدة العاشرة فی جواب
ما عساه یرد علی ما ذکرناه من الاعتراض قد عرفت هنا وفی اول کتاب القضاء
المعظم طریقة الاخباریین ونبذة من ادلتهم فان قلت لامفر للاخباریین بین
العمل بالظن وذلک ان الحدیث وان علم وروده عن المعصومؑ بالقرائن المذکورة
ونحوها قد یحتمل التقیة وقد تکون دلالته ظنیة قلت اما احتمال التقیة فلا یضر
ما لم یعلم ذلک بقرائن مع وجود المعارض الراجح مع انه قد ورد النص بجواز العمل
بذلک کما مر وتقدم وجهه والمعتبر من العلم هنا العلم بحکم الله فی الواقع والعلم
بحکم ورد عنهم علیهم السلام واما ظنیة الدلالة فمدفوع بان دلالة اکثر الاحادیث
قد صارت قطعیة بمعونة القرائن اللفظیة والمعنویة والسؤال والجواب وتعاضد
الاحادیث وتعدد النصوص وغیر ذلک وعلی تقدیر ضعف الدلالة وعدم الوثوق بها
یتعین عندهم التوقف والاحتیاط علی ان العمل حاصل بوجوب العمل بهذه الاخبار
لما مر فیکون الدلالة فی بعضها ظاهرة واضحة کاف وان بقی احتمال ضعف والظن
لیس هو مناط العمل بل العلم بانا مامورون بالعمل بها والانصاف وان الاحتمال الضعیف
لو کان معتبرا ومنافیا للعلم العادی لم یحصل العلم من ادلة الاصول ومقدماتها ولا من
المحسوسات کالمشاهدات لاحتمال الخلاف بالنظر الی قدرة الله وغیر ذلک من عمل

ساحر ومشعبذ ونحوهما ومن تشكلات الملائكة والجن والشياطين ونحو ذلك وقد
قال العلامة في تهذيب الاصول والعلم يستجمع الجزم والمطابقة والثبات ولا ينتقض
بالعاديات لحصول الجزم واحتمال النقيض باعتبارين انتهى ولقد بالغ العلامة في نهج الحق
وغيره في الرد على الاشاعرة والسوفسطائية حيث لم يعملوا بالعلم العادي وجوزوا عليه
النقيض بالنسبة الى قدرة الله وكرر ذلك الانكار في عدة مواضع وكذا غيره من المحققين
وقد صرح العلماء في كتب المنطق وغيرها بان العاديات من جملة اليقينيات الستة
حيث ان المتواترات والمجربات والحدسيات كلها من العاديات ولم يخالف في ذلك
احد واشتباه بعض افراده الغير الظاهرة القرينة بالظن احيانا لا ينافي كونه يقينا
كما في المشاهدات فان قلت بقي احتمال السهو قائما لعدم عصمة الرواة والنساخ
فلا يحصل العلم والوثوق قلت احتمال السهو يندفع تارة بتناسب اجزاء الحديث
وتناسقها وتارة بما تقدم في الجواب السابق وبعد التنزل نقول قد علمنا بان
تلك المسائل عرضت على الائمة عليهم السلام ورد جوابها ودونت المسائل
والاجوبة في الكتب المشهورة واللازم ان تكون جميع الاجوبة المدونة جوابها او
بعضها فان لم ينقل في مسئلة الا حديث واحد او احاديث متفقة لم يبق اشكال
وان نقلت احاديث مختلفة فالتمييز علامات يعرفها الماهر وقد تقدم ما يفيد ثبت
القاعدة التي يجب العمل بها عند اختلاف الحديث وعرفت المرجحات المنصوصة في
القضاء فان قلت تواتر الكتب الاربعة السابقة واكثر الكتب المذكورة مسلم كما صرح
به الاصوليون ولكنها متواترة عن مؤلفيها اجمالا لا تبقى التواتر منتهيا الى خبر الواحد
غالبا وبقي تواتر التفاصيل وبقية الكتب قلت قد عرفت ان اكثرها متواتر لا نزاع
فيه واقلها على تقدير عدم ثبوت تواتره فهو خبر محفوف بالقرينة القطعية ومعلوم
قطعا بالتتبع والتواتر ان تواتر تلك الكتب السابقة وشهرتها اعظم واوضح من
تواتر كتب المتأخرين وعلى تقدير تخلف ذلك في بعض الافراد فلا شك في كونه
من قسم الخبر المحفوف بالقرائن الا المجرد منها واما تفاصيل الالفاظ فلا فرق

الاعتبار وبين تفاصيل الالفاظ القرآن وذلك يعلم باتفاق النسخ كما فى
القرآن فيحصل العلم بذلك وقد ثبت مقابلة القرآن والحديث فى زمن الرسول ص و
الائمة عليهم السلام بالتواتر والوجدان شاهد صدق بحصول العلم بذلك بل
ربما يقال ان اختلاف النسخ المعتمدة نظير اختلاف القرآت فى القرآن فما يقال هناك
يقال هنا وتواتر الكتب المبحوث عنها نظير تواتر القرآن وكذا العلم بهما اجمالاً وتفصيلاً
على ان اختلاف النسخ لا يتغير به المعنى غالباً بخلاف اختلاف القرآت ومع
ذلك فاختلاف النسخ والروايات لا يستلزم التناقض لجواز كونهما حديثين متعددين
وقعا فى مجلسين او فى مجلس واحد لحكمة اخرى من تقية ونحوها بخلاف اختلاف
القرآت وبعد التنزل فالذى يلزم التوقف فى الصورة المعروضة لا فى غيرها فان
قلت ان رئيس الطائفة كثيراً ما يطرح فى كتابى الاخبار بعض الاحاديث التى
يظهر من القرائن نقلها من الكتب المعتمدة معللاً بانه ضعيف قلت للصحيح عند
القدماء وسائر الاخباريين ثلثة معان احدها ما علم وروده عن المعصوم ثانيها
ذلك مع قيد زائد وهو عدم معارض اقوى منه بمخالفة التقية ونحوها وثالثها
ما قطع بصحة مضمونه فى الواقع اى بانه حكم الله ولو لم يقطع بوروده عن المعصوم
وللضعيف عندهم ثلثة معان مقابلة لمعنى الصحيح احدها ما لم يعلم وروده عن
المعصوم بشئ من القرائن وثانيها ما علم وروده وظهر له معارض اقوى منه و
ثالثها ما علم عدم صحة مضمونه فى الواقع لمخالفته للضروريات ونحوها فتضعيف الشيخ
لبعض الاحاديث المذكورة معناه ان الحديث ضعيف بالنسبة الى معارضه وان
علم ثبوته بالقرائن واما الضعيف الذى لم يثبت عن المعصوم ع ولم يعلم كون مضمونه
حقاً فقد علم بالتتبع والنقل انهم ما كانوا يثبتونه فى كتاب معتمد ولا يتهمون
رواية بل ينصون على عدم صحته فان نقلت فى كتاب من لا يحضره الفقيه ما يدل
على الطعن فى بعض احاديث الكافى وذلك قوله فى باب الرجل يوصى الى رجلين
... بهذا الحديث مشيراً الى ما رواه الكلينى عن الصادق بل افتى بما عندى

العسكري ولو صح الخبر ان لوجب الاخذ بالاخير كما امر به الصادق وقوله
ب الوصي يمنع الوارث ما وجدت هذا الحديث الا في كتاب محمد بن يعقوب
لا روايته الا من طريقه قلت اما الاول فليس بصريح في نفي صحة الحديث الذي
الكافي لاحتمال ارادته نفي تساوي الصحة فان خط المعصوم اقوى من النقل بوسائط
وبسبب التقدم والتاخر خاصة فيكون تضعيفا بالنسبة الى قوة المعارض كما مر
لا ينافي ثبوت وروده عن المعصوم ويحتمل كونه ح غافلا عما صرح به الكليني
في اول كتابه واما الثاني فان عدم الوجدان لا يدل على عدم الوجود وعدم روايته
الحديث لا يدل على عدم صحته ويبعد بل يستحيل عادة استحضار ابن بابويه لجميع
الاحاديث والروايات والطرق في وقت واحد مع احتمال غفلته عن شهادة الكليني
بصحة كتابه في ذلك الوقت فان قلت هب ان القرائن ظهرت عند القدماء فكيف
يجب على المتاخرين تقليدهم فيها ثم انهم قد يختلفون في اثباتها ويقينها في
بعض المواضع قلت اكثر القرائن كما مر قد بقيت الى الآن وقد تجدد قرائن اخر وما
لم يبق فروايتهم له وشهادتهم به قرينة كافية لانه خبر واحد محفوف بالقرينة
ثقة راويه وجلالته واعترافهم بالقرائن عندنا ونفي بعضهم لها في بعض المواضع
لا يضر لانه نفي غير محصور وعدم الوجدان لا يدل على عدم الوجود وغاية عدم
الظهور المنافي لاشتغاله بتحقيق غيره من العلوم او لكثرة تتبعه لكتب العامة و
احاديثهم خالية من القرائن او غفلة عنه ما في ذلك الوقت سلمنا لكن اللازم
التوقف في ذلك الموضع بعينه لا في غيره فان قلت قد ورد في حديث عمر بن حنظلة
الامر بالعمل بخبر الثقة وترجيحه على رواية غيره بل ترجيح رواية الاوثق على
رواية الثقة وهذا يصلح سندا للاصطلاح الجديد مع قوله تعالى ان جاءكم فاسق
بنبأ فتبينوا وما ادعاه بعضهم من انسداد باب القرائن قلت اما الترجيح فلا شك
فيه ولا ينافي كون المرجوح ثابتا وارادا للتقية او نحوها كما في متشابهات
القرآن وذلك عند عدم وجود مرجح آخر اقوى منه كالتقية وهو مخصوص ايضا بما

اذا لم يوجد الحديثان فى كتاب معتمد بل يوجد الحديثان فى غيره واهما جلاء
ولم نعلم ثبوتهما فى الاصول والكتب المعتمدة وهذا ظاهر من حديث عمر بن حنظلة ولا
لا دلالة على جواز العمل بذلك فى غير محل التعارض ولا فى الكتب المشهود لها
بالصحة او المعروضة على الائمة والاعتماد على القياس فى مثله غير معقول وليس
فيه عموم شامل لتلك الكتب بل العلم حاصل بان كثيرا من وسايط تلك الاسانيد
كان ضعيفا او مجهولا كما مر على ان الاية والرواية على تقدير دلالتهما على المط
تدلان على ما نقوله وهو ان الاخبار قسمان لا رابعة ومع ذلك فالرواية خبر واحد
لا يستدلون بمثلها فى الاصول ودلالة الاية بمفهوم الشرط والصفة المختلف
فى حجيتهما وليس عليها دليل قطعى فهو استدلال بظن على ظن قال الطبرسى فى مجمع
البيان وقد استدل بعضهم بالاية على وجوب العمل بخبر الواحد اذا كان عدلا
من حيث ان الله اوجب التوقف فى خبر الفاسق فدل على ان خبر العدل لا يجب التوقف
فيه وهذا لا يصح لان دليل الخطاب لا يعول عليه عندنا وعند اكثر المحققين انتهى
على ان الامر بالتثبت مخصوص بصورة واحدة وهى ما دل عليه قوله اِنْ تُصِيْبُوا قَوْماً بِجَهالَةٍ
فَتُصْبِحُوا عَلى ما فَعَلْتُمْ نادِمِيْنَ وهى صورة نادرة فحمل باقى الصور عليها قياس
باطل ونجيب ايضا بان عملنا ليس بخبر الفاسق وحده بل بخبره مع خبر جماعة كثيرين
من العدول والثقات بثبوته وصحته ونقله من الاصول المجمع عليها وغير ذلك
من القرائن وهو مطابق لمضمون الاية والرواية اذ مناط العمل خبر الثقات ولو لعدل
فقد اتينا بما امرنا به من التثبت والتبين ثم عملنا بما تبين لنا ثبوته وعند
التحقيق يعلم ان الترجيح بزيادة العدالة لا يصلح سندا للاصطلاح الجديد لان
العدالة مخصوصة برواة الصحيح غير موجودة فى رواة الحسن والموثق والضعيف و
كان ينبغى يقسم الصحيح الى اقسام بحسب زيادة العدالة فهو بعيد عن مضمون خبر
عمر بن حنظلة على ان معرفة الاعدل من الرواة فى زماننا متعذرة غالبا فان
علماء الرجال لم يضبطوا مراتب العدالة الا نادرا وتلك المواضع مع ندورها

بيان [illegible] من الاصطلاح الجديد [illegible] المعتبرة [illegible]
واما زيادة الثقة فلم تذكر في حديث عمر بن حنظلة كما مر مع ذلك فان الذين
وضعوا هذا الاصطلاح وعملوا به لا يخصونه بمقام التعارض بل يردون الحديث
بسببه من غير معارض وقد صرحوا في الاصول والفروع بخلاف ما ادعاه المعترض
واما دعوى انسداد باب القرائن فقد عرفت عدم صحتها واعترافهم بامكان سلوك
طريق القدماء الان وبانه قد وضع من اصحاب ذلك الاصطلاح كثيرا فان قلت
ان الشيخ كثيرا ما يضعف الحديث معللا بان راويه ضعيف وايضا يلزم كون البحث
عن احوال الرجال عبثا وهو خلاف اجماع المتقدمين والمتاخرين بل النصوص عن
الائمة كثيرة في توثيق الرجال وتضعيفهم قلت اما تضعيف الشيخ بعض الاحاديث
بضعف راويه فهو تضعيف غير حقيقي لما تقدم وانما هو تضعيف ظاهر ومثله كثير
من تعليلاته كما اشار اليه صاحب المنتقى في بعض مباحثه قال والشيخ مطالب
بدليل ما ذكره ان كان يريد بالتعليل حقيقة وعذره وما ذكره في اول التهذيب
من رجوع بعض الشيعة عن التشيع بسبب اختلاف الحديث فهو كثيرا ما يرجح
بترجيحات العامة على ان الاقرب هناك ان مراده انه ضعيف بالنسبة الى قوة
معارضه لا ضعيف في نفسه فلا ينافي ثبوته ومما يوضح ذلك انه لا يذكره الا في
مقام التعارض بل في بعض مواضع التعارض وايضا فانه يقول هذا ضعيف لان
راويه فلان ضعيف ثم نراه يعمل برواية ذلك الراوي بعينه بل برواية من هو
اضعف منه في مواضع لا تحصى وكثيرا ما يضعف الحديث بانه مرسل ثم يستدل
بالحديث المرسل بل كثيرا ما يعمل بالمراسيل وبرواية الضعفاء ويرد المسند ورواية
الثقات وهو صريح في المعنى الذي قلناه على ان فعل غير المعصوم ليس بحجة و
اما البحث عن احوال الرجال فلا يدل على الاصطلاح الجديد كيف وقد صرحوا
بخلافه وعملهم لا يوافقه قطعا وقد عرفت انه مستحدث بعد مدة طويلة تقارب
سبعمائة سنة وللبحث عن احوال الرجال فوائد منها الاطلاع على بعض القرائن

التی عرفها المتقدمون ومنها وجود السبیل الی کثرة القرائن الدالة علی ثبوت الحدیث کما صرح به صاحب المعالم ومنها امکان الترجیح بذلک عند التعارض مع عدم مرجح اٰخر اقوی منه کما مر ومنها امکان اثبات التواتر بنقل جماعة وان کانوا قلیلین لعدم انحصار عدده علی الصحیح بل عدده یختلف باختلاف الرواة والضابط احالة العادة تواطؤهم علی الکذب فقد یحصل باقل من خمسة کما صرح به المحققون ویشهد به الوجدان فی موارد کثیرة ومنها معرفة احوال الکتب التی ترید النقل منها او العمل بها فان کان راوی الکتاب ومولفه ثقة عمل به والا فلا الی غیر ذلک من الفوائد ای حضرات اساس الاصول کتاب اصولی کی ہے اور فوائد مدنیہ اخباری کی اور میان تقلید واجتہاد کے میان دونو کے اختلافات کثیرہ ونزاعات عدیدہ ہے جیسا کہ اہلسنت مین مقلد ومحدث معروف بہ وہابی کہ تصریح اسکی دراسات اللبیب فی اسوة الحبیب مین مشروحا موجود ہے اور وہابی امام ابوحنیفہ وصاحبین وصاحب ہدایہ کو مروج بدعات شنیعہ ومرتکب فعل حرام کا واہل ضلالت سے کہتے ہین اور امام اعظم نے اجتہاد مجتہدین ثلثہ کو غلط وباطل جانا اور امام حنبل و شافعی مجتہد با تقدم امام اعظم ومالک کو غلط وباطل سمجھا اور مذاہب اربعہ کی احادیث جامع کتاب مشکوٰة ہے پس ایک مجتہد احادیث کثیرہ کو جو صحاح ستہ مین موجود ہے باطل ومکذوب کہتا ہے ورنہ کیون اختلاف فتاوی مجتہدین کا ہوتا اور مقلدین وہابی کو بے بصیرت وغیر محقق سمجھتے ہین اور اس عیب سے اہلسنت کب خالی ہین اور جواب از جانب اخباریین بوجوہ آتیہ ہے اول مجیب خبر احاد سب تعریف شیخ الطائفہ کے مورث یقین ہے وواجب العمل اور معاملہ دنیا اکثر خبر احاد پر ہے ورنہ ہرج ونظم عالم مین فتور عظیم واقع ہو اعتماد خطوط وپیغام زبانی وندا منادی وحکم طبیب واکثر معاملات نقدی وخرید فروشی وداد وستد وفتوی مفتی وحکم قاضی بلد اگر التزام تواتر کا ہر شخص مقید جا وے راحت ذاتی تلف ہو اور نظم عالم برہم درہم ہو اور عوام محمول بجنون کرین دوم اخباریین کہتے ہین کہ سب احادیث مدونہ کتب اربعہ یقینی معصوم سے صادر ہوئی کوئی وضعی نہین ہے اور بسبب اختلاف مضامین کے موضوع ومکذوب نہین ہوسکتی اسلیئے کہ احادیث امام مثل آیات قرآنی مجمل ومفصل ومحکم ومتشابہ وناسخ ومنسوخ وماول ومحمول بہ تقیہ ومتواتر واحاد ہے اگر مجرد اختلاف سبب کذب ہو پس سب آیات

ن باہم نقیض ہین کہ تفصیل اوسکی رسالہ اعتقادیہ ابن بابویہ سے نقل ہوئی جب آیات مین تاویل جایز ہی
یسا ہی تاویل احادیث مین بہی معتبر ہے اور اعتماد کرنا در باب محمد بن عبد اللہ مسمعی کے اول تصحیح رجال کیا
و شیخ صدوق سنے اوسکی روایت کو درج کتاب کیا اور یہہ سبب عدم قطعیت کا نہین ہو سکتا ہے مثلاً
ی روایات متواترہ کو نقل کرے اور روایات احاد کو ترک کرے اس سے تکذیب خبر واحد کی نہین لازم
ں اور روایت ولادت ماہ رمضان مختلف ہے اور اسکے وجہہ اخوند مجلسی نے کتاب جلاء العیون مین
ہا ہے کہ بعض محمول بہ تقیہ ہے اور یہہ کہنا شیخ صدوق یا شیخ الطایفہ کا کہ مین فلان حدیث کافی کو
ضعیف جانتا ہون اور بحدیث نقیض اوسکے عمل کرتا ہون اس باب مین شیخ حر عاملی کہتے ہین کہ اقسام
احادیث و تعریفات ہر قسم مین میان قدماء و متاخرین کے فرق کثیر ہے پس تضعیف من حیث تتبع
راوی کیا ہے اور عمل بحدیث دیگر بروایت عمر بن حنظلہ مکلف مخیر ہے تخییر و ترجیح مین یہہ موجب بطلان
دیث نقیض کا نہین ہے اور در باب ۲۹ و ۳۰ روزہ ماہ رمضان کے حساب ال کبیہ کا بہ نقصان
ماہات قمری ہوتا ہے چنانچہ اہل ہند ماہ لوند اوسکو کہتے ہین اور شرح لمعہ مین مسائل اوسکے موجود
ین اور میرزا محمد اخباری اکبر آبادی الحایری نے کتاب معاول الاصول مین لکہا ہے اور وہ روایت
متعلق بزمانہ امام ثانی عشر ہے اور اصطلاحات جدیدہ احادیث زمانہ علامہ حلی مین وضع ہوئی لہذا
میان علماء سبب عظیم اختلافات اجتہاد کا ہوا اور قیاس و رای کو اخباری مطلقاً حرام جانتے ہین
ور اصولیین اوسکو منجملہ ادلہ شرعیہ کے جانتے ہین اور میرزا اخباریین کتب اربعہ و ما مثلہا قطعی الصدور ہین
باین دلیل کہ یہہ کتب مولفہ اصحاب ائمہ سے منتخب ہوئے ہین اور امام محمد باقر و امام صادق علیہما السلام
ے کے زمانہ مین بحکم امام احادیث مدون ہوئین اور اون مصنفات کو ملاحظہ فرمایا اور بار ثا وہ کتب اولاد در
اولاد تا زمانہ امام مہدی عمل فرقہ محقہ شیعہ کا رہا اور اون مصنفین کے حق مین دعاء خیر و مدح کثیر امام
نے فرمایا ہے اور جامعین کتب اربعہ صاحب عدالت تہے اور وہ اپنے تصانیف پر شہادت دیتے
ہین اور زمانہ غیبت صغری سے تا زمانہ علامہ و اخوند مجلسی کتب اربعہ داخل اجازات مجتہدین میں ہے اور
ہر مجتہدین توثیق کتب اربعہ کا شاہد عادل ہین و سوم در باب مغیرہ و ابو الخطاب کے روایت کو ہم کب معتبر
جانتے ہین اور احادیث مفوضہ و غالی اکثر موضوع ہین اور اعتراض تقیہ پر بیکار ہے اولاً آپ آیہ
تقیہ کو قرآن سے نکالدیوین بعدہ معترض ہون اور شیعہ راوی سنی یا ناصبی ہو اور مضمون روایت خلاف

اجماع شیعہ اور موافق مذہب اہلسنت سکے پای جاوے اوسکو محمول بہ تقیہ کہتے ہین نکہ جملہ روای
بلکہ تہذیب و استبصار مین روایات کثیرہ مرویہ راوی اہل سنت موجود ہے اور وہ موافق مذہب اجما
ہے اور معمول بہ قرار پائی ہے یہہ ویسا ہے جیسا کہ نزد اہل سنت قسم تضعیف کی ہے پس اب مر
نزاع لفظی رہ گیا اور متقدمین نے اس روایت کا نام مضمر رکہا تہا اور ابواب مضمرات مین جداگانہ
کرتے تھے کہ وجہ اشتباہ باقی نہین رہتا تہا اور تو الیف متاخرین کہ عبارت کتب اربعہ سے ہے ا
متقدمین فقہا و متکلمین اصحاب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہین متاخرین نے خلط کر دیا ہے اور اشارہ ا
رجال پر رکہا اور اس زمانہ مین یعنی مابعد علامہ سے ہے تدریس فن رجال و درایہ بالکل متروک ہے اور یہہ
اہل سنت کا ہے اور غالی صرف شیعہ مین نہین ہے بلکہ اہل سنت مین بہی ہین چنانچہ اشعار شمس تبریز
مرشد جلال الدین رومی از کتاب مثنوی تصوف کے

هم اول و هم آخر و هم ظاهر و هم باطن
هم یوسف و هم یونس و هم هود علی بود
این کفر نباشد سخن کفر نه این ست
این نطق و فصاحت که بادو بود علی بود
جبرئیل که آمد ز بر خالق بیچون
آن یار وفادار که او نفس نبی بود علی بود
چندانکه نظر کردم و دیدم بحقیقت
برکند بیک حمله و بکشود علی بود
آن شیر دلاور که برای طمع نفس
شمس الحق تبریز که بنمود علی بود

تا صورت پیوند جهان بود علی بود
هم عابد و هم معبد و معبود علی بود
هارون ولایت که پس از موسی عمران
تا هست علی باشد و تا بود علی بود
موسی و عصا و ید بیضا و نبوت
در پیش محمد شد و مقصود علی بود
آن شاه سرافراز که اندر شب معراج
از هر دو جهان مقصد و مقصود علی بود
آن مرد سرافراز که اندر ره اسلام
بر خوان جهان پنجه نیالود علی بود

تا نقش زمین بود و زمان بود علی
هم آدم و هم شیث و هم ادریس و هم
والله که علی بود علی بود علی بو
عیسی بوجود آمد و فی الحال سخن گف
در مصر بفرعون که بنمود علی ب
آن لحمک لحمی بشنو تا که بدا
با احمد مختار یکی بود علی بو
آن قلعه گشائی که در قلعه خیب
تا کار نشد راست نیاسود علی بو
در هر دو جهان جمله زبید و زبینا

اسامی کتب معتبرہ محدثین و مفسرین و فقہای شیعہ بحار الانو
ومجالس المومنین ورجال ابو علی و وسائل الشیعہ سے نقل ہوا باب الالف اکمال الدین واتمام
النعمة فی الغیبة للشیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین ابن موسی ابن بابویه ۱ کتاب
الامالی للشیخ ابن بابویه القمی ۲ کتاب الامامة والتبصرة من الحیرة للشیخ ابی الحسن
علی بن الحسین ابن موسی ابن بابویه والد الصدوق ۳ کتاب الاقتصاد للشیخ محمد بن

الحسن الطوسى ٤ كتاب الايجاز فى الفرايض للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٥ كتاب الارشاد
للشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان ٦ كتاب الاختصاص للشيخ المفيد ٧ كتاب ايمان
ابى طالب للشيخ المفيد ٨ كتاب الاحتجاج ينسب الى ابى على وهو خطاء بل هو تاليف
ابى منصور احمد ابن على ابن ابيطاليب الطبرسى كما صرح به السيد ابن طاوس فى
كشف المحجة وابن شهراشوب فى معالم العلماء ٩ كتاب الالفين للحافظ رجب البرسى
١٠ الالفية فى الطهارة والصلوة ١١ الاربعين للشهيد الاول محمد بن مكى ١٢ الكتاب
الاستدراك للشهيد الاول ١٢ الكتاب الانتصار للسيد المرتضى ابى القاسم على ابن
الحسين الموسوى ١٣ اسباب النزول للسيد ابى القاسم على بن موسى ابن جعفر ابن
محمد ابن طاوس الحسينى ١٤ امان الاخطار للسيد ابن طاوس ١٥ اقبال الاعمال
للسيد ابن طاوس ١٦ كتاب الاجازات ورسالة مباحثة النفس للسيد ابن طاوس
١٧ ارشاد القلوب للشيخ ابى محمد الحسن ابن محمد الديلمى ١٨ اعلام الدين للشيخ الديلمى
المذكور ١٩ الانوار المضيئة للسيد بهاء الدين على بن عبد الكريم بن عبد الحميد الحسينى
النجفى استاذ الشيخ ابن فهد الحلى ٢٠ ايضاح الاشتباه للعلامة الحلى ٢١ كتاب الفين
العلامة الحلى فى الكلام ٢٢ ايضاح مخالفة اهل السنة للكتاب والسنة العلامة
الحلى ٢٣ كتاب ايمان ابيطالب للسيد شمس الدين فخار بن معد الموسوى ٢٤ كتاب
الاستنصار فى النص على الائمة الاطهار للشيخ ابى الفتح محمد بن عثمان الكراجكى
٢٥ الاربعين عن الاربعين للشيخ منتجب الدين على بن عبيد الله ابن الحسن ابن
الحسين بن بابويه القمى ٢٦ ادعية السر للسيد فضل الله بن على بن عبيد الله
الحسينى الراوندى ٢٧ ازاحة العلل فى معرفة القبلة للشيخ ابى الفضل سديد الدين
شاذان ابن جبرئيل القمى ٢٨ اسرار الصلوة للشهيد الثانى ٢٩ كتاب الاصول للشيخ
نجم الدين ابى القاسم جعفر ابن الحسن ابن يحيى بن سعيد ٣٠ الاستغاثة فى بدع الثلثة
الحكيم كمال الدين ميثم بن على بن ميثم البحرانى ٣١ الاخبار المسلسلة للشيخ ابى محمد
جعفر بن احمد بن على القمى نزيل الرى ٣٢ الاعمال المانعة من الجنة للشيخ المذكور

٣٣ الاربعين للشيخ بهاء الدين محمد بن الحسين العاملي ٣٤ الاختيار للسيد علي ابن
الحسين بن الشامي ٣٥ الاربعين للشيخ جمال الدين يوسف ابن حاتم الفقيه الشامي
٣٦ الادعية الثلاثين للشيخ ابي عبد الله المقداد ابن عبد الله السيوري ٣٧ ايضاح
شرح القواعد للشيخ ابن العلامة الحلي ٣٨ اسرار اللاهوت في وجوب لعن الجبت
والطاغوت للشيخ نور الدين علي ابن عبد العالي الكركي ٣٩ الانوار في مولد النبي ص
للشيخ ابي الحسن البكري استاذ الشهيد الثاني ٤٠ انوار البدرية في رد شبهة القدرية
للفاضل المهلبي ٤١ اجوبة مسائل عبد الله ابن سلام للشيخ حسن ابن محمد بن الحسن القمي
٤٢ كتاب ابي سعيد عباد العصفري ٤٣ الاربعين عن الاربعين في فضائل علي
ابن ابيطالب ٤٤ استبصار للشيخ ابي جعفر الطوسي ٤٥ اسرار الشهادت اقا دربندي
٤٦ افق المبين للسيد الباقر الداماد باب الباب بحار الانوار محمد باقر المجلسي بن محمد
تقي المجلسي خمسة وعشرين كتابا ١ كتاب العقل والعلم والجهل ٢ كتاب التوحيد ٣
كتاب العدل والمعاد ٤ كتاب الاحتجاجات والمناظرات وجوامع العلوم ٥ كتاب
قصص الانبياء عليهم السلام ٦ كتاب تاريخ نبينا واحواله صلى الله عليه وآله ٧
كتاب الامامة وفيه جوامع احوالهم عليهم السلام ٨ كتاب الفتن وفيه ما جرى
بعد النبي ص من غصب الخلافة وغزوات امير المومنين عليه السلام ٩ كتاب تاريخ
امير المومنين صلوة الله عليه وفضائله واحواله ١٠ كتاب تاريخ فاطمة والحسن و
الحسين صلوات الله عليهم وفضائلهم ومعجزاتهم ١١ كتاب تاريخ علي بن الحسين
ومحمد بن علي الباقر وجعفر بن محمد الصادق وموسى بن جعفر الكاظم صلوات الله عليهم
وفضائلهم ومعجزاتهم ١٢ كتاب تاريخ علي بن موسى الرضا ومحمد بن علي الجواد وعلي بن
محمد الهادي والحسن بن علي العسكري واحوالهم ومعجزاتهم صلوات الله عليهم ١٣ كتاب
الغيبة واحوال الحجة القائم صلوات عليه ١٤ كتاب السماء والعالم وهو يشتمل على
احوال العرش والكرسي والافلاك والعناصر والمواليد والملائكة والجن والانس
والوحوش والطيور وساير الحيوانات وفيه ابواب الصيد والذباحة وابواب الطب

١٥كتاب الايمان والكفر ومكارم الاخلاق ١٦كتاب الاداب والسنن والاوامر و
النواهى والكبائر والمعاصى وفيه ابواب الحدود ١٧كتاب الروضة وفيه المواعظ و
الحكم والخطب ١٨كتاب الطهارة والصلوة ١٩كتاب القران والدعاء ٢٠كتاب الزكوة
والصيام وفيه اعمال السنة ٢١كتاب الحج ٢٢كتاب المزار ٢٣كتاب العقود والايقاعات
٢٤كتاب الاحكام ٢٥كتاب الاجازات العلماء الاعلام رضوان الله عليهم اجمعين
٢٦كتاب بصائر الدرجات فى فضائل الائمة للشيخ محمد بن الحسن الصفار ٢٧كتاب
بيان التنزيل للشيخ رشيد الدين ابى جعفر محمد ابن على ابن شهراشوب المازندرانى
٢٨كتاب البيان للشهيد الاول محمد بن مكى ٢٩بناء المقالة الفاطمية فى نقض الرسالة
العثمانية للسيد احمد ابن موسى ابن طاوس ٣٠بنات الفتوح فى النفس والروح للشيخ
نور الدين على ابن محمد ابن يونس البياضى ٣١بشارة المصطفى لشيعة المرتضى للشيخ محمد ابن
على الطبرى واصل من اصول عمدة المحدثين حسين بن سعيد الاهوازى ٣٢بلد الامين
للشيخ الكفعمى ٣٣البرهان فى النص على امير المومنين للشيخ ابى الحسن على بن محمد
الشمشاطى ٣٤بلاغات النساء لابى الفضل احمد بن ابى طاهر باب التاء ١كتاب التوحيد
للشيخ ابن بابويه القمى ٢تفسير البيان للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٣كتاب تلخيص
الشافى للشيخ محمد بن الطوسى ٤تفسير على ابن ابراهيم بن هاشم القمى ٥تفسير لمحمد
بن مسعود السلمى المعروف بالعياشى ٦تفسير المنسوب الى الامام الحسن ابن على
العسكرى ٧تفسير مجمع البيان ٨تفسير جامع الجوامع ٩تفسير اجمع كلها للشيخ امين
الدين ابى على الفضل ابن الحسن ابن الفضل الطبرسى ١٠تحف العقول عن آل الرسول
للشيخ ابى محمد الحسن ابن على ابن شعبة ١١تنبيه الخواطر ونزهة الناظر للشيخ ورام ابن
عيسى ابن ابى النجم بن ورام ابن حمدان بن ابراهيم ابن مالك الاشتر ١٢تنزيه الانبياء
للسيد المرتضى ابى القاسم على ابن الحسين الموسوى ١٣تفسير القران للسيد الرضى محمد
ابن الحسين موسوى ١٤كتاب التحصين فى اسرار ما زاد على كتاب اليقين للسيد ابن
طاوس ١٥تاويل الايات الظاهرة فى فضايل العترة الطاهرة للسيد الزكى شرف الدين على الحسينى

الاسترابادى ١٦ كتاب التوحيد والاهليلجة عن الصادق برواية المفضل بن عمر
تفسير الذى رواه الصادق عن امير المومنين المشتمل على انواع ايات القران و...
الفاظه برواية محمد بن ابراهيم النعمانى ١٨ كتاب التجريد للعلامة الحلى ١٩ تلخيص
المرام للعلامة الحلى ٢٠ كتاب التعجب فى الامامة فى اغلاط العامة للشيخ ابى
الفتح الكراجكى ٢١ تحفة الابرار فى مناقب الائمة الاطهار للسيد حسين بن مساعد
الحسينى الحائرى استاذ الكفعمى ٢٢ تمهيد القواعد للشهيد الثانى ٢٣ تفسير للشيخ ...
ابن ابراهيم الكوفى ٢٤ تقريب المعارف للشيخ ابى الصلاح تقى الدين نجم الحلبى ٢٥ ...
ائمة للشيخ عبد الله بن احمد الخشاب ٢٦ تجريد العقايد للشيخ نصير الدين الطوسى فى ...
العامة ٢٧ تبصرة الطالبين فى شرح نهج المسترشدين للسيد عميد الدين عبد المطلب
٢٨ تفسير ايات الاحكام للسيد ميرزا محمد بن على بن ابراهيم الاسترابادى ٢٩ ...
بلدة قم للشيخ حسن ابن محمد بن الحسن القمى ٣٠ تفسير ايات الاحكام لمولانا احمد بن
محمد الاردبيلى ٣١ تحقيق الفرقة الناجية للشيخ ابراهيم القطيفى ٣٢ تفسير صافى مر...
محسن كاشانى اخبارى ٣٣ تهذيب الاحكام للشيخ ابى جعفر الطوسى ٣٤ تفسير ملا ابى
الفتوح الرازى فى رد تفسير الكبير للامام فخر الدين الرازى وله مختصر فى الفارسية
٣٥ تفسير ملا فتح الله شيرازى فى الفارسية المسمى بمنهج الصادقين ومختصره المسمى
بخلاصة المنهج ٣٦ تذكرة الفقهاء للعلامة الحلى ٣٧ التعقيبات للسيد الباقر الداماد
٣٨ التصريح فى الهيئة للشيخ بهاء الدين العاملى ٣٩ تحفة العابدين مير محمد باقر ...
الحسينى الاسترابادى **باب الجيم** ١ كتاب الجمل واجوبة المسائل الحائرية و
غيرها من الرسائل للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٢ كتاب جمل العلم والعمل للسيد
المرتضى ابى القاسم على ابن الحسين الموسوى جمال الاسبوع للسيد ابى القاسم
على ابن موسى ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس الحسينى ٣ جامع الاخبار لعلى بن ابى
سعد الخياط ٤ جنة الامان الواقية المشتهر بالمصباح للشيخ ابراهيم ابن على بن
الحسن بن محمد الكفعمى ٥ كتاب جعفر بن محمد ابن شريح الحضرمى ٦ كتاب جعفر بن

الدوريستي

محمد الدُورستي ٧ جلاء العيون محمد باقر مجلسى ٨ جواهر الكلام شرح شرائع الاسلام
للشيخ محمد حسن النجفي ٩ جامع الاخبار ابن بابويه القمى ١٠ جمال الصالحين ميرزا حسن ابن
عبد الرزاق اللاهيجي باب الحاء ١ حبل المتين للشيخ بهاء الدين محمد بن الحسين العاملى
٢ حاشيه شرح التجريد لمولانا احمد بن محمد الاردبيلى ٣ حاشيه شرح التجريد وحاشيه
شرح لمعه لمولانا اقا جمال ٤ حيات القلوب محمد باقر المجلسى فى الفارسية باب الخاء
١ كتاب الخصال للشيخ ابن بابويه القمى ٢ كتاب الخلاف للشيخ محمد بن الحسن الطوسى
٣ خصائص الائمة للسيد الرضى محمد ابن الحسين الموسوى ٤ كتاب الخرايج والجرايح
للشيخ قطب الدين ابى الحسن سعيد بن هبة الله ابن الحسن الراوندى ٥ خلاصة
الرجال وسائر المسائل والرسائل والاجازات كلها للشيخ جمال الدين حسن بن يوسف
ابن المطهر الحلى ٦ كتاب الخلاصة السندى حسين بن عثمان ٧ خزائن الاصول
اقا دربندى ٨ خلاصة الحساب للشيخ بهاء الدين العاملى باب الدال ١ كتاب
الدروس للشهيد الاول محمد بن مكى درة الباهرة من الاصداف الطاهرة للشهيد
الاول ٢ الدرر والغرر للسيد المرتضى ابى القاسم على ابن الحسين الموسوى ٣
كتاب الدعوات للسيد ابى القاسم على ابن موسى ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس
الحسنى ٤ الدروع الواقية للسيد ابن طاوس ٥ الدر النضيد فى تعازى امام
الشهيد للسيد بهاء الدين على ابن عبد الكريم بن عبد الكريم بن عبد الحميد
الحسنى النجفى ٦ كتاب الدراية للشيخ زين الدين العاملى ٧ دعائم الاسلام تاليف
القاضى النعمان ابن محمد وقد ينسب الى الصدوق وهو خطاء ٨ دلائل الامامة
للشيخ محمد بن جرير الطبرى الامامى ٩ الدر النظيم فى مناقب الائمة الهاميم
للشيخ جمال الدين يوسف ابن حاتم الفقيه الشامى ١٠ الديوان المنسوب الى مولينا
امير المومنين باب الذال ١ كتاب الذبائح لاهل الكتاب للشيخ محمد ابن النعمان
المفيد ٢ كتاب الذكرى للشهيد الاول محمد بن مكى ٣ كتاب الذريعة للسيد
المرتضى ابى القاسم على ابن الحسين الموسوى باب الراء ١ الرجال للشيخ محمد بن

الحسن الطوسی ۲ رسالة الکافیة فی ابطال توبة الخاطئة ۳ ورسالة مسار الشریعة
مختصر التواریخ الشرعیة للشیخ محمد بن محمد بن النعمان المفید ۴ رسالة المتعة ورسالة فی
سهو النبی ونومه عن الصلوة ۵ ورسالة فی تزویج امیر المومنین بنته من عمر بن الخطاب
۶ ورسالة فی وجوب المسح واجوبة المسائل السرویة والعکبریة والاحدی والجنسیة
وغیرها للشیخ المفید ۷ روضة الواعظین وتبصرة المتعظین للشیخ محمد بن علی ابن
احمد الفارسی واخطاء جماعة نسبوه الی الشیخ المفید ۸ رسالة متشابه القران للشیخ
رشید الدین ابی جعفر محمد بن علی بن شهراشوب المازندرانی ۹ رسالة الاجازات
للشهید الاول محمد بن مکی ۱۰ رسالة فی تفسیر الباقیات الصالحات للشیخ الشهید
الاول ۱۱ رسالة تفضیل الانبیاء علی الملائکة ۱۲ ورسالة المحکم والمتشابه للسید
المرتضی ابی القاسم علی ابن الحسین الموسوی ۱۳ ربیع الشیعة للسید ابی القاسم علی
ابن موسی ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس الحسینی ۱۴ کتاب الرجال للسید احمد بن موسی
ابن طاوس صاحب کتاب البشری ۱۵ کتاب الرجعة للشیخ محمد ابن ادریس الحلی ۱۶
رسالة السعدیة للعلامة الحلی ۱۷ رسالة فی تفضیل امیر المومنین للشیخ ابی الفتح
الکراجکی ۱۸ ورسالة الی ولده الروضة البهیة للشهید الثانی ۱۹ رسالة وجوب صلوة
الجمعة ورسالة اعمال یوم الجمعة للشهید الثانی ۲۰ رسالة الغیبة للشهید الثانی ۲۱ روضة
الجنان للشیخ فضل الله بن محمود الفارسی ۲۲ رسالة قاطعة اللجاج فی تحقیق حل الخراج
للشیخ نور الدین علی بن عبد العالی الکرکی ۲۳ کتاب الرجال للشیخ تقی الدین الحسن ابن
علی ابن داود الحلی ۲۴ کتاب الرجال للشیخ ابی عبد الله الحسین بن عبد الله الغضائری
۲۵ رسالة الرضاع للشیخ ابراهیم القطیفی ۲۶ رجال نجاشی ۲۷ رجال ابو علی ۲۸ رجال
بحوسیه ۲۹ رجال علامه حلی مسمی به خلاصة المقال ۳۰ روضه للشیخ ثقة الاسلام
الکلینی ۳۱ روضة الواعظین للشیخ محمد تقی مجلسی ۳۲ رسالة اسطرلاب للمحقق الطوسی
باب الزاء ۱ زهرة الریاض ونزهة المرتاض للسید احمد ابن موسی ابن طاوس ۲ کتاب
الزهد للحسین ابن سعید الاهوازی باب السین ۱ اسعد السعود للسید ابی القاسم علی

موسى ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس ٢ كتاب سليم ابن قيس الهلالي ٣ كتاب السرائر
في الفقه للشيخ محمد ابن ادريس الحلي ٤ كتاب السلطان المفرج عن اهل الايمان للسيد
بهاء الدين علي بن عبد الكريم بن عبد الحميد الحسيني ٥ سرور اهل الايمان للسيد بهاء الدين
٦ كتاب سلام بن ابي عمرة **باب الشين** ١ كتاب الشافي للسيد المرتضى ابي القاسم علي
بن الحسين الموسوي في رد كتاب المغني للقاضي عبد الجبار المعتزلي ٢ كتاب شرح قصيدة
السيد الحميري للسيد المرتضى ٣ شرح نهج البلاغة للسيد ابي القاسم علي بن موسى ابن
جعفر ابن محمد ابن طاوس الحسيني ٤ شرح نهج البلاغة كمال الدين ميثم بن علي ابن
ميثم البحريني ٥ كتاب شرح عقائد الصدوق للشيخ محمد بن محمد النعمان المفيد ٦ شرح
التجريد للعلامة الحلي ٧ شرح الياقوت للعلامة الحلي ٨ شرح الثار المشتمل على احوال
المختار للشيخ جعفر بن محمد ابن نما ٩ شرح الفيه وشرح النفلية للشهيد الثاني ١٠ شرائع
الاسلام للشيخ نجم الدين ابي القاسم جعفر بن الحسن بن يحيى بن سعيد ١١ شرح القواعد
للشيخ نور الدين علي بن عبد العالي الكركي ١٢ شرح شهاب الاخبار للشيخ ابي الفتوح الرازي
١٣ شرح ارشاد في الفقه لمولانا الاورع احمد بن محمد الاردبيلي ١٤ شرح اصول كافي
للشيخ صدر الدين الشيرازي ١٥ شرح باب حادي عشر وشرح رسالة جعفرية للشيخ رضي
الدين ١٦ شرح اصول كافي للشيخ محمد خليل قزويني ١٧ شرح مطالع للشيخ قطب الدين
رازي ١٨ شرح طوالع للشيخ نصير الدين قاشي الحلي ١٩ شرح صحيفة كاملة للسيد عليخان
مدني ٢٠ شرح كافيه وشرح شافيه للسيد الرضي ٢١ شرح شمسيه للشيخ قطب الدين
الرازي ٢٢ شرح محاكمات للشيخ قطب الدين الرازي ٢٣ شرح هداية الحكمة للشيخ صدر
الدين الشيرازي ٢٤ شرح اشارات للمحقق الطوسي ٢٥ شرح اربعين للشيخ بهاء الدين
العاملي ٢٦ شرح الصغير وشرح الكبير للسيد المهدي الطباطبائي الحائري على مختصر النافع
٢٧ شرح التهذيب للشيخ عبد الله اليزدي ٢٨ شرح سلم لحمد الله السنديلي كوني **باب الصاد**
١ كتاب صفات الشيعة للشيخ ابن بابويه القمي ٢ صحيفة الرضا المستندة الى شيخنا
ابي علي الطبرسي باسناده الى الرضا ٣ صحيفة الكاملة فيها ادعية مأثورة المروية عن

يحيى بن زيد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب ٤ صحيفة العلوية فيها ادعية من
الشيخ ٥ صحيفة الثانوية فيها ادعية منقولة عن السجاد جامعه الشيخ الحر العاملي
صراط المستقيم للشيخ نور الدين علي بن محمد ابن يونس البياضي ٧ صفوة الصفات في
شرح دعاء السمات للشيخ الكفعمي ٨ كتاب الصفين للشيخ الزور بن نصر بن مزاحم
الصوارم المهرقة في دفع الصواعق المحرقة للسيد الشهيد قاضي نور الله التستري
باب الضاد ١ ضوء الشهاب للشيخ فضل الله ابن علي ابن عبيد الله الحسيني الراوندي
٢ ضوابط الاصول للشيخ ابراهيم القزويني **باب الطاء** ١ طب الائمة عليهم السلام
لابي عتاب عبد الله ابن سابور الزيات واخيه الحسين ابن بسطام ذكرهما النجاشي
من غير توثيق ٢ طرائف للسيد ابي القاسم علي ابن موسى ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس
الحسيني ٣ طب النبي للشيخ ابي العباس المستغفري **باب العين** ١ عيون اخبار الرضا و
كتاب علل الشرائع والاحكام للشيخ ابي الحسن علي ابن الحسين ابن موسى ابن بابويه
والد الصدوق ٢ كتاب عقاب الاعمال للشيخ ابن بابويه القمي ٣ كتاب العقائد للشيخ ابن
بابويه القمي ٤ كتاب العدة في الاصول الفقه للشيخ محمد ابن الحسن الطوسي ٥ كتاب
العيون المشتهر بالفصول للشيخ محمد بن محمد بن النعمان المفيد ٦ كتاب العلل للشيخ
محمد بن علي بن ابراهيم بن هاشم القمي ٧ كتاب العمدة للشيخ ابي الحسين يحيى ابن
الحسن بن الحسين ابن علي ابن محمد ابن البطريق الاسدي ٨ عين العبرة في غبن
العترة للسيد احمد ابن موسى ابن طاوس ٩ كتاب العيون للشيخ علي ابن محمد الواسطي
١٠ عدة الداعي للشيخ احمد بن فهد الحلي ١١ العدد القوية لدفع المخاوف اليومية للشيخ
رضي الدين علي بن يوسف ابن المطهر الحلي ١٢ كتاب العروس للشيخ ابي محمد جعفر بن
احمد بن علي القمي نزيل الري ١٣ كتاب العين للشيخ الخليل ابن احمد النحوي ١٤ كتاب
عاصم ابن حميد الحناط ١٥ كتاب عبد الملك ابن حكيم ١٦ كتاب عبيد الله بن يحيى الكاهلي
١٧ عقائد ابن بابويه القمي ١٨ عين الحياة محمد باقر المجلسي في الفارسية **باب الغين** ١
كتاب الغيبة للشيخ محمد ابن الحسن الطوسي ٢ غياث سلطان الورى للسيد ابن

وس ٣ عوالى اللآلى للشيخ محمد ابن جمهور الاحساوى ٤ كتاب الغيبة للشيخ الزكى
بن ابراهيم النعمانى تلميذ الكلينى ٥ غرر الاخبار ودرر الاثار للشيخ ابى محمد
سن ابن محمد الديلمى ٦ غرر الحكم ودرر الكلم للشيخ عبد الواحد بن محمد بن عبد
واحد الامدى ٧ غرر الدرر للسيد حيدر بن محمد الحسينى ٨ كتاب الغارات لابى اسحق
هيم بن محمد بن سعيد بن هلال الثقفى غاية المراد للشهيد الثانى ٩ كتاب الغايات
شيخ ابى محمد جعفر بن احمد بن على القمى ١٠ غنية النزوع فى علم الاصول والفروع للسيد
بى المكارم حمزة بن على بن زهرة الحسينى **باب الفاء** ١ كتاب فضائل الشيعة للشيخ ابن
بابويه القمى ٢ كتاب فضائل الاشهر الثلاثة ٣ فقه الرضا ذكره السيد المحدث
قاضى امير حسين وابن بابويه فى فقيه ٤ فلاح السائل للشيخ قطب الدين ابى
سن سعيد بن هبة الله ابن حسن الراوندى ٥ فقه القران للشيخ قطب الدين
راوندى ٦ فتح الابواب فى الاستخارة للسيد ابى القاسم على ابن موسى ابن جعفر
محمد ابن طاوس الحسينى ٧ فرج الهموم بمعرفة منهج الحلال والحرام من علم النجوم
سيد ابن طاوس ٨ فلاح السائل للسيد ابن طاوس ٩ فرحة الغرى للسيد غياث الدين
ابيه عبد الكريم ابن احمد ابن موسى ابن جعفر ابن محمد الطاوس الحسينى ١٠ كتاب الفهرست
شيخ محمد ابن عمر بن عبد العزيز الكشى واحمد بن على بن احمد النجاشى ١١ الفهرست للشيخ
بى الفتح الكراجكى ١٢ الفضائل للشيخ ابى الفضل سديد الدين شاذان بن جبرئيل
قمى ١٣ الفوائد المكية والفوائد المدنية لرئيس المحدثين مولانا محمد امين الاسترابادى
الاخبارى ١٤ الفوائد الطوسية ١٥ الفصول للمحقق الطوسى فى النجوم ١٦ فوائد الصمدية
شيخ بهاء الدين العاملى فى النحو **باب القاف** ١ كتاب قرب الاسناد للشيخ ابى جعفر محمد ابن
عبد الله ابن جعفر الحسينى بن جامع ابن مالك الحميرى القمى ٢ كتاب الفهرست فى
اسماء الرجال للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٣ كتاب القواعد للشهيد الاول محمد بن
٤ قصص الانبياء للشيخ قطب الدين ابى الحسن سعيد بن هبة الله ابن الحسن
راوندى ٥ قبس المصباح للشيخ ابى الحسن سليمان ابن الحسن الصهرستى من تلامذة

ابى جعفر الطوسى ٦ قضاء حقوق المومنين للشيخ سديد الدين ابى على بن طاهر السورى
٧ كتاب القواعد للعلامة الحلى ٨ قواعد العقائد للشيخ نصير الدين الطوسى ٩ قوا
الاصول للشيخ ابى القاسم القمى فى اصول الفقه ١٠ القبسات للسيد الباقر الداماد
باب الكاف ١ كامل الزيارة للشيخ ابى القاسم جعفر بن موسى بن قولويه ٢ كشف ال
للشيخ الزكى على ابن عيسى الاربلى ٣ كفاية الاثر فى النصوص على الائمة الاثنا عشر
للشيخ على ابن محمد ابن الخواز القمى ٤ كشف المحجة لثمرة المهجة للسيد ابن طاوس ٥ ك
جامع الفوائد وهو مختصر من كتاب تاويل الايات للشيخ على ابن سيف ابن منصو
٦ كشف الحق ونهج الصدق للشيخ العلامة الحلى فى العقائد والكلام ٧ كشف اليقين
فى الامامة للعلامة الحلى ٨ كتاب كبير فى الزيارات تاليف محمد بن المشهدى ٩ كن
الفوائد للشيخ ابى الفتح الكراجكى ١٠ كشكول للشيخ بهاء الدين محمد بن الحسين
العاملى ١١ الكافى فى الفقه للشيخ ابى الصلاح تقى الدين نجم الحلبى ١٢ الكامل فى
الفقه للشيخ عبد العزيز ابن البراج ١٣ كنز الفوائد للسيد عميد الدين عبد المطلب ١٤
كنز العرفان للشيخ ابى عبد الله المقداد ابن عبد الله السيورى ١٥ كتاب الكر والفر للشيخ
ابى سهل البغدادى ١٦ كتاب كفعمى باب اللام ١ كتاب اللوامع فى الفقه للشهيد
الاول محمد بن مكى ٢ كتاب اللباب للسيد ابى القاسم على ابن موسى ابن جعفر ا
ابن محمد ابن طاوس الحسينى ٣ لوامع مقداديه ٤ لوامع شرح فارسى من لا
يحضره الفقيه للشيخ محمد تقى المجلسى باب الميم ١ كتاب المجالس للشيخ ابن
بابويه القمى ٢ كتاب معانى الاخبار للشيخ ابن بابويه القمى ٣ كتاب مصادقة
الاخوان للشيخ ابن بابويه القمى ٤ كتاب المقنع للشيخ الصدوق ابى جعفر محمد بن
على ابن الحسين ابن موسى ابن بابويه القمى ٥ كتاب المجالس الشهير بالامالى
للشيخ محمد ابن الحسن الطوسى ٦ كتاب المصباح الصغير للشيخ محمد بن الحسن الطوسى
٧ كتاب المبسوط للشيخ محمد بن الحسن الطوسى فى الفقه ٨ كتاب المجالس للشيخ المفيد
محمد بن محمد بن النعمان ٩ كتاب المقنعة فى الفقه للشيخ المفيد ١٠ كتاب المجالس المنتهى

بالفصول للشيخ المفيد ١١ كتاب المقالات للشيخ المفيد ١٢ كتاب المزار للشيخ المفيد ١٣ كتاب
المحاسن والاداب للشيخ احمد ابن محمد خالد البرقي ١٤ المناقب والمعالم العلماء رشيد
الدين ابي جعفر محمد بن علي ابن شهر اشوب المازندراني ١٥ كتاب المستدرك وكتاب
المناقب في اخبار المخالفين في الامامة للشيخ ابي الحسين يحيى بن الحسن ابن الحسين
ابن علي ابن محمد ابن البطريق الاسدي ١٦ مشارق الانوار للحافظ رجب البرسي ١٧
كتاب المزار للشهيد الاول محمد بن مكي ١٨ كتاب المقنع في الغيبة للسيد المرتضى
ابي القاسم علي ابن الحسين الموسوي ١٩ منقذ البشر من اسرار القضاء والقدر واجوبة
المسائل المختلفة للسيد المرتضى ٢٠ المجازات النبوية للسيد الرضي محمد ابن الحسين
الموسوي ٢١ كتاب المسايل على حل ما سئله السيد علي بن امام الصادق جعفر
بن محمد اخاه الكاظم ٢٢ مهج الدعوات ومصباح الزائر ٢٣ وملهوف على اهل الطوف
٢٤ وكتاب المجتبى كلها للسيد بن طاوس ٢٥ مصباح الشريعة ومفتاح الحقيقة المنسوب
الى مولانا الصادق ٢٦ كتاب المقالات والفرق واسمائها وصنوفها للشيخ سعد ابن
عبد الله الاشعري ٢٧ منتخب البصائر للشيخ حسن ابن سليمان تلميذ الشهيد ٢٨
كتاب المختصر للشيخ محمد ابن ادريس الحلي ٢٩ معرفة الرجال للشيخ محمد بن عمر بن
عبد العزيز الكشي واحمد بن علي احمد النجاشي ٣٠ كتاب المحاسن للشيخ علي ابن محمد
الواسطي ٣١ كتاب المهذب للشيخ احمد بن فهد الحلي ٣٢ منهاج الصلاح في الدعوات واعمال
السنة للعلامة الحلي ٣٣ منتهى المطلب في الفقه للعلامة الحلي ٣٤ المختلف للعلامة
الحلي ٣٥ منهاج الكرامة للعلامة الحلي ٣٦ مثير الاحزان للشيخ جعفر بن محمد ابن نما ٣٧
معدن الجواهر للشيخ ابي الفتح الكراجكي ٣٨ المناقب للشيخ ابي الحسن محمد ابن احمد بن
علي بن الحسن شاذان القمي استاد ابي الفتح الكراجكي ٣٩ مقتضب الاثر في الائمة
الاثنا عشر لاحمد بن محمد بن عياش ٤٠ مسالك الافهام في شرح شرائع الاسلام
للشهيد الثاني ٤١ منية المريد للشهيد الثاني ٤٢ مسكن الفواد للشهيد الثاني ٤٣
المعتبر للشيخ نجم الدين ابي القاسم جعفر بن الحسن بن يحيى بن سعيد الحلي ٤٤ منتقى الجمان

ومعالم للشيخ حسن بن الشهيد الثانی ٤٥ مدارك الافهام شرح شرايع الاسلام للسيد محمد
ابن ابی الحسن العاملی ٤٦ مشرق الشمسين ومفتاح الفلاح للشيخ بهاء الدين محمد بن الحسين
العاملی ٤٧ المهذب للشيخ عبد العزيز بن البراج ٤٨ المراسم العلوية للشيخ سلار بن عبد
العزيز الديلمی ٤٩ المناقب والمثالب للقاضی النعمان ابن محمد ٥٠ مصباح الانوار فی مناقب
امام الابرار للشيخ هاشم ابن احمد وقد ينسب الى شيخ الطايفه وهو خطاء كثيراً ٥١ مقتل
الحسين المسمی بتسلية المجالس وزينة المجالس للسيد محمد بن ابی طالب الحسينی
الحائری المحصل للشيخ نصير الدين الطوسی ٥٢ مقتل امير المومنين ع للشيخ ابی الحسن
البكری استاد الشهيد الثانی ٥٣ منهج المقال فی تحقيق احوال الرجال المشتهر بالكبير
والوسيط والصغير للسيد ميرزا محمد بن علی بن ابراهيم استرابادی ٥٤ المحيط فی اللغة
لصاحب ابن عباد ٥٥ مقصد الراغب فی فضائل علی ابن ابيطالب ع للشيخ الحسين ابن
محمد بن الحسن وزمانه قريب من عصر الصدوق كتاب محمد ابن مثنی ابی القاسم ٥٧
كتاب مثنی ابن الواسد الحناط ٥٨ من لا يحضره الفقيه ٥٩ ومدينة العلم للشيخ ابن بابويه
القمی ٦٠ مستند الشيعة للشيخ النراقی ٦١ مجالس المومنين قاضی نور الله شوشتری ٦٢
ملهوف فی حال اهل الطوف للسيد ابن طاوس ٦٣ مجمع البحرين فی اللغة ٦٤ معارج
الاصول للشيخ ابی القاسم الحلی ٦٥ معالم الاصول للحسن ٦٦ المقتل للشيخ المفيد
٦٧ المقتل لابن نما ٦٨ مفتاح الفلاح شيخ بهائی ٦٩ منهج الدعوات سيد ابن طاوس
٧٠ مصباح المتهجد شيخ طوسی ٧١ منهاج الصلاح علامه حلی ٧٢ مصباح المتهجد
شهيد الاول باب النون ١ كتاب النصوص للشيخ ابن بابويه قمی ٢ كتاب النهايه
للشيخ محمد بن الحسن الطوسی النفلية للشهيد الاول محمد بن مكی ٣ كتاب نكت الارشاد
للشهيد الاول ٤ نهج البلاغة للسيد الرضی محمد ابن الحسين الموسوی ٥ نثر اللالی
للشيخ محمد ابن جمهور الاحساوی ٦ ناسخ القران ومنسوخه ومحكمه ومتشابهه
للشيخ سعد بن عبد الله الاشعری ٧ كتاب النوادر لاحمد بن محمد بن عيسی قمی ٨ نهاية
الاصول ونهاية الكلام ونهاية الفقه كلها للعلامة الحلی ٩ كتاب النصوص

الی الفتح الکراجکی ۱۰ کتاب النوادر للسید فضل اللہ بن علی بن عبید اللہ الحسنی
ندی ۱۱ کتاب النافع للشیخ نجم الدین ابی القاسم جعفر بن الحسن بن یحیی بن سعید
ن النهایه للشیخ المذکور ۱۲ نزهة الناظر فی الجمع بین الاشباه والنظائر للشیخ نجیب
یحیی ابن سعید ۱۴ کتاب النوادر لعلی ابن اسباط ۱۵ کتاب النبذة للشیخ ابن الحداد
واو ۱ کتاب الوصیة للشیخ علی بن الحسین بن علی المسعودی ۲ کتاب الوسیلة
محمد بن علی بن حمزہ ۳ کتاب وفات فاطمة ۴ للشیخ ابی الحسن البکری استاد
هید الثانی ۴ وافی ملا محسن کاشانی ۵ وسائل الشیعة للشیخ حر العاملی باب الهاء
الهدایة فی التاریخ الائمة ومعجزاتهم للشیخ الحسین بن حمدان الخضینی ۲ الهدایة فی الفقه
حر العاملی باب الیاء ۱ کتاب الیقین فی تسمیة مولانا امیر المومنین ۲ للسید
القاسم علی ابن موسی ابن جعفر ابن محمد ابن طاؤس الحسینی باب سی وہشتم در باب
ان شیعہ کہ صحاح ستہ وغیرہ کتب اہل سنت میں موجود ہیں ۱ تقریب ابن حجر
۵۷ الحسن بن الحسن الاشقر الفزاری الکوفی صدوق ویغلو فی التشیع
عاشرة مات سنة ثمان ومائتین صفحه ۴ ۵۲ الحسن بن زید بن الحسن بن
بن ابیطالب ابو محمد المدنی صدوق یہم وکان فاضلا ولی امرة المدینة
منصور من السابعة مات سنة ثمان وستین صفحه ۱۰۲ ۳ علی بن بذیمة الجزری
رمی بالتشیع من السادسة مات سنة بضع وثلثین ایضا ۴ علی بن الجعد بن
الجوهری البغدادی ثقة ثبت رمی بالتشیع من صغار التاسعة مات سنة
ن ومائتین صفحه ۱۰۳ ۵ علی بن حزور الکوفی وهو علی بن ابی فاطمة متروک
شدید التشیع من السادسة مات بعد الثلثین صفحه ۱۰۵ ۶ علی بن عاصم بن
صهیب الواسطی التیمی مولاهم صدوق یخطی ویصر رمی بالتشیع من التاسعة
ن بسنة احدی ومائتین صفحه ۱۰۶ ۷ علی بن ولید صدوق وکان مدلس و
تشیع وافرط ابن حبان فی تضعیفه من الثامنة مات سنة اربع وثمانین ایضا
بن قادم الخزاعی الکوفی صدوق یتشیع ایضا ۹ علی بن المنذر الطریقی ثم الکوفی

صدوق يتشيع من العاشرة مات سنة ست وخمسين صفحہ ۱۹ علی بن موسى بن جعفر
محمد بن علی بن الحسين بن علی الهاشمی يلقب الرضی صدوق والخلل ممن روى عنه
من كبار العاشرة سنة ثلث ومائتين صفحہ ۱۰ عمار بن معوية الدهنی ابو معوية
البجلی الكوفی يتشيع من الخامسة صفحہ ۲۷۵ يحيی بن سلمة بن كهيل الحضرمی ابو
الكوفی متروك وكان شيعيا من التاسعة مات سنة تسع وسبعين
يحيی بن عثمان بن صالح السهمی مولاهم المصری صدوق رمی بالتشيع ولينه
الكوفة حديث من غير اصله من الحادية عشر مات سنة اثنين وثمانين
يحيی بن عيسى التميمی النهشلی الفاخوری الكوفی نزيل الرملة صدوق يخطی ورمی
بالتشيع من التاسعة مات سنة احدی ومائتين صفحہ ۲۹۰ يزيد بن ابی زياد
الهاشمی مولاهم الكوفی ضعيف كبر فتغير صار يتلقن وكان شيعيا من الخامسة
مات سنة ست وثلثين صفحہ ۱۱ اجلح بن عبد الله بن حجية يكنی ابا حجية الكندی
يقال اسمه يحيی صدوق شيعی من السابعة مات سنة خمس واربعين صفحہ ۱۱
بن المفضل الحضری ابو علی الكوفی صدوق شيعی فی حفظ سئ من التاسعة
سنة خمس عشر صفحہ ۲۱ اسحق بن منصور السلولی مولاهم ابو عبد الرحمن صدوق
تكلم فيه للتشيع من التاسعة مات سنة اربع ومائتين صفحہ ۲۳ اسمعيل بن ابان
الوراق الازدی ابو اسحق وابو ابراهيم كوفی ثقة تكلم فيه للتشيع من
سنة ست عشرة من التاسعة صفحہ ۲۴ اسمعيل بن خليفة العبسی ابو اسرائيل
الملائی الكوفی معروف بكنية وقيل اسمه عبد العزيز صدوق سئ الحفظ نسب
الی الغلو فی التشيع من السابعة مات سنة تسع وتسعين صفحہ ۲۵ اسمعيل
بن عبد الرحمن بن ابی كريمة السدی ابو محمد الكوفی يهم ورمی بالتشيع
الرابعة مات سنة سبع وعشرين صفحہ ۲۶ اسمعيل بن موسى الفزاری ابو محمد
ابو اسحق الكوفی نسب السدی او ابن بنته او ابن اخته صدوق يخطی ورمی بالرفض
من العاشرة مات سنة خمس واربعين صفحہ ۳ بكر بن عبد الله او ابن ابی عبد الله الطائی الكوفی

يل المعروف بالصحيح مقبول رمى بالرفض من السادسة صفحه ٤٨ [٢٤] ثعلبة بن يزيد الحماني
صدوق شيعي من الثالثة ايضا [٢٥] ثوية مصغرا بن ابى فاختة سعيد بن علاقة الكوفى
بهم ضعيف رمى بالرفض من الرابعة صفحه ٥١ [٢٦] جابر بن يزيد بن الحارث الجعفي ابو عبد الله
فى ضعيف رافضى من الخامسة مات سنة سبع وعشرين ومائة صفحه ٥٣ [٢٧] جعفر بن
مان الضبعي ابو سليمان البصري صدوق زاهد لكنه كان يتشيع من الثامنة مات سنة
وسبعين صفحه ٥٨ [٢٨] حبة بن جوين مصغرا ابو قدامة الكوفى صدوق له اغلاط وكان
اليا فى التشيع من الثانية من زعم ان له صحبة مات سنة ست وقيل تسع وسبعين صفحه ٦٠
الحسن [٢٩] الاشقر الفزاري الكوفى صدوق يهم ويغلو فى التشيع من العاشرة مات سنة ثمان
ثنتين صفحه ٦١ [٣٠] عبد الله بن زرير بتقديم الزاء مصغرا الغافقي المصري ثقة رمى بالتشيع
الثانية مات سنة ثمانين صفحه ٦٣ [٣١] حكيم بن جبير الاسدي وقيل مولى ثقيف
فى ضعيف رمى بالتشيع من الخامسة صفحه ٦٤ [٣٢] حمران بن اعين الكوفى مولى بنى
شيبان ضعيف رمى بالرفض من الخامسة صفحه ٦٩ [٣٣] خالد بن طهمان الكوفى وهو خالد
بن ابى خالد وهو ابو العلاء الخفاف مشهور بكنيته صدوق رمى بالتشيع ثم اختلط
الخامسة صفحه ٧٢ [٣٤] خلف بن سالم المخرمي ابو محمد المهلبي مولاهم السندي ثقة حافظ
من العاشرة صنف المسند عابوا عليه التشيع ودخوله فى شىء من امر القاضى مات
سنة احدى وثلثين صفحه ٧٤ [٣٥] داود بن ابى عوف سويد التيمي البرجمي مولاهم ابو الجحاب
مشهور بكنيته وهو صدوق شيعي ربما اخطاء من السادسة صفحه ٧٥ [٣٦] دينار بن
الاسدى ابو عمر البزار آخره راء الكوفى الاعمى صالح الحديث رمى بالرفض من
السادسة صفحه ٧٦ [٣٧] الربيع بن انس البكرى او الحنفي البصري نزل خراسان صدوق
له اوهام رمى بالتشيع من الخامسة مات سنة اربعين صفحه ٨٠ [٣٨] زيد بن على بن الحسين
بن على بن ابى طالب الهاشمي ابو الحسين المدني ثقة من الرابعة وهو الذى ينسب اليه
الزيدية خرج فى خلافة هشام بن عبد الملك فقتل بالكوفة سنة اثنتين وعشرين
صفحه ٩٣ [٣٩] سالم بن عبد الواحد المرادى الانعمي ابو العلاء الكوفى مقبول وكان شيعيا

من السادسة صفحہ ۹۰ سعید بن خثیم مصغرا ابن رشد الهلالی ابو معمر الکوفی صدوق
رمی بالتشیع له اغلاط کثیر من التاسعة مات سنة ثمانین ومائة صفحہ ۹۴ سعید[۴۱]
فیروز ابو البختری بن ابی عمران الطائی مولاهم الکوفی ثقة ثبت فیه تشیع قلیل
الارسال من الثالثة مات سنة ثلاث وثمانین صفحہ ۱۰۲ سلیمان[۴۲] بن قرم بن معاذ
ابو داؤد البصری النحوی ومنهم من ینسبه الی جده سئ الحفظ یتشیع من السابعة
صفحہ ۱۱۶ ضرار[۴۳] التیمی ابو نعیم الطحان الکوفی صدوق له اوهام وخطاء رمی بالتشیع
وکان عارفا بالفرایض من العاشرة سنة تسع وعشرین صفحہ ۱۲۱ عباد[۴۴] بن زیاد بن
موسی الاسدی الساجی صدوق رمی بالقدر والتشیع من العاشرة ایضا عائذ[۴۵] ابو
حبیب بن الملاح ابو احمد الکوفی ویقال ابن هشام بیّاع الهروی صدوق رمی
بالتشیع من التاسعة صفحہ ۱۲۲ عباد[۴۶] بن یعقوب الرواجنی ابو سعید الکوفی صدوق
رافضی حدیثه صفحہ ۳۳۳ محمد[۴۷] بن مسلم صدوق من الحادیة عشرة بستان المحدثین
صفحہ ۵۱ عبد الرزاق[۴۸] امام احمد بن حنبل واسحاق بن راهویه ویحیی بن معین از دی
استفادهٔ حدیث کرده اند واو از اجل تلامذه معمر است تا هفت سال در صحبت او بوده است ولهذا در حق
حدیث معمر مشهور وممتاز است وروایت او در صحاح سته واقع است ودر وی هیچ عیب نیافته مگر
فی الجمله تشیع اما غالی نه بود صفحہ ۴۴ حاکم[۴۹] نیشاپوری خطیب بغدادی در رجال او نوشته کان الحاکم
ثقة وکان یمیل الی التشیع مولوی کرامت علی دہلوی نے سیرة المحمدیه مین شیخ مفید
وسید مرتضی[۵۰] وملا باقر مجلسی سے چند روایت نقل کیا ہے حیواة الحیوان صفحہ ۱۶۴ قال ابن
خلکان کان یحیی بن یعمر تابعیا عالما بالقران والنحو وکان شیعیا من الشیعة
الاولی یتشیع تشیعا حسنا یقول بتفضیل اهل البیت عجالہ نافعہ صفحہ ۱۳ روافض
ونواصب واکثر امیه درین عمل برهمه فرق پیش دستی کرده اند وخوارج ومعتزله وزیدیه آنقدر
مرتکب این امر شنیع نشده اند صواعق محرقہ ابن حجر مکی ب ۲ واخرج الدارقطنی عن
سالم بن ابی حفصة وهو شیعی لکنه ثقة سالم بن ابی حفصه شیعہ ہین اور ر
ہین اسقدر راویون کو اہل رجال اہل سنت شیعہ کہتے ہین اور روایت انکی صحاح ستہ وتفاسیر

متداولہ مین موجود ہے باب سی و نہم در بیان راویان نواصب و خوارج کہ صحاح ستہ وغیرہ
کتب اہل سنت مین موجود ہے عوام کہتے ہین کہ روایت شیعہ کی متہمین وہ ذہین و وضاعین سے
ہے لہذا قدرے اسجگہ ذکر کرتا ہون مسلم صفحہ ۴ فلما ما کان منہا عن قوم ہم عند اہل
الحدیث متہمون او عند الاکثر منہم فلسنا نتشاغل بتخریج حدیثہم کعبد اللہ ابن
مسور ابی جعفر المدائنی وعمرو بن خالد الشامی قال النووی روی عنہ احمد بن حنبل
یحیی بن معین ومحمد بن یحیی وعبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی واخرون من کبار الائمۃ
والحفاظ وقال احمد بن عبد اللہ العجلی والدار قطنی وغیرہما ہو ثقۃ وقد روی لہ
البخاری مسلم صفحہ ۴ ثنا ابو داؤد الطیالسی عن شعبۃ عن یونس بن عبید قال
کان عمرو بن عبید یکذب فی الحدیث قال النووی واما عمرو بن عبید فہو القدری
المعتزلی الذی کان صاحب الحسن البصری صفحہ ۱۸ وکان احب الی اہل الشام
من بقیت وقال ابن ابی حثیمۃ سمعت یحیی بن معین یقول ہو ثقۃ والعراقیون
یکرہون حدیثہ وقال البخاری ما روی عن الشامیین اصح وقال عمرو بن اذا احدث
عن اہل بلادہ فصحیح واذا احدث عن اہل المدینۃ مثل ہشام بن عروۃ ویحیی
بن سعید وسہیل بن ابی صالح فلیس بشیء صفحہ ۸ مسلم ولا تکتب عن اسماعیل
بن عیاش شرح نووی قال یعقوب بن سفیان کنت اسمع اصحابنا یقولون علم
الشام عند اسمعیل بن والولید بن مسلم قال یعقوب وتکلم قوم فی اسمعیل وہو
ثقۃ عدل اعلم الناس بحدیث ولا یدفع دافع واکثر ما تکلموا قالوا یغرب عن ثقات
المکیین والمدنیین قال یحیی بن معین اسمعیل ثقۃ فیما روی عن الشامی صفحہ ۱۹
مسلم سالت مالک بن انس عن محمد بن عبد الرحمن یروی عن سعید بن المسیب
فقال لیس بثقۃ وسالت مالک بن انس عن ابی الحویرث فقال ثقۃ وسالتہ عن
صالح مولی التوامہ فقال لیس بثقۃ وسالتہ عن حرام ابن عثمان فقال لیس بثقۃ وسالت
مالکا عن ہولاء الخمسۃ فقال لیسوا بثقۃ فی حدیثہم شرح نووی قال یحیی بن
معین صالح ہذا ثقۃ (شعبۃ) قال احمد بن حنبل وابن معین لیس بہ باس قال ابن

عدی ولم اجد له حدیثا منکر واما ابن ابی ذیب فهو السید الجلیل حرام بن عثمان
قال الزبیری کان یتشیع روی عن جابر بن عبد الله **مسلم صفحہ ۱۹** عن شرحبیل بن سعد
وکان متهما **شرح نووی** قال محمد بن سعد کان شیخا قدیما روی عن زید بن ثابت
وعامة اصحاب رسول الله صلعم مسلم کہتے ہین کہ عبد اللہ وعمر شامی متہم بوضع وکذب ہین دلوو
کہتے ہین کہ انسے روایت کیا ہے یحیی ومحمد وعبد اللہ اور احمد اور دار قطنی وبخاری نے اور ربیہ ثقہ ہین
مسلم کہتے ہین کہ عمر واضع وکاذب تہا اور نووی نے کہا کہ وہ اصحاب سے حسن بصری کے تہا اور شامی
ہے اور یحیی کے نزدیک ثقہ ہے اور بخاری کہتے ہین کہ شامیون کی روایت صحیح تر ہے مسلم نے
کہا کہ اسمعیل کی روایت نادرست ہے اور یعقوب کہتے ہین کہ وہ عادل ویا ثقہ ہین مسلم کہتے ہین کہ
محمد وصالح وحرام شیعہ ہے اور نووی کے نزدیک ثقہ ہین امام احمد حنبل وابن معین وشعبہ روایت
مین بہتر بتاتی ہین اور ابن عدی منکر کہتے ہین حرام کو زبیری شیعہ کہتے ہین اور مسلم شرحبیل کو متہم
بوضع کہتے ہین اور نزد نووی مشایخ قدیم ہین **تقریب ابن حجر** صفحہ ۶۰ حصین بن نمیر مصغر
الواسطی ابو محصن الضریر کوفی الاصل لاباس به رمی بالنصب من الثامنة صفحہ ۶۱
حفص بن عبد الرحمن بن عمر ابو عمر والبلخی الفقیه نیشاپوری قاضیا صدوق عابد
رمی بالارجاء من التاسعة مات سنة تسع وتسعین **ایضا** حفص بن غیلان ابو
معید مصغر وهو بمیم شامی صدوق فقیه رمی بالقدر من الثامنة صفحہ ۶۱
الحکم بن عتبة مصغر ابو محمد الکندی الکوفی ثقة فقیه الا انه ربما دلس من
الخامسة مات سنة ثلث عشرة صفحہ ۶۴ حماد بن ابی سلیمان مسلم الاشعری مولاهم
ابو اسمعیل الکوفی فقیه صدوق به اوهام من الخامسة رمی بالارجاء مات سنة
عشرین صفحہ ۷۱ الخصیف مصغر ابن عبد الرحمن الجزری ابو عون صدوق سیئ الحفظ
خلط باخره ورمی بالارجاء من الخامسة سنة سبع وثلثین صفحہ ۷۳ داود بن حصین
الاموی مولاهم ابو سلیمن المدنی ثقة الا فی عکرمة قال ابن خلکان مقاله ورمی
برای الخوارج من السادسة مات سنة خمس وثلثین صفحہ ۷۰ الربیع بن عبد الله
بن خطاب ابو محمد البصری صدوق رمی بالقدر من السابعة صفحہ ۷۴ زیاد بن

...ة التغلبی ابو مالک الکوفی ثقة رمی بالنصب من الثالثة مات سنة خمس وثلثین
صفحہ ٩١ سعید بن سالم القداح ابو عثمان المکی اصلہ من خراسان او الکوفة صدوق
رمی بالارجاء وکان فقیہا من کبار التاسعة صفحہ ٩٢ سعید ابن سعید التغلبی البیروتی
ساحلی مجہول من الخامسة وهم ابن عساکر والخطیب الکوفة فرق بین هذا
... والصواب مع الخطیب ویحتمل ان یکون هو سعید بن خالد بن ابی طویل
صفحہ ١٠٣ سلیمان بن مهران الاسدی الکاهلی ابو محمد الکوفی الاعمش ثقة حافظ
عارف بالقراءة لکنہ یدلس من الخامسة مات سنة سبع واربعین صفحہ ١٠٠ شبل بن
عباد المکی القاری ثقة رمی بالقدر من الخامسة مات سنة ثمان واربعین صفحہ ١١
صفوان بن سلیم المدنی ابی عبد اللہ الزهری مولاهم ثقة مفت عابد رمی بالقدر
من الرابعة مات سنة اثنتین وثلثین صفحہ ایضا صفوان بن صالح بن صفوان الثقفی
مولاهم ابو عبد الملک الدمشقی ثقة کان یدلس تدلیس التسویة قالہ ابو زرعة
الدمشقی من العاشرة مات سنة ثمان وثلثین صفحہ ١٢٢ عباد بن منصور الناجی ابو سلمة
البصری القاضی بها صدوق رمی بالقدر وکان یدلس وتغیر باخرہ من السادسة
مات سنة اثنتین وخمسین صفحہ ١٩٠ عمر بن سعد بن ابی وقاص المدنی نزیل الکوفة
صدوق صفحہ ٢٤٨ معاویة بن ابی سفیان الخلیفة صحابی صفحہ ١١ الشمر الکاهلی الکوفی
صدوق صفحہ ٦٩ عبید اللہ بن زیاد الکندی الدمشقی ثقة صفحہ ١١٠ سعد بن ابی وقاص
مناقبہ کثیرة تاریخ الخلفاء صفحہ ١٣ محمد بن یونس الکدیمی وهو وضاع صفحہ ١٤٣ عمر بن
... ضعیف صفحہ ١١٥ احمد بن ابراهیم لیس بشیء وشیخہ مجهول ... بکار قال ابن
عدی هو من جملة الضعفاء صفحہ ٥٤ الحسن بن ابی الحسن البصری الانصاری مولاهم
ثقة فقیہ فاضل مشهور وکان یرسل کثیرا ویدلس قال البزار کان یروی عن جماعة
لم یسمع منهم فیتجوز ویقول حدثنا وخطبنا یعنی قوم الذین حدثوا وخطبوا بالبصرة
وهو راس اهل الطبقة الثالثة مات سنة عشر ومائة وقارب التسعین وفی ...
الهدی ... الحسن البصری هو راس المحتجة لم ... راوی ... قدری وقاتل شہدائے کربلا

خوارج ونواصب دشمنان [illegible] ہیں اور روایت انکی صحاح ستہ وتفاسیر متداولہ مین موجود ہی ترمذی
۲ جلد صفحہ ۲۵۸ کتاب العلل قد تكلموا فی الرجال منهم الحسن البصری وطاؤس تكلما
فی معبد الجهنی وتكلم سعيد بن جبير فی طلق بن حبيب وتكلم ابراهيم النخعی وعامر
الشعبی فی الحارث الاعور وهكذا روی ايوب السختيانی وعبد الله بن عون وسليمان
التيمی وشعبة بن الحجاج وسفيان الثوری ومالك بن انس والاوزاعی وعبد الله
بن المبارك ويحيی بن سعيد القطان ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدی وغيرهم
من اهل العلم تكلموا فی الرجال وضعفوا فانما حملهم علی ذلك عندنا والله اعلم
النصيحة للمسلمين لا يظن بهم انهم ارادوا الطعن علی الناس والغيبة انما ارادوا
واعتدنا ان يبينوا ضعف هؤلاء لكی يعرفوا لان بعض الذين ضعفوا كان صاحب
بدعة وبعضهم كان متهمًا فی الحديث وبعضهم كانوا اصحاب غفلة وكثرة خطاء فاراد
هؤلاء الائمة ان يبينوا احوالهم شفقة علی الدين اس روایت سے ظاہر ہوتا ہی کہ کثرت
سے راویان صحاح ستہ کے ضعفاء ومجاہیل واہل بدعت سے ہیں تاریخ ابن خلکان ا جلد صفحہ ۲۲۱
وقيل ابو محمد سعيد بن جبير بن هشام الاسدی كوفی احد اعلام التابعين
اخذ العلم عن ابن عباس وعبد الله بن عمر قال بيعة كانت فی عنقی لابن الاشعث
فغضب الحجاج ثم قال افما كانت بيعة امير المومنين عبد الملك بن مروان فی عنقك
من قبل والله لاقتلنك يا حرسی اضرب عنقه فضرب عنقه ابن جبیر تابعی کو حجاج نے
مارڈالا ایضًا ا جلد صفحہ ۲۲۹ ابو محمد سليمان بن مهران مولی بنی كاهل من ولد
اسد المعروف بالاعمش الكوفی الامام المشهور كان ثقة عالمًا فاضلًا ويقال ان
الامام اباحنيفة عاده يومًا فی مرضه فطول القعود عنده فلما عزم علی القيام
قال له ما كانی الا ثقلت عليك فقال والله انك لثقيل علی وانت فی بيتك و
ابو معوية الضرير بعث هشام بن عبد الملك فی فم شاة فاكلتها اعمش اور امام اعظم
سے کینہ وبغض تھا اور اعمش تفضیل علی علی عثمان کے قائل تھے اور حکام بنی امیہ حصول اقتدار
تفضیل عثمان کے جبرًا طالب تھے ایضًا ا جلد صفحہ ۲۶۵ ابو عمرو عامر بن شراحيل بن

عبد ذی کبار الشعبی وهو کوفی تابعی جلیل القدر وافر العلم قال دخلت علی شعبی
عبد الملک بن مروان ثم دعی بالطعام فقدمت الیه المائدة — وربما زاد فیه علی
ما عندی — التفت الی فقال لی یا شعبی قد واللہ تبینت الکراهیة فی وجهک لما
فعلت وتدری ای شئ حملنی علی ذلک قلت لا یا امیر المومنین قال لئلا تقول
لئن فازوا بالملک اولی لقد فزنا نحن بالعلم فاردت ان اعرفک انا فزنا بالملک
وشارکنا فیما انت فیه ثم امرلی بمال فقمت من عندہ وقد زللت اربع زلات شعبی
مجلس سے عبد الملک کے بھاگے مگر انحراف میں حکم سلطانی کے خائف بھی تھے ایضا جلد
صفحہ ۳۴۳ ابو عبد اللہ عروة بن الزبیر العوام القرشی الاسدی وهو احد الفقهاء عروہ
السبعة بالمدینة وهو بالشام عند الولید بن عبد الملک فقطعت رجله فی مجلس
الولید والولید مشغول عنه بمن یحدثه عروہ کا پیر قطع کر ڈالا ولید نے ابو محمد عطاء عطاء ۱۴
بن ابی رباح کان من اجلاء الفقهاء وتابعی مکة سمع جابر بن عبد اللہ الانصاری
وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ ابن الزبیر عطاء تابعی رفیق اعتزال میں حسن بصری
کے ہیں ایضا صفحہ ۳۴۵ جلد اول ابو محمد اعتزال میں حسن بصری کے ہیں ایضا جلد اول صفحہ ۱۳۹ حسن بصری
ابو سعید الحسن بن ابی الحسن یسار البصری کان من سادات التابعین وکبرایهم
وجمع کل فن من علم وزهد وورع وعبادة ولما ولی عمر بن هبیرة الفزاری العراق واضیف
الیه خراسان وذلک فی ایام یزید بن عبد الملک استدعی الحسن البصری ومحمد بن
سیرین والشعبی وذلک فی سنة ثلث ومائة فقدموا علیه فقال لهم ان یزید
خلیفة اللہ استخلفه علی عبادہ واخذ علیهم المیثاق بطاعته واخذ عهدنا بالسمع
والطاعة وقد ولانی ما ترون فیکتب الی بالامر من امورہ فاقلدہ ما یقلدہ من ذلک
الامر فما ترون ان فعلت خفت علی دینی وان لم افعل خفت علی نفسی حسن بصری
ومحمد بن سیرین وشعبی نے بیعت یزید بن عبد الملک قبول کیا شرح ابن ابی الحدید جلد
صفحہ ۱۹۶ هذه خلاصة ما ذکرہ شیخنا ابو جعفر رح فی هذا المعنی فی کتاب التفضیل
وذکر جماعة من شیوخنا البغدادیین ان عدة من الصحابة والتابعین والمحدثین

كانوا منحرفين عن علي قائلين فيه السوء ومنهم من كتم مناقبه واعان اعداءه مع الدنيا
وايثارا للعاجلة فمنهم انس بن مالك ناشد علي الناس في رحبة القصر او قالوا برحبة الجامع
بالكوفة ايكم سمع مع رسول الله م يقول مَن كُنتُ مَولاهُ فَعَلِيٌّ مَولاهُ فقام اثنى عشر رجلا
فشهدوا بها وانس بن مالك في القوم لم يقم فقال له يا انس ما يمنعك ان تقوم فتشهد
لقد حضرتها فقال يا امير المومنين كبرت ونسيت فقال اللهم ان كان كاذبا فارمه بها
بيضاء لا تواريها العمامة قال طلحة بن عمير فوالله لقد رايت الوضح به بعد ذلك ابيض
بين عينيه وروى عثمن بن مطرف ان رجلا سال انس بن مالك في آخر عمره عن ابن
ابيطالب فقال اني آليت ان لا اكتم حديثا سئلت عنه في علي يوم الرحبة ذلك راس
المتقين يوم القيمة سمعته والله من نبيكم وروى ابو اسرائيل عن الحكم عن ابي سليمان
الموذن نشد الناس من سمع رسول الله م يقول مَن كُنتُ مَولاهُ فَعَلِيٌّ مَولاهُ فشهد له
قوم وامسك زيد بن ارقم فلم يشهد وكان يعلمها فدعى علي عليه بذهاب البصر
فعمى وكان يحدث بالحديث بعد ما كف بصره قالوا ولو كان الاشعث بن قيس الكندي
وجرير بن عبد الله البجلي يبغضانه وهدم علي دار جرير بن عبد الله قال اسمعيل
بن جرير هدم علي دارنا مرتين وروى الحرث بن حضيرة ان رسول الله دفع الى
جرير بن عبد الله نعلين من نعله وقال احتفظ بهما فان ذهابهما دينك فلما كان يوم
الجمل ذهبت احديهما فلما ارسله الى معوية ذهبت الاخرى ثم فارق عليا واعتزل
الحرب وروى اهل السيرة ان الاشعث خطب الى علي ابنته فزبره وقال يا ابن الحائك
اغرك ابن ابي قحافة وروى ابو بكر الهذلي عن الزهري عن عبيد الله بن عدي بن خيار
بن نوفل بن عبد مناف قال قام الاشعث الى علي فقال ان الناس يزعمون ان
رسول الله م عهد اليك عهدا لم يعهد الى غيرك فقال انه عهد الي في قراب سيفي
لم يعهد الى غيري فقال الاشعث هذه ان قلتها فهي عليك لا لك دعها ترحل
عنك فقال له علمك بما علي مما لي منافق بن كافر حائك بن حائك اني لاجد منك
بنة الغزل ثم التفت الى عبد الله بن عدي بن الخيار فقال يا عبيد الله انك لتسمع

خلالنا وترى عجبا ثم انشد اصبحت هزء الراعى الضان اتبعه ماذا يريبك منى راعى الضان وروى يحيى بن عيسى الرملى عن الاعمش ان جريرا والاشعث خرجا الى الجبان بالكوفة فمر بهما ضب يعدو وهما فى ذم علي فناداياه يا ابا حسل هلم يدك نبايعك بالخلافة فبلغ عليا قولهما فقال اما انهما يحشران يوم القيمة واما مهما ضب وكان ابو مسعود الانصارى منحرفا عنه روى شريك عن عثمن بن ابى زرعة عن زيد بن وهب قال تذاكرنا القيام اذا مرت الجنازة عند علي فقال ابو مسعود الانصارى قد كنا نقوم فقال علي ذاك وانتم يومئذ يهود وروى شعبة عن عبيد بن الحسن عن عبد الرحمن بن معقل قال حضرت عليا وقد ساله رجل عن امرأة توفى عنها زوجها وهى حامل فقال تتربص ابعد الاجلين فقال له رجل فان ابا مسعود تقول وضعها انقضاء عدتها فقال علي ان فروجا لا يعلم فبلغ قوله ابا مسعود فقال بلى والله لا علم ان الاخر شر وروى المنهال عن نعيم بن دجاجة قال كنت جالسا عند على اذا جاء ابو مسعود فقال علي جائكم فروج فجاء فجلس فقال له على بلغنى انك تفتى الناس قال نعم واخبرهم ان الاخر شر قال فهل سمعت من رسول الله شيئا قال نعم سمعته يقول لا ياتى على الناس قال نعم واخبرهم ان الاخر شر قال سمعت من رسول الله شيئا قال نعم سمعته لا ياتى على الناس سنة مائة وعلى الارض عين تطرف قال اخطأت استك الحفرة وغلطت فى اول ظنك انما عنى من حضره يومئذ وهل الرخاء الا بعد المائة وروى جماعة من اهل السير ان عليا ع كان يقول عن كعب الاحبار انه الكذاب وكان كعب منحرفا عن علي وكان النعمان بن بشير الانصارى منحرفا وعدوا له وخاض الدماء مع معوية خوضا وكان ممن امرأ يزيد ابنه حتى قتل وهو على حاله وقد روى ان عمران بن الحصين كان من المنحرفين عنه ع وان عليا سيره الى المدائن وذلك انه كان يقول ان مات على ع فلا ادرى ما موته وان قتل فعسى ان قتل رجوت له ومن الناس من يجعل عمران من الشيعة وكان سمرة بن جندب من شرطة زياد روى عبد الملك بن عمير عن الحسن قال جاء رجل من اهل خراسان الى البصرة

ابو مسعود الانصاري

كعب الاحبار

نعمان بن بشير الانصاري

عمران بن الحصين

فجعل ما كان معه في بيت المال وخذ براءة ثم دخل المسجد يصلي ركعتين فاخذ سمرة بن
جندب واتهمه برأي الخوارج فقدمه فضرب عنقه وهو يومئذ على شرطة زياد فنظروا فيما
معه فاذا البراءة بخط بيت المال فقال ابو بكرة يا سمرة اما سمعت الله تعالى يقول قَدْ أَفْلَحَ
مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى فقال اخوك امرني بذلك وروى الاعمش عن ابي صالح
قال قيل لنا قد قدم رجل من اصحاب رسول الله صلعم فاتيناه فاذا هو سمرة بن جندب
واذا عند احدى رجليه خمر وعند الاخرى ثلج فقلنا ما هذا قالوا به النقرس واذا
اقوام قد اتوه فقالوا يا سمرة ما تقول لربك غدا تؤتى بالرجل فيقال لك هو من الخوارج
فتامر بقتله ثم تؤتى باخر فيقال لك ليس الذي قتلته بخارجي ذاك فتى وجدناه
ماضيا في حاجة فشبّه علينا وانما الخارجي هذا فتامر بقتل الثاني فقال سمرة واي
باس في ذلك ان كان من اهل الجنة مضى الى الجنة وان كان من اهل النار مضى الى النار
وروى واصل مولى ابي عيينة عن جعفر بن محمد بن علي عن آبائه قال كان لسمرة
بن جندب نخل في بستان رجل من الانصار فكان يؤذيه فشكى الانصاري ذلك
الى رسول الله صلعم فبعث الى سمرة فدعاه فقال له بع نخلك من هذا وخذ ثمنه قال لا
افعل قال فخذ نخلا مكان نخلك قال لا افعل قال فاشتر منه بستانه قال لا افعل
قال فاترك لي هذا النخل ولك الجنة قال لا افعل فقال صلعم للانصاري اذهب فاقطع
نخله فانه لا حق له فيه وروى شريك قال اخبرنا عبد الله بن سعد عن حجر بن عدي
قال قدمت المدينة فجلست الى ابي هريرة فقال ممن انت قلت من اهل البصرة قال ما
فعل سمرة بن جندب قلت هو حي قال ما احد احب الى طول حياة منه قلت ولم ذلك
ان رسول الله صلعم قال لي وله ولحذيفة بن اليمان آخركم موتا في النار فسبقنا حذيفة
وانا الان اتمنى ان اسبقه قال فبقي سمرة بن جندب حتى يشهد مقتل الحسين وروى
احمد بن بشير عن مسعر بن كدام قال كان سمرة بن جندب ايام مسير الحسين الى الكوفة
على شرطة عبيد الله بن زياد وكان يحرض الناس على الخروج الى الحسين وقتاله ومن
المنحرفين عنه المبغضين له عبد الله بن الزبير كان علي يقول ما زال الزبير منا اهل البيت

فی سنشاء ابنه عبد الله فاسدکه وصحل لله هو الذی حمل الزبیر علی الحرب وهو الذی
ین لعائیشة مسیرها الی البصرة وکان سبابًا فاحشًا یبغض بنی هاشم ویلعن ویسب
علی بن ابیطالب وکان علی یقنت فی الفجر وفی الصلوٰة المغرب ویلعن معویة وعمرو والمغیرة
والولید بن عقبة وابا الاعور والضحاك بن قیس وبسر بن ارطاة وحبیب بن مسلمة وا
با موسی الاشعری ومروان بن الحکم وکان هؤلاء یقنتون علیه ویلعنونه وروی
شیخنا ابو عبد الله البصری المتکلم عن نصر بن عاصم اللیثی عن ابیه قال اتیت مسجد
رسول الله ص والناس یقولون نعوذ بالله ومن غضب الله وغضب رسوله فقلت ما هذا
قالوا معویة قام الساعة فاخذ بید ابی سفیان فخرجا من المسجد فقال رسول الله ص
لعن الله التابع والمتبوع رب یوم لامتی من معویة ذی الاستاه قالوا یعنی الکبیر العجز
الولید بن عقبة بن ابی معیط کان یبغض علیًا ویشتمه صفحه ۱۹۹ وممن فارقه عبد
الله بن عبد الرحمن بن مسعود بن اوس بن ادریس بن معتب الثقفی شهد مع علی صفین
وکان فی اول امره مع معویة ثم صار الی علی رجع بعده الی معویة وکان علی یسمیه
الهجنع ومنهم القعقاع بن شور استعمله علی کسکر فنقم منه امورًا منها انه تزوج امرأة
فاصدقها مائة الف درهم فهرب الی معویة ومنهم النجاشی الشاعر من بنی الحارث
بن کعب کان شاعر اهل العراق بصفین وکان علی یامره بمجاورته شعراء الشام مثل
کعب بن جعیل وغیره فشرب الخمر بالکوفة فحده علی فغضب ولحق بمعویة وهجاء علیًا
صفحه ۲۰۰ وممن فارقه حنظلة الکاتب خرج هو وجریر بن عبد الله البجلی من الکوفة
الی قرقیسیا وقال لا اقیم ببلدة یعاب فیها عثمن وممن فارقه وائل بن حجر الحضرمی و
خبره مذکور فی قصة بسر بن ارطاة وروی صاحب کتاب الغارات عن اسمعیل بن
حکیم عن ابی مسعود الجریری قال کان ثلثة من اهل البصرة یتواصلون علی بغض
علی مطرف بن عبد الله بن الشخیر والعلاء بن زیاد وعبد الله بن شقیق واکثر مبغضیه
اهل البصرة کانوا عثمانیة وکانت فی انفسهم احقاد یوم الجمل وکان هو قلیل التالف
للناس وروی ابو غسان البصری کنا وقال بنی عبید الله بن زیاد اربعة مساجد

بن عبد الرحمن ۱۲

نجاشی شاعر ۱۲

کعب بن جعیل ۱۲

وائل بن حجر ۱۲

مطرف بن عبد الله ۱۲
علاء بن زیاد ۱۲
عبد الله بن شقیق ۱۲

بالبصرة تقوم على بغض على بن ابيطالب والوقيعة فيه مسجد بنى عدى ومسجد بنى
مجاشع ومسجد كان فى العلافين على فرضه البصرة ومسجد فى الازد وممّا قيل عنه
انه يبغض عليّا ويذمه الحسن بن ابى الحسن البصرى ابو سعيد روى عنه حماد بن سلمة
انه لو كان على ياكل الحشيف بالمدينة لكان خيرا له مما دخل فيه وروا عنه انه كان
بزير بن خريرة ١٢
من المخذلين عن نصرته بن دكين عن الحسن بن صالح قال لم يصل ابو صادق على مرة
الهمدانى قال لفضل بن دكين وسمعت اباصادق قال فى ايام حياة مرة والله لا يظلنى واياه
سقف بيت ابدا قال ولما مات لم يحضره عمرو بن شرحبيل قال لا احضره لشى كان فى قلبه
على على بن ابيطالب قال ابراهيم بن هلال فحدثنا المسعودى عن عبد الله بن
نمير بهذا الحديث قال ثم كان عبد الله بن نمير يقول وكذا انا والله لو مات رجل
فى قلبه شى على على لم احضره ولم اصل عليه ومنهم الاسود بن يزيد ومسروق
بن الاجدع روى سلمة بن كهيل انهما كانا يمشيان الى بعض ازواج رسول الله
فيقعان فى على فاما الاسود فمات على ذلك واما مسروق فلم يمت حتى كان لا
يصلى لله تعالى صلوة الا صلى بعدها على على بن ابيطالب لحديث سمعه من عائشة
فى فضله وروى ابو نعيم الفضل بن دكين عن عبد السلام بن حرب عن ليث بن ابى
سليم قال كان مسروق يقول كان على كحاطب الليل روى سلمة بن كهيل قال
دخلت انا وزبيد اليامى على امراة مسروق بعد موته فحدثتنا قالت كان مسروق
والاسود بن يزيد يفرطان فى سبّ على بن ابيطالب ثم ما مات مسروق حتى سمعته
يصلى عليه واما الاسود فمضى لشانه قال فسالناها ذلك قالت شى سمعته من عائشة
ترويه عن النبى فى من اصاب الخوارج وروى ابو نعيم عن عمرو بن ثابت عن ابى اسحق
قال ثلثة لا يؤمنون على على بن ابيطالب مسروق ومرة وشريح وروى ان الشعبى
رابعهم وروى ميثم عن خالد عن الشعبى ان مسروق ندم على ابطائه عن
على بن ابيطالب ومنهم ابو وائل شقيق بن سلمة كان عثمانيا يقع فى على و
يقال انه كان يرى رأى الخوارج ابو بردة بن ابى موسى الاشعرى يرث البغضة

قیس بن ابی حازم ۱ سعید بن المسیب ۲ زہری ۳ مکحول ۴

روی ابو عمر الضریر عن ابی عوانة قال کان بین عبد الرحمن بن عطیة وبین عبد الرحمن
السلمی شئ فی امر علی وکان قیس بن ابی حازم یبغض علیاً ۴ رواہ وکیع عن اسمعیل بن
ابی خالد وکان سعید بن المسیب منحرفاً عنه وکان الزهری من المنحرفین عنه رواہ
جریر بن عبد الحمید صفحہ ۲۰۲ ومکحول من المبغضین له ۴ وکان اهل البصرة کلهم یبغضونه
وکثیر من اهل الکوفة وکثیر من اهل المدینة واما اهل مکة یبغضونه قاطبة وکانت
قریش کلها علی خلافه وکان جمهور الخلق مع بنی امیة انس بن مالک وزید بن ارقم
واشعث بن قیس وابو مسعود وکعب الاحبار وسمرة بن جندب وابو هریرة وعبد الله ابن زبیر وولید بن عقبہ
وعبد الله بن عبد الرحمن وقعقاع بن شور ونجاشی وکعب بن جعیل وحنظلة الکاتب وجریر بن عبد الله البجلی
وعمران بن الحصین ووائل بن الحجر الحضرمی ومطرف بن عبد الله وعلاء بن زیاد وعبد الله بن شقیق و
مرة الهمدانی وعبد الله بن نمیر واسود بن یزید ومسروق بن الاجدع وابو وائل وقیس بن حازم وعبد الرحمن
بن عطیة ومکحول وزہری اور اکثر اہل بصرہ وکوفہ ومکہ ومدینہ بغض رکھتے تھے ومنحرف تھے حضرت امیر ؑ
اور لعن کرتے تھے امیر المومنین پر فقط واضح رہے کہ یہی اصحاب اور یہی راوی صحاح ستہ میں
بکثرت موجود ہیں اور یہی زیادہ تر معتبر نزد علماء اہل سنت کے ہیں باب چہلم حقیقت میں بنابر
مذہب سنی کے ٭ سیرة المحمدیہ صفحہ ۵۷۶ واشترط علیه الحسن ان یکون له الامر
فالتزم ذلک کله معاویة واخرج نفسه عن امر الخلافة فکبر الناس واختلطوا
فی ذلک الساعة وسمیت تلک السنة الجماعة وکان هذا فی النصف من جمادی
الاولی من سنة احدی واربعین فبایع الناس معویة یومئذ وکل من قال ان
الجماعة سنة اربعین هذا فی الاستیعاب حاشیہ رومی بر شرح عقائد نسفی صفحہ ۵
قوله اهل السنة والجماعة وهم الاشاعرة وهذا هو المشهور فی دیار خراسان و
العراق والشام واکثر الاقطار وفی دیار ما وراء النهر اهل السنة والجماعة هم
الماتریدیة اصحاب ابی منصور الماتریدی وهو تلمیذ ابی نصر العیاضی ابی بکر
الجرجانی صاحب ابی سلیمان الجرجانی تلمیذ ابی محمد بن الحسین الشیبانی من اصحاب
الامام ابی حنیفة رح وماترید قریة من قری سمرقند وبین الطائفتین اختلاف

فی بعض المسائل کمسئلة التکوین وغیرها حاشیہ ابوشکور سلمی صفحہ ۱۰۲ قال اهل السنة
والجماعة ان الحسین رض کان الحق فی یده وقد قتل مظلوماً واجمعنا ان الخلافة لمعاویة
بعد علی وصالح معه الحسن وتابع معه جمیع الصحابة والمسلمون فاما یزید بن معاویة
قال بعض الناس ان خلافته کانت باستخلاف معاویة وتبعه المسلمون من
الصحابة وغیرهم من طریق القیاس ان طاعته کانت واجبة علی الحسین وجمیع المسلمین
الا انا اقول ان معاویة کان عالماً من غیر فسق وکانت فیه الدیانة ولو لم یکن منه بد
لکان لا یجوز الصلح معه فلم یوجد منه سوی البغی ثم علی صلح معه لانه کان
یدعی الحق وکان عادلاً فیما بین الناس ثم بعد علی کان اماماً علی الحق شرح فقه اکبر
ملا علی قاری صفحہ ۸۹ قال الشیخ ابو الحسن الاشعری لاستاذه ابی علی الجبائی ما
تقول فی ثلثة اخوة مات احدهم مطیعاً والاخر عاصیاً والثالث صغیراً فقال الاول
یثاب بالجنة والثانی یعاقب بالنار والثالث لا یعاقب ولا یثاب قال الاشعری
فان قال الثالث یارب لم امتنی صغیراً وما ابقیتنی الی ان اکبر فاومن بک واطیعک
فادخل الجنة فقال یقول الرب انی کنت اعلم منک انک لو کبرت لعصیت قد
دخلت النار فکان الاصلح لک ان تموت صغیراً قال الاشعری فان قال الثانی
یارب لم تمتنی صغیراً لئلا اعصی فلا ادخل النار ماذا قال الرب فبهت الجبائی
وترک الاشعری مذهبه واشتغل هو ومن تبعه بابطال رای المعتزلة واثبات
ما ورد به السنة ومضی علیه الجماعة فسموا اهل السنة والجماعة مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۸
عن ابن مسعود قال رسول الله ص سباب المسلم فسوق وقتاله کفر اہل سنت نام ہے
فرقہ اشعری کا اور فرقہ ماتریدی کا اور علماء اہل سنہ نے اجماع کیا ہے کہ خلافت معویہ کی بعد صلح
علی رض وصلح امام حسن کی حق ہے اسلئے کہ جمیع صحابہ ومسلمین نے اجماع وبیعت کیا ہے اور یزید کی اطاعت
حسین پر واجب تھی اور معاویہ تھے غیر فاسق اور دیانت دار اور متدین اور اگر نہو تا تدین صلح جائز
نہوتی صفحہ ۸۹ شیخ ابوالحسن اشعری نے اپنے استاذ ابو علی جبائی معتزلی سے تین سوال کیا کہ
تین بھائی تھیں ایک اونمیں سے مطیع اور دوسری عاصی اور تیسری کم سن بچہ تھی پس پہلی داخل جنت ہو

دوسری داخل نار ہوا اور تیسری نہ داخل نار ہوا اور نہ داخل بہشت ہو اگر تیسری خدا سے یہہ اعتراض
ے کہ کیون مجھے صغیر سن مین موت دیا اگر حیات ملتی تب ہم ایمان لاکر اطاعت کرتے و داخل جنت
ے استاد نے جواب دیا کہ ہم بہتر عالم ہین کہ اگر تیرا سن زیادہ ہوتا تو معصیت کرلی اور اوسوقت ہم
خل نار کرتے پہر اشعری نے فوراً اعتراض سوال کیا کہ دوسری اگر سوال کرے کہ مجھے کیون نہ موت دیا کہ مین گناہ
لی پس جبائی غصہ سے مبہوت ہوگیا لہذا لوگون نے ترک مذہب معتزلی کا کیا پس مذہب اشعری کا
م اہل سنت وجماعت رکہا گیا اتمام الدرایہ صفحہ ۲۰ وان الامام ابا الحسن الاشعری امام فی
لسنۃ تاریخ ابن خلکان ۲ جلد صفحہ ۲۹ ابو حنیفۃ نقلہ ابو جعفر المنصور من الکوفۃ الی
بغداد فارادہ علی ان یولیہ القضاء فابی فحلف علیہ لیفعلن فامرہ الی الحبس فی الوقت
والعوام بن عون انہ تولی وکان یزید بن ہبیرۃ الفزاری امیر العراقین ارادہ ان یلی
القضاء بالکوفۃ ایام مروان بن محمد اخر ملوک بنی امیۃ فابی علیہ فضربہ مائۃ سوط
وعشرۃ اسواط کل یوم عشرۃ اسواط وذلک بعد ان ضرب احمد علی القول بخلق القران
امام ابوحنیفہ کو منصور عباسی نے واسطے عہدہ قضا کے استدعا کیا اور امام نے انکار کیا پس خلیفہ نے قسم کہائی
کیا اور حکم دیا قید کرنیکا اور یزید بن عمر محدث ثقہ کہ وہ امیر عراق عرب وعجم کے تہے واسطے عہدہ قضا
اوسکے استدعا کیا وقت حکومت مروان خلیفہ اخری بنی امیہ کے کہ انکار کیا اور اسپر خلیفہ نے سوکوڑا مارا
اور دس کوڑے مارنیکا روزانہ مقرر کیا اور پہر کوڑا مارا امام حنبل کو شفای قاضی عیاض ۲ جلد صفحہ ۵۰
وروی ان مالکا لما ضربہ جعفر بن سلیمان ونال منہ وحمل مغشیا علیہ فدخل علیہ
الناس فافاق وابن الخلکان مثلہ امام مالک کو مارا جعفر عباسی نے اور فریاد کیا امام نے تا اینکہ
غش کہا کر گر پڑی تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۶۵ وفی سنۃ ثمان وخمسین المنصور نائب مکۃ بحبس
سفیان الثوری وعباد بن کثیر فحبسا اور سنہ ۱۵۸ ہجری مین منصور خلیفہ نے سفیان ثوری وعباد بن
کثیر کو قید کیا کتاب تاریخ الخلفاء سیوطی وتاریخ خمیس شیخ حسین دیار بکری سے اسمار علما جو وقت خلفاء
بنی امیہ وبنی مروان وبنی عباس کی تہے لکہتا ہون تا کہ کیفیت وحقیقت دین کی معلوم ہو صفحہ ۲۰ فی ایام
معویۃ من الاعلام صفوان بن امیہ وحفصۃ وام حبیبۃ وصفیۃ ومیمونۃ وسودۃ و
جویریۃ وعایشۃ ولبید الشاعر وعثمان بن طلحۃ الحجبی وعمرو بن العاص وعبد اللہ بن سلام

الحرّة ومحمد بن مسلمة وابو موسى الاشعرى وزيد بن ثابت وابو بكرة وكعب بن مالك والمغيرة
بن شعبة وجرير البجلى وابو ايوب الانصارى وعمران بن حصين وسعيد بن زيد وابو
قتادة الانصارى وفضالة بن عبيد وعبد الرحمن بن ابى بكر وجبير بن مطعم واسامة بن زيد
وثوبان وعمرو بن حزم وحسان بن ثابت وحكيم بن حزام وسعد بن ابى وقاص وابو اليسر
وقثم بن العباس واخوه عبيد الله وعقبة بن عامر وابو هريرة صفحه ٢٢١ مات فى ايام يزيد
من الاعلام سوى الذين قتلوا مع الحسين وفى وقعة الحرّة ام سلمة وخالد بن عرفطة و
جرهد الاسلمى وجابر بن قيس النخعى الفقيه ومسروق والمسور بن مخرمة وغيرهم صفحه
مات فى ايام ابن الزبير من الاعلام اسيد بن ظهير وعبد الله بن عمرو بن العاص والنعمان
ابن بشير وسليمان بن صرد وجابر بن سمرة وزيد بن ارقم وعدى بن حاتم وابن
عباس وابو واقد الليثى وزيد بن خالد الجهنى وابو الاسود الدئلى
صفحه ٢٢٣ ممن مات فى ايام عبد الملك من الاعلام ابن عمر واسماء
بنت الصديق رض وابو سعيد الخدرى ورافع بن خديج وسلمة بن الاكوع
والعرباض بن سارية وجابر بن عبد الله وعبد الله بن جعفر بن ابيطالب ٢٢٤ و
السائب بن يزيد واسلم مولى عمر والاعشى الشاعر وايوب بن القرية و
خالد بن يزيد بن معاوية وزر بن حبيش وسنان بن سلمة بن المحبق وسويد
بن غفلة وابو وائل طارق بن شهاب ومحمد بن الحنفية وعبد الله بن الهاد
وابو عبيدة بن عبد الله ابن مسعود وعمرو بن حريث وعمرو بن سلمة الجرمى صفحه ٢٢٥
مات فى ايام الوليد من الاعلام عتبة بن عبد السلمى والمقدام بن معدى كرب
وعبد الله بن بسر المازندرانى وعبد الله بن ابى اوفى وابو العالية وجابر بن زيد
وانس بن مالك وسهل بن سعد والسائب بن يزيد والسائب بن خلاد وخبيب بن عبد الله
بن الزبير وبلال بن ابى الدرداء وسعيد بن المسيب وابو سلمة بن عبد الرحمن وابو بكر
بن عبد الرحمن وسعيد بن جبير شهيداً قتله الحجاج لعنه الله وابراهيم النخعى ومطرف
وابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف والعجاج الشاعر صفحه ٢٢٦ مات فى ايام سليمان

عبد الملك من الاعلام قيس بن ابى حازم و محمد بن لبيد والحسن بن الحسين بن على
كريب مولى ابن عباس وعبد الرحمن بن الاسود النخعى صفحه ٢٠٢ مات فى ايام عمر بن عبد العزيز
من الاعلام ابو امامة بن سهل بن حنيف وخارجة بن زيد بن ثابت وسالم بن ابى الجعد
بشر بن سعيد وابو عثمان النهدى وابو الضحى صفحه ٢٢٨ ممن مات فى خلافة يزيد بن
عبد الملك من الاعلام الضحاك بن مزاحم وعدى بن ارطاط وابو المتوكل الناجى و
عطاء بن يسار ومجاهد ويحيى وثابت مقرى الكوفة وخالد بن معدان والشعبى عالم
العراق وعبد الرحمن بن حسان بن ثابت وابو قلابة الجرمى وابو بردة بن ابى موسى الاشعرى
صفحه ٢٤٩ ممن مات فى ايام هشام بن عبد الملك من الاعلام سالم بن عبد الله بن
عمر وطاوس وسليمان بن يسار وعكرمة مولى بن عباس والقاسم بن محمد بن ابى بكر
الصديق وكثير عزة الشاعر ومحمد بن كعب القرظى والحسن البصرى ومحمد بن سيرين
وابو الطفيل عامر بن واثلة الصحابي اخرهم موتا والفرزدق وعطية العوفى ومعوية
بن قرة ومكحول وعطاء بن ابى رباح وابو جعفر الباقر ووهب بن منبه وسكينة بنت
الحسين والاعرج وقتادة ونافع مولى بن عمر وابن عامر مقرى الشام وابن كثير مقرى مكة
وثابت البنانى ومالك بن دينار وابن محيصن المقرى وابن شهاب الزهرى صفحه ٢٥٧
مات فى ايام مروان الحمار من الاعلام السدى الكبير ومالك بن دينار الزاهد وعاصم
بن ابى النجود المقرى ويزيد بن ابى حبيب وشيبة بن نصاح المقرى ومحمد بن المنكدر
وابو جعفر بن القعقاع مقرى المدينة وابو ايوب السجستانى وابو الزناد وهمام بن منبه
وواصل بن عطاء المعتزلى صفحه ٢٦١ مات فى ايام السفاح من الاعلام زيد بن اسلم
وعبد الله بن ابى بكر بن حزم وربيعة الراى فقيه اهل المدينة وعبد الملك بن عمير
ويحيى بن ابى اسحاق الحضرمى وعبد الحميد الكاتب المشهور ومنصور بن المعتمر وهمام بن
منبه صفحه ٢٧٠ مات فى ايام المنصور من الاعلام ابن المقفع وسهيل بن ابى صالح
والعلاء بن عبد الرحمن وخالد بن يزيد المصرى الفقيه وداود بن ابى هند وابو حازم
سلمة بن دينار الاعرج وعطاء بن ابى مسلم الخراسانى ويونس بن عبيد وسليمان الاعمش

موسى بن عقبة صاحب المغازى وعمرو بن عبيد المعتزلي ويحيى بن سعيد الانصارى و
ابن اسحق وجعفر بن محمد الصادق والاعمش وشبل بن عباد مقرى مكة ومحمد بن
عجلان المدنى الفقيه ومحمد بن عبد الرحمن بن ابى ليلى وابن جريج وابو حنيفة وحجاج
بن ارطاة وحماد الراوية ورؤبة الشاعر والجريرى وسليمان التيمى وعاصم الاحول
وابن شبرمة الضبى ومقاتل بن حيان ومقاتل بن سليمان وهشام بن عروة وابو عمرو
بن العلاء واشعب الطماع وحمزة بن حبيب الزيات والاوزاعى صفحه ٢٨٢ مات فى ايام
المهدى من الاعلام شعبة وابن ابى ذئب وسفيان الثورى وابراهيم بن ادهم
الزاهد وداود الطائى الزاهد وبشار بن برد اول شعراء المحدثين وحماد بن سلمة
ابراهيم بن طهمان والخليل بن احمد صاحب العروض صفحه ٢٨٦ مات فى ايام الهادى
من الاعلام نافع قارى اهل المدينة صفحه ٣٣٨ فى ايام المامون من اعلامهم سفيان
بن عيينة والامام الشافعى وعبد الرحمن بن مهدى ويحيى بن سعيد القطان ويونس
بن بكير راوى المغازى وابو مطيع البلخى صاحب ابى حنيفة ومعروف الكرخى الزاهد
واسحق بن بشير صاحب كتاب المبتداء واسحق بن فرات قاضى مصر من اجلة اصحاب
مالك وابو عمرو الشيبانى اللغوى واشهب صاحب مالك والحسن بن زياد اللؤلؤى
صاحب ابى حنيفة وحماد بن اسامة الحافظ وروح بن عبادة وزيد بن حباب وابو داود
الطيالسى والغازى بن قيس من اصحاب مالك وابو سليمن الدارانى الزاهد المشهور
وعلى الرضى بن موسى الكاظم والفراء امام العربية وقتيبة بن مهران صاحب الامالة
وقطرب النحوى والواقدى وابو عبيدة معمر بن المثنى والنضر بن شميل والسيدة نفيسة
وهشام احد النحاة الكوفيين واليزيدى ويزيد بن هارون ويعقوب بن اسحق الحضرمى
قارى البصرة وعبد الرزاق وابو العتاهية الشاعر واسد السنة وابو عاصم النبيل و
الفريابى وعبد الملك بن الماجشون وعبد الله بن الحكم وابو زيد انصارى صاحب
العربية والاصمعى صفحه ٣٤٥ ممن مات فى ايام المعتصم من الاعلام الحميدى شيخ البخارى
وابو نعيم الفضل بن دكين وابو غسان النهدى وقالون المقرى وخلاد المقرى

رادمر بن ابی ایاس وعفان والقسبی وعبدان المروزی وعبدالله بن صالح کاتب اللیث و
ابراهیم بن المهدی وسلیمن بن حرب وعلی بن محمد المداینی وابو عبید القاسم بن سلام وقرة
بن حبیب وعارم ومحمد بن عیسی الطباع الحافظ واصبغ بن الفرج الفقیه وسعدویه الواسطی
وابو عمر الجرمی النحوی ومحمد بن سلام البیکندی وسنید وسعید بن کثیر بن عفیر ویحی
بن یحی التمیمی صفحه ۲۳۶ مات فی ایام خلافة المتوکل من الاعلام ابو ثور والامام احمد
بن حنبل وابراهیم بن المنذر الحزامی واسحق بن راهویه واسحق الندیم ودوح المقری
وزهیر بن حرب وسحنون وسلیمان الشاذکونی وابو مسعود العسکری وابو جعفر النفیلی
وابو بکر بن ابی شیبة واخوه ودیک الجن الشاعر وعبد الملك بن حبیب امام المالکیة
وعبد العزیز بن یحی الغزل احد اصحاب الشافعی وعبید الله بن عمر القواریری وعلی بن
المدینی ومحمد بن عبدالله بن نمیر ویحی بن معین ویحی بن بکیر ویحی بن یحی ویوسف الازرق
المقری وبشر بن ولید الکندی المالکی وابن ابی داود ذالك الکلب لا رحمه الله وابو بکر
الهذلی العلاف شیخ الاعتزال وراس اهل الضلال وجعفر بن حرب من کبار المعتزلة
وابن کلاب المتکلم والقاضی یحی بن اکثم والحارث المحاسبی وحرملة صاحب الشافعی
وابن السکیت واحمد بن منیع وذوالنون المصری ودعبل الشاعر وابو عثمان المازنی
النحوی صفحه ۲۴۷ مات فی ایام المستعین بالله من الاعلام عبدالله بن حمید وابو طاهر
بن السرح والحارث بن مسکین والبزی المقری وابو حاتم السجستانی والجاحظ صفحه
۲۵۵ مات فی ایام المعتز من الاعلام سری السقطی وهرون بن سعید الایلی والدارمی
صاحب المسند والعتبی صاحب المسائیل العتبیة فی مذهب مالك صفحه ۲۷۷ ممن مات
فی ایام المعتمد من الاعلام البخاری ومسلم وابو داود والترمذی وابن ماجة و
الربیع الجیزی والربیع المرادی والمعتزلی ویونس بن عبد الاعلی والزبیر بن بکار
وابو الفضل الریاشی ومحمد بن یحی الذهلی وحجاج بن الشاعر والعجلی الحافظ و
قاضی القضاة بن ابی الشوارب والسوسی المقری وعمر بن شیبة وابو زرعة
الرازی ومحمد بن عبدالله بن عبد الحکم والقاضی بکار وداود الظاهری وابن

دارة وبقي بن مخلد وابن قتيبة وابو حاتم الرازي صفحه ٣٨٤ في الايام المعتضد
من الاعلام ابن المواز المالكي وابن ابي الدنيا واسمعيل القاضي والحارث ابن ابي
اسامة وابو العيناء والمبرد وابو سعيد الخراز شيخ الصوفية والبحتري الشاعر صفحه
٣٨٧ ممن مات في ايام المكتفي من الاعلام عبد بن احمد بن حنبل والثعلب امام العربية
وقنبل المقرئ وابو عبد الله البوسنجي الفقيه والبزاز صاحب المسند وابو مسلم
الكجي والقاضي ابو حازم وصالح جزرة ومحمد بن نصر المروزي الامام وابو الحسين النوري
شيخ الصوفية وابو جعفر الترمذي شيخ الشافعية بالعراق صفحه ٣٩٥ مات في ايام
المقتدر من الاعلام محمد بن ابي داؤد الظاهري ويوسف بن يعقوب القاضي وابن
سريج شيخ الشافعية والجنيد شيخ الصوفية وابو عثمان الحيري الزاهد وابو بكر البرديجي
وجعفر الفريابي وابن بسام الشاعر والنسائي صاحب السنن والحسن بن سفيان
صاحب السنن والجبائي شيخ المعتزلة ويموت بن المزرع النحوي وابن الجلاء شيخ
الصوفية وابو يعلى الموصلي صاحب المسند والاشناني المقرئ وابن سيف من كبار
قراء مصر وابو بكر الروياني صاحب المسند وابن المنذر الامام وابن جرير الطبري والزجاج
النحوي وابن خزيمة وابن زكريا الطبيب والاخفش الصغير وبنان الحمال و
ابو بكر بن ابي داؤد السجستاني وابن السراج النحوي وابو عوانة صاحب الصحيح
وابو قاسم البغوي المسند وابو عبيد بن حربويه والكعبي شيخ المعتزلة وابو عمر
قاضي وقدامة الكاتب صفحه ٤٠٠ مات في ايام القاهر من الاعلام الطحاوي
شيخ الحنفية وابن دريد وابو هاشم بن الجبائي صفحه ٤٠٤ مات في ايام الراضي
من الاعلام نفطويه وابن مجاهد المقرئ وابن كاس الحنفي وابن ابي حاتم وبربهاري
وابن عبد ربه صاحب العقد والاصطخري شيخ الشافعية وابن شنبوذ وابو بكر
الانباري صفحه ٤٠٦ مات في ايام المتقي من الاعلام ابو يعقوب النهرجوري احد
اصحاب الجنيد والقاضي ابو عبد الله المحاملي وابو بكر الفرغاني الصوفي والحافظ ابو
العباس بن عقدة وابن ولاد النحوي صفحه ٤١٥ ممن مات في ايام المطيع من الاعلام

الخرقى شيخ الحنابلة وابو بكر الشبلى الصوفى وابن القاضى امام الشافعية وابو رجاء
الاسوانى وابو بكر الصولى والهيثم بن كليب الشاشى وابو الطيب الصعلوكى وابو جعفر
النحاس النحوى وابو نصر الفارابى وابو اسحق المروزى امام الشافعية وابو القاسم
الزجاجى النحوى والكرخى شيخ الحنفية والدينورى صاحب المجالسة وابو بكر
الضبع والقاضى ابو القاسم التنوخى وابن الحداد صاحب الفروع وابو على بن ابى هريرة
من كبار الشافعية وابو عمر الزاهد والمسعودى صاحب مروج الذهب وابن درستويه
وابو على الطبرى اول من جرد الخلاف والفاكهى صاحب تاريخ مكة والمتنبى الشاعر
وابن حبان صاحب الصحيح وابن شعبان من ائمة المالكية وابو على القالى وابو الفرج
صاحب الاغانى صفحه ٢٢١ مات فى ايام الطائع من الاعلام ابن السنى الحافظ وابن
عدى والقفال الكبير والسيرافى النحوى وابو سهل الصعلوكى وابو بكر الرازى الحنفى
وابن خالويه والازهرى امام اللغة وابو ابراهيم الفارابى صاحب ديوان الادب
والرفاء الشاعر وابو زيد المروزى الشافعى والداركى وابو بكر الابهرى شيخ المالكية
وابو الليث السمرقندى امام الحنفية وابو على الفارسى النحوى وابن الجلاب
المالكى صفحه ٢٢٦ فى ايام القادر من الاعلام ابو احمد العسكرى الاديب والرمانى
النحوى وابو الحسين الماسرجسى شيخ الشافعية وابو عبيد الله المرزبانى والصاحب
بن عباد وهو وزير مويد الدولة والدارقطنى الحافظ المشهور وابن شاهين وابو بكر
الاودنى امام الشافعية ويوسف بن السيرافى وابن زولاق المصرى وابن ابى زيد
المالكى شيخ المالكية وابو طالب المكى صاحب القوت القلوب وابن بطة الحنبلى وابن
سمعون الواعظ والخطابى والحاتمى اللغوى والادفوى ابو بكر وزاهر السرخسى شيخ
الشافعية وابن غلبون المقرئ والكشميهنى راوى الصحيح والمعافى بن زكريا النهروانى
وابن خويز منداد وابن جنى والجوهرى صاحب الصحاح وابن فارس صاحب الجمل
وابن منده الحافظ والاسمعيلى شيخ الشافعية واصبغ بن الفرج شيخ المالكية وبديع
الزمان وابن لال وابن ابى زمنين وابو حيان التوحيدى والواء الشاعر والهروى

صاحب الغريبين وابو الفتح البستي الشاعر والحليمي شيخ الشافعية وابن الفارض وابو الحسن
القابسي والقاضي ابو بكر الباقلاني وابو الطيب الصعلوكي وابن الاكفاني وابن نباتة
صاحب الخطب والصيمري شيخ الشافعية والحاكم صاحب المستدرك وابن جني والشيخ ابو
حامد الاسفرائني وابن فورك والشريف الرضي وابو بكر الرازي صاحب الالقاب والحافظ
عبد الغني بن سعيد وابن مردويه وهبة الله بن سلامة الضرير المفسر وابو عبد
الرحمن السلمي شيخ الصوفية وابن البواب صاحب الخط وعبد الجبار المعتزلي والمحاملي
امام الشافعية وابو بكر القفال شيخ الشافعية والاستاذ ابو اسحق الاسفرائني واللالكائي
وابن الفخار عالم الاندلس وعلي بن عيسى الربعي النحوي ورأس الاشعرية ابو اسحق
الاسفرائني ورأس المعتزلة القاضي عبد الجبار ورأس الرافضة الشيخ المفيد ورأس
الكرامية محمد بن الهيصم ورأس القراء ابو الحسن الحمامي ورأس المحدثين الحافظ عبد
الغني بن سعيد ورأس الصوفية ابو عبد الرحمن السلمي ورأس الشعراء ابو عمر بن دراج
ورأس المجودين ابن البواب ورأس الملوك السلطان محمود بن سبكتكين رأس زنادقة
الحاكم بامر الله ورأس اللغويين الجوهري ورأس النحاة ابن جني ورأس البلغاء البديع
ورأس الخطباء ابن نباتة ورأس المفسرين ابو القاسم بن حبيب النيسابوري ورأس
الخلفاء القادر بالله صفحه ٢٣٢ مات في ايام القائم من الاعلام ابو بكر البرقاني
وابو الفضل الفلكي والثعلبي المفسر والقدوري شيخ الحنفية وابن سينا شيخ
الفلاسفة ومهيار الشاعر وابو نعيم صاحب الحلية وابو زيد الدبوسي البرذعي
المالكي صاحب التهذيب وابو الحسين البصري المعتزلي ومكي صاحب الاعراب
والشيخ ابو محمد الجويني والمهدوي صاحب التفسير والاقليلي والثمانيني وابو عمرو
الداني والخليل صاحب الارشاد وسليم الرازي وابو العلاء المعري وابو عثمان
الصابوني وابن بطال شارح البخاري والقاضي ابو الطيب الطبري وابن شيطا المقرى
والماوردي الشافعي وابن بابشاذ والقضاعي صاحب الشهاب وابن برهان النحوي
وابن حزم الظاهري والبيهقي وابن سيده صاحب المحكم وابو يعلى ابن الفراء شيخ الحنابلة

والحرمی من الشافعیة والهذلی صاحب الکامل فی القرات والفورانی والخطیب البغداد
وابن رشیق صاحب العمدة وابن البرص صفحه ٣٦ه‍ ممن مات فی ایام المقتدی من
الاعلام عبد القاهر الجرجانی وابو الولید الباجی والشیخ ابو اسحق الشیرازی والاعلم
النحوی وابن الصباغ صاحب الشامل والمتولی وامام الحرمین والدامغانی الحنفی وابن
فضال المجاشعی والبزدوی شیخ الحنفیة صفحه ٤١ه‍ مات فی ایام المستظهر ابو المظفر
السمعانی ونصر المقدسی وابو الفرج الرازو شیذله والرویانی والخطیب التبریزی
والکیا الهراس والغزالی والشاشی الذی صنف له کتاب الحلیة وسماه المستظهری
والابیوردی اللغوی صفحه ٤٥ه‍ وممن مات فی ایام المسترشد من الاعلام شمس
الائمة ابو الفضل امام الحنفیة وابو الوفاء بن عقیل حنبلی وقاضی القضاة ابو الحسین
الدامغانی وابن بلیمة المقری والطغرائی صاحب لامیة العجم وابو علی الصدفی الحافظ
وابو نصر القشیری وابن القطاع اللغوی ومحی السنة البغوی وابن الفحام المقری
والحریری صاحب المقامات والمیدانی صاحب الامثال وابو الولید بن رشد المالکی
والامام ابو بکر الطرطوشی وابو الحجاج السرقسطی وابن سید البطلیوسی وابو علی الفارقی
من الشافعیة وابن الطراوة النحوی وابن الباذش وظافر الحداد الشاعر وعبد
الغافر الفارسی صفحه ٥٢ه‍ ممن مات فی ایام مقتفی من الاعلام ابن الابرش النحوی
ویونس بن مغیث وجمال الاسلام بن المسلم الشافعی وابو القاسم الاصفهانی
صاحب الترغیب وابن برجان والمازری المالکی صاحب المعلم والزمخشری والرشاطی
صاحب الانساب والجوالیقی وهو امامه وابن عطیة صاحب التفسیر وابو السعادات
وابن الشجری والامام ابو بکر بن العربی وناصح الدین الارجانی الشاعر والقاضی
عیاض والحافظ ابو الولید بن الدباغ وابو الاسعد هبة الرحمن القشیری وابن
غلام الفرس المقری والرفائی والرفاء الشاعر والشهرستانی صاحب الملل والنحل
والقیسرانی الشاعر ومحمد بن یحیی تلمیذ الغزالی وابو الفضل ابن ناصر الحافظ وابو الکرم
الشهرزوری المقرئ والاواء الشاعر وابن خل امام الشافعیة صفحه ٥٥ه‍ ممن

مات فی ایام المستنجد من الاعلام الدیلمی صاحب مسند الفردوس والعمرانی صاحب
البیان من الشافعیة وابن البزری شافعی اهل الجزیرة والوزیر ابن هبیرة والشیخ
عبد القادر الجیلی والامام ابو سعید السمعانی وابو النجیب السهروردی وابو
الحسین بن هذیل المقری صفحه ٥٩ ممن مات فی ایام المستضیء من الاعلام ابن
الخشاب النحوی وملك النحاة ابو نزار الحسن بن صافی والحافظ ابو العلاء الهمدانی
وناصح الدین ابن الدهان النحوی والحافظ الکبیر ابو القاسم بن عساکر من حفدة
الشافعی والحیص بیص الشاعر والحافظ ابو بکر بن خیر صفحه ٦٠ ممن مات
فی ایام الناصر من الاعلام الحافظ ابو طاهر السلفی وابو الحسن القصار اللغوی
والکمال ابو البرکات بن الانباری الشیخ احمد بن الرفاعی الزاهد وابن بشکوال و
یونس والدینی یونس من الشافعیة وابو بکر بن طاهر الاحدب النحوی وابو الفضل
والدالدامغی وابن الملکون النحوی وعبد الحق الاشبیلی صاحب الاحکام وابو زید
السهیلی صاحب الروض الانف والحافظ ابو موسی المدینی وابن بری اللغوی
والحافظ ابو بکر الحازمی والشرف بن ابی عصرون وابو القاسم البخاری العثمانی
صاحب الجامع الکبیر من الکبار الحنفیة والنجم الخبوشانی المشهور بالصلاح و
ابو القاسم بن فیرة الشاطبی صاحب القصیدة وفخر الدین ابو شجاع محمد بن علی
بن شعیب بن الدهان الفرضی اول من وضع الفرائض علی شکل المنبر والبرهان
المرغینانی صاحب الهدایة من الحنفیة وقاضی خان صاحب الفتاوی منهم
وعبد الرحیم بن حجون الزاهد بالسعید وابو الولید بن رشید صاحب العلوم
الفلسفیة وابو بکر بن زهر الطبیب والجمال بن فضلان من الشافعیة والقاضی
الفاضل صاحب الانشاء والترسل والشهاب الطوسی وابو الفرج ابن جوزی
والعماد الکاتب وابن عظیمة المقری والحافظ عبد الغنی المقدسی صاحب العمدة
والرکنی الطاؤسی صاحب الخلاف وشمیم الحلی وابو ذر الخشنی النحوی والامام
فخر الدین الرازی وابو السعادات ابن الاثیر صاحب جامع الاصول ونهایة

سنه ٥٦٦ المستنجد المتوفی [illegible] ٥٧٥ المستضیء المتوفی [illegible] ٥٩٥ [illegible] الناصر المتوفی [illegible] ٦٢٢

يب والعماد بن يونس صاحب شرح الوجيز والشرف صاحب التنبيه والحافظ ابو الحسن
بن المفضل وابو محمد بن حوط الله واخوه ابو سليمان والحافظ عبد القادر الرهاوى والزاهد
ابو الحسن ابن الصباغ بقنى والوجيه بن الدهان النحوى وتقى الدين بن المقترح وابو اليمن
الكندى النحوى والمعين الحاجرى صاحب الكفاية من الشافعية والركن العميدى
صاحب الطريقة فى الخلاف وابو البقاء العكبرى صاحب الاعراب وابن ابى اصيبعة الطبيب
وعبد الرحيم بن السمعانى ونجم الدين الكبرى وابن ابى الصيف اليمنى وموفق الدين بن
قدامة الحنبلى وفخر الدين بن عساكر صفحه ٧٥ ثم ممن مات فى ايام المستنصر من الاعلام الامام
ابو القاسم الرافعى والجمال المصرى وابن المعزوز النحوى وياقوت الحموى والسكاكى صاحب
المفتاح والحافظ ابو الحسن بن القطان ويحيى بن معطى صاحب الالفية فى النحو والموفق
عبد اللطيف البغدادى والحافظ ابو بكر بن نقطة والحافظ عز الدين على بن الاثير صاحب
التاريخ والانساب واسد الغابة وابن عنين الشاعر والسيف الآمدى وابن فضلان
وابن الفارض صاحب التائية والشهاب السهروردى صاحب عوارف المعارف والبهاء
بن شداد وابو العباس العوفى صاحب المولد النبوى والعلامة ابو الخطاب بن دحية
واخوه ابو عمرو والحافظ ابو الربيع بن سالم صاحب الاكتفاء فى المغازى وابن الشواء الشاعر
والحافظ زكى الدين البرزالى والجمال الحصيرى شيخ الحنفية والشمس الخوئى والحرانى والحافظ
ابو عبد الله الزبيدى وابو البركات ابن المستوفى والضياء بن الاثير صاحب المثل السائر
وابن عربى صاحب الفصوص والكمال بن يونس شارح التنبيه صفحه ٨٠ ثم ممن مات
فى ايام المستعصم من الاعلام الحافظ تقى الدين الصريفينى والحافظ ابو القاسم بن
الطيلسان وشمس الائمة الكردى من كبار الحنفية والشيخ تقى الدين بن الصلاح والعلم
السخاوى والحافظ محب الدين ابن النجار مورخ بغداد ومنتجب الدين شارح المفصل
وابن يعيش النحوى وابو الحجاج الاقصرى الزاهد وابو على الشلوبينى النحوى وابن
البيطار صاحب المفردات والعلامة جمال الدين ابن الحاجب امام المالكية وابو الحسن
ابن الدباج النحوى والقفطى صاحب تاريخ النحاة وافضل الدين الخونجى صاحب المنطق

والآمدي صاحب الأبكار في الأصول والحافظ يوسف بن خليل والسخاوي بنت الحمير
والجمال بن عمرون النحوي والرضي الصغاني اللغوي صاحب العباب وغيره والكمال عبد الله
الزملكاني صاحب المعاني والبيان واعجاز القرآن والشمس الخسروشاهي والمجد بن تيمية
ويوسف سبط ابن الجوزي صاحب مرآة الزمان وابن بالطيش من كبار الشافعية والآ
البياذراني وابن ابي الفضل المرسي صاحب التفسير الزكي عبد العظيم المنذري والشيخ
الحسن الشاذلي شيخ الطائفة الشاذلية وشعلة المقرئ والفاسي شارح الشاطبية
وسعد الدين بن العربي الشاعر والصرصري الشاعر وابن الابار مورخ الاندلس صفحه ٩٦
ممن مات في ايام الحاكم من الاعلام الشيخ عز الدين بن عبد السلام والعلم اللورقي وا
القاسم القباري الزاهد والزين خالد النابلسي والحافظ ابو بكر بن سدي والام
ابو شامه والتاج ابن بنت الاعز وابو الحسن بن عدلان والمجد الدين بن دقيق العيد
وابو الحسن بن عصفور النحوي والكمال سلار الاربلي وعبد الرحيم بن يونس صاحب
التعجيز والقرطبي صاحب التفسير والتذكرة والشيخ جمال الدين بن مالك وولده بن بدر الدين
والنصير الطوسي راس الفلسفة وخاصة التتار والتاج بن السباعي خازن المستنصرية
والبرهان بن جماعة ونجم الكاتبي المنطقي والشيخ محي الدين النووي والصدر سليمان امام
الحنفية والتاج بن عيسى المورخ والكواشي المفسر والتقي بن رزين وابن خلكان صاحب
وفيات الاعيان وابن اياز النحوي وعبد الحليم بن تيمية وابن جعوان وناصر الدين بن
المنير والجعبري البكري والبرهان النسفي صاحب التصانيف في الخلاف والكلام والرضي
الشاطبي اللغوي والجمال الشريشي والنفيسي شيخ الاطباء وابو الحسين بن الربيع النحوي
والاصبهاني شارح المحصول والعفيف التلمساني الشاعر المنسوب الى الحاد والتاج بن
الفركاح والزين بن المرحل والشمس الجواني والعز الفاروقي والمحب الطبري والتقي بن بنت
الاعز والرضي القسطنطيني والبهاء بن النحاس النحوي وياقوت المستعصمي صاحب
الخط المنسوب صفحه ٩٧ ممن مات في ايام المستكفي من الاعلام قاضي القضاة تقي الدين
بن دقيق العيد والشيخ زين الدين الفارقي شيخ الشافعية وشيخ الحديث وليس

حاشية: [illegible]

بعد وفاة النووي الى الآن ووليها بعده صدر الدين بن الوكيل والشرف الفزاري والعماد
بن الوزير بن الحاسب والحافظ شرف الدين الدمياطي والضياء الطوسي شارح الحاوي
والشمس السروجي شارح الهداية من الحنفية والامام نجم الدين بن رفعة امام الشافعية
في زمانه والحافظ سعد الدين الحارثي والفخر النووي محدث مكة والرشيد بن المعلم
من كبار الحنفية والصدر بن الوكيل شيخ الشافعية والكمال بن الشريشي والتاج التبريزي والفخر
بن بنت ابي سعد والشمس بن ابي العز شيخ الحنفية والرضي الطبري امام مكة والصفي ابو الثناء
محمود الارموي وشيخ نور الدين البكري والعلاء بن العطار تلميذ الامام النووي والشمس
الاصبهاني صاحب التفسير وشرح مختصر ابن الحاجب وشرح التجريد والتقي الصائغ المقرئ
خاتمة مشايخ القراء والشهاب محمود شيخ صناعة الانشاء والجمال بن المطهر شيخ الشيعة
والكمال بن قاضي والكمال بن قاضي شهبة والنجم القمولي صاحب الجواهر والبحر والكمال
بن الزملكاني والشيخ تقي الدين بن تيمية وابن جبارة شيخ الشاطبية والنجم البالسي
شارح التنبيه والبرهان الفزاري شيخ الشافعية والعلاء القونوي شارح الحاوي
والفخر التركماني من الحنفية شارح الجامع الكبير والملك المؤيد صاحب حماة الذي
له تصانيف كثيرة منها نظم الحاوي والشيخ ياقوت العرشي تلميذ الشيخ ابن العباس
المرسي والبرهان الجعبري والبدر بن جماعة والتاج بن الفاكهي والفتح ابن سيد
الناس والقطب الحلبي والزين الكتاني والقاضي محي الدين بن فضل الله والركن
بن القويع والزين بن المرحل والشرف بن البارزي والجلال القزويني صفحه ١٥ ممن
مات في ايام الحاكم من الاعلام الحافظ ابو الحجاج المزي والتاج عبد الباقي اليمني
والشمس عبد الهادي وابو حيان وابن الوردي وابن اللبان وابن عدلان والذهبي
وابن فضل وابن قيم الجوزية والعز المصري شيخ الشافعية بالشام والتاج المراكشي
صفحه ١٦ ممن مات في ايام المعتضد بالله من الاعلام الشيخ تقي الدين السبكي
والسمين صاحب الاعراب والقوام الاتقاني والبهاء بن عقيل والصلاح العلائي
والجمال بن هشام والحافظ مغلطاي وابو امامة بن النقاش صفحه ٢٠ ممن مات

في ايام المتوكل من الاعلام الشمس بن مفلح عالم الحنابلة والصلاح الصفدي
والشهاب بن نقيب والمحب ناظر الجيش والشريف الحسيني الحافظ والقطب التحتاني
وقاضي القضاة عز الدين بن جماعة والتاج بن السبكي وآخره الشيخ بهاء الدين والجمال
الاسلوي وابن الصائغ الحنفي والجمال بن نباتة والعفيف اليافعي والجمال الشريشي
والشرف بن قاضي الجبل والسراج الهندي وابن ابي حجلة والحافظ تقي الدين بن رافع
والحافظ عماد الدين بن كثير والعنابي النحوي والبهاء ابو البقاء السبكي والشمس بن
خطيب يبرود والعماد الحسباني والبدر بن حبيب والضياء القرمي والشهاب الاذرعي
والشيخ اكمل الدين والشيخ سعد الدين التفتازاني والبدر الزركشي والسراج بن الملقن والسراج
البلقيني والحافظ زين الدين العراقي صفحة ٢٢٥ ممن مات في ايام المعتضد من الاعلام
الشهاب بن الحجي فقيه الشام والبرهان بن رفاعة الاديب والزين ابو بكر المراغي فقيه
المدينة وعنه شمس والحسام الابيوردي والجمال بن ظهيرة حافظ مكة والمجد الشيرازي
صاحب القاموس والخلف النحريري من المالكية والشمس بن القباني من كبار الحنفية
وابو هريرة بن النقاش والواسطي والاستاد عز الدين بن جماعة وابن هشام العجمي والصلاح
الاقفهسي والشهاب الغزي احد ائمة الشافعية والجلال البلقيني والبرهان
البيجوري والولي العراقي والشمس بن المديري والشرف القباني والعلاء بن المغلي
والبدر بن الدماميني والتقي الحصني شارح ابي شجاع والهروي والسراج قارئ
الهداية والنجم بن حجي والبدر البشتكي والشمس الرماوي والشمس الشطنوفي
والتقي الفاسي والزين القمني والنظام يحيى السيرامي وقراء يعقوب الرومي والشرف بن
مفلح الحنبلي والشمس بن القشيري وابن الجزري شيخ القرأت وابن خطيب الدهشة
والشهاب الابشيطي والزين التفهني والبدر المقدسي والشرف بن المقرئ عالم
اليمن صاحب عنوان الشرف والتقي بن الحجة الشاعر والجلال المرشدي نحوي مكة
والهمام الشيرازي تلميذ الشريف والجمال بن خياط عالم اليمن والبوصيري المحدث
والشهاب بن المحمرة والعلاء البخاري والشمس البساطي والجمال الكازروني عالم

نہ والمحب البغدادی الحنبلی والشمس بن العمار صفحہ ٥٢٩ مات فی ایام المستامی
ن الاعلام التقی المقریزی والشیخ عبادۃ وابن کمیل الشاعر والوفائی والقیانی
شیخ الاسلام ابن حجر اسامی محدثین سے لایح ہوا کہ بعض نے زمانہ اہل حق کا پایا اون لوگون نے فضایل
اہلبیت مین ذخیرہ جمع کیا مگر متعصبین نے اونکو متہم بشیعہ ورافضی کیا اور بعض نے زمانہ حاکم جور کا پایا اور
تبع نفس دخوش آمد حکام احادیث وضع کرکے اور تقاریر واہیہ لکھکر عوام کالانعام کو چاہ ضلالت مین
... یا مرد منصف وحق بین کو کتب علماء مقدم الذکر واسطے تحقیق مذہب حق کے کافی ہے اور تعصب ناشیہ
درمیان سنی وشیعہ برطرف ہوکر صراط مستقیم پیدا ہو سکتا ہے اور بسا راوی ایسے ہین کہ نزد فریقین روایت
اونکی مقبول اور معمول بہ ہے اور بسا علماء فریقین ایسے ہین کہ اونکی روایت اور قول کو فریقین نے
اپنی تصانیف مین نقل کیا ہے اور اونپر اعتماد ووثوق ظاہر کیا ہے اور بسا روایت ایسی ہے کہ بمضمون واحد
فریقین نے نقل کیا ہے اور بسا ایسے راوی ہین کہ سنی وشیعہ دونون کے کتب مین اونکے روایات موجود
ہے افراد ونفوس قلیل ایسے راوی ہین کہ جو مخصوص بفرقہ خاص ہین پس ایسے حالت مین کیون تفرقہ
درمیان سنی وشیعہ باقی رہیگا بلکہ مرد متفحص ومحقق رفع اختلاف کرکے وہ طریقہ جو جبرئیل از طرف خدا
لایے اور رسول صلعم نے اپنے امت کو تعلیم کیا بے مشقت وبے تردد پیدا ہو جاییگا ای برادر ولی
چاہیے کہ تعصب ونفسانیت کو دور کرکے عقل وانصاف سے دلایل فریقین کو ملاحظہ کرین تاریخ
الخلفاء صفحہ ۱۸۱ فی ترجمۃ المطیع کتب الشیعۃ ببغداد علی ابواب المساجد لعنۃ معویۃ
ولعنۃ من غضب فاطمۃ حقها من فدک ومن منع الحسن ان یدفن مع جدہ ولعنۃ
من نفی اباذر ثم ان ذلک محی فی اللیل فاراد معز الدولۃ ان یعیدہ فاشار علیہ وزیرہ
المهلبی ان یکتب مکان ما محی لعن اللہ الظالمین لآل رسول اللہ صلعم وصرحوا
بلعنۃ معویۃ فقط وفی سنۃ اثنین وخمسین یوم عاشورا الزم معز الدولۃ الناس
بغلق الاسواق ومنع الطباخین من الطبخ ونصبوا القباب فی الاسواق وعلقوا
علیها المسوح واخرجوا النساء منشرات الشعور یلطمن فی الشوارع ویقمن الماتم
علی الحسین وهذا اول یوم نیح علیه ببغداد واستمرت هذه البدعۃ سنین وفی ثامن
عشر ذی الحجۃ منها عمل عید غدیر خم وضربت الدبادب ایضا صفحہ ۴۱۲ وامر ان یقال

فی الخطبة اللهم صل علی محمد المصطفی وعلی علی المرتضی وعلی فاطمة البتول وعلی
الحسن والحسین سبط الرسول وصل علی الائمة آبآء امیر المومنین المعز باللہ وذلک
کله فی شهر شعبان سنة ثمان وخمسین شیعون نے درہای مساجد بغداد پر لعن معویہ ولعن غا
فدک ولعن بر منع کنندہ دفن امام حسنؑ ولعن بر اخراج کنندہ ابوذر لکھدیا تھا کہ شبکو کسی نے او
مٹا دیا بعدہ معز الدولہ نے چاہا کہ پھر اوسی کلمات کو لکھوا دیوین کہ مہلبی وزیر نے کہا کہ بجای کلمات
کے یہہ کلمات لکھدو یعنی لعنت ہے ظلم کنندہ آل رسولؐ پر اور معویہ پر فقط اور بروز عاشورہ معز
نے انتظام و اہتمام کیا کہ دکاندار باب خرید و فروخت بند رکھین اور باورچی ونان پز کچھہ نہ پکادین اور
بازارون مین قبہ نصب کیا بطور قنات کے اور زنان بغداد کو حکم دیا کہ بال اپنے سرون کے منتشر کر
اور طمانچین گالون پر مارتے ہوئے بازار مین نکلین اور حسین علیہ السلام کا ماتم برپا کرین اور یہہ اول
نوحہ ہوا بغداد مین حسینؑ شہید پر اور یہہ بدعت چند سال جاری رہی اور اٹھارہوین ذیحجہ کو اعمال عید
غدیر ختم کیا اور نہایت تزک و تجمل اور مطیع باللہ عباسی نے حکم دیا کہ خطیب خطبون مین درود
وعلیؑ و فاطمہ و حسن و حسین اور ابار معز باللہ عباسی کی
ومطیع علی اللہ اور طائع للہ وسفاح خلفاء عباسیہ سے ہین شیعہ بلا تقیہ تھے اور رؤسا و علماء و قضاۃ انکے
ہاتھہ پر بیعت کرتے تھے اور عقب مین اونکے نماز جمعہ وعیدین کی پڑہتے تھے اور خطیب دعاء لبقاء
سلطنت ونزول رحمت خدا کی انکے حق مین پڑہتا تھا اور انکے دور مین فضائل اہلبیت وکلمات حق
علماء عصر نے تحریر کیا ہے اور خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ علماء نے ان خلفاء کو دیانت دار وصا
امانت وفقیہ وثقہ لکھا ہے اور مثل سیوطی وشاہ عبد الحق وقسطلانی دہلوی کے خلفاء عباسیہ کو
داخل حدیث ائمہ اثنا عشر کے کیا ہے پس اقوال وافعال انکے کیون مثل خلفاء راشدین کے
سنت و بدعت حسنہ نہ قرار پاویگی کیونکہ احادیث اہل سنت سے مدح خلافت عباسیہ کی صراحتاً پائی
جاتی ہے اور بعضی اہلسنت نے ائمہ اثنا عشر مین خلفاء بنی امیہ کو داخل کیا ہے اور بغض بنی امیہ
ظاہر ہے پس اب ہم اطاعت دشمن علی کی کرین یا دشمن خلفاء ثلاثہ رض کی اور دونو قول القیض
ہین تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۱ ثم فی ربیع الآخر سنة تسع وخمسین اذنوا فی مصر بحی
علی خیر العمل وشرعوا فی بناء الجامع الازهر فی رمضان سنة احدی وستین وفی سنة

ستین اعلن المؤذنون بدمشق فی الاذان بحیّ علی خیر العمل بامر جعفر بن فلاح نائب
دمشق للمعز باللہ ولم یجسر احد علی مخالفتہ شہر مصر و دمشق مین بحکم معز یا سد کے ایام خلافت
مطیع باللہ عباسی کی اذان مین حی علی خیر العمل موذنین نے کہا اور مصر مین جامع مسجد نبی اور کسی کی جرأت
نہ پڑی کہ حکم سلطانی پر در باب اذان کے تعرض کرے تاریخ ابن خلکان دِعبل الخزاعی کان
شاعرا مجیدا الا انہ کان بذی اللسان مولعا بالہجاء والحط من اقدار الناس و
ہجاء الخلفاء دعبل عمدہ شعرا سے ہے اور خلفاء کی ہجو کیا کرتا تھا اور معاصر مامون رشید و امام رضاء کا
ہے اور آخر کتاب روضۃ الشہداء مین لکھا ہے کہ پسر دعبل خزاعی روایت کردہ کہ چون پدرم را وفات رسید
زبانش بستہ شد و رویش سیاہ گشت من ازین واقعہ بترسیدم واین صورت را از مردم پوشیدم و گفتم
تا پنہانی او را بشستند و دفن کردند واز جہت وی ملول بودم شبانہ ویرا بخواب دیدم کہ با روی روشن
و جامہ سفید بود گفتم ای پدر وقت مرگ علامات عجب بر تو ظاہر شد گفت آری سیاہی روی من و گرفتگی
زبان من از آن بود کہ عمر بخور دم چون مردم مرا در قبر نہادند دیدم کہ رسول خدا میاید و گفت دعبل توئی گفتم بلی
یا رسول اللہ فرمود کہ بخوان مرثیہ کہ در حق شہداء اہلبیت من گفتہ بر خواندم شعر لا اضحک اللہ
سن الدہر ان ضحکت ؛ وآل احمد مقہورون قد قہروا ؛ تا آخر قصیدہ تمام بخواندم و حضرت رسول اللہ
میگریست و چون تمام شد فرمود کہ خوب گفتہ و مرا شفاعت کرد و ببخشیدند واین جامہ رسول خدا است کہ
دربر دارم رحمہ اللہ ؛ باب چہل و یکم در باب عدالت و توثیق علماء اہل سنت کے ؛
علماء فی زماننا بسبب عدم اطلاع فن تاریخ و اسماء الرجال و اقوال محققین قدماء نسبت بعضی تصانیف علماء
نامی و گرامی کے زبان طعن و تضعیف کے کھولتے ہین لہذا مین تاریخ ابن خلکان سے توثیق علماء سلف کی
کی نقل کرتا ہون صفحہ ۱۶ جلد اول الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی
کان امام المحدثین صنف کتابہ المسند وجمع فیہ من الحدیث مالم یتفق لغیرہ وکان
من اصحاب الامام الشافعی وخواصہ ولم یزل مصاحبہ الی ان ارتحل الشافعی
الی مصر اخذ عنہ جماعۃ من الاماثل منہم محمد بن اسمعیل البخاری و مسلم بن
الحجاج النیشاپوری ولم یکن فی عصرہ مثلہ فی العلم والورع امام احمد ثقہ ہین علم حدیث
مین اور بخاری انکے شاگرد ہین ۲۲ ابو اسحق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی النیشاپوری

المفسر المشہور کان اوحد زمانہ فی علم التفسیر وصنف التفسیر الکبیر الذی فاق
غیرہ من التفاسیر ولہ کتاب العرائس فی قصص الانبیاء وغیر ذلک ذکرہ السمعانی
وقال ابو القاسم القشیری رایت رب العزت عز وجل فی المنام وہو یخاطبنی واخاطبہ
فکان فی اثناء ذلک قال الرب تعالی اسمہ اقبل الرجل الصالح فالتفت فاذا احمد
الثعالبی مقبل وذکرہ عبد الغافر بن اسمعیل الفارسی فی کتاب سیاق تاریخ نیشاپور
واثنی علیہ وقال ہو صحیح النقل موثوق بہ مفسر ثعلبی نقل روایت مین موثوق بہ ہین
صفحہ ۲۷ الحافظ ابو نعیم ؒ الاصبہانی الحافظ المشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء
کان من الاعلام المحدثین واکابر الحافظ الثقات اخذ عن افاضل واخذ واعنہ
وانتفعوا بہ وکتابہ الحلیۃ من احسن الکتاب حلیۃ الاولیاء حافظ ابو نعیم کی بہترین کتاب
سے ہے صفحہ ۲۷ الحافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بالخطیب ؒ صاحب تاریخ
بغداد وغیرہ من المصنفات المفیدۃ کان من الحفاظ المتقنین والعلماء المتبحرین ولو
لم یکن لہ سوی تاریخ لکفاہ فانہ یدل علی اطلاع عظیم وصنف قریباً من مائۃ
مصنف وفضلہ اشہر من ان یوصف وفی ترجمۃ ابن شاہین شئ من خبرہ واخذ
الفقہ عن ابی الحسن المحاملی والقاضی ابی الطیب الطبری وغیرہما وکان فقیہاً
فغلب علیہ الحدیث والتاریخ خطیب بغدادی حافظ احادیث وفقیہ ہین ایضاً ۲ جلد صفحہ ۲۴
ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب الزہری ؒ احد الفقہاء
والمحدثین والاعلام التابعین بالمدینۃ رای عشرۃ من الصحابۃ وروی عنہ
مالک بن انس وسفیان بن عیینۃ وسفیان الثوری وکان قد حفظ علم الفقہاء
السبعۃ وکتب عمر بن عبد العزیز الی الآفاق علیکم بابن الشہاب ولم یزل الزہری
مع عبد الملک ثم مع ہشام بن الملک وکان یزید بن عبد الملک قد استقضاہ زہری
فقیہ ومحدث وتابعی مدنی ہین صحابہ سے صحبت کیا اور مالک وسفیان روایت زہری سے لیتے ہین
اور عمر بن عبد العزیز نے تمام اقلیم مین لکہا کہ دینیات مین اطاعت زہری کی کرو اور زہری
ہمیشہ ہمراہ عبد الملک وہشام کے رہا اور یزید بن عبد الملک نے قاضی مقرر کیا اور صحیحین مین

زہری کی روایت بہت ہے صفحہ ۴۳ ابو عمر احمد بن محمد بن عبد ربہ الاموی کان من العلماء المکثرین
من المحفوظات والاطلاع علی اخبار الناس وصنف کتابه العقد وهو من الکتب الممتعة
حوی من کل شیٔ ابن عبد ربہ مغربی حافظ اخبار ہیں اور کتاب العقد اونکی نافع کثیر ہے صفحہ ۱۵۹
ابو الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیه الشافعی المحدث المفسر
کان بحرا فی العلوم واخذ الفقه عن القاضی حسین بن محمد وصنف تفسیر کلام
الله تعالی واوضح المشکلات من قول النبی صلعم روی الحدیث ودرس وکان لا یلقی الدرس
الا علی الطهارة وصنف کتبا کثیرة منها کتاب التهذیب فی الفقه وکتاب شرح
السنة فی الحدیث ومعالم التنزیل فی تفسیر القرآن الکریم وکتاب المصابیح والجمع
بین الصحیحین وغیر ذلک فراء البغوی شافعی محدث ومفسر وفقیه وحل کنندہ مشکلات سے ہیں
صفحہ ۲۳۱ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی کان حافظ
عصره رحل فی طلب الحدیث من الشام الی العراق والحجاز والیمن ومصر وبلاد الجزیرة
الفراتیة واقام فی الرحلة ثلاثا وثلثین سنة وسمع الکثیرة وعدد شیوخه الف
شیخ وله المصنفات الممتعة النافعة العربیة منها المعاجم الثلثة الکبیر والاوسط
والصغیر وهی اشهر کتبه وروی عنه الحافظ ابو نعیم وخلق الکثیر طبرانی مشاہیر علماء سے
ہیں اور کتاب معجم اونکی نفع بخش ہے صفحہ ۳۵۹ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی
البغدادی الدارقطنی الحافظ المشهور کان عالما فقیها حافظا علی مذهب الامام
الشافعی اخذ الفقه عن ابی سعید الاصطخری الفقیه الشافعی وقیل بل عن صاحب
لابی سعید واخذ القرأة عرضا وسماعا عن محمد بن الحسن النقاش وعن الحسین
القران محمد بن الحصین الطبری ومن فی طبقتهم وسمع من ابی بکر بن مجاهد وهو صغیر
وانفرد بالامامة فی علم الحدیث فی عصره فلم ینازعه فی ذلک احد من نظرائه
وتصدر فی آخر زمانه للاقراء ببغداد وکان عارفا باختلاف الفقهاء ویحفظ کثیرا
من دواوین العرب منها دیوان السید الحمیری فنسب الی التشیع من ذلک وروی
عنه الحافظ ابو نعیم الاصبهانی صاحب حلیة الاولیاء وجماعة کثیرة دارقطنی حفاظ

وفقہاء اعظم سے ہین ایضا ۲ جلد صفحہ ۱ الامام ابو عبد اللہ مالک بن انس امام دار الہجرۃ واحد
الائمۃ الاعلام سمع الزہری وروی عنہ الاوزاعی ویحیی بن سعید وقال ابن
وہب سمعت منادیا ینادی بالمدینۃ لا یفتی الناس الا مالک بن انس وذکر
ابن الجوزی ضرب جعفر بن سلیمان عم ابی جعفر المنصور للبیعۃ مالک بن انس سبعین
سوطا لاجل فتوی سوال شیعہ باوجود موجود رہنے اہل بیت کے کیون افتا کی منادی ہوئی صرف
اسی سبب سے کہ بنی مروان سے موافق تہی اور مالک نے کیون روایت اہلبیت سے نہ لیا اور زہری قضا پر
بنی مروان سے روایت لیا پس ایسی حضرات سے مخالفت اہلبیت کی ضرور ہوگی صفحہ ۶۲۳ الحافظ ابو
القاسم علی بن ابی محمد الحسن المعروف بابن عساکر الدمشقی الملقب ثقۃ الدین کان
محدث الشام فی وقتہ من اعیان الفقہاء الشافعیۃ غلب علیہ الحدیث فاشتہر بہ
وبالغ فی طلبہ الی ان جمع منہ مالم یتفق لاحد غیرہ ورحل وطوف وجاب البلاد ولقی
المشایخ وکان رفیق الحافظ ابی سعد عبد الکریم بن السمعانی فی الرحلۃ وکان حافظا
دیّنا جمع بین معرفۃ المتون والاسانید سمع ببغداد فی خمسمائۃ من اصحاب البرمکی
والتنوخی والجوہری ثم رجع الی دمشق ثم رحل الی خراسان ودخل نیشاپور وہراۃ
واصبہان والجبال وصنف التصانیف المفیدۃ وخرج التخاریج وکان حسن الکلام علی
الاحادیث محفوظا فی الجمع والتالیف صنف الکتاب التاریخ الکبیر لدمشق فی ثمانین
مجلدا ابن عساکر اسناد انکی صحیح وکتاب انکی فائدہ بخش اسلام ہے ایضا ۲ جلد صفحہ ۲۵ محمد
بن عبد الرحمن بن ابی لیلی وتولی القضاء بالکوفۃ واقام حاکما ثلثا وثلثین سنۃ
ولی لبنی امیۃ ثم لبنی العباس وکان فقیہا مفتیا وتفقہ محمد بالشعبی واخذ عنہ
سفیان الثوری وکانت بینہ وبین ابی حنیفۃ وحشۃ یسیرۃ ابن ابی لیلی قاضی کوفہ
از طرف بنی امیہ وبنی عباس کے تہے اور فتاوی مین میان ابن ابی لیلی وامام اعظم کے رنج ومخالفت
تہا اور روایت ابن ابی لیلی کی صحاح ستہ مین موجود ہے صفحہ ۳۷۸ ابو الحسن علی بن ابی الکرم
محمد بن محمد عبد الکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب عز الدین
وسکن الموصل وسمع بہا من ابی الفضل عبد اللہ بن احمد الخطیب الطوسی ومن

امام مالک ... ۲۱
ابن عساکر ... ۲۲
ابن ابی لیلی ... ۲۳
ابن اثیر ... ۲۴

فی طبقته وقدم بغداد مراراً حاجاً ورسولاً من صاحب الموصل وسمع بها من الشيخين ابی
القاسم يعيش بن صدقة الفقيه الشافعی وابی احمد عبد الوهاب بن علی الصوفی وغيرهما
ثم رحل الی الشام والقدس وسمع هناك من جماعة وكان بيته مجمع الفضلاء لاهل الموصل
والواردين عليها وكان اماماً فی حفظ الحديث ومعرفة ما يتعلق به وحافظا للتواريخ
المتقدمة والمتاخرة وخبيرا بانساب العرب واخبارهم وايامهم ووقايعهم صنف
فی التاريخ كتاباً كبيراً سماه الكامل وله كتاب اخبار الصحابة ابن اثیر علم تاريخ وحديث میں
مشايخ وقت سے تھے ايضا ۲ جلد صفحہ ۶۶ م ابو الخطاب قتادة بن دعامة البصری الاكمه
كان تابعيا وكان عالما كبيرا قال ابو عبيدة ما كنا نفقد فی كل يوم راكبا من ناحية بنی امية
ينيخ علی باب قتادة فيسأله عن خبر وكان قتادة اجمع الناس * فدخل مسجد البصرة فاذا
بعمرو بن عبيد ونفر معه قد اعتزلوا من حلقة الحسن البصری وحلقوا وارتفعت اصواتهم
فامهم وهو يظن انها حلقة الحسن فلما صار معهم عرف انها ليست هی فقال انما
هؤلاء المعتزلة ثم قام عنهم فمن يومئذ سموا المعتزلة قتادہ بصری فقيہ بنی اميہ سے تھے اور
اصحاب معتزلہ حسن بصری سے تھے قتادہ سے روايت صحاح ستہ میں اكثر ہے صفحہ ۲۹ ابو جعفر محمد بن
جرير بن يزيد خالد الطبری صاحب التفسير الكبير والتاريخ الشهير كان اماما فی
فنون كثيرة منها التفسير والحديث والفقه والتاريخ وغير ذلك وله مصنفات
مليحة فی فنون عديدة تدل علی سعة علمه وغزارة فضله وكان من الائمة المجتهدين
لم يقلد احداً وكان ابو الفرج المعافی بن زكريا النهروانی المعروف بابن طرار علی مذهبه
وكان ثقة فی نقله وتاريخه اصح التواريخ واثبتها وذكره الشيخ ابو اسحق الشيرازی فی
طبقات الفقهاء فی جملة المجتهدين طبری مجتهد وفقيہ ومفسر ومحدث وثقہ ومتورع تھے
اور تصانيف مفيد مومنين ہے صفحہ ۴۸ ابو عبد الله محمد بن عمر بن الحسين الملقب فخر الدين
المعروف بابن الخطيب الفقيه الشافعی فريد عصره وحيد دهره فاق اهل زمانه فی
العلم الكلام والمعقولات وعلم الاوائل له التصانيف المفيدة فی فنون عديدة منها
تفسير القرآن الكريم جمع فيه كل غريب وهو كبير جداً امام رازی وحيد عصر وفريد دہر ہے

اکثر فنون مین تصانیف مفیدہ اونکی مشہور ہے صفحہ ۵۷ ابو الفتح محمد بن ابی القاسم عبد الکریم بن
ابی بکر احمد الشہرستانی المتکلم علی مذہب الاشعری کان اماما مبرزا فقیہا متکلما
تفقہ علی احمد الخوافی وعلی ابی نصر القشیری وغیرہما وبرع فی الفقہ وقرأ الکلام علی
ابی القاسم الانصاری وتفرد فیہ وصنف کتاب نہایۃ الاقدام فی علم الکلام وکتاب
الملل والنحل والمناہج والبیان وکتاب المصارعۃ وتلخیص الاقسام لمذاہب الانام
وکان کثیر المحفوظ حسن المحاورۃ یعظ الناس وسمع الحدیث من علی بن احمد المدینی
وکتب عنہ الحافظ ابو سعید عبد الکریم السمعانی شہرستانی عمدہ متکلمین سے ہین اور کتاب
اونکی ملل ونحل معتبر ہے صفحہ ۵۹ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الضبی الطہمانی الحاکم
النیشاپوری الحافظ المعروف بابن البیع امام اہل الحدیث فی عصرہ والمولف فیہ الکتب
التی لم یسبق الی مثلہا کان عالما عارفا واسع العلم الفقیہ علی ابن سہل محمد بن
سلیمان الصعلوکی الفقیہ الشافعی ثم طلب الحدیث وغلب علیہ فاشتہر بہ و
سمعہ من جماعۃ لا یحصون کثرۃ فان معجم شیوخہ یقرب من الفی رجل حتی روی عمن
عاش بعدہ لسعۃ روایتہ وکثرۃ شیوخہ وصنف فی علومہ ما یبلغ الفا وخمسمائۃ جزء
منہا الصحیحان والعلل والامالی وفوائد الشیوخ وامالی العشیات وتراجم الشیوخ و
اما ما تفرد باخراجہ فمعرفۃ الحدیث وتاریخ علماء نیشاپور والمدخل الی علم الصحیح
والمستدرک علی الصحیحین وما تفرد بہ کل واحد من الامامین وفضائل الامام الشافعی
ولہ الی الحجاز رحلتان حاکم محدث ومفسر وفقیہ سے ہین اور کتب اونکے شیوخ معتبرین سے مروی ہے
ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر فتوح الازدی الحمیدی الاندلسی المیورقی الحافظ المشہور
وسمع بمکۃ وبافریقیۃ وبالاندلس ومصر والشام والعراق واستوطن بغداد وکان
موصوفا بالنباہۃ والمعرفۃ والاتقان والدین والورع لابی عبد اللہ المذکور کتاب
الجمع بین الصحیحین وہو مشہور واخذہ الناس عنہ حمید اندلسی اہل تقوی سے ہین اور انکی
تصنیف نفع بخش ہے صفحہ ۱۰۳ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی کان اماما عالما
لہ التصانیف فی المغازی وغیرہا ولہ کتاب الردۃ ومحاربۃ الصحابۃ وروی کاتبہ محمد بن

سعد وجماعة من الاعیان وتولی القضاء بشر فی بغداد و وزارة المامون زمان المامون بلدی
بامنه وروی عنه بشر الحافی وروی المسعودی فی کتاب مروج الذهب ان الواقدی
قال کان لی صدیقان واقدی تحریر حالات غزوات مین یکتائی وقت ستهے اور قاضی بغداد بعهد مامون رشید
عباسی کے ستهے صفحه ١٩٧ ابو القاسم محمود بن عمر الخوارزمی الزمخشری[٥١] امام الکبیر فی التفسیر
والحدیث والنحو واللغة والعلم البیان کان امام عصره من غیر مدافع تشد الیه الرحال
فی فنونه وصنف التصانیف البدیعة منها الکشاف فی تفسیر القران العزیز لم یصنف
قبله مثله وکان الزمخشری معتزلی الاعتقاد وکتب استفتاح الخطبة الحمد لله الذی
خلق القران ورایت فی کثیر من النسخ الحمد لله الذی انزل القران وهذا اصلاح الناس
لا اصلاح المصنف زمخشری نحو وحدیث وتفسیر ولغت وشعر مین امام وقت ستهے صفحه ٣٤٩ ابو عبد الله
یاقوت بن عبد الله الرومی الجنس الحموی[٥٢] وناظر بعض من یتعصب لعلی وجری بینهما
کلام ادی الی ذکره علیا بما لا یسوغ فثار الناس علیه ثورة کادوا یقتلونه فسلم
منهم وخرج من دمشق منهزما ومن تصانیفه معجم البلدان حموی محرر جغرافیه وتاریخ کامل
اور خوارج سے ایذا پایا ہے صفحه ٥١٠ ابو عمر یوسف بن عبد البر[٥٣] القرطبی امام عصره فی
الحدیث والاثر وما یتعلق بهما وقال ابو علی الحسین الغسانی الاندلسی ان
عبد البر شیخنا من اهل قرطبة بها طلب الفقه وتفقه ولزم ابا عمر الفقیه الاشبیلی
ولزم ابا الولید قال القاضی ابو علی بن سکرة سمعت شیخنا ابا الولید الباجی یقول
لم یکن بالاندلس مثل ابی عمر بن عبد البر فی الحدیث وقال الباجی ایضا ابو عمر احفظ
اهل المغرب وجمع فی اسماء الصحابة کتابا مفیدا جلیلا سماه الاستیعاب وتولی
القضاء الاشبونة وشنترین فی ایام ملکها المظفر بن الافطس ابن عبد البر شیخ شهر
قرطبہ کے ولی مثل فن اخبار وتاریخ مین ستهے صفحه ١٧٣ ابو عبد الله الحسین بن احمد بن خالویه[٥٤]
النحوی اللغوی دخل بغداد وادرک جلة العلماء بها مثل ابی بکر الانباری وابن
مجاهد المقری وابن درید وقرأ علی ابی سعید السیرافی وله کتاب لطیف سماه الال
وذکر فی اوله ان الال ینقسم الی خمسة وعشرین قسما ما اقتصر فیه وذکر فیه الائمة الاثنا عشر

[٥١] زمخشری المتوفی سنة ثمان وثلثین وخمسمائة
[٥٢] حموی المتوفی سنة ست وعشرین وستمائة
[٥٣] ابن عبد البر المتوفی سنة ثلاث وستین واربعمائة
[٥٤] ابن خالویه المتوفی سنة سبعین وثلثمائة

وتاريخ مواليدهم ووفياتهم وامهاتهم والذين دعي الى ذكرهم انه قال فى جملة
اقسام الآل وآل محمد بنو هاشم ابن خالويه نحو ولغت بين متفرد ہے صفحہ ۳۱۲ ابو المعالى
عبد الملك بن الشيخ ابى محمد الجوينى الفقيه الشافعى الملقب ضياء الدين المعروف بامام
الحرمين اعلم المتاخرين من اصحاب الامام الشافعى على الاطلاق المجمع على امامته
المتفق على غزارة مادته وتفننه فى العلوم من الاصول والفروع والادب وكان اذا
شرع فى علوم الصوفية وشرح الاقوال ابكى الحاضرين ولم يزل على طريقة حميدة
مرضية من اول عمره الى آخرہ جُوَيْنى متكلم وفقيه ومحدث وامام وقت ہے الدر المختار باب المرتد
صفحہ ۴۴۴ ان من قال عن فصوص الحكم للشيخ محى الدين العربى انه خارج عن الشريعة
وقد صنفه الاضلال الخلق ومن طالعه ملحد ماذا يلزمه اجاب نعم فيه كلمات تباين
الشريعة وتكلف بعض المحققين لارجاعها الى الشريعة لكنا تيقنا ان بعض اليهود
افتراها على الشيخ قدس سره فيجب الاحتياط بترك مطالعة تلك الكلمات وقد صدر امر
سلطانى النهى فيجب الاجتناب من كل وجه انتهى فليحفظ وقد اثنى صاحب القاموس
عليه فكتب اللهم انطقنا بما فيه رضاك الذى اعتقده وادين الله به انه كان رضى الله
تعالى عنه شيخ الطريقة حالا وعلما وامام الحقيقة ورسما ومحى رسوم المعارف فعلا
واسما واذا تغلغل تفكر المرء فى طرف من علمه غرقت فيه خواطره عباب لا تكدره الدلاء
وسحائب تتقاصاعته الانواء كانت دعوته تخرق السبع الطباق يفرق بركامه فتملاء
الآفاق والى اين اصفه وهو يقينا فوق ما وصفه وناطق بما كتبته وغالب ظنى
انى ما انصفته وما على اذا ما قلت معتقدى دع الجهول يظن الجهل عدوانا والله
والله والله العظيم ومن اقام حجة الله برهانا ان الذى قلت بعض من مناقبه ما
زدت الا لعلى زدت نقصانا الى ان قال ومن خواص كتبه ان من واظب على
مطالعتها انشرح صدره لفك المعضلات وحل المشكلات وقد اثنى عليه العارف
عبد الوهاب الشعرانى سيما فى كتبه تنبيه الاغنياء على قطرة من بحر علوم الاولياء
وتعليات وبالله التوفيق ابن العربى امام فن حقيقت وولى وقت ہے ايضا وصفحہ ۲۰۷

ابن العربى المتوفى سنة ثلث واربعين وخمس مائة

جلد۳ ابو حامد محمد بن محمد بن محمد احمد الغزالی الملقب حجۃ الاسلام زین الدین الطوسی
الفقیہ الشافعی لم تکن للطائفۃ الشافعیۃ فی آخر عصرہ مثلہ وسلک طریق الزھد و
صنف الکتب المفیدۃ فی عدۃ فنون منھا ما ھو اشھر کتاب الوسیط والبسیط والوجیز
والخلاصۃ فی الفقہ واحیاء الدین و لہ فی اصول الفقہ المستصفیٰ
ولہ المنخول والمنتحل فی علم الجدال ولہ تہافت الفلاسفۃ ومحک النظر
ومعیار العلم والمقاصد والفنون والمقصد الاسنیٰ ومشکوۃ الانوار
والمنقذ من الضلال وحقیقۃ القولین وکتبہ کثیرۃ
وکلھا نافعۃ ابو حامد غزالی یگانہ وقت تھے اور سالک
القیت سے صاحب تصانیف کبیرہ ہیں تاریخ ابن خلکان صفحہ
۴۱۴ ابو حفص عمر بن محمد واسمہ عبد اللہ البکری الملقب شہاب الدین السہروردی
وقد تقدم تتمۃ نسبہ الی ابی بکر الصدیق کان فقیھا شافعی المذھب شیخا صالحا
ورعا کثیر الاجتھاد فی العبادۃ والریاضۃ وتخرج علیہ خلق کثیر من الصوفیۃ فی
المجاھدۃ والخلوۃ ولم یکن فی آخر عمرہ فی عصرہ مثلہ وعنہ اخذ التصوف والوعظ و
کان شیخ الشیوخ ببغداد وکان لہ مجلس وعظ وعلی وعظہ قبول کثیر ولہ نفس
مبارک فکانوا یحکون غرائب مما یطرء علیھم فیھا مما یجدونہ من الاحوال الخارقۃ
سہروردی صاحب کرامات واز جملہ اولیاء کبار کے ہیں صفحہ ۱۳۶ ابو الحسن علی بن احمد بن
محمد الواحدی صاحب التفاسیر المشہورۃ کان استاد عصرہ فی النحو والتفسیر ورزق
السعادۃ فی تصانیفہ واجمع علی حسنھا وذکرھا المدرسون فی دروسھم منھا البسیط
والوسیط والوجیز ومنہ اخذ ابو حامد الغزالی ولہ کتاب اسباب النزول القرآن
وکان الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفسیر واحدی علم نحو و تفسیر میں مثل آفتاب
کے ہیں اور غزالی تلمیذ انکی و ثعلبی استاد انکے ہیں صفحہ ۲۷ ابو بکر احمد بن الحسین بن علی
البیہقی الخسروجردی الفقیہ الشافعی الحافظ المشہور واحد زمانہ وفرد اقرانہ
فی الفنون من کبار اصحاب الحاکم ابی عبد اللہ بن البیع فی الحدیث ثم الزائد علیہ فی

وواع بحلم علمہ علیہ الحدیث واشتہر بہ ومن مشہور مصنفاتہ السنن الکبیر
والسنن والآثار وشعب الایمان والمناقب الشافعی واحمد بن حنبل وقال امام الحرمین
فی حقہ ما من شافعی المذہب الا وللشافعی علیہ منۃ الا احمد البیہقی فان لہ علی
الشافعی منۃ واخذ عنہ جماعۃ من الاعیان بیہقی فقہ وحدیث وتفسیر مین اوحد زمانہ بتی صفحہ ۲۱
ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن النسائی الحافظ کان امام عصرہ فی الحدیث ولہ کتاب السنن
وقال الحافظ ابو نعیم الاصبہانی لما داسوہ بدمشق مات بسبب ذلک الدوس وکان
قد صنف کتاب الخصائص فی فضل علی ابن ابیطالب واہل البیت واکثر روایتہ فیہ
عن احمد بن حنبل فارق مصر فی آخر عمرہ وخرج الی دمشق فسئل عن معویۃ وما روی
من فضائلہ فقال اما یرضی ان یخرج معویۃ راسًا براس حتی یفضل وفی روایۃ اخری
ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنک وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی خصیتیہ
حتی اخرجوہ من المسجد فقال دخلت دمشق والمنحرف عن علی بن ابیطالب فاردت ان
یہدیہم اللہ تعالی بہذا الکتاب وقال الدارقطنی امتحن بدمشق فادرک الشہادۃ
رحمہ اللہ تعالی نسائی صحیح انکی داخل صحاح ستہ ہے اور محبت علی وبغض معویہ مین خوارج شام سے
ضربت شدید اونہا یا عجالہ نافعہ صفحہ ۸ التفسیر ابن مردویہ وتفسیر دیلمی وتفسیر ابن جریر وغیرہ مشاہیر تفسیر
حدیث اند وکتاب در منثور شیخ جلال الدین سیوطی جامع ہمہ ہست از ابتدا تولد آنجناب تا غایب وفات آنرا
سیر نامند سیرۃ ابن اسحاق وسیرۃ ابن ہشام واحادیث مناقب ومثالب را علم المناقب گویند مثل
مناقب الانصار ومناقب العشرۃ المبشرہ کہ تصنیف محب طبری ہست مسمی بریاض النظرۃ فی مناقب العشرۃ
وذخایر العقبی وحلیۃ الکمیت فی مناقب اہل بیت بستان المحدثین صفحہ ۷۶ نام مصنف کتاب فردوس
الاخبار حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ہست وفردوس را مرتب نمودہ ہست بر حروف تہجی پسر
دیلمی وبرای این کتاب سندے نوشتہ وشیرویہ از یوسف بن محمد بن یوسف ستلی وعنین بن الحسن
بن فنجویہ وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوہاب بن مندہ احمد بن عیسی دینوری وابو القاسم بن
السری ودیگر علماء بیشمار اخذ علم حدیث نمودہ پسر او شہردار دیلمی وحافظ ابو موسی مداینی وحافظ
ابن الناار حسن بن احمد عطار از وے روایت دارند پسر او در معرفت علم حدیث وفہم آن از پدر بہتر بود

[illegible]اسم درحق او بفہم و معرفت گواہی دادہ اتحاف النبلاء صفحہ ۲۸۰ ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی
[illegible]ف بابن القصار صاحب کتاب الکامل حافظ کبیر امام شہیر یکی از اعلام محدثین بود ابن عساکر گفتہ
[illegible]ر صفحہ ۲۸۹ ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ بن محمد الغافقی الجوہری شاگرد حسن بن رشیق
[illegible] شعبان و دیگر محدثان عمدہ دمشق ہست کتابہای نفیس از تصانیف او یادگار ہست صفحہ ۳۱۲ ابوالحسن
[illegible] محمد حبیب البصری المعروف بالماوردی از وجوہ فقہاء شافعیہ ہست خطیب صاحب تاریخ از وے
[illegible]ہست صفحہ ۳۲۹ عمر بن احمد ھبۃ اللہ الصاحب کمال الدین بن العدیم الحلبی رئیس
[illegible]صحاب الامام العالم المحدث المورخ الادیب الکاتب البلیغ دراسات اللبیب
[illegible] ۲۱ ان الذہبی ذکر فی ترجمۃ الحسکانی انہ کان یمیل الی التشیع لانہ املا اجزاء
[illegible]ق درد الشمس تفسیر اتقان النوع الثمانون فی طبقات المفسرین صفحہ ۵۰۵
[illegible]سیر السدی الذی اشار الیہ یورد منہ ابن جریر کثیرا من طریق السدی عن ابی
[illegible]لک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ عن ابن مسعود وناس من الصحابۃ ھکذا
[illegible]یورد منہ ابن ابی حاتم شیئاً لانہ التزم ان یخرج اصح ما ورد والحاکم یخرج منہ فی
[illegible]تدرکہ اشیاء ویصحہ لکن من طریق مرۃ عن ابن مسعود وناس فقط دون الطریق الاول
[illegible]قال ابن کثیر ان ھذا الاسنادیروی بہ السدی اشیاء فیہا غرابۃ ومن جید الطرق
[illegible]ن ابن عباس طریق قیس عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عنہ وھذہ الطریق
[illegible]حیحۃ علی شرط الشیخین وکثیرا ما یخرج منہا الفریابی والحاکم فی مستدرکہ ومن ذلک
[illegible]یق ابن اسحٰق عن محمد بن ابی مولی آل زید بن ثابت عن عکرمۃ او سعید بن جبیر
[illegible]نہ ھکذا بالتردید وھی طریق جیدۃ واسنادھا حسن وقد اخرج منہا ابن جریر
[illegible]ن ابی حاتم وفی معجم الطبرانی الکبیر منہا اشیاء وھی طریق الکلبی عن ابی صالح
[illegible]ن ابن عباس وکثیرا ما یخرج منہا الثعلبی والواحدی ولکن قال ابن عدی فی الکامل
[illegible]لکلبی احادیث صالحۃ خاصۃ عن ابی صالح وھو معروف بالتفسیر ولیس لاحد تفسیر
[illegible]طول منہ ولا اشبع سدی روایت انکی داخل صحاح وتفاسیر علما اعلام وفضلاء علی مقام
[illegible]شہیر انام ہے ابن جوزی اجلہ صفحہ ۱۲ اشعۃ اللمعات کنیت وے ابوالفرج ہست ونام وی

ابن عدی الجرجانی [illegible]
ابن عساکر [illegible] ربیع [illegible]
الماوردی [illegible]
ابن العدیم [illegible]
الحسکانی [illegible]
السدی [illegible]
ابن جوزی [illegible]

عبد الرحمن بن علی البغدادی الحنبلی الصدیقی مشہور بابن جوزی و ابن جوزی را کتابی ست در موضوعات
حدیث کہ افراط کردہ ست در انجا در نسبت وضع باحادیث و حکم کردہ در وے بر بسیاری از احادیث بمجرد
توہم و مخالفت و ابن جوزی را کتابی ست مسمی تلبیس ابلیس بیان کردہ ست در وی طریقہا ئیکہ
راہ یافتہ ست شیطان بطوائف مردم و واقع شدہ اند در بدعت و خلاف سنت خصوصا بر طائفہ صوفیہ
و مبالغہ کردہ در رد و انکار بر ایشان و در انچہ منقول ست ازین قوم از حکایات بغلبہ حال و طغیان سکر
و نسبت کردہ بندگان این طائفہ علیہ را بجہل و جنون و حماقت و ظاہر میشود کہ وی از منکران این طائفہ
علیہ ست و نزاع حقیقی دارد بایشان تاریخ ابن خلکان اجلد صفحہ ۱۹ ابو جعفر احمد بن محمد بن
سلامہ بن عبد الملک الازدی الطحاوی الفقیہ الحنفی انتہت الیہ ریاسۃ اصحاب
ابی حنیفۃ بمصر و کان شافعی المذہب وصنف کتبا مفیدۃ منہا احکام القران و
اختلاف العلماء و معانی الاثار والشروط ولہ تاریخ کبیر وغیر ذلک طحاوی حنفی نیز
علمے کہ ابن الصنا ۲ جلد صفحہ ۵۵ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد بن سعد الانصاری بالولاء
الوراق الرازی الدولابی کان عالما بالحدیث والاخبار والتواریخ سمع الاحادیث
بالشام والعراق وروی عن محمد بن بشار واحمد بن عبد الجبار العطاردی وخلق کثیر
وروی عنہ الطبرانی وابو حاتم بن حبان البستی ولہ تصانیف مفیدۃ فی التاریخ ومواليد
العلماء و وفیاتہم واعتمد علیہ ارباب ہذا الفن فی النقل واخبر عنہ فی کتبہم ومصنفاتہم
المشہورۃ دولابی مفسر و مورخ ولغز نقل مین ابن الصنا اجلد صفحہ ۳۰۱ ابو الفرج عبد الرحمن
بن ابی الحسن الملقب جمال الدین ابن جوزی الفقیہ الحنبلی الواعظ کان علامۃ عصرہ
وامام وقتہ فی حدیث وصناعۃ الوعظ صنف فی بطون عدیدۃ منہا زاد المسیر فی علم
التفسیر اربعۃ اجزاء اتی فیہ باشیاء غریبۃ ولہ فی الحدیث تصانیف کثیرۃ ولہ المنتظم
فی التاریخ وہو کبیر ولہ الموضوعات فی اربعۃ اجزاء ذکر فیہا کل حدیث موضوع
ولہ تلقیح فہوم الاثر علی وضع کتاب المعرف لابن قتیبۃ ابن الصنا صفحہ ۳ جلد ا ابو اسحق
ابراہیم بن محمد بن الاسفرائنی الملقب رکن الدین الفقیہ الشافعی المتکلم الاصولی ذکرہ
الحاکم ابو عبد اللہ وقال اخذ عنہ الکلام والاصول عامۃ شیوخ نیشاپور واقرلہ بالعلم

طحاوی المتوفی سنہ احدی و عشرین و ثلثمائہ
دولابی المتوفی سنہ عشر و ثلثمائہ ۳۱۰
ابو اسحق الاسفرائنی المتوفی سنہ ثمان عشر و اربع مائہ ۴۱۸

اهل العراق وخراسان وله التصانيف الجليلة ابو اسحق اسفرائنی فقیہ شافعی ومتکلم ہیں اور شائخ
نیشاپوری علم اخذ کیا اور اہل عراق وخراسان مقر فضل وعلم کے ہیں اور تصانیف جلیلہ انکی ہے ایضاً
۳ جلد ابو اسحق ابراهيم بن علی بن یوسف الشیرازی الفیروزآبادی الملقب جمال الحسن
سکن بغداد وتفقه علی جماعة من الاعيان وصحب القاضی ابا الطیب الطبری وصنف
التصانیف المبارکة المفیدة ابو اسحق شیرازی افضل علماء ہیں اور تصانیف مبارکہ ومفیدہ انکی ہے
ایضاً صفحہ ۸۴ ۳ جلد القاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض کان امام وقته
فی الحدیث وعلومه وصنف التصانیف المفیدة قاضی عیاض امام وقت علم حدیث میں تھے ایضاً
۳ جلد صفحہ ۷۶ الامیر قتیبة بن ابی صالح مسلم امیر خراسان زمن عبد الملک بن
مروان من جهة الحجاج بن یوسف الثقفی لانه کان امیر العراقین وهو الذی افتتح
خوارزم وسمرقند وبخارا وقد کانوا کفروا فلما مات الولید فی سنة ست وتسعین
وتولی الامر اخوه سلیمان بن عبد الملک وکان یکره قتیبة الامر یطول شرحه خاف منه
قتیبة وخلع بیعة سلیمان وخرج علیه واظهر الخلاف فلم یوافقه علی ذالک اکثر
الناس وکان قتیبة قد عزل وکیع بن حسان بن قیس عن ریاسة بنی تمیم فحقد وکیع
علیه وسعی فی تالیب الجند سرا وتقاعد عن قتیبة متمارضا ثم خرج علیه وهو بفرغانه
وقتله مع احد عشر من اهله قتیبہ امیر عراق عرب وعجم کے تھے اور بعہد سلیمان مروانی کے خلع بیعت
کیا اور لڑے اور وکیع نے انکو قتل کیا ایضاً ۳ جلد صفحہ ۲۵ محمد بن سیرین البصری وهو احد
الفقهاء من اهل البصرة والمذکور بالورع وکان محمد المذکور صاحب الحسن البصری
محمد بن سیرین رفیق حسن بصری المعتزلی کے تھے ابن سیرین کی روایت صحاح ستہ ومسانید ومعاجم
میں موجود ہے بستان المحدثین صفحہ ۳۶ احمد بن عمر بن عبد الخالق ابو بکر البزاز از اہل
بصره است ومسند کبیر او معلل است یعنی اسباب خفیه قادحه در صحت حدیث نیز بیان میکند واین قسم کتاب را
در عرف معلل گویند مثلاً بعد از روایت حدیث حضرت علی از حضرت ابو بکر میگوید واسماء بن الحکم مجهول لم
یحدث بغیر هذا الحدیث علی عن ابی بکر از عبد الاعلی بن حماد وحسن بن راشد وعبد الله بن
معاویه جمحی اخذ علم حدیث نموده ابو الشیخ وطبرانی وعبد الباقی بن قانع ودیگر محدثین عمده شاگردان اویند

دارقطنی ثنای او بیان نموده و در سال دو صد و هفتاد و دو فوت کرد صفحه ۴۷ احمد بن علی بن المثنی بن یحیی بن
عیسی بن هلال تمیمی موصلی ابو یعلی شاگرد علی بن الجعد و یحیی بن معین و دیگر محدثین عده است و ابن حبان و ابو
حاتم و ابو بکر اسماعیلی شاگردان اویند مردم را در صدق و دیانت و امانت و حلم و تقوی و دیگر صفات محموده
اعتقاد عظیم بود روزیکه وفات یافت بازارهای موصل بند شدند و مردم گریان و سوزان بر جنازه او جمع آمدند
در تصنیف و تنزویج علم نیت صالح داشت ابن حبان در ثقات ذکر کرده و حافظ اسمعیل بن محمد ابن الفضیل
گفته است که من مسانید بسیار خوانده ام مثل مسند عدنی و مسند ابن منیع و غیر ذلک لیکن همه مسانید را مثل
انهارها یافتم و مسند ابو یعلی را مثل دریای زخار در سنه سی صد و هفت وفات اوست صفحه ۵۲ عبد الله
بن محمد بن ابی شیبه ابراهیم بن عثمان العبسی ابو بکر بن ابی شیبه از اهل کوفه است و ابو الاحوص و عبد الله
بن المبارک و سفین بن عیینه و جریر بن عبد الحمید و اقران ایشان استفاده علم حدیث کرده و از وی ابو زرعه
و بخاری و مسلم و ابو داود و ابن ماجه و خلایق بسیار استفاده این علم کرده از ائمه این فن است در سال
دو صد و سی و پنج رحلت نمود صفحه ۱۰۲ ابو محمد عبد المومن بن خلف بن ابی الحسن دمیاطی است در مذهب
شافعی داشت و تصانیف مفیده دارد و از انجمله سیره او که پیشوای جمیع علمای سیر است و ابو حیان
و تقی الدین سبکی از شاگردان اویند توفی سنة خمس و سبعمائة صفحه ۱۱۱ ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن
ابراهیم بن المغیرة بن بردزبه و از جمله شش حدیث که نزد او موجود انتخاب کرد و آنچه بسیار صحیح بود بران
اکتفا نمود و بعضی احادیث صحیحه که هم باین درجه رسیده اند ترک هم کرده بخوف تطویل یا بوجهی دیگر
ابن ابی الورقاء در اجتهاد او طعن و تخطیه آغاز نهاده محضری درست ساخته بخاری را از آنجا اخراج کردند
بخاری را در اهل شام غلطی افتد مثلا یک کس را گاهی بکنیت مذکور میکند و گاهی بنام می پندارد
که دو کس باشند زیرا که روایت او از اکثر اهل شام بطریق مناوله کتب است نه بطریق تحقیق شفاهی بخلاف
مسلم که او را هیچ جا غلطی نمی افتد و نیز بخاری را در بعض احادیث بسبب تقدیم و تاخیر و حذف و اسقاط
بعضی الفاظ التعقید بمتون رو داده در سال دو صد و پنجاه و شش مدفونش ساختند عبد الواحد طوسی
که یکی از اکابر و صلحای آن عهد بود جناب رسالتماب را علیه الصلوة والتحیة بخواب دید که آنجناب با جماعه
اصحاب بر سر راهی منتظر ایستاده اند عبد الواحد سنت سلام بجا آورده معروض میدارد که یا رسول الله
سبب انتظار چیست فرمودند انتظار آمدن محمد بن اسماعیل بخاری میکنیم عبد الواحد گفت که چند روز نگذشته بود

خبر وفات بخاری شنیدم چون از وقت وفات او تفتیش کردم همان ساعت بود که من آنجناب را بخواب
دیده بودم و خواندن این جامع صحیح در اوقات شدت و خوف دشمن و علاج مرض و قحط و دیگر بلایا تریاق
مجرب است و این کتاب را در منامات بسیار آنجناب نسبت بخود فرموده اند از آنجمله آنکه محمد بن مروزی
در میان رکن و مقام خوابیده بود آنجناب را بخواب دید که میفرمایند که ای ابو زید تا کجا کتاب شافعی را
درس خواهی گفت چرا کتاب مرا درس نمیگوئی محمد بن احمد سراسیمه شده عرض کرد که یا رسول الله ﷺ قربانت
شوم کتاب شما کدام است فرمودند جامع محمد بن اسمعیل اتحاف النبلاء صفحه ۸۴ نووی در منهاج گفته
علما اتفاق کرده اند بر آنکه اصح کتب بعد قرآن کریم صحیحین اند و عدد احادیث این کتاب نزد ابن صلاح
هفت هزار و دو صد و هفتاد و پنج حدیث است مع المکرر و گفته اند شاید احادیث را بر آن حضرت عرض میکرد
هر چه او را یقین می شد و از حضرت صلعم در واقعه یا بالهام مجاز و مرخص میگشت می نوشت و فربری گفته
شنیدند این صحیح را از مؤلف نود هزار کس و نووی در منهاج گفته و روایت جماعة من الحفاظ الکثار ممن
غلطوا فی مثل هذا فتنفوا روایة البخاری و حافظ ابن حجر عسقلانی تفسیر بخاری را از صحیح و
علحده نموده بر ترتیبی جداگانه مرتب ساخته است صفحه ۱۲۶ بستان المحدثین خاتم الحفاظ ابو الفضل
شهاب الدین احمد بن علی بن محمود احمد بن حجر الکنانی العسقلانی المصری الشافعی صاحب فتح الباری
شرح بخاری و تصانیف ابن حجر زیاده بر یکصد و پنجاه کتاب است از آنجمله تهذیب التهذیب و لسان
المیزان و طبقات الحفاظ و اصابه فی تمییز الصحابه و نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر واقعه وفات او سال
نود و چهار بعد از هشتصد رو داد صفحه ۱۳۳ شهاب الدین احمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد
بن الحسین قسطلانی مصری شافعی صاحب ارشاد الساری شرح بخاری است و شیخ جلال الدین سیوطی
از وی شکایت و گله بود و میگفت که از کتب من در مواهب لدنیه استمداد نموده و اعلام از کتب من نقل
نمیکند و اینمعنی نوعی از خیانت است در نقل و قسمی از کتمان حق نیز دارد و چون این شکایت شائع شد
بحضور شیخ الاسلام زین الدین ذکر محاکمه افتاد و شیخ جلال الدین سیوطی قسطلانی را الزام داد قسطلانی
گفت منم احمد که برهنه پا و برهنه سر بر دروازه شما ایستاده ام تا از من کدورت خاطر دور کنند سیوطی
از اندرون خانه جواب داد که کدورت خاطر دور کردم اما دروازه نه کشاد و ملاقات نمود و وفات قسطلانی
سال نهصد و بست و سه در قاهره مصر اتفاق افتاد اتحاف النبلاء ۲ جلد صفحه ۱۲۲ احمد بن العجمی

الہیتمی صاحب الصواعق شیخ عبد الحق دہلوی در زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین چنین نوشتہ در زما
خود اعظم علماء و فقہاء و شیخ الاسلام مکہ معظمہ بود و در فقاہت نظیر نداشت و در علم حدیث و دیگر علو
مہارتے داشت ومات الشیخ فی سنۃ خمس وسبعین وتسع مائۃ ایضا صفحہ ۲۶۷ جلد ۲ محمد بن اح
بن عثمان بن قایماز الشیخ الامام العلامۃ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی حافظ الایجاری زلاحض الابیار
متقن بود در حدیث و رجال آن و ناظر بود در علل آن عارف بود بتراجم ناس و ابانت ایہام در تواریخ
ایشان بسیار جمع کردہ و بسیار کسان را نفع بخشیدہ و در تصنیف اکثار فرمودہ شیخ کمال الدین بن
الزملکانی چون بر تاریخ کبیر او کہ مسمی است بتاریخ الاسلام و گفتہ این کتاب جلیل القدر است و آن در بست
مجلد بودہ و کتاب تاریخ البلاد نیز بست مجلد است و از تصانیف اوست الدول الاسلامیۃ و طبقات القراء
و طبقات الحفاظ دو مجلد و میزان الاعتدال سہ مجلد و المشتبہ فی الاسماء والانساب یک مجلد و نبار الرجال
یک مجلد و تہذیب التہذیب یک جلد و اختصار سنن بیہقی پنج مجلد و تنقیح احادیث التعلیق لابن الجوزی و
المستحلی اختصار المحلی والمقتنی فی المغنی فی الضعفاء و اختصار مستدرک للحاکم دو مجلد و اختصار تاریخ ابن
عساکر دہ مجلد و اختصار تاریخ خطیب دو مجلد و فتح الطالب فی اخبار علی بن ابی طالب یک معجم توفی سنۃ
ثمان واربعین وسبعمائۃ ایضا صفحہ ۲۷۰ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن القیم الزرعی
الدمشقی الحنبلی الامام العالم الکامل الفقیہ الاصولی النحوی المفسر المحدث الحافظ الحجۃ المتقن المفنن المتکلم
فوت سنۃ اربعین وثمانمائۃ است صفحہ ۲۳۱ احمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان قاضی القضاۃ
شمس الدین الاربلی الشافعی یکی از ائمہ علماء و سادات فضلاء و صدور رؤساء بود در چند مدرسہ
متولی تدریس ماند تاریخ مفید او وفیات الاعیان از اکبر مصنفات است مات سنۃ احدی وثمانین و
ست مائۃ صفحہ ۲۰۹ ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین
الاسیوطی ذکر کتب خود در ہر علم از تفسیر و حدیث و فقہ و اجزای مفردہ و فن عربیت و فن اصول
و بیان و تصوف و فن تاریخ و ادب کردہ کہ در کتاب وے حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ
مذکور است و وفات سیوطی در سنہ احدی عشرۃ وتسع مائۃ اتفاق افتادہ صفحہ ۲۹۲ عبد الرحمن
بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داود بن مہران ابو محمد بن ابی حاتم التمیمی الحنظلی الامام ابن الامام
الحافظ ابن الحافظ سندے در ہزار جزو است و تفسیرے دارد کلان و وفاتش در سنہ سبع

وعشرین وثلث مائۃ بود صفحہ ۳۲۲ السبکی العلامۃ تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام بن حماد سبکی
بن یحیی بن عثمان الانصاری امام فقیہ محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلافی نظار شیخ الاسلام
بقیۃ المجتہدین مات سنۃ احدی وسبعین وسبع مائۃ صفحہ ۳۲۶ محمد بن محمود بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن محاسن ابن النجار
ہو الحافظ الکبیر محب الدین بن النجار البغدادی صاحب التاریخ سماع از ابن کلب و ابن الجوزی و اصحاب ابن الحصین
وجماعہ از اہل علم دارد او راست بر تاریخ خطیب ذیلی در سی مجلد وکتاب القمر المنیر فی المسند الکبیر در وی ذکر صحابی
با عدد مرویات او ذکر نمودہ وکتاب عوالی وکتاب معجم وجنۃ الناظرین فی معرفۃ التابعین صفحہ ۳۶۸ محمد بن یوسف
بن علی بن یوسف بن حیان الشیخ الامام الحافظ العلامۃ فرید العصر وشیخ الزمان وامام النحاۃ اثیر الدین ابو حیان ابو حیان
غرناطی در تفسیر وحدیث ید طولی داشتہ مات فی سنۃ خمس واربعین وسبع مائۃ صفحہ ۳۶۹ ابو زرعہ
محمد بن عثمان بن ابراہیم الدمشقی والی قضای مصر بود وبعدہ قاضی دمشق شد غالب بر مذہب اوزاعی بود
توفی سنۃ اثنین وثلث مائۃ صفحہ ۳۲۵ نور الدین علی بن محمد سلطان القاری الہروی الفقیہ الحنفی ملا علی قاری
سید محمد بن ابی بکر الباعلوی ترجمہ او در عقد الجواہر والدرر چنین نوشتہ کہ وی جامع علوم عقلیہ ونقلیہ ومتضلع
از سنت نبویہ بود یکی از جماہیر اعلام ومشاہیر اولی الحفظ والافہام ست صاحب تصانیف کثیرہ در چند فنون
ست منہا شرح المشکوۃ وشرح الشمائل توفی فی سنۃ اربع عشرۃ والف تاریخ ابن خلکان ۲
جلد صفحہ ۵۶ القاضی ابو بکر محمد بن الطیب بن محمد بن جعفر بن القاسم المعروف بالباقلانی باقلانی
البصری المتکلم المشہور کان علی مذہب الشیخ ابی الحسن الاشعری ومؤید عقائدہ
وناصر طریقتہ وصنف التصانیف الکثیرۃ المشہورۃ فی علم الکلام وانتہت الیہ
الریاسۃ فی مذہبہ وکان موصوفا بجودۃ الاستنباط وسرعۃ الجواب وسمع الحدیث
وکان کثیر المناظرۃ مشہورا بذلک عند الجماعۃ وتوفی القاضی سنۃ ثلاث واربعمائۃ
ببغداد باقلانی متکلم مشہور ہیں اور اشعری مذہب ہیں اور کثیر التصانیف اور صاحب مناظرات ہیں اور
۴۰۳ ہجری شہر بغداد میں وفات کیا ایضا صفحہ ۵۰ جلد ۲ ابو بکر وقیل ابو عبد اللہ محمد بن اسحق ابن اسحق
بن یسار المدنی صاحب المغازی والسیر قال ابن شہاب الزہری من اراد المغازی فعلیہ
بابن اسحق وذکرہ البخاری فی تاریخہ وروی عن الشافعی انہ قال من اراد ان یتبحر فی
المغازی فہو عیال علی ابن اسحق وقال سفیان بن عیینۃ ما ادرکت احدا یتہم

ابن اسحق فی حدیثه وقال شعبة بن الحجاج محمد ابن اسحق امیر المؤمنین یعنی فی الحدیث
ویحکی عن یحیی بن معین واحمد بن حنبل ویحیی بن سعید القطان انهم وثقوا محمد ابن
اسحق واحتجوا بحدیثه وانما طعن مالک فیه وتوفی محمد ابن اسحق سنة احدی
وخمسین ومائة ببغداد وکان قد اتی ابا جعفر المنصور ابن اسحق علم سیرین ہی اول شخص ہیں اور تو ہیں
۱۵۱ھ ہجری میں فوت کیا صفحه ۵۹ ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی الحافظ المشهور احد
الائمة الذین یقتدی بهم فی علم الحدیث صنف کتاب الجامع والعلل وهو تلمیذ
محمد ابن اسمعیل البخاری توفی سنة تسع وسبعین ومائتین بترمذ ترمذی سنه ۲۷۹ھ ہجری
میں فوت کیا ابن ماجة له تفسیر القرآن وتاریخ ملیح وکتابه فی الحدیث احد الصحاح
الستة توفی سنة ثلاث وسبعین ومائتین ابن ماجه سنه ۲۷۳ھ ہجری میں فوت کیا
صفحه ۲۰۸ جلد ۲ ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشاپوری صاحب
الصحیح احد الائمة الحفاظ واعلام المحدثین وسمع یحیی بن یحیی واحمد بن حنبل و
اسحق بن راهویه وقال الخطیب کان مسلم یناضل عن البخاری مسلم معاصر بخاری کے
ہیں اور ماخوذ ہیں رنجش تھی کشکول شیخ یوسف بحرینی ۲ جلد صفحه ۹ القاضی ناصر الدین
عبد الله بن عمر بن محمد بن عباد الوزیر مولده لاربع عشرة لیلة بقیت من ذی القعدة
سنه ۳۲۶ھ وتوفی لیلة الجمعة رابع عشر شهر صفر سنه ۳۸۵ھ ہجری محمد بن یعقوب الفیروزآبادی
صاحب القاموس مولده فی ربیع سنه ۷۳۹ھ ووفاته بزبید لیلة العشرین من شهر شوال
سنه ۸۱۶ھ ابو النصر اسماعیل بن حماد الجوهری صاحب الصحاح مات سنه ۳۷۳ھ جلال الدین
الدوانی مات سنه ۹۰۸ھ عبد الرحمن الجامی نسبة الی جام من اعمال نیشاپور مات سنه ۸۹۸ھ
میر حسن المیبذی الیزدی مات سنه ۹۰۴ھ العلامة عمر بن مسعود التفتازانی
الشافعی مات سنه ۷۹۲ھ القاضی شمس الدین احمد بن خلکان صاحب التاریخ مولده
یوم الخمیس حادی عشر ربیع الآخر سنه ۶۰۸ھ ومات یوم السبت ۱۶ شهر رجب بدمشق
سنه ۶۸۱ھ ابو نصر محمد بن محمد طرخان الفارابی الحکیم المشهور توفی سنه ۳۳۹ھ
باب ۴۲
چہل و دوم در باب بنا رفرقه معتزله واشاعره وخوارج کے وسبب اختلاف فرق

 فالاثنى عشرية ساقوا
الامامة من على الرضا الى ابنه محمد ثم الى ابنه الحسن ثم الى ابنه محمد القائم المنتظر
الثانى عشر واما الاختلاف فى الاصول فحدث فى اخر ايام الصحابة بدعة معبد الجهنى
وغيلان الدمشقى ويونس الاسوارى فى القول بالقدر وانكار اضافة الخير والشر الى
القدر ونسج على منوالهم واصل بن عطاء الغزال وكان تلميذ الحسن البصرى وتلمذ له
عمرو بن عبيد وزاد عليه فى مسائل وكان عمرو من دعاة يزيد الناقص امام بنى امية
ثم والى المنصور وقال بامامته ومدحه المنصور يوما فقال نثرت الحب للناس
فلقطوا غير عمرو والوعيدية من الخوارج والمرجئة والقدرية ابتدأت بدعتهم
فى زمان الحسن واعتزل عنهم وعن استاذه بالقول بالمنزلة بين المنزلتين وسمى هو
واصحابه معتزلة ثم طالع بعد ذلك شيوخ المعتزلة كتب الفلاسفة حين
نشرت ايام المامون فخلطت مناهجهم بمناهج الكلام فكان ابو الهذيل العلاف
شيخهم الاكبر وافق الفلاسفة فى انه تعالى عالم بعلم وعلمه ذاته وكذلك قادر بقدرة هو
كذلك قدرته ذاته وابدع بدعا فى الكلام وبين هشام بن الحكم مناظرات فى
التشبيه وابو يعقوب الشحام والادمى صاحبا ابى الهذيل وافقاه فى ذلك كله
ثم ابراهيم بن سيار النظام فى ايام المعتصم كان غاليا فى تقرير مذاهب الفلاسفة
وانفرد عن السلف ببدع فى الرفض والقدر ومن اصحابه محمد بن شبيب وابو شمر
وموسى بن عمران والفضل الحدثى واحمد بن حائط ووافقه الاسوارى فى جميع
ما ذهب اليه من البدع وكذلك الاسكافية اصحاب ابى جعفر الاسكافى والجعفرية
اصحاب الجعفرين جعفر بن مبشر وجعفر بن حرب ثم ظهرت بدع بشر بن المعتمر
من القول بالتولد والافراط فيه والميل الى الطبيعيين من الفلاسفة والقول بان
الله تعالى قادر على تعذيب الطفل واذا فعل ذلك فهو ظالم الى غير ذلك
مما انفرد عن اصحابه وتلمذ له ابو موسى المزدار راهب المعتزلة وانفرد عنهم
بابطال اعجاز القران من جهة الفصاحة والبلاغة وفى ايامه جرت اكثر

المشد يدات على السلف لقولهم بقدم القران وتلمذ له الجعفران ابو فر و محمد بن سويد صاحبا المزدار وابو جعفر الاسكافى وعيسى بن الهيثم صاحبا جعفر بن حرب الاشج وممن بالغ فى القول بالقدر هشام بن عمرو الفوطى والاصم من اصحابه وقدحا فى امامة على ان الامامة لا تنعقد الا باجماع الامة عن بكرة ابيهم والفوطى والاصم اتفقا على ان الله تعالى يستحيل ان يكون عالما بالاشياء قبل كونها و منع كون المعدوم شيئا وابو الحسن الخياط واحمد بن على الشطوى صحبا عيسى الصوفى ثم لزما ابا مجالد وتلمذ الكعبى لابى الحسن الخياط ومذهبه بعينه مذهبه واما معمر بن سلمى وثمامة بن اشرس النميرى وعمرو بن بحر الجاحظ كانوا فى زمان واحد متقاربين فى الراى والاعتقاد منفردين عن اصحابهم بمسائل و المتاخرون منهم ابو على الجبائى وابنه ابو هشام والقاضى عبد الجبار وابو الحسين البصرى قد لخصوا طرق اصحابهم وانفردوا عنهم بمسائل ورونق علم الكلام ابتداؤه من الخلفاء العباسية هارون والمامون والمعتصم والواثق والمتوكل وانتهاؤه من الصاحبين عباد وجماعة من الديالمة وظهرت جماعة من المنزلة متوسطين مثل ضرار بن عمرو وحفص الفرد والحسين النجار من المتاخرين خالفوا الشيوخ فى مسايل ونبغ جهم بن صفوان فى ايام نصر بن سيار واظهر بدعة فى الجبرية وقتله سالم بن احوز المازنى فى آخر ملك بنى امية بمرو وكان بين المنزلة وبين السلف فى كل زمان اختلافات فى الصفات وكانت السلف يناظرونهم لا على قانون كلامى بل على قانون اقناعى ويسمون الصفاتية فمن مثبت صفات البارى تعالى معانى قائمة بذاته ومن مشبه صفاته بصفات الخلق وكلهم يتعلقون بظواهر الكتاب والسنة ويناضلون المعتزلة فى قدم الكلام على قول ظاهر وكان عبد الله بن سعيد الكلابى وابو العباس القلانسى والحارث المحاسبى اشبههم اتقانا وامتنهم كلاما وجرت مناظرة بين ابى الحسن على بن اسمعيل اشعرى وبين استاذه ابى على الجبائى فى بعض مسايل والزمه امورا

...فرج علیها بجواب فاعرض عنه وانحاز الی طائفة السلف ونصر مذهبهم علی قاعدة
...یة فصار ذلک مذهبا منفردا وقرر طریقه جماعة من المحققین مثل القاضی
...بکر باقلانی والاستاذ ابی اسحق الاسفرائنی والاستاذ ابوبکر ابن فورک ولیس
...کثیرا الاختلاف ونبغ رجل متمسن بالزهد من سجستان یقال له ابو عبد الله
...الکرام قلیل العلم قد قمش من کل مذهب ضغثا واثبته فی کتابه وروجه علی
...ام عزجة وغور وسواد بلاد خراسان فانتظم ناموسه وصار ذلک مذهبا قد
...ره محمود بن سبکتکین السلطان وصب البلاء علی اصحاب الحدیث والشیعة
...من جهتهم وهو اقرب مذهب الخوارج وهم مجسمة وحاشا غیر محمد بن الهیثم فانه مقارب
...ب شیعہ اثنا عشریہ کا منسوب بامام رضا تا بامام صاحب الامر علیہ السلام منتہی ہوتا ہے اور بعد امتداد
...کے چند فرقہ مستحدث ہوا اور مذہب معتزلہ کا منسوب بواصل بن عطار تلمیذ حسن بصری کی ہے
...ر کتب فلاسفہ یونان متعلق عقائد مطالع کر کے تطابق شرعیات مین کیا لہذا اکثر مسایل عقاید
...ن باقامت دلایل عقلیہ افتراق پیدا کیا اور زمانہ منصور ومعتصم وہارون ومامون ومتوکل عباسی مین
...ت فرقہ معتزلہ کا رہا اور خلفار عباسیہ تلامذہ معتزلہ کے تھے اور معتزلہ مین چند فرقہ ہے اور درمیان
...الحسن اشعری والو علی جبائی کے مباحثہ پیش ہوا اور جبائی معتزلی عاجز جواب مین ہوا جب
...شیوع فرقہ اشعری کا ہوا اور شیعہ اکثر مسایل عقائد مین ساتھہ معتزلہ کے متفق ہین اور اہلسنت
...تابع مذہب اشعری کے ہوئے چنانچہ قاضی ابو بکر باقلانی وابو اسحاق اسفرائنی وابو بکر ابن فورک
...کبار علمار اہل سنت نے مذہب اشعری کا قبول کیا لہذا اہل سنت بلفظ اشاعرہ مشہور ہوئی

اشعری

شرح عقائد نسفی صفحہ ۵ قال الشیخ ابو الحسن الاشعری لاستاذه ابی علی
الجبائی ما تقول فی ثلثة اخوة مات احدهم مطیعا والآخر عاصیا والثالث صغیرا
فقال ان الاول یثاب فی الجنة والثانی یعاقب بالنار والثالث لا یثاب ولا یعاقب
فقال الاشعری فان قال الثالث یارب لم امتنی صغیرا وما ابقیتنی الی ان اکبر
فاومن بک واطیعک فادخل الجنة فماذا یقول الرب فقال یقول الرب انی کنت
اعلم منک انک لو کبرت لعصیت فادخلت النار فکان الاصلح لک ان تموت

صبیا فقال الاشعری فان قال الثانی یارب لم لم تمتنی صغیرا لئلا اعصی لک ولا ادخل النار فماذا یقول الرب فبهت وترک الاشعری مذهبه فاشتغل هو ومن تبعه بابطال رائ المعتزلة واثبات ما ورد به السنة ومضی علیه الجماعة فسموا اهل السنة والجماعة اشعری نے اپنے استاد ابی علی جبائی معتزلی سے سوال کیا کہ تین بھائی ہیں اول مطیع دوم عاصی سوم نابالغ ہے ابو علی نے جواب دیا کہ اول جنتی ہے ثانی ناری ہے سوم پر نہ ثواب و نہ عقاب ہے اشعری نے کہا کہ صغیرہ اگر خدا سے کہے کہ کیوں مجھے تو نے موت دی اگر مجھے حیات دیتا میں ایام بلوغ میں ایمان و اسلام قبول کرتی اور داخل جنت ہوتی تب خدا کیا جواب دیگا جبائی نے کہا کہ خدا عالم الغیب ہے کہیگا کہ میں جانتا تھا کہ جب تو بالغ ہوگی معصیت کریگی اور اس سبب سے داخل نار میں کرتا پس تیری موت اصلح ہے اشعری نے کہا کہ دختر ثانی اگر کہے مجھے کس لئے موت نہ دیا کہ مجھ سے معصیت نہ ہوتی پس خدا کیا جواب دیگا پس جبائی مبہوت ہوگیا اور اشعری نے استاد کا مذہب ترک کیا اور درپی ابطال مذہب اعتزال کے مصروف ہوا اور موافق سنت نبی کے ترویج دیا لہذا اس فرقہ کا نام اہل سنت والجماعت رکھا گیا۔ معلوم ہوا کہ مذہب اہل سنت کا قدیم نہیں ہے بلکہ حادث ہے شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۶۷ ثم اعلم ان جمیع الروافض واکثر المعتزلة یفضلون علیا علی ابی بکر رض جمیع روافض و معتزلہ حضرت علی کو ابی بکر پر تفضیل دیتے ہیں ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۱۵ رجال الخوارج من المتقدمین عکرمة وابو هارون العبدی و ابو الشعثاء واسمعیل بن سمیع ومن المتاخرین الیمان بن رباب ثعلبی ثم بیهسی وعبد الله بن یزید ومحمد بن حرب ویحیی بن کامل اباضیہ ومن شعرائهم عمران بن خطان وحبیب بن جدرة صاحب الضحاک بن ومنهم ایضا جهم بن صفوان وابو مروان غیلان بن مسلم ومحمد بن ویرغوث بن کلثوم بن حبیب المهلبی ابو بکر محمد بن عبد الله بن شبیب البصری وعلی بن حرملة صالح قبة بن صبیح بن عمرو موسی بن عمران البصری محمد عبد الله بن مسلمة الفضل بن عیسی الرقاشی ابو ذکریا یحیی بن اصفح ابو الحسین محمد بن مسلمة الصالحی ابو محمد عبد الله بن محمد بن حسن الخالدی محمد بن صدقة ابو الحسین علی بن زید الاباضی ابو عبد الله محمد

بن الکرام کلثوم بن حبیب المرائی البصری والذین اعتزلوا الی جانب فلم یکونوا
مع علی فی حروبه ولا مع خصومه وقالوا لا ندخل فی غمار الفتنة من الصحابة
عبد الله بن عمر وسعد بن ابی وقاص ومحمد بن مسلمة واسامة بن زید بن حارثة
الکلبی مولا رسول الله صلعم وقال قیس بن ابی حازم کنت مع علی فی جمیع احواله وحروبه
حتی قال یوم صفین انفروا الی بقیة الاحزاب انفروا الی من یقول کذب الله ورسوله
وانتم تقولون صدق الله ورسوله عکرمه راوی ابو داود جیسے راوی صحاح ستہ کے سردار
خوارج کے ہین ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۳۹ الکرامیة اصحاب ابی عبد الله محمد بن
کرام وانه ینتهی فیها الی التجسیم والتشبیه وانتسابه الی اهل السنة معلوم ہوا کہ
زمانہ قدیم مین شیعہ ومعتزلہ وخوارج مشہور فرقہ اسلام کے تھے اور اوس زمانہ مین کہ تابعین وتبع
تابعین موجود تھے صرفی نحوی اہل لغت ادیب شاعر راوی محدث مفسر متوسل دیوان سلاطین و
صاحب فرامین وامیر عسکر ووزیر سبی جماعت ثلاثہ کے اور بوقت سلطنت بنی امیہ کے خوارج کو قوت
ہوئی اور بوقت سلطنت دولت عباسیہ کے معتزلہ بدرجہ اتم اور شیعہ کو بدرجہ قلیل باعث تقریب
قوت کا ہوا ابن شبیب معتزلی کی روایت ترمذی وسنن ابی داؤد مین موجود ہے اور اس کتاب مین بھی
نقل ہوئی ہے اور عکرمہ خارجی کی روایت اور اکثر اہل شام کی روایت کہ بسبب تسلط بنی امیہ کے خروج کم
بہت روز پیدا ہوا تھا صحیحین مین بکثرت روایت موجود ہے اور سادات زیدیہ واولاد علی وذرود دیگر رفقا
حضرت امیر کی روایت مستدرک وطحاوی وطبرانی وامام احمد وامام حرمین وابن اثیر وجوہری نے
بکثرت نقل کیا ہے کہ یہ امر متتبع خبیر پر ظاہر ہے اور اکثر روایت سے جو اسم کتاب مین منقول ہین
بظاہر عیان ہے اور ظاہر ہے کہ عقائد معتزلہ وشیعہ بہت قریب ہین اور مسایل فرعیہ شیعہ مذہب شافعی
وحنبلی ومالکی سے متحد ہے پس جب تک کہ کتب قدما روی زمین سے معدوم نہون اور کتب جدید تالیف
نہون تب تک زور شیعون کا مباحثہ مذہبی مین ہرگز کم نہوگا جسکو تاریخ وحدیث کا شوق ہوگا وہ اس
تحریر پر بخوبی یقین کریگا سوال اہل سنت کا امامیہ پر شرح اصول کافی کلینی للشیخ صدر
الملة والدین الشیرازی احسن الله حاله ومآله الحدیث الخامس عدة من اصحابنا
عن احمد بن محمد بن عیسی عن علی بن الحکم عن ابان قال اخبرنی الاحول ان زید بن

علی بن الحسین بعث الیه وهو مستخف قال فاتیته فقال لی یا ابا جعفر ما تقول ان
طرقت طارق منا ای خرج معه قال فقلت له انکان اباك او اخاك خرجت معه
قال فقال لی فانا ارید ان اخرج اجاهد هولاء القوم فاخرج معی قال قلت لا افعل
جعلت فداك قال فقال لی اترغب بنفسك عنی قال فقلت له انما هی نفس
واحدة فان کان الله فی الارض حجة فالمتخلف عنك ناج والخارج معك هالك
وان لایکن الله فی الارض حجة فالمتخلف عنك والخارج معك سواء قال فقال لی
یا ابا جعفر کنت اجلس مع ابی علی الخوان فیلقمنی البضعة السمینة ویبرد لی اللقمة
الحارة حتی تبرد شفقة علی ولم یشفق علی من حر النار اذ اخبرك بالدین ولم یخبرنی
به فقلت له جعلت فداك من شفقة علیك من حر النار لم یخبرك خاف علیك ان لا
تقبله فتدخل النار واخبرنی انا فان قبلت نجوت وان لم اقبل لم یبال ان ادخل النار
ثم قلت له جعلت فداك انتم افضل ام الانبیاء قال بل الانبیاء قال قلت یقول
یعقوب لیوسف یَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا لم
یخبرهم حتی کانوا لا یکیدونه ولکن کتمهم ذلك فکذا ابوك کتمك لانه خاف
علیك قال فقال اما والله لئن قلت ذلك لقد حدثنی صاحبك بالمدینة انی اقتل
واصلب بالکناسة وان عنده لصحیفة فیها قتلی وصلبی فحججت فحدثت ابا عبد الله
بمقالة زید وما قلت له فقال لی اخذته من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن
یساره ومن فوق راسه ومن تحت قدمیه ولم تترك له مسلکا یسلکه جواب از
طرف شیعه مجالس المومنین صفحه ۳۴۷ قال حدثنا محمد بن المطهر قال حدثنا ابی قال
حدثنا عمیر بن المتوکل بن هرون البلخی عن ابیه المتوکل بن هرون قال لقیت یحی
بن زید بعد قتل وهو متوجه الی خراسان فما رایت رجلا فی عقله وفضله فسالته
عن ابیه فقال انه قتل وصلب بالکناسة ثم بکی وبکیت حتی غشی علیه فلما
سکن قلت یا ابن رسول الله وما الذی اخرجه الی قتال هذا الطاغی وقد علم من اهل
الکوفة ما علم قال نعم لقد سالته عن ذلك فقال سمعت ابی یحدث عن ابیه الحسین

على قال وضع رسول الله م يده على صلبى فقال حسين يخرج من صلبك رجل يقال له
يد يقتل شهيدا اذا كان يوم القيمة يتخطى هو واصحابه رقاب الناس ويدخل الجنة
بيت ان اكون كما وصفنى رسول الله م قال رحم الله ابى زيدا كان والله احد
بدين قائم ليله صائم نهاره يجاهد فى سبيل الله حق جهاده فقلت يا ابن رسول
م هكذا يكون الامام بهذه الصفة فقال يا عبد الله ان ابى لم يكن ولكن كان من
دات الكرام وزهادهم وكان من المجاهدين فى سبيل الله فقلت له يا ابن رسول الله
ان اباك قد ادعى الامامة وخرج مجاهدا فى سبيل الله وقد جاء عن رسول الله م
ن ادعى كاذبا فقال يا عبد الله ان ابى ع كان اعقل من ان يدعى ما ليس له بحق انما
ل ادعوكم الى الرضا من آل محمد عنى بذلك عمى جعفرا قلت فهو اليوم صاحب الامر
نعم هو افقه بنى هاشم ملل ونحل ابى الفتح عبد الكريم الشهرستانى صفحه ۵۰
يدية اتباع زيد بن على بن الحسين ابن على عليه السلام ساقوا الامامة فى
اد فاطمة عليها السلام ولم يجوزوا بثبوت امامة فى غيرهم الا انهم جوزوا
يكون كل فاطمى عالم زاهد شجاع سخى خرج بالامامة يكون اماما واجب الطاعة
كان من اولاد الحسن او من اولاد الحسين وعن هذا قالت طائفة منهم
مة محمد وابراهيم امامين ابنى عبد الله بن الحسن بن الحسين الذين خرجا فى ايام
صور وقتلا على ذلك وجوزوا خروج امامين فى قطرين يستجمعان هذه الخصال
ن كل واحد منهما واجب الطاعة وزيد بن على لما كان مذهبه هذا المذهب
ان يحصل الاصول والفروع حتى يتحلى بالعلم فتلمذ فى الاصول لواصل بن
العزال راس المعتزلة مع اعتقاد واصل بان جده على بن ابيطالب فى حروبه
جرت بينه وبين اصحاب الجمل واصحاب الشام ما كان على يقين من الصواب
احد الفريقين منهما كان على الخطاء لا بعينه فاقتبس منه الاعتزال وصارت
ابه كلها معتزلة وكان من مذهبه جواز امامة المفضول مع قيام الافضل
كان على بن ابيطالب افضل الصحابة الا ان الخلافة فوضت

الى ابى بكر لمصلحة رأوها وقاعدة دينية راعوها من تسكين نائرة الفتنة وتطييب قلوب
العامة فان عهد الحروب فى ايام النبوة كان قريبا وسيف امير المومنين على عليه السلام
عن دماء المشركين من قريش لم يجف بعد والضغائن فى صدور القوم من طلب الثار كما
هى فما كانت القلوب تميل اليه كل الميل ولا تنقاد له الرقاب كل الانقياد وكانت
المصلحة ان يكون القيام بهذا الشان من عرفوه باللين والتودد والتقدم بالسن و
السبق فى الاسلام والقرب من رسول الله ص الا ترى انه لما اراد فى مرضه الذى
مات فيه تقليد الامر عمر بن الخطاب رض زعق الناس وقالوا لقد وليت علينا فظا
غليظا فما كانوا يرضون بامير المومنين عمر بشدة وصلابة وغلظة له فى الدين
وفظاظة على الاعداء حتى سكنهم ابوبكر رض وكذلك يجوز ان يكون المفضول اماما والا
فضل قائم فيراجع اليه فى الاحكام ويحكم بحكمه فى القضايا ولما سمعت شيعة
الكوفة هذه المقالة منه وعرفوا انه لا يتبرأ عن الشيخين رفضوه حتى اتى قدره
عليه فسميت رافضة وجرت بينه وبين اخيه محمد الباقر مناظرة لا من هذا الوجه بل
من حيث كان يتلمذ لواصل بن عطاء ويقتبس العلم ممن يجوز الخطاء على جده فى قتال
الناكثين والقاسطين ومن يتكلم فى القدر على غير ما ذهب اليه اهل البيت ومن حيث
انه كان يشترط الخروج شرطا فى كون الامام اماما حتى قال له يوما على قضية مذهبك
والدك ليس بامام فانه لم يخرج قط ولا تعرض للخروج واخبرهم الصادق بجميع ما
عليهم وعرفهم ان اباءه عليهم السلام اخبروه بذلك كله وان بنى امية يتطاولو
على الناس حتى لو طاولتهم الجبال لطالوا عليها وهم يستشعرون بغض اهل البيت
لا يجوز ان يخرج واحد من اهل البيت حتى ياذن الله تعالى بزوال ملكهم وكان يشير
الى ابى العباس والى ابى جعفر ابنى محمد بن على بن عبد الله بن العباس انا لا نخوض فى الامر حتى
يتلاعب بها هذا واولاده اشارة الى المنصور فزيد بن على قتل بكناسة الكوفة قتله
هشام بن عبد الملك ويحيى بن زيد وكان يخرج واحد بعد واحد من الائمة ويلى امرهم
وجمعوا ابى ائمتهم من السوسوية فى مسائل الاصول ومالت اكثر الزيدية بعد ذلك

عن القول بامامة المفضول وطعنت فی الصحابة بتطعن الامامیة مجالس المومنین صفحه ۳۴
شیخ فاضل ابن خزاز در آخر رساله کفایة الاثر فی النصوص علی الائمة الاثنا عشر ذکر نموده ان زید بن
علی لما خرج ولم یخرج جعفر بن محمد توهم قوم من الشیعة ان امتناع جعفر کان للمخالفة
وانما کان بضرب من التدبیر فلما رای الذین صاروا للزیدیة سالبا ذلک قالوا لیس
الامام من جلس فی بیته ولم یرخی ستره وانما الامام من خرج بالسیف یامر بالمعروف
وینهی عن المنکر فهذا کان سبب وقوع الخلاف بین الشیعة واما جعفر وزید فما کان
بینهما خلاف والدلیل علی صحة قولنا زید بن علی من اراد الجهاد فالی ومن اراد العلم
فالی ابن اخی جعفر ولو ادعی الامامة لنفسه لم ینف کمال العلم عن نفسه لان الامام
یجب ان یکون اعلم من الرعیة ومن مشهور قول جعفر بن محمد رحم الله عمی زیداً واسناد صحیفه
کامله قد قال ابن عمک یحیی ذلک فقال یرحم الله یحیی ثم قال ابو عبد الله ما خرج ولا یخرج
منا اهل البیت الی قیام قائمنا قال صدر الشریعة الشیرازی فی شرحه صفحه ۲۴۴ راوی
المتوکل بن هارون عن ابیه یحیی بن زید حیث قال انی لقیت یحیی بن زید بن علی بعد قتل
ابیه وهو متوجه الی خراسان فسألنی عن اهله وبنی عمه بالمدینة واحفی السؤال عن جعفر
بن محمد ؏ فاخبرته بخبره وخبرهم وحزنهم علی ابیه زید بن علی فقال لی قد کان عمی محمد بن
علی اشار الی بترک الخروج وعرفه ان هو خرج من المدینة وفارق المدینة ما یکون الیه
امره فهل لقیت ابن عمی جعفر بن محمد قلت نعم قال بما ذکرنی خبرنی قلت جعلت فداک ما
احب ان استقبلک بما سمعته منه فقال ابالموت تخوفنی هات ما سمعته قلت سمعته
یقول انک تقتل وتصلب کما قتل ابوک وصلب فتغیر وجهه وقال یمحوا الله ما یشاء و
یثبت وعنده ام الکتاب یا متوکل ان الله عزوجل اید هذا الامر بنا وجعل لنا العلم والسیف
فجمعا لنا وخص بنو عمنا بالعلم وحده فقلت جعلت فداک انی رایت الناس الی ابن عمک
جعفر امیل منهم الیک والی ابیک فقال ان عمی محمد بن علی وابنه جعفر ؏ دعوا الناس الی
الحیوة ونحن دعوناهم الی الموت فقلت یا ابن رسول الله ؐ انهم اعلم ام انتم فاطرق
الی الارض ملیاً ثم رفع راسه فقال کلنا له علم غیر انهم یعلمون کل ما نعلم ولا نعلم کل ما

له
هذا مروی فی
اسناد الصحیفة
السجادیة ۴۴

يعلمون اشعى و الغرض من نقل هذه الحكاية ان اقدام زيد بالخروج مع ما سمع من اخيه وابن
اخيه عليهما السلام من الدلالة الصحيحة على قتله وصلبه مما لا وجه له ظاهرا الا ما ذكرناه
كما دلت عليه حكايته يحيى ابنه ثم لما جرت ابو جعفر الاحوال ابا عبد الله بمقالة كما جرى
بينهما فقال له اخذته من بين يديه الى آخره اشارة الى حسن مكالمته لزيد واحتجاجه
عليه بجميع وجوه ما يمكن من الاحتجاج وسد مسالك دعوى الامامة وارادة الخروج
عليه **شرح صحيفه كامله سيد عليخان مدنى صفحه ۵** فدخلنا الى الصادق ع فدفعنا اليه
الكتاب فقرائه وبكى ثم قال انا لله وانا اليه راجعون عند الله احتسب عمي انه
كان نعم العم ان عمي كان رجلا لدنيانا وآخرتنا مضى والله عمي شهيدا كشهداء استشهدوا
مع رسول الله ص وعلي والحسن والحسين وروى الكشي باسناده عن فضيل الرسان
قال دخلت على ابي عبد الله ابعد ما قتل زيد علي فادخلت بيتا جوف بيت فقال لي
يا فضيل قتل عمي زيد قلت نعم جعلت فداك قال رحمه الله اما انه كان مومنا وكان عارفا
وكان عالما صدوقا اما انه لو ظفر لوفى اما انه لو ملك لعرف كيف يضعها روى الصدوق
باسناده عن ابي الجارود وزياد بن المنذر قال اني لجالس عند ابي جعفر محمد بن علي
الباقر اذا قبل زيد بن علي فلما نظر اليه ابو جعفر وهو مقبل قال هذا سيد اهل بيته
والطالب باوتادهم لقد انجبت ام ولدتك يا زيد وباسناده الى جابر بن يزيد
الجعفي عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عن آبائه عن علي ع قال قال رسول الله ص للحسين
يا حسين يخرج من صلبك رجل يقال له زيد يتخطى هو واصحابه يوم القيمة رقاب
الناس غرا محجلين يدخلون الجنة بلا حساب وباسناده الى ابن عبدون فقال
الرضا يا امير المومنين لا تقس اخي زيدا الى زيد بن علي فانه كان من علماء اهل محمد
غضب الله عز وجل فجاهد اعدائه حتى قتل في سبيله ولقد حدثني ابي موسى بن
جعفر انه سمع اباه جعفر بن محمد بن علي ع يقول رحمه الله عمي زيدا انه دعى الى الرضا
من آل محمد ص ولو ظفر لوفى انما دعى اليه ولقد استشارني في خروجه فقلت له يا عم
ان رضيت ان تكون المقتول المصلوب بالكناسة فشانك فلما ولى قال جعفر بن

محمد ویل لمن سمع داعیہ ولم یجبہ فقال المامون یا ابا الحسن الیس قد جاء فیمن ادعی
الامامۃ بغیر حقہا ما جاء فقال الرضا ان زید بن علی لم یدع ما لیس لہ بحق وانہ کان
اتقی اللہ من ذلک انہ قال ادعوکم الی الرضا من آل محمد وانما جاء فیمن یدعی ان اللہ
نص علیہ ثم یدعوا الی غیر دین اللہ ویضل عن سبیلہ بغیر علم وکان زید واللہ ممن
خوطب بهذہ الآیۃ وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ وہو اجتبٰکم اہل سنت کہتے ہین کہ زید
بن علی بن الحسین علیہم السلام نے دعوئے امامت بمقابلہ صادقین علیہما السلام کے کیا اور جہاد بمخالفت امام کی
کیا پس حسب اصول ممہدہ شیعہ کے حضرت زید شہید مورد طعن ہوگئے اور حال آنکہ اونکی مدح کرتے
ہین اور سبب اسکا یہہ ہے کہ پاسداری سادات وامام زادگی کا ہے اور ایسا ہی کیون عیب جوئی
خلفاء ثلاثہ رض کی کرتے ہین ہاپس خاطر قرابت رسول ؐ وشرف صحابیت وہجرت اسلام کی کیون نہ پرہیز
کرتے ہین جواب شیعہ بروایت فریقین ظاہر ہوا کہ وہ خوش اعتقاد تھے اور بعض اقوال اونکے
بمصلحت تقیہ کے تھا اور روایت شیعہ کی دلالت کرتی ہے کہ مثل ابراہیم ومختار کے درپی قتل
بنی امیہ بعوض انتقام خون ناحق مظلوم شہید کربلا ودفع شر اعداء دین کے ہوئے تھے اور جو یہہ
فعل باجازت ورضاء امام کے بخوبی پایا جاتا ہے چنانچہ مرویات سابق الذکر مین مدح ودعاء خیر بحق
زید شہید کے وارد ہوئی ہے اور امتناع جن الفاظون سے متبادر ہوتا ہے اور اہل سنت نے
اوسپر یقین کیا ہے وہ اخبار استقبال اور حسرت اوپر صلب زید شہید مظلوم کے جیسا کہ
درباب شہادت حضرت امیر ؑ وشہادت وقتل جناب امام حسین ؑ کے احادیث نبوی مین وارد
ہوا ہے اور کلام صادقین علیہما السلام حسرت اوپر ہزیمت حضرت زید کے ہے اور نصرت وغلبہ بجز
قائم آل محمد ؑ کے نہین ہے اور کسی روایت مین ایسا نہین ہے کہ حضرت زید نے دعوی امامت کیا
اور حضرت صادقین ؑ نے کہا کہ جنگ حرام ہے اور اگر ایسا ہوتا دعاء خیر اور وفاء عہد یعنی تفویض امر
خلافت کیون ارشاد ہوتا اور امتناع سب صحابہ کا بمصلحت اسکے کہ بنی امیہ ہمسے راضی وباہم رہینگے
اسعاف الراغبین صفحہ ۲۱۵ واما السید زید فہو ابن علی زین العابدین بن
الحسین بن علی بن ابیطالب فہو اخو محمد الباقر وعم جعفر الصادق وہو الذی
ینسب الیہ الزیدیۃ طائفۃ من الشیعۃ لہم خروج عن الشریعۃ وسمینا زید

برى منهم كانا اماماً مجتهداً وكان ممن اخذ عن واصل بن عطاء الاخذ عن الحسن البصري
ولما اثبت واصل بن عطاء المنزلة بين المنزلتين امره الحسن البصري باعتزال مجلسه
فقيل له معتزلي وصار يقال لاصحابه معتزلة ولا يلزم من كون شيخ زيد معتزلياً ان
يسلك مسلكه وكان يقال له زيد الازياد وصلب زيد عرياناً واقام مصلوباً اربع سنين
وقيل خمس سنين فنسجت على عورته العنكبوت فلم تر عورته وقيل ان بطنه الشريفه
ارتخى على عورته فغطّاها ولامانع من وجود الامرين وكان عند صلبه وجهوه الى
غير القبلة فدارت خشبة التى صلب عليها الى ان صار وجهه الى القبلة ثم احرق ا
خشبة زيد وجسده واُذرى رماده فى الريح على شاطئ الفرات وسبب ذلك انه خرج
على هشام بن عبد الملك وقد سميت نفسه الخلافة فحاربه يوسف بن عمر الثقفي امير
العراقين من قبل هشام بن عبد الملك فانهزم اصحاب زيد عنه بعد ان خذله
اكثرهم فانه قد بايعه ناس كثير من اهل الكوفة وطلبوا منه ان يتبرأ من
الشيخين ابى بكر وعمر رض لينصروه فقال كلا بل اتولاهما فقالوا اذن نرفضك فقال اذهبو
فانتم الرافضة فسموا رافضة من حينئذ (الى ان قال) ويقال ان هشام ابن عبد الملك
قال يوماً لزيد بلغنى انك يريد الخلافة ولا تصلح لك لانك ابن امة فقال قد كان
اسمعيل ابن امة واسحق بن حرّة فاخرج من صلب اسمعيل خير ولد آدم فقال له هشام قم
فقال اذن لا ترانى الا حيث تكره ايضا فيه صفحه ٢١٧ قال المناوى فى طبقاته والدعاء
عند هذا المشهد مستجاب والانوار ترى عليه وفى الخطط المقريزي لا فى المنن
الشعرانى مجموعه ٢ جلد صفحه ٤٧ عند ذكر نسج العنكبوت فى الغار فى سيرة الحلبية والصواعق
لابن حجر فى باب الثانى فيما جاء عن اكابر اهل البيت سوره زخرف پاره ٢٥ آيت ٢٠
أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۝ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ
وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ٢٢٥ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ
إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ٢٢٥ قَالَ
أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝

تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۱۵۹ ثم اضرب عن ذلک واخبر انہ لامستند لھم فی
عقائد واقوالھم الفاسدۃ الا التقلید والامۃ الذین والطریقۃ التی تؤم ای یقصد ثم
تلا بیت ۲۹ بات ھذا داب اسلافھم وداب قدیم فی جھال بنی آدم وانما قال اولا
مھتدون وبعدہ مقتدون لان العرب کانوا یخاصمون رسول اللہ ۲ ویزعمون الاھتداء
ولعل الامم قبلھم لم یزعموا الا الاقتداء بالآباء دون الاھتداء ثم اخبر ان النذیر
قال او امر النذیر او محمدا ان یقول اولو جئتکم ای تتبعون ابائکم ولو جئتکم بدین
اھدی من دین ابائکم فاصروا علی التکذیب ولم یقبلوا ما یفھم اللہ بقصۃ ابراھیم
ان القول بان تقلید یوجب المنع من التقلید وذلک ان ابراھیم کان اشرف اباء العرب
وانہ ترک دین الاباء لاجل الدلیل فلو کان مقلدین لاباءھم وجب ان یتبعوہ فی
الاعتماد علی الدلیل لا علی مجرد التقلید تفسیر بیضاوی ورازی وبغوی وزمخشری
مثلہ سورہ فاطر فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا تاریخ سلاطین یہود ونصاری مولفہ ڈبلیو
ام والٹس صاحب چھاپ لندن سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۳۸ طرفہ تر ماجرا یہہ ہے کہ باوجود اس خرابی کے وی اپنے
تئین ساری اور قومون سے یہود عمدہ اور راستی اور خداترس اور برگزیدہ جانتے تھے اور اوسکا سبب یہہ تہا
کہ وہ خدا کی شریعت اور علم کو لفظانی طور پر سمجھتے تھے چنانچہ اونکے سمجھہ مین بڑی دہوم دہام سے اور
تہی بجا کی نماز پڑہنا اور ادنی ادنی چیزون کی دہیکی دینی وغیرہ بڑا ثواب ہے غرض کہ ہر ایک باتین
ظاہر پرست تھے اور اونکے حق مین مسیح کا یہہ قول صادق آتا ہے کہ ای مکار فقیہو اور فریسیو تم پر
افسوس کہ تم سفیدی پہیرے ہوئے مانند قبرون کے ہو جو باہر سے خوشنما معلوم ہوتی ہے مگر اندر
مردون کی ہڈی اور ہر طرحکی گندگی سے بہری ہین اس ایام مین اونکے کئی فرقہ ہوگئے تہی ا فروسی
یعنی خاص یا ممتاز کیونکہ اونہون نے اپنے تئین شریعت کے تذکرہ کیلئے دنیوی شغلون سے
الگ کیا لیکن وسے نہایت خود بین اور ظاہر پرست تہے ۲ صادوقی جو ایک طرحکے دہری تہے اور
روحانی اور قیامت اور پروردگار الہی اور ساری روائتین سے منکر تہے ۳ ایسینس جو ایک طرحکے
فقیر تہے ۴ فقیہہ اور سافر یعنی شریعت نویس ۵ اہل شریعت یا مولوی جو شریعت سکہلاتے تہے ۶ سامری
جو صرف موسے کے پانچ کتابون کو مانتے تھے اور کوہ گریزیم پر اور یروشلیم کی ہیکل مین بندگی کرتی تہے
نام شہر عبادتگاہ

الغرض ان سب فرقون مین بھی دینداری وخدا شناسی اور روحانی مزاجی بہت سے کم پائی جاتے تھے
چنانچہ اس بات کا ایک نشان یہہ ہے کہ آنیوالے موعود کے حق مین سبھون نے گمان کیا کہ وہ ایک
دنیوی حکومت برپا کرنے کو آویگا جسمین ہم سب امیر ہونگے اور غیر قومون پر زبردستی اور حکمرانی کرینگے
چنانچہ جب وہ موعود آیا تو اونہون نے اوسکو رد کیا تاریخ ابو الفدا صفحہ ۹۱ یقسم فرقہ یہود ربانیۃ
مثل معتزلہ قراؤن مثل مجبرۃ ومشبہہ عانانیۃ حضرت عیسی کو اولیا بغیر نبوت کے جانتے ہین
سامری دوستانیہ ثواب وعقاب اخروی سے منکر ہین راحت ورنج دنیوی کو جنت ونار جانتے ہین
کوشانیہ ثواب وعذاب اخروی کے قایل ہین فرقہ نصاری ملکانیہ حضرت عیسی کو قدیم وازلی جانتے ہین
۳۱۲ نفر نے قسطنطنیہ مین اس اعتقاد پر اجماع کیا نسطوریہ مثل معتزلہ اسلام یعقوبیہ مسیح کو خدا جانتے
ہین بطارقہ مثل اصحاب الرای واہل مذاہب ومجتہدین کے مطارنہ مثل قضاۃ اساقفہ مثل مفتیان
قسیس بمنزلہ قرا جاثلیق بمنزلہ پیش نماز شماسہ بمنزلہ موذنین اور میان رومن کاتھولیک
و پروٹسٹنٹ کی نزاع کثیر درباب خلافت پیٹر یعنی حضرت شمعون کے ہے رومن خلیفہ بلافصل وافضل
ناس جانتے ہین اور پاٹسٹ سب صحابہ کو خلیفہ ومجتہد الرتبہ جانتے ہین ملل ونحل شہرستانی
صفحہ ۵۴ یہود قالوا کان موسی قد افضی باسرار التوراۃ والالواح الی یوشع ابن نون
وصیہ من بعدہ لیفضی الی اولاد ھارون لان الامر کان مشترکا بینہ وبین اخیہ
ھارون اذ قال واشرکہ فی امری ذکان ھو الوصی فلما مات ھارون فی حال
حیاتہ انتقلت الوصایۃ الی یوشع ابن نون ودیعۃ فلیوصلھا الی شبیر وشبر ابنی
ھارون قرارا وذلک ان الوصیۃ والامامۃ بعضھا مستقر وبعضھا مستودع واما
الرجعۃ فانما وقع لھم من امرین احدھما حدیث عزیز اذ اماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ
والثانی حدیث ھارون اذ مات فی التیہ وقد نسبوا موسی الی قتلہ قالوا حسدہ
لان الیہود کانت الیہ امیل منھم الی موسی واختلفوا فی حال موتہ فمنھم من
قال مات وسیرجع ومنھم من قال غاب وسیرجع کتاب التکوین (توراۃ) اینڈ فار اسمٰعیل
آئی ہیو ہرڈ دی بیہولڈ آئی ہیو بلیسڈ ہم اینڈ ول میک ہم فروٹفل
اینڈ ول ملٹیپلائی ہم اکسیڈنگلی ٹوالو پرنسس بایگا اور یعنی بہ نسبت

اسمعیل کے بنسبت سنا دیکھ مین اوسے برکت دونگا اور زادی بہرہ مند و پرمیوہ کرونگا اور بے نہایت بڑہاؤنگا
اور اوس سے بارہ شہزادہ (یعنی ائمہ اثنا عشر) پیدا ہونگے اور اونہین پیشوای امت (محمد رسول اللہ) و قوم معظم بناؤنگا زبور باب ۵ ۴۸ عدد ۳
ہا تیرے فرزند تیرے باپ دادون کے قایم مقام (امامت) ہونگے کتاب اشیعیا باب ۶۰ نمبر ۷ اقیدار کی ساری
بکریان تیرے پاس جمع ہونگے بنط کی مینڈہی تیرے خدمت مین حاضر ہونگے وہ مقبولیت کو میرے مذبح (کربلا) پر
چڑہینگے مشکوۃ صفحہ ۵۵ عن علی قال قال رسول اللہ ص فیک مثل عیسی ابغضتہ
الیھود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال
یھلک فی رجلان محب مفرط یفرطنی بما لیس فیّ ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی
یہود رسولخدا ص کے کلام کو سنکر کہتے تھے کہ ہم اپنے علمار کے قول پر تقلید و اقتدار کرین اور حقیقت
اسلام کو غور نکیا از آدم تا محمد دین واحد ہے جب امت نے ضلالت اختیار کیا نبی مبعوث ہوئے اور عیسی
متمم دین موسی و محمد ص متمم ادیان کل انبیار اور مہدی ع متمم دین محمدی ہین جو دین موسی و عیسی کا وہی دین
محمد کا اور خلافت یوشع بطور تفویض کے ساتھ ابنار ہارون کے تھی اور موسی و ہارون کو نبوت مین شریک
جانتے تھے اور بنی اسرائیل موسی سے زیادہ طرف حضرت ہارون کے مایل تھے اور رجعت عزیر ہین اختلاف
ہوا کوئی موت کوئی غیبوبت کو اعادہ حیات بعد از موت کا قایل ہوا اور تورات و زبور و انجیل مین امامت
ائمہ اثنا عشر پر بطور واضح الدلالت مشعر ہے اور رسولخدا ص نے درباب حضرت امیر ع کے فرمایا کہ مثل یہود
کے ایک فرقہ میرے امت سے تمہارا دشمن ہوگا اور ایک فرقہ مثل عیسی کے تمکو خدا جانیگا ہر امور مین
مشابہت اسلام با شریعت موسوی ہے پس اہل سنت مسئلہ تفضیل شیخین و خطار اجتہادی ابن شام
و خلافت اجماعی کو نیابت رسول ص کا جاننا عین عداوت ہے اور نصیریہ کا خدا جاننا اور مفوضہ کا علی ع کو افضل
از محمد ص جاننا کفر ہے پس شیعہ کا اتباع ہارون ثانی و شبیر و شبر کے ہین فرقہ حقہ مین ثابت ہوتے ہین
جیساکہ یہود منکر بشارت حضرت عیسی ع ہوئی اور نصاری منکر بشارت محمد ص ہوئے اور تاویلین کرتے ہین اور
ردمین جواب لکھتے ہین ایسا ہی اہل سنت منکر امامت حضرت امیر ع ہوئے اور احادیث تفضیل کی تاویل
غیر صحیح اور حدیث غدیر مین مزخرفات لکہا اور فضائل خلفار جو بنی امیہ وضع کر گئے اوسکو کالقران
جانتے ہین اور ہزار طرح سے آیات قرآن واحادیث رسول ص پیش کیجادین مگر مطلق اوسکو غور نہین
کرتے بلکہ جو کچھ اپنی علمار پیشین حق یا ناحق لکھہ گئے ہین اوسکے اقتدا پر دل و جان سے مستعد

و شیعه کو ایذا دینا و قتل کرنا و فضائل علی کو نیست و نابود کرنا ثواب عظیم جانتے ہین چونکہ خلفاء ثلاثہ
ان لکھی سے مجبور ہین مگر احادیث ایسی بیہودہ مضمون کی وضع کی کہ جسکا مطلب یہہ ہے کہ گویا نبی گرتے اور
براے نام بہادر کو ہے گویا در حقیقت است خلفا کے ہین باب چہل و سوم حقیقت مین روایات صحاح
ستہ کے ✽ وفیات الاعیان یعنی تاریخ ابن خلکان صفحہ ۳۴۶ وقد تکلم الناس فیه
لانه کان یری رای الخوارج عجالہ نافعہ صفحہ ۲۹ دوم آنکہ راوی رافضی باشد و حدیث در طعن
صحابہ روایت کند و یا ناصبی باشد و حدیث در مطاعن اہل بیت باشد و علی ہذا القیاس ولیکن در اینجا
تامل باید کرد اگر آن راوی متفرد ست بان حدیث اعتبار نباید کرد و اگر دیگر انہم روایت کنند قبول باید کرد
و در توجیہ و تاویل آن فکر باید کرد سیوم آنکہ چیزے روایت کند کہ بر جمیع مکلفین معرفت آن و عمل آن
فرض باشد و او منفرد بود بروایت و این قرینہ قویہ ست بر کذب و وضع چہارم آنکہ وقت و حال قرینہ باشد
بر کذب او چنانچہ غیاث بن سیمون را اتفاق افتاد کہ در مجلس مہدی خلیفہ عباسی حاضر شد و او مشغول بود
بہ پرانیدن کبوتران پس حدیث روایت کرد لا سبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح
لفظ جناح را از طرف خود افزود برای خوش آمد مہدی پنجم آنکہ مخالف مقتضی عقل و شرع باشد
و قواعد شرعیہ آنرا تکذیب نماید مثل قضای عمری و مانند آن و مثل آنکہ روایت کند لا تاکلوا البطیخ
حتی تذبحوہ ششم آنکہ در حدیث قصہ باشد از امر حسی واقعی کہ اگر بالحقیقت متحقق می شد ہزاران
کس او را نقل میکرد مثل آنکہ شخصے روایت کند کہ امروز روز جمعہ بود خطیب را بر سر منبر کشتند و پوست او را
کندہ بودند حالانکہ ہمان راوی باین قصہ منفرد باشد و دیگر روایت نکند ہفتم رکاکت لفظ و معنی مثلاً
لفظی روایت کند کہ بر قواعد عربیہ درست نشود یا معنی کہ مناسب شان نبوت و وقار نباشد ہشتم افراط در وعید
شدید بر گناہ صغیرہ یا افراط در وعد عظیم بر فعل قلیل چنانچہ من صلی رکعتین فله سبعون الف
دار فی کل دار سبعون الف بیت فی کل بیت سبعون الف سریر علی کل سریر سبعون
الف جاریة بلکہ احادیث این نسق را خواہ در ثواب باشند و خواہ در عذاب موضوع باید شناخت
نہم آنکہ بر امر قلیل ثواب حج و عمرہ ذکر نماید دہم آنکہ کسی را از عاملان جز ثواب انبیا موعود کند
یا گوید کہ ثواب سبعین نبیاً و امثال ذلک یازدہم آنکہ خود اقرار کردہ باشد بوضع احادیث چنانچہ نوح
ابن ابی عصمت را واقع شد کہ در فضائل قرآن سورہ سورہ وضع احادیث نمود و ترویج و تشہیر کرد کما

تعداد فرقہای اسلام از کتاب شرح مواقف سید شریف و ملل و نحل شہرستانی و انوار النعمانیہ سید نعمت اللہ جزایری و مطالب رشیدی شاہ تراب علی کاکوری و رسالہ مظہریہ مرزا احمد جانجانان و مجالس المومنین قاضی نور اللہ شوستری +

فرقہ معتزلہ منسوب بواصل بن عطا تلمیذ حسن بصری کے ہین اور مشتمل اوپر ۲۰ فرقہ کی ہے اس فرقہ مین علما نامی وگرامی گذری ہین اور بغداد مین انکا بوقت عباسیہ بڑا زور تہا +	واصلیہ ۲	اصحاب ابی حذیفہ واصل بن عطا کے ہین اور انکو چار مسایل عقائد مین خلاف مشہور ہے +
	ہذیلیہ ۳	اصحاب ابی الہذیل حمدان العلاف تلمیذ عثمان بن خالد کا اور ۱۰ مسئلہ عقائد مین خلاف شرع انکا ہے +
	نظامیہ ۴	اصحاب ابراہیم بن سیار النظام مسایل فلاسفہ کو عقائد مین داخل کیا اور ۱۳ مسئلہ خلافیہ اسکا ہے +
	اسواریہ ۵	یہہ فرقہ بہی متفرع و منشعب نظامیہ مین سی ہے +
	اسکافیہ ۶	اصحاب ابی جعفر الاسکاف کے ہین +
	جعفریہ ۷	اصحاب جعفر بن مبشر کے ہین +
	بشریہ ۸	اصحاب بشر بن معتمر کے ہین +
	مزداریہ ۹	اصحاب ابو موسی عیسی بن صبیح المزدار کے ہین اور یہہ تلمیذ بشر کا ہی اور ایسا زہد اختیار کیا کہ راہب معتزلہ کا کہتے ہین +
	ہشامیہ ۱۰	اصحاب ہشام بن عمر الغوطی کے ہین +
	حابطیہ ۱۱	اصحاب احمد بن حابط اور حابط تلمیذ نظام کا ہے یہہ فرقہ دو خدا کا قائل ہے +
	معمریہ ۱۲	اصحاب معمر بن عباد السلمی کے ہین +
	ثمامیہ ۱۳	اصحاب ثمامۃ بن اشرس النمیری کے ہین +
	خیاطیہ ۱۴	اصحاب ابی الحسن بن ابی عمرو الخیاط کی +
	جاحظیہ ۱۵	اصحاب عمرو بن بحر الجاحظ یہہ فرقہ زمانہ معتصم و متوکل عباسی مین پیدا ہوا +

	کعبیہ ۱۶	اصحاب ابو القاسم بن محمد الکعبی ساکن بغداد و تلمیذ خیاط کا ہے +
	جبائیہ ۱۷	اصحاب ابو علی محمد بن عبد الوہاب الجبائی البصری ہین +
	بہشمیہ ۱۸	منسوب بہ ابو ہاشم معتزلی +
	۱۹ و ۲۰	اس دو فرقہ کا نشان نملا +
دوم شیعہ مشتمل بر ۲۲ فرقہ یہہ فرقہ اکثر دولت دنیا سے کمزور و حقیر رہا الا بعض اوقات	کاملیہ ۱	منسوب ابو کامل کفر صحابہ بسبب ترک بیعت علی کی اور کفر علی کے بسبب ترک طلب حق کا اور قایل تناسخ کے ہین +
	بیانیہ ۲	منسوب بہ بیان ابن سمعان التمیمی النہدی قایل صورت خدا و امامت علی و محمد بن حنفیہ کے قایل ہین +
	منصوریہ ۳	منسوب بہ ابو منصور العجلی اور امامت محمد بن علی بن الحسین و بعدہ امامت ابن ابی منصور کے قایل ہین +
	غرابیہ ۴	کہتے ہین کہ جبرئیل سے تبلیغ رسالت مین غلطی ہوئی کہ محمد تک آئے علی پاس جانا تہا +
	ذمیہ ۵	محمد و علی کو خدا کہتے ہین اور بعض پنجتن پاک کو خدا کہتے ہین +
	ہشامیہ ۶	اصحاب ہشامین ابی الحکم و ابن سالم الجوالیقی کہتے ہین کہ خدا کو جسم ہے +
	زراریہ	منسوب بہ زرارہ بن اعین سید نعمت اللہ کہتے ہین کہ یہہ نسبت غلط کہ زرارہ کوئی فرقہ شیعہ کا نہین ہے صرف بعض اہل سنت کا ہی زرارہ اعاظم شیعہ سے

		کتب رجال مین مشہور و ممدوح ہین +
۱۵	یونسیہ	منسوب یونس بن عبد الرحمن القمی یہہ نسبت بہی غلط ہے یونس ثقہ و معتبر شیعہ کے ہین +
۱۶	شیطانیہ	منسوب بہ محمد بن النعمان الملقب بشیطان الطاق یہہ نسبت مشہور کردہ اہل سنت ہے نزد شیعہ انکا لقب مومن الطاق ہے +
۱۷	رزامیہ	اتباع رزام کی ہین امامت بعد علی کی محمد بن الحنفیہ بعدہ پسرش عبد اللہ بعدہ علی بن عبد اللہ بعدہ اولادش ابی المنصور کے قایل ہین +
۱۸	مفوضہ	یہہ فرقہ کہتا ہے کہ خدا نے سب شے کو بدست علی تفویض کرکے خود معطل ہے اور علی کو رسول اللہ پر بعض امر مین ترجیح دیتے ہین اور غالی صوفیہ اہل سنت مین بہی ہین +
۱۹	بدائیہ	قایل مسئلہ بدا کی ہین اور یہہ کوئی فرقہ شیعہ کا نہین ہے مسئلہ بدا شیعہ مین صحیح ہے اور بعض صوفی بہی قایل ہین +
	[illegible]	علی کو خدا کہتے ہین +
۲۱	اسماعیلیہ	انکی چند شاخین ہین اور اس فرقہ مین علما و سلاطین بہی ہوئے ہین اور عبیدیے بہی ہین اور فقہہ انکی نہایت خراب ہے اور امامت اسمعیل بن جعفر الصادق کی قایل ہین جو علی [illegible] فوت ہو چکے تہا +
۲۲	زیدیہ	منسوب بہ زید شہید بن زین العابدین اس فرقہ مین بڑے ادیب اعماد و متکلم و فقیہہ و محدث و طبیب و منطقی و فلسفی گذری ہین اور تلامذہ معتزلہ کے رہے اور سب صحابہ نکرتے تھے +
	جارودیہ	منسوب بہ ابی الجارود و حضرت باقر نے اسکو شیطان فرمایا ہے اور امام منتظر و صاحب الزمان مین نہایت اختلاف ہے اور معتصم عباسی نے قید کیا +

۲	سلیمانیہ	منسوب بہ سلیمان ابن جریر یہہ فرقہ امامت شوری و اجماع کا قایل ہے +
	امامیہ	جو ۱۲ امام کو معصوم امام برحق جانے اور یہی فرقہ ناجی ہے +
		فرق خوارج [illegible]
۱	محکمہ	بارہ ہزار آدمی بروز تحکیم بکفر علی کے قایل ہوئے اور صاحب نماز و روزہ تھے +
۲	بیہسیہ	منسوب بیہس بن الہیصم بن جابر شراب کو حلال جانتے ہین و اکثر مسایل کلامیہ مین تابع حکما کے ہین +
۳	ازارقہ	منسوب بنافع الازرق مداح ابن ملجم و بکفر عثمان و علی و طلحہ و زبیر و عائشہ و عبد اللہ ابن عباس کے قایل ہین +
	نجدات	منسوب بہ نجدۃ بن عامر النخعی اور اسکی تین فرقے ہین +
۱	عاذریہ	احکام فروع مین انسان معذور ہے بسبب جہالت کے اور اس فرقہ نے خروج کیا اور جہاد کیا بزعم خود +
۲	اصفریہ	اصحاب زیاد بن الاصفر تارک قتال کے تکفیر کرتے ہین اور تقیہ کو جایز کہتے ہین +
۳	اباضیہ	منسوب بہ عبد اللہ ابن اباض نکاح مشرکین سے جایز جانتے اور علی و اکثر صحابہ کی تکفیر کرتے ہین اور انکی اتباع ہے +
۱	حفصیہ	ابو حفص بن ابی المقدام درمیان ایمان و شرک معرفت الہی کہتے ہین +
۲	یزیدیہ	اصحاب یزید بن انیسہ [illegible] نبوت اہل عجم [illegible] خاتم المرسلین کے قایل ہین +
	حارثیہ	اصحاب ابی الحارث الاباضی عباد کو خالق افعال کا کہتے ہین
۲	[illegible]	کہتے ہین کہ انسان تارک عبادت بارادہ الہی [illegible] بہ عبد الرحمن الکریم بن عجرد ہے اور اسکی اتباع ہے +

	میمونیہ	میمون بن عمران اور نکاح حقیقی بہائی بہن اور بنتی و نالی و پوتی و پوتا مین جایز کہتی ہین اور منکر حسن یوسف و عشق زلیخا کے ہین که خدا کا ایسا کلام نہونا چاہئے صرف یہہ بطور مبالغہ و مدح شاعرانہ فصیحانہ کے ہے +
	حمزیہ	حمزہ بن ادرک تخلید فی النار بہ نسبت اطفال کفار کے قایل ہین +
	شعیبیہ	شعیب بن محمد مثل میمونہ کے ہین صرف کچھہ فرق مسایل قدر مین ہے +
	حازمیہ	حازم بن عاصم صرف امامت علی کی قایل ہین +
	خلفیہ	اصحاب خلف الخارجی جیسے خوارج کرمان کی ہین +
	[illegible]	اصحاب غالب کی ہین و موافق اہل سنت کے ہین اصول مین +
	[illegible]	مثل حازمیہ کے ہین +
	[illegible]	مثل حازمیہ کے ہین +
	صلتیہ	عثمان بن ابی الصلت مثل عجاردہ کی ہین +
	ثعالبہ	ثعلبہ بن عامر ولایت اطفال نا بالغان کے قایل ہین اور اسکی ۸ شاخ ہے +
	اخنسیہ	اصحاب اخنس بن قیس نکاح زن مسلمہ کا کفار سے جایز جانتے ہین +
	معبدیہ	معبد بن عبد الرحمن سے منسوب ہے +
	شیبانیہ	شیبان بن سلمہ جبر افعال کے نسبت ذات اریتعالی قایل ہین +
	مکرمیہ	مکرم العجلی تارک الصلوۃ کو کافر کہتے ہین +

[illegible]	یونسیہ	یونس النجری ابلیس کو مومن باللہ کہتے ہین +
	عبیدیہ	اصحاب عبید المکذب صورت خدا کے قایل ہین +
	غسانیہ	اصحاب غسان الکوفی حج غیر مقام کعبہ و مکہ کے قایل ہین اور خنزیر مذکور قرآنی غیر اسکا جو اس وقت موجود ہے کہتے ہین و غسان تلمیذ امام ابو حنیفہ کا تہا +
	ثوبانیہ	اصحاب ثوبان المرجی جو احکام عقلی خلاف عقل ہے عمل اوسپر جایز نہین ہے +
[illegible]	[illegible]	جہمیت دو عنیت قرآن کے قایل ہین +
	[illegible]	تکفیر قایل قران مخلوق ہونیکے ہین +
	[illegible]	قریب بہ زعفرانیہ ہین +
[illegible]		مشہور جہمیہ منسوب بہ جہم بن صفوان الترمذی جبر میان افعال الہی کے قایل ہین +
[illegible]		مشبہ شیعہ مین سبائیہ منسوب بعبد اللہ بن سبا یہودی قایل خدا ہے علی و بیانیہ مذکورہ و مشبہ اہل سنت مین کرامیہ منسوب بہ ابی عبد اللہ محمد ابن کرام +
	ناووسیہ	کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق ع زندہ ہین اور قایم مہدی وہی ہین اور بعض غیبت صغریٰ کے قایل ہین اور بعض مہدی حضرت علی کو کہتے ہین +
	افطحیہ	انتقال امامت بہ عبد اللہ الافطح بن جعفر الصادق برادر حقیقی اسمعیل کے قایل ہین +

	واقفیہ	یہہ فرقہ صرف امامت تا امام موسی بن جعفرؑ قایل ہین اور منکر امامت امام رضا ہین +
		آور مولف نے بعض کتب مین فرقہ کیسانیہ منسوب بکیسان و فرقہ مختاریہ منسوب بہ مختار بن ابی عبیدہ ثقفی دیکھا ہے +
	اشعریہ	منسوب بہ ابی الحسن اشعری تلمیذ ابی علی جبای معتزلی مین حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی مشہور ہین و اہل سنت چارونکو واحد تصور کرتے ہین اور سید نعمۃ اللہ نے انوار النعمانیہ اختلاف اصول دین ائمہ اربعہ کے ملخص کئے ہین کہ چارون چار فرقے ہے اسلئے کہ ائمہ اربعہ کا زمانہ قبل اشعری کے ہی +
سلاسل صوفیہ اہلسنت	نقشبندیہ	منسوب خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند المتوفی سنہ ۷۹۱ ہجری ہے +
	جنیدیہ	منسوب بہ جنید بغدادی المتوفی سنہ ۲۹۷ ہجری و ابوبکر شبلی المتوفی سنہ ۳۳۴ ہجری +
	قادریہ	منسوب بہ شیخ عبد القادر الجیلانی الحنبلی البغدادی المتوفی سنہ ۵۶۱ ہجری +
	چشتیہ	منسوب بخواجہ ابی اسحق شامی چشت لا یعلم +
	نظامیہ	منسوب بہ نظام الدین دہلوی المتوفی سنہ ۷۲۵ ہجری ہے +

سہروردیہ	منسوب بہ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے المتوفی سنہ ۵۶۳ ہجری ہے +
کبرویہ	منسوب بہ شیخ نجم الدین کبری المتوفی سنہ ۶۱۸ ہجری ہے +
قادریہ	منسوب بہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی المتوفی سنہ ۵۶۱ ہجری ہے +
مداریہ	منسوب بہ بدیع الدین شاہ مدار المتوفی سنہ ۸۴۰ ہجری ہے +
قلندریہ	منسوب بہ سید نجم الدین قلندر بن نظام الدین غزنوی ہے +

واضح رہے کہ صوفی شیعہ بہی گذرے ہین مثل صدر الدین شیرازی و عبد الرزاق لاہجی و ملا محسن کاشانی و حافظ رجب برسی اور قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین اکثر متصوفین شیعہ کو مذکور کیا ہے اور محی الدین ابن العربی و امام غزالی و شیخ شہاب الدین سہروردی و نجم الدین کبری و بایزید بسطامی و جلال الدین رومی و شیخ مصلح الدین شیرازی و خواجہ حافظ شیراز و فرید الدین عطار کو لکہا ہے کہ یہہ سب شیعہ تہے مگر تقیہ مین رہنے سے اہلسنت نے سنی تصور کیا اور تصوف شیعہ و سنی سے فرق کثیر ہے اور بالفعل فرقہ کشفی و شیخی اتباع سید کاظم رشتی و شیخ احمد لہسادی شیعہ صوفی موجود ہین +

ذکرت فی البیضاوی فی آخر کل سورة پس هرگاه او را گرفتند واز تصحیح سند آنها سوال کردند اعتراف کرد
که باعث بر وضع این احادیث مرا نیت خیر است وآن آنست که دیدم مردم را که از قرآن اعراض کرده اند
وبعلوم دیگر مثل تواریخ وسیر وفقه ابی حنیفه اشتغال میورزند برای ترغیب مردم این احادیث را وضع
کردم تا میل بعلوم قرآن نمایند وباعتقاد ثواب بتلاوة قران مشغول شوند واین عذر او بدتر از گناه است زیراکه
احادیث صحیحه که در فضایل قرآن وارد شده برای ترغیب کافی بود وهمچنین در حق تنباکو وحقه وقهوه احادیث
بسیار وضع کرده اند که رکاکت الفاظ ومعانی آنها ظاهر وباهر است ووضاعین بسیار گذشته اند واغراض
آنها نیز متنوع ومتکثر است وفرقه زنادقه که ابطال شرایع وتهکم وتمسخر بامور شرعیه منظور داشته اند
مثل ابن الراوندی که واضع حدیث الباذنجان لما اکل له وغرض او تمسخر است بشریعت وتعریض
میکند بحدیث القرآن لما قرئ له وماء زمزم لما شرب له وگفته اند که از وضع زنادقه چهارده هزار
حدیث بشهرت رسیده اهل بدع واهوا که برای نصرت مذهب خود وطعن در مذهب مخالف این عمل را
مرتکب شدند روافض ونواصب وکرامیه درین عمل بر همه فرق پیشدستی کرده اند وخوارج ومعتزله وزیدیه
آنقدر مرتکب این امر شنیع نشده اند فرقه دیگر که مایه از علم حدیث نداشته ومحدثین را موقر ومعظم دیدند
خواستند که خود را هم درین فن داخل نمایند این صنعت قبیحه اختیار کردند مثل ابو البختری ووهب القاص
وسلیمان بن عمرو ودیانت که در منام یا در معامله چیزی از زبان رسول یا ائمه اطهار شنیدند وبجهت
جزم ویقین بر خواب ودر معامله خود آنرا مبهم روایت کردند ومردم گمان نمودند که این حدیث واقعی است
که از راه ظاهر بآنها رسیده ابو عبد الرحمن سلمی ودیگر صوفیان را که از مذاق حدیث آشنا نبودند باین
علت تهمت کرده اند وروایت آنها را از حیز اعتبار برآورده فرقه دیگر مصاحبین خلفا وملوک وامراکه
برای استمالت خاطر آنها وضع احادیث نمودند ودین خود را بدنیا فروختند فرقه دیگر بی قصد وتعمد
وضع حدیث کرده اند وصورتش آنست که ایشان بسبب غفلت وتوهم کلامی شنیدند از صاحب
تجربه یا صوفی یا حکیمی از حکماء سابقین واو را نسبت به پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم کردند بنا بر ظن آنکه
این کلام با حکمت جز از پیغمبر نخواهد بود واین فرقه را حدے ونهایتی نیست واکثر عوام باین مبتلا
بوده اند بستان المحدثین صفحه ۷ التفضیل این اجمال آنکه بخاری را در اهل شام غلط می افتد
مثلاً ایک کس را گاهی بکنیت مذکور میکند وگاهی بنام وے بپندارد که دو کس اند زیراکه روایت او

اور اکثر اہل شام بہ طریق مناولہ گرفتہ است نہ بطریق تحقیق شفاہی بخلاف مسلم کہ او را در صحیح جا غلط نمی افتد
و نیز بخاری را در بعض احادیث بہ سبب تقدیم و تاخیر و حذف و اسقاط بعض الفاظ تعقید بمتون افتادہ
اگرچہ بمراجعت بروایت دیگر کہ ہم در این صحیح آوردہ آن تعقید منحل میشود بخلاف مسلم کہ وی الفاظ
را بنوعی سوق نمودہ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ بلغوا
عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج اشعۃ اللمعات ۱ جلد صفحہ ۱۴۰ در کتاب
الیشان آیات غریبہ و وقائع عجیبہ است کہ میتوان نقل کرد و اگر در رعایت احتیاط در تصحیح نقل و سند
مساہلہ رود غم نیست چہ مقصود عبرت و اتعاظ است و این باب وسعتی دارد بر قیاس آنکہ گفتہ اند
عمل بحدیث ضعیف در فضایل اعمال جایز است کذا قالوا ۱ جلد صفحہ ۱۴۵ سنن ابو داود عن
ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ احدی صلاتی العشی الظہر والعصر قال فصلی بنا
رکعتین ثم سلم فقام رجل فقال یا رسول اللہ ﷺ انسیت ام قصرت الصلوۃ قال لم
انس ولم تقصر الصلوۃ قال بل نسیت یا رسول اللہ ﷺ فاقبل رسول علی القوم فقال
اصدق ذو الیدین فاومؤا ای نعم فصلی الرکعتین الباقیتین ثم سلم ثم کبر و
سجد نماز ظہر و عصر کو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پڑھا کہ کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ نے سہو کیا اور فرمایا
آپ نے کہ نہ میں نے سہو کی اور نہ عدد رکعات میں کم کیا تب پھر کہا کہ آپ نے سہو کیا تب آپ متوجہ
ہوئے قوم پر کہ سب نے کہا کہ بیشک بیان سائل درست ہے تب بقیہ دو رکعت کو اعادہ فرمایا
ایضا عن عمران بن الحصین فی ثلاث رکعات من العصر ثم دخل فقام الیہ رجل
فقال اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ ﷺ فخرج مغضبا یجر رداءہ فقال اصدق قالوا
نعم فصلی تلک الرکعۃ ثم سلم نماز عصر کو تین رکعت آپ نے پڑھا کہ ایک شخص نے ٹوکا
کہ یا حضرت آپ نے قصر کیا تب آپ نے لوگوں سے پوچھا سب نے کہا سچ ہے پھر آپ نے بقیہ ایک
رکعت کو ادا کیا ایضا عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی بنا رسول اللہ ﷺ خمسا قالوا یا رسول
اللہ ﷺ ہل زید فی الصلوۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت خمسا فانفتل فسجد سجدتین
ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون ایکدفعہ رسول اللہ ﷺ پانچ رکعت پڑھ گئے کہ اصحاب نے
عرض کی کہ زیادہ کیا آپ نے فرمایا نہیں ترمذی ۱ جلد صفحہ ۱۷ عن عائشۃ قالت کان النبی ﷺ

ینام وھو جنب ولا یمس ماء حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ بعد جنب کے حضرت بلا طہارت بحالت
نجاست سورہتے تھے جلد ۶ بخاری صفحہ ۵ عن الزھری قال کان محمد بن جبیر ابن مطعم
یحدث انہ بلغ معویۃ وھو فی وفد قریش ان عبد اللہ بن عمر ابن العاصی یحدث
انہ سیکون ملک قحطان فغضب معاویۃ فقام فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم قال
اما بعد فانہ بلغنی ان رجالا منکم یحدثون احادیث لیست فی کتاب اللہ ولا یوثر
عن رسول اللہ ؐ فاولئک جھالکم فایاکم والامانی التی تضل اھلھا فانی سمعت
رسول اللہ ؐ یقول ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا اکبہ اللہ علی وجھہ
خبر پہونچی معاویہ کو کہ عبد اللہ کہتے ہین کہ وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ سلاطین
قحطان سے ہونگے پس غضبناک ہوا معاویہ اور منبر پر جاکر خطبہ پڑہا کہ لوگ احادیث کرتے ہین ایسی
کہ جسکو رسول اللہ ؐ نے نہین فرمایا ہے اور مینے سُنا ہے رسول اللہ ؐ سے کہ آپ فرماتے تھے
کہ یہ امر قریش مین ہوگا اور جو نہ دشمنی رکھیے اونکو خدا اوندہے مو جہنم مین گرادیگا بخاری ۶ جلد
صفحہ ۱۸۱ عن عائشۃ قالت کان عاشورا یوما تصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان
النبی ؐ یصومہ ای فی الجاھلیہ فلما قدم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما نزل رمضان
کان من شاء صامہ ومن شاء لا یصومہ روزہ بروز عاشورہ اہل قریش ایام جاہلیت مین رکھتی تہی
اور نبی ؐ نے بہی اس روز روزہ رکہا بخاری ۶ جلد صفحہ ۱۹۳ عن ابن عباس فلما قدم النبی ؐ
المدینۃ وجد الیھود یصومون عاشورا فسئلوا عن ذلک فقالوا ھذا الیوم الذی
ظھر اللہ فیہ موسی وبنی اسرائیل علی فرعون ونحن نصومہ تعظیما لہ فقال رسول
اللہ ؐ نحن اولی بموسی منکم ثم امر بصومہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۴ مثلہ جب نبی ؐ مدینہ
منورہ مین تشریف لائے دیکہا کہ یہود بروز عاشورا روزہ رکہتے ہین پوچہا سبب اسکا کہا یہود نے
کہ اس روز کو فتح پایا موسے نے فرعون پر لہذا تعظیما صایم رہتا ہون فرمایا رسول اللہ ؐ نے مین مستحق
زیادہ ہون موسے سے اس بات مین اور حکم دیا روزہ رکہنے کا بستان المحدثین صفحہ ۱۴ لیکن
خطیب بغدادی در حال او نوشتہ ست کان الحاکم ثقۃ وکان یمیل الی التشیع بعضی از علما
گفتہ اند کہ معنی تشیع او آنست کہ قائل بود بتفضیل حضرت علی بر حضرت عثمان کہ مذہب جمعی از اسلاف ہم

سلاطین قحطان

صوم عاشورہ

بود واللہ اعلم و در بسیارے از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آنہا نمودہ مثل احادیث صحیحین انگاشتہ
علمار اجلہ اوہرا تخطیہ کردہ اند و بروے انکار نمودہ و در کتاب مذکور صفحہ ۱۲۴ کہ چون از تصنیف مناقب مرتضوی
فارغ شد خواست آن کتاب را در جامعہ دمشق برملا بیان کند تا مردم آنجا کہ بسبب طول سلطنت بنی امیہ
در آن دیار بسیلی ابتہمت محمدث این یہ نواصب پیدا کردہ بودند مہتدی شوند قدرے ازان کتاب مذکور کردہ بود کہ سائلی
گفت کہ در مناقب امیر المومنین معاویہ نیز چیزے نوشتہ نسائی گفت کہ معاویہ را ہمین بس ہست کہ سر بسر
نجات یابد او را مناقب کجاست و بعض گویند کہ این کلمہ ہم گفت کہ نزد من از مناقب او ہیچ صحیح نشد
اگر حدیث لا اشبع اللہ بطنہ عوام مردم او را بہ تشیع تہمت کردہ لگد کردند و چند ضربہ شدید بخصیتین او رسید
کہ بسبب آن نیم جان شد تا مردمانش برداشتہ بخانہ آوردند او گفت مرا ہمین وقت روانہ مکہ معظمہ
کنید کہ تا در مکہ بمیرم یا در راہ مکہ گویند کہ بعد از رسیدن بمکہ وفات یافت و در میان صفا و مروہ مدفون شد
تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۶۳ قال الذهبی فی سنة ثلث واربعین شرع علماء الاسلام فی
هذا العصر فی تدوين الحديث والفقه والتفسير فصنف ابن جريج بمكة ومالك الموطا
بالمدينة والاوزاعی بالشام وابن ابی عروبة وحماد بن سلمه وغيرهما بالبصرة ومعمر
باليمن وسفيان الثوری بالكوفة وصنف ابن اسحق المغازی وصنف ابو حنيفة
الفقه والرای ثم بعد يسير صنف هشيم والليث وابن لهيعة ثم ابن المبارك
وابو يوسف وابن وهب سنہ ۱۴۳ ہجری مین تصنیف کتب حدیث و فقہ و تفسیر شروع ہوئی ابن جریج
نے مکہ مین اور مالک نے موطا مدینہ مین اور اوزاعی نے شام مین اور ابن ابی عروبہ و حماد بن
سلمہ نے بصرہ مین اور معمر نے یمن مین و سفیان ثوری نے کوفہ مین اور ابن اسحق نے مغازی
اور ابو حنیفہ نے فقہ و رای تصنیف کیا اور ہشیم و لیث و ابن لہیعہ و ابن مبارک و ابو یوسف
ابن وہب بعد تھوڑے زمانہ کے اتحاف النبلا مولوی صدیق حسن بھوپالی صفحہ ۱۷۱
جلد دوسری شیخ عبد الحق دہلوی در رسالہ مرج البحرین نوشتہ کہ در خوض فلسفیات غلو کرد و الطاف
آن نمود و سد راہ یاجوج فتنہ شد امام فخر الدین رازی ہست کہ مصادمت و مقاومت غریب با حکما
نمود اگر چہ در بعضی مباحث مکابرہ و مجادلہ نیز راہ یافتہ باشد و بعضی ارباب کشف کہ بصحبت معنوی
حضرت سید کائنات مشرف شدند و از حقیقت حال فخر رازی استفسار نمودند فرمود ذلک

[illegible]

[illegible]

رجل صاحب وچون از حال ابو علی سینا بر سید ند فرمودند ذلک رجل اضله الله علی علم و در شان شہادت
مقبول فرمود هو من متبعیه یعنی وی نیز از تابعان و پیران ابو علی بن سینا ست بخاری ۳ جلد
صفحه ۲۵۶ و مسلم ا جلد صفحه ۲۶۴ عن الزهری ان النبی صلعم طرقه و فاطمة فقال الا تصلون
فقلت یا رسول الله صلعم انما انفسنا بید الله فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله
حین قلت له ذلک ثم سمعته وهو مدبر یضرب فخذه ویقول وکان الانسان اکثر
شیٔ جدلا رواه البخاری ایضا ۲ جلد صفحه ۲۵۶ نبی صلعم نے در زہرا پر آکر فرمایا کہ نماز پڑھو
جواب دیا کہ نفس ہمارا قبضہ الہی ہے اگر خدا چاہیگا نماز کے لئے ہمیں مبعوث کردیگا پس رسول نے شاہ حضرت
امیر علیہ السلام کا پکڑکر ہلاتے تھے او سیر بھی نہ اوٹھے لاچار نبی صلعم نے فرمایا کہ انسان جدال کرتے ہین
یہہ حدیث صریح وضعی ہے اسلئے کہ عبادت شب و روز حضرت علی و فاطمہ کی بتقدم مذکور ہوئی زہری راوی
و بخاری کو اہلبیت سے کدورت و انحراف تھا تاریخ الخلفاء صفحه ۱۱۸ وانه لم یبعث الله نبیا
الا کان فی امته محدث وان یکون فی امتی منهم احد فهو عمر قالوا یا رسول الله کیف
محدث قال یتکلم الملائکة علی لسانه اسناده حسن بخاری ۵ جلد صفحه ۲۹۷ عن
عائشة رضه ان النبی صلعم قال لها مری ابا بکر یصلی بالناس قالت انه رجل اسیف متی
یقم مقامک رق فعادت فعادت قال شعبة فقال صلعم فی الثالثة والرابعة صواحب یوسف
مروا قال القسطلانی تظهرن خلاف ما تبطن کهن وکان غرض عائشة رضه ان
لا یتطیر الناس بوقوف ابیها مکان رسول الله صلعم کاظهار زلیخا اکرام النسوة
بالضیافة ومقصودها ان ینظرن الی حسن یوسف لیعذرنها فی محبته نبی صلعم نے ام المومنین
عائشہ رضہ سے فرمایا کہ کہو ابو بکرؓ کو کہ پیش نمازی کرین جواب دیا کہ وہ نہایت رقیق القلب ہین اگر بجای آپ کے
استادہ ہونگے فرط محبت سے تاب نلاکر واپس چلے آوینگے رسول نے فرمایا ای بی بی تم مثل زنان
عاشق یوسف نبی صلعم کے ہو قسطلانی کہتے ہین کہ صواحب یوسف سے حضرت کا مطلب یہہ تہا کہ انکو کے سے ظاہر
او باطن تمہارا دوسرا ہے دلمین دوسری بات ہے اور ظاہرداری سے دوسری بات کہتی ہو مثل زلیخا
کے کہ زنان مصر کی دعوت کی تہی اور مقصود ذہنی دیدار حسن یوسف تہا قسطلانی ۶ جلد صفحه ۱۵۹
عن ابن سیرین ان اول ما وقعت الحرب ان صبیان العسکر ینادی ابو ابشم تا ...

سبب لعن و مطعن الصحابہ ثم السفہاء جنگ جمل میں لشکریان علی عائشہ پر و لشکریان عائشہ علی پر لعن و سب
کرتے تھے سنن نسائی صفحہ ۴ عن منصور قال سمعت ابا وائل ان حذیفۃ قال ان
رسول اللہ ص الی سباطۃ قوم فبال قائما جناب رسول استادہ ہو کر بول کیا حالانکہ ترمذی نے
ایسی حدیث کو وضعی کہا ہے پس ابو وائل راوی نے اس حدیث کو وضع کیا اور امام نسائی کو باوجود
تبحر فن حدیث کے اطلاع کذب حدیث پر نہو وقد رواہ الترمذی نحوہ تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۱۶
قال یحیی الغسانی کان عبد الملک بن مروان کثیرا ما یجلس الی ام الدرداء فقالت له
مرۃ بلغنی یا امیر المومنین انك شربت الطلاء بعد النسك والعبادۃ قال ای واللہ
والدماء قد شربتها وقال نافع لقد رایت المدینۃ وما بها شاب اشد تشمیرا ولا افقه و
لا انسك ولا اقرأ لكتاب اللہ من عبد الملك بن مروان وقال ابو الزناد فقهاء المدینۃ
سعید بن المسیب و عبد الملك بن مروان و عروۃ بن الزبیر و قبیصۃ بن ذویب وقال
عبادۃ بن ریاح الغسانی قالت ام الدرداء بعبد الملك ما زلت اتخیل هذا الامر
فیك منذ رایتك قال وكیف ذاك قالت ما رایت احسن منك محدثا ولا اعلم منك
مستمعا وقال الشعبی ما جالست احدا الا وجدت لی علیه الفضل الا عبد الملك بن
مروان فانی ما ذاكرته حدیثا الا وزادنی فیه ولا شعرا الا وزادنی فیه وقال
الذهبی سمع عبد الملك من عثمان وابی هریرۃ وابی سعید وام سلمۃ وبریرۃ وابن عمر
ومعویۃ روی عنه عروۃ وخالد بن معدان ورجاء بن حیوۃ والزهری ویونس بن
میسرۃ وربیعۃ بن یزید واسمعیل بن عبید اللہ وحریز بن عثمان وطائفۃ صفحہ ۲۱۸
قال العسكری واول خلیفۃ بخل عبد الملك وكان یسمی رشح الحجارۃ ویكنی
ابا الذبان لبخره قال وهو اول من غدر فی الاسلام واول من نهی عن الكلام بحضرۃ
الخلفاء واول من نهی عن الامر بالمعروف صفحہ ۲۱۹ عن ابن جریج عن ابیه قال خطبنا
عبد الملك بن مروان بالمدینۃ بعد قتل ابن الزبیر عام حج سنۃ خمس وسبعین فقال
بعد حمد اللہ والثناء علیه اما بعد فلست بالخلیفۃ المستضعف یعنی عثمان ولا الخلیفۃ
المداهن یعنی معویۃ ولا الخلیفۃ المافون یعنی یزید الا وان من كان قبلی من

من الخلفاء كانوا يأكلون ويطعمون من هذه الاموال الا والى لا أدلونى اد داء هذه الامة
الا بالسيف حتى يستقيم لى قناتكم ثم قال العسكرى وعبد الملك فتمت له عشرة اوائل
منها خمسة مذمومة وقد اخرج ابن ابى شيبة فى المصنف بسنده عن محمد بن سيرين
قال من احدث الاذان فى الفطر والاضحى بنو مروان فاما ان يكون عبد الملك او احد
من اولاده یہہ سب روایتین دلالت کرتی ہے کہ بنی مروان و بنی امیہ سے و صحابہ و تابعین خلط و ربط
رکہتے تہے اور اطاعت مین حکام کے تہے باوجودیکہ عبد الملک بن مروان شراب خوار تہا اور عبد الملک
نے خطبہ پڑہا کہ حضرت عثمان رض ضعیف الرای تہے اور اذان عیدین کی بنی مروان نے احداث کیا او خلفاء
بنی امیہ و بنی مروان بطریق تواتر و شہرت سے دشمن اولاد علی و بنی ہاشم کے تہے پس جو کچہہ علماء
اہل سنت نے فضایل اہل بیت کو باوجود خوف جان و جور خلفاء دہوک سے کے لکہا صد آفرین و مرحبای
ہے اور روایات جلیہ ایسے ظالمون کے وقت مین کسطرح لکہتے جو کچہہ لکہا ہے وہ معجزہ نبی ہے اور
کمال جای تعجب ہے اور اوسوقت کی کتابین بعض مدح و فضایل بنی امیہ و روایات مذمت اہلبیت بطمع مال بعض
علماء نے وضع کردیا وہ قابل اعتماد نہین مگر نزد اہل سنت وہی راوی اور وہی علماء کی قول پیر مدار علیہ ہے
اور زمانہ قدیم مین تفضیل اہلبیت کا نام شیعہ و رافضی و منکر تفضیل علی و پیرو بنی امیہ و دشمن اہلبیت کا
نام مومن کامل تہا تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۲۴ واخرج ابن ابى حاتم فى تفسيره عن ابراهيم
بن ابى ذرعة ان الوليد قال له ايحاسب الخليفة قال يا امير المومنين انت اكرم
على الله ام داؤد ان الله جمع له النبوة والخلافة حيوة الحيوان دميرى اجلد
صفحہ ۶۰ ثم روى عن عمرو بن مرة الجهنى وكانت له صحبة ان الحكم بن ابى العاص
استاذن على النبى ص فعرف صوته فقال ائذنوا له عليه وعلى من يخرج من صلبه لعنة
الله الا المومن منهم وقليل ماهم يترفهون فى الدنيا ويضعون فى الآخرة و
مكر ويعطون فى الدنيا وما لهم فى الآخرة من خلاق صفحہ ۲۲۶ تاريخ الخلفاء
فى ترجمہ سليمان بن عبد الملك قال يحى الغسانى نظر سليمان فى المرأة فاعجبه شبابه
وجماله فقال كان محمد ص نبيا وكان ابو بكر رض صديقا وكان عمر فاروقا وكان عثمان رض
حييا وكان معوية حليما وكان يزيد صبورا وكان عبد الملك سائسا وكان الوليد جبارا

روایت مروان خلفاء بنی امیہ

وانا الملك الشاب صفحہ ۲۲۴ وكان الوليد جبارا ظالما صفحہ ۲۵۱ فی ترجمة وليد بن يزيد
بن عبد الملك وكان فاسقا شريبا للخمر صفحہ ۲۵۲ ذكر الوليد مرة عند المهدی فقال رجل
كان زنديقا وقال ابو الزناد كان الزهری يقدح ابدا عند هشام فی الوليد ويعيبه ويقول
ما يحل لك الا خلعه صفحہ ۲۵۳ وقد ورد فی مسند احمد حديث ليكونن فی هذه الامة
رجل يقال له الوليد لهو اشد علی هذه الامة من فرعون لقومه صفحہ ۲۶۳ فی ترجمة
المنصور وفی هذه العصر فی تدوين الحديث والفقه والتفسير فصنف ابن جريج بمكة
ومالك الموطا بالمدينة والاوزاعی بالشام وابن ابی عروبة وحماد بن سلمة وغيرهما
بالبصرة ومعمر باليمن وسفيان الثوری بالكوفة وصنف ابن اسحاق المغازی وصنف
ابو حنيفة الفقه والرای ثم بعد يسير صنف هشيم والليث وابن لهيعة ثم ابن المبارك
وابو يوسف وابن وهب وكثر تدوين العلم وتبويبه ودونت كتب العربية واللغة والتاريخ
وايام الناس وقبل هذا العصر كان الائمة يتكلمون من حفظهم اويروون العلم من صحف
صحيحة غير مرتبة صفحہ ۲۷۲ احاديث من رواية المنصور قال الصولی كان المنصور اعلم
الناس بالحديث والانساب مشهورا بطلبه صفحہ ۲۸۱ ذكر احاديث من رواية المهدی
صفحہ ۲۸۲ فی ترجمة المهدی وقال زبير قدم علی المهدی بعشرة محدثين منهم فرج
بن فضالة وغياث بن ابراهيم وكان المهدی يحب الحمام فلما دخل غياث قيل له حدث
امير المومنين فحدثه عن فلان عن ابی هريرة مرفوعا لا سبق الا فی حافر او نصل و
زاد فيه او جناح امر له المهدی بعشرة آلاف درهم فلما قام قال اشهد ان قفاك
قفا كذاب وانما استجلبت ذلك ثم امر بالحمام فذبحت صفحہ ۲۸۵ حديث من رواية
الهادی صفحہ ۲۹۰ اول خليفة لعب بالصولجة والكرة ورمی النشاب فی البرجاس و
اول خليفة لعب بالشطرنج من بنی العباس صفحہ ۳۰۰ ومما رواه الرشيد من الحديث
صفحہ ۳۲۳ ذكر احاديث من رواية المامون صفحہ ۳۴۵ حديث رواه المعتصم روايات
مذكورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے كہ خلفاء بنی امیہ وبنی عباس روایات میں شریک ہیں اور علماء وقت خلفاء
مذکورین کے تابع رائے تھے اور ظاہر ہے کہ تمام بنی امیہ مذہب اہلبیت سے مخالفت رکھتے تھے پس انکی

وال جو کچھ کہ کتب اہل سنت مین مندرج ہوکر ایک ناصب قرار دیا یا بیشک خلاف مذہب اہلبیت سے کے ہوگا اور
سابق واضح ہوا ہے کہ مذہب شیعہ کا سلسلہ بائمہ اثنا عشر منتہی ہوتا ہے پس یہہ سبب اختلاف کا یسان
سُنّی و شیعہ چلا آتا ہے اور متاخرین اہل سنت نظر بہ تقلید قدما تصفیہ مین اس امر کے نفوس قلیل
معروف ہوئے ہین حیواۃ الحیوان ۱ جلد صفحہ ۱۰۵ جعفر المتوکل کان یغلوا فی بغض علی ویکثر
الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ فبینما المتوکل فی قصرہ یشرب مع ندمائہ وقد سکر اذ دخل
ابنا الصغیر وامر الندماء بالانصراف فانصرفوا تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۵۲ واستقدم المحدثین
الی سامرا واجزل عطایاہم واکرمہم وامرہم بان یحدثوا باحادیث الصفات والرویۃ
وجلس ابو بکر بن ابی شیبۃ فی جامع الرصافۃ فاجتمع الیہ نحو من ثلثین الف نفس وجلس
اخوہ عثمان فی جامع المنصور فاجتمع الیہ ایضا نحو من ثلثین الف نفس وتوفر دعاء الخلق
للمتوکل وبالغوا فی الثناء علیہ والتعظیم لہ حتی قال قائلہم الخلفاء ثلثۃ ابو بکر الصدیق
فی قتل اهل الردۃ وعمر بن عبد العزیز فی رد المظالم والمتوکل فی احیاء السنۃ واماتۃ
التجہم صفحہ ۳۵۳ وفی سنۃ ست وثلثین ومائتین امر بہدم قبر الحسین ؑ وہدم ما حولہ
من الدور وان یعمل مزارع ومنع الناس من زیارتہ وخرب وبقی صحراء وکان المتوکل معروفا
بالنصب صفحہ ۳۵۴ وفی سنۃ سبع وثلثین ومائتین الی نائب مصر ان یحلق لحیۃ
قاضی القضاۃ بمصر ابو بکر محمد بن ابی اللیث وان یضربہ ویطوف بہ علی حمار ففعل
ونعم ما فعل فانہ کان ظالما من رؤس الجہمیۃ صفحہ ۳۵۹ ان المتوکل کان متمذہبا
بمذہب الشافعی صفحہ ۳۶۲ احادیث من روایۃ المتوکل رواہ الخطیب والطبرانی وابن
عساکر متوکل کا بغض ساتھہ حضرت امیر و سید الشہدا علیہما السلام کے اشہر واظہر ہے اور طرفہ یہہ ہے کہ
اسکی مدح و فضیلت علما نے بخوش آمد مال دنیا کے کیا ہے پس ایسے علماء دین فروشکو مقتدای شریعت
مصطفوی گردانتا بعید از عقل سلیم ہے اور اس دور بنی امیہ مین کسکی مجال تھی کہ نام علی لے سکتا فوراً
بتہمت رفض قتل کیا جاتا تعجب ہے کہ ایسے راوی حکام و ملوک اور ایسے علماء کی کتابون پر مدار اہل سنت
ہے اشعۃ اللمعات شاہ عبد الحق احمد صفحہ ۲۷۷ در روایتے از امیر المومنین علی آمدہ کہ چون
حضرت بمعراج رفت ناہیر بپردہ عزت رسیدہ کہ محل خاص کبریائی حق بود از انجا بہ آمد آنحضرت از جبرئیل

پرسید کہ این فرشتہ کیست جبرئیل گفت سوگند بخدای کہ ترا بحق فرستادہ نزدیک ترین خلق بدرگاہ عزت منم
و ندیدم من این فرشتہ را از آن باز کہ پیدا کردہ شدہ ام من خبر در این ساعت پس گفت آن فرشتہ اللہ اکبر
اللہ اکبر از پس پردہ آواز آمد راست گفت بندہ من انا اکبر انا اکبر پس ذکر کرد باقی کلمات اذان را تحقیق
آن ست کہ آنحضرت در شب معراج کلمات اذان را شنید **بخاری ۲ جلد** ان ابن عمر کان یقول قدم
المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوۃ لیس ینادی لہا فتکلموا فی ذلک فقال بعضہم
اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاری وقال بعضہم بل بوقا مثل قرن الیہود فقال
عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوۃ قال القسطلانی فسمع عمر الصوت فخرج
فاتی النبی ع فقال رایت مثل الذی رای ایضا فیہ وکان عمر قد راہ قبل ذلک فکتمہ
فقال لہ النبی ع ما منعک ان تخبرنا **اشعۃ اللمعات صفحہ ۲۷** و صحیح آن ست کہ بعد از خواب
دیدن صحابہ وحی نیز آمد **مشکوۃ باب الاذان صفحہ ۵۶** عن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال
لما امر رسول بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل
یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ قلت ندعو بہ
الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ما ہو خیر من ذلک فقلت لہ بلی قال فقال یقول اللہ
اکبر الی آخرہ وکذا الاقامۃ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ ع فاخبرتہ بما رایت فقال
انہا الرؤیا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رایت فلیوذن بہ فانہ اندی
صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ ویوذن بہ فقال فسمع بذلک عمر بن الخطاب
وھو فی بیتہ فخرج یجر رداءہ یقول یا رسول اللہ ع والذی بعثک بالحق رایت مثل ما اری
فقال رسول اللہ ع فللہ الحمد رواہ الدارمی **وسنن ابوداود صفحہ ۲** قال لما امر
رسول اللہ ع بالناقوس یعمل لیضرب بہ الناس جمع الصلوۃ **تاریخ الخلفاء**
صفحہ ۱۲۳ ثم رایت فی الکامل لابن عدی من طریق عبد اللہ بن نافع وھو
ضعیف عن ابیہ عن ابن عمر ان بلالا کان یقول اذا اذن اشہد ان لا الہ الا اللہ
حی علی الصلوۃ فقال لہ عمر قل فی اثرہا اشہد ان محمدا رسول اللہ ع قل کما قال
عمر تفسیر کبیر رازی ۷ جلد صفحہ ۵۴ ۲ انزل اللہ تعالی سورۃ والنجم اذا ہوی فقراہا

رسول اللہ ﷺ حتی بلغ قولہ أفرأیتم اللات والعزی ومناة الثالثة الاخری القی الشیطان
علی لسانہ تلک الغرانیق العلی منہا الشفاعة ترتجی فلما سمعت قریش ذلک فرحوا و
مضی رسول اللہ ﷺ فی قرأتہ فقرأ السورة کلہا فسجد وسجد المسلمون حضرت رسول اللہ ﷺ نے
برای تقیہ وخوش ہونے کفار قریش کے سورہ والنجم میں تلک الغرانیق العلی پڑھا اور یہ فعل تسلیط ابلیس سے
ہوا اور داخل کردیا تاریخ الخلفا صفحہ ۲۰۵ والمغیرة بن شعبة فانہ کان عامل معویة علی
الکوفة فکتب الیہ معویة اذا قرأت فاقبل معزولا فابطا عنہ فلما ورد علیہ قال ما
ابطائک قال امر کنت اوطئہ واہیئہ قال وما ہو قال البیعة لیزید من بعدک قال
اوقد فعلت قال نعم قال ارجع الی عملک فلما خرج قال لہ اصحابہ ما وراک قال وضعت
رجل معویة فی غرز غی لا یزال فیہ الی یوم القیمة قال الحسن فمن اجل ذلک بایع ہولاء
لابنائہم ولولا ذلک لکانت شوری الی یوم القیمة مغیرہ بطمع حکومت درپی انہدام دین یعنی
کوشش میں بیعت یزید کے معروف ہوا اور مغیرہ کی بکثرت روایت صحاح ستہ میں موجود ہے باب چہل
وچہارم حقیقت میں تفاسیر اہل سنت کے ❊ مشکوة صفحہ ۲۷ قال رسول اللہ ﷺ
من قال فی القرآن برائہ فلیتبوء مقعدہ من النار وفی روایة من قال فی القرآن بغیر
علم فلیتبوء مقعدہ من النار رواہ الترمذی فرمایا رسول خدا ﷺ نے جو شخص کہ تفسیر کرے
قرآن کی اپنی رای سے پس جگہ اوسکی نار میں ہے ایضا فیہ عن جندب قال قال رسول اللہ
من قال فی القرآن برایہ فاصاب فقد اخطاء رواہ ابوداؤد فرمایا کہ جو شخص تفسیر کرے قرآن
کی اپنی رای سے اور رای اوسکی گرچہ صواب ہو پھر بھی اوسنے خطا کیا ایضا فیہ عن ابن مسعود
قال قال رسول اللہ ﷺ انزل القرآن علی سبعة احرف لکل آیة منہا ظہر وبطن ولکل حد
مطلع رواہ فی شرح السنة فرمایا رسول خدا نے کہ نازل کیا خدا نے قرآن کو قرأت سبعہ میں اور
آیت اوسکی پشت وشکم وحد رکھتے ہے یعنی اشارات باموز ظاہری وباطنی ہے مشکوة صفحہ ۱۸۵
عن زید بن ثابت قال ارسل الی ابو بکر مقتل اہل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال
ابو بکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن وانی اخشی ان
استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذہب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن

قلت لعمر کیف تفعل شیئاً لم یفعله رسول اللہ ؐ فقال عمر ھذا واللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک ورایت فی ذلک الذی رای عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتہمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ ؐ فتتبع القران فاجمعہ فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع القران قال قلت کیف تفعلون شیئاً لم یفعلہ رسول اللہ ؐ قال ھو واللہ خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القران اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت آخر سورۃ التوبۃ مع ابی خزیمۃ الانصاری لم اجدہا مع احد غیرہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ حتی خاتمۃ براءۃ فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر حیاتہ ثم عند حفصۃ بنت عمر رواہ البخاری زید بن ثابت کہتے ہین کہ بہیجا ابوبکر رضؓ نے میرے پاس وقت جنگ اہل یمامہ اور اوسوقت حضرت عمر رضؓ اونکے پاس بیٹھے کہا ابوبکر رضؓ نے کہ حضرت عمر رضؓ میرے پاس آکر بولے کہ قتل شدید ہوا بروز جنگ یمامہ ساتھہ قراء قرآن کے اور مجھے خوف ہے کہ قتال سخت ہو قراء کا پس بہت آیات کم ہوجاویے اور مین پسند کرتا ہون کہ تم حکم کرو واسطے جمع قرآن کے اور مینے جواب دیا کہ کیونکر اس امر مین اقدام کرتے ہو کہ جسکو نہین کیا رسول اللہ ؐ نے پس کہا عمر نے کہ قسم بخدا امر خیر ہے پس ہمیشہ عمر رضؓ اس بات کا چرچا کیا کرتے تھے تا اینکہ کہولدیا خدا نے میرے سینہ کو اس امر پر اور پسند کیا مینے اس بات مین رای عمر رضؓ کی کہا زید نے کہ کہا ابوبکر رضؓ نے کہ تو مرد جوان اور عاقل ہے نہین تہمت لگاونگا مین تمکو کیونکہ تم کاتب وحی تھے عہد مین رسول اللہ ؐ کے لہذا جمع کرو قرآن کو اگر تکلیف دی جاتی مجھے اوٹہا لانے پہاڑ کی تو مجھپر سنگین وگران نگذرتا جسقدر قرآن کا ثقیل گذرا مجھپر اور جواب دیا مینے کہ کیونکر ایسے کام کے کرنے کا قصد رکہتے ہو جسکو نکیا رسول اللہ ؐ نے کہا قسم بخدا یہہ امر خیر ہے پس ہمیشہ ابوبکر رضؓ تقاضائی اسکا مجھپر کیا کرتے یہانتک کہ کہولدیا خدا نے میرے سینہ کو اوس امر مین کہ جسمین کہولدیا خدا نے سینہ ابوبکر و عمر رضؓ کو پس تلاش کرنا شروع کیا مینے جریدہ نخل وسنگہارہ وصدور رجال سے تا اینکہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کو ساتھہ ابی خزیمہ الانصاری کے اور نہ پایا تھا اوسکو کسی دوسرے کے پاس اور وہ آیت یہہ ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ تا خاتمہ سورہ براءۃ اور قرآن پر جمع کیا

پاس حضرت صدیق رض کے اور بعدہ پاس حضرت فاروق رض کے بعدہ پاس حفصہ دختر فاروق رض کے
روایت ہے صحیح بخاری کی ایضا فیہ صفحہ ۱۰۵ عن انس بن مالک ان حذیفۃ بن
الیمان قدم علی عثمان رض وکان یغازی اہل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع
اہل العراق فافزع حذیفۃ اختلافہم فی القرأۃ فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المومنین
ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیہود والنصاری
فارسل عثمان رض الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردہا
الیک فارسلت بہا حفصۃ الی عثمان فامر زید بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر وسعید
بن العاص وعبد اللہ بن الحارث بن ہشام فنسخوہا فی المصاحف وقال عثمان رض
للرہط القرشیین الثلث اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیٔ من القرآن
فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانہم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی
المصاحف رد عثمن الصحف الی حفصۃ وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامر
بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ ومصحف ان یحرق قال ابن شہاب فاخبرنی
خارجۃ بن زید بن ثابت انہ سمع زید بن ثابت قال فقدت آیۃ من الاحزاب حین نسخنا
المصحف قد کنت اسمع رسول اللہ صلعم یقرأہا فالتمسناہا فوجدناہا مع خزیمۃ بن ثابت
الانصاری مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فالحقناہا فی سورتہا
فی المصحف رواہ البخاری روایت ہے انس بن مالک سے کہ حذیفہ بن الیمان لڑائی مین جنگ
شام وارمینہ واذربیجان کے تھے اور وہان دیکھا اختلاف کرنے قرار کو قرأت مین اور جب واپس
آئے کہا ای امیر المومنین ذرہ ملاحظہ کیجیے حال امت کا قبل اسکے بسبب شدت اختلاف کی انکا
حال مثل یہود ونصاری کے نہو جاوے پس بہیجا عثمان رض نے پاس حفصہ کے کہ اپنا قرآن بہیجدو
بعد نقل کے ہم پہر واپس کردینگے پس حفصہ نے بہیجدیا اپنا مصحف پاس عثمان رض کی اور حکم
دیا عثمان رض نے زید بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر وسعید بن العاص وعبد اللہ بن الحارث کو کہ ان لوگون
نے لکہا مصحف کو اور حکم دیا تین قوم وجماعت قریشی پر کہ جب لوگ کو اختلاف پیدا ہو تو لکہنا محاورہ
قریشین اسلیے کہ نازل ہوا ہی قرآن اسی زبان مین اور ان لوگون نے ایسا ہی کیا اور جب وہ

جمع وتصحیح وتصحیف واختلاف نسخ وقرات سے واپس کردیا عثمان رضی اللہ عنہ نے صحیفہ حفصہ کو اور بھیجدیا اوسکی نقل
ہر چار طرف روی زمین کے جو لکھا گیا تہا اور حکم دیا جو کچھہ صحف سیوائی اس مجموعہ کے ہے اوس قرآن کو جلادو
ابن شہاب کہتے ہین کہ خبردی مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے کہ اوسنے سُنا تہا زید بن ثابت سے کہ کہتے تھے
کہ ہمنے گم کی ایک آیت سورہ احزاب کی جب ترتیب قرآن مین مشغول تہا اور جالانکہ اوس آیت کو خود جناب
رسول خدا کو تلاوت فرماتے سُنا تہا اور جب تلاش کیا تو پایا ساتھہ خزیمہ بن ثابت انصاری کے اور وہ
آیت یہہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس داخل کردیا اس آیت کو سورۂ
احزاب مین روایت ہے بخاری کی حدیث مشہور ما بین الصحاح الستۃ فعلیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا یعنی عمل کرو میرے سنت پر اور سنت پر خلفاء راشدین
کے اب اگر یہود ونصاری وہنود معترض ہون کہ قرآن جلانا فعل صحابہ ہے اس سنت پر مسلمانون کا اسوقت
کیون عمل نہین ہے اور جو شخص قرآن جلادیوے اوسکو ثواب ملیگا جسقدر حضرت عثمان رض کو ثواب ملا ہوگا ترمذی
۲ جلد صفحہ ۱۳۳ واما الذی روی عن مجاھد وقتادۃ وغیرھما من اھل العلم انھم
فسروا القران فلیس الظن بھم انھم قالوا فی القران او فسروہ بغیر علم او من قبل
انفسھم مسلم کتاب الزنا صفحہ ۶۵ سمع عبد اللہ ابن عباس یقول قال عمر بن الخطاب
وجالس علی المنبر رسول اللہ صلعم فکان مما انزل اللہ علیہ آیۃ الرجم قرانا ھا ووعیناھا
وعقلناھا فرجم رسول اللہ صلعم ورجمنا بعدہ فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول
قائل ما نجد الرجم فی کتاب اللہ تعالی فیضلوا بترک فریضۃ انزلھا اللہ وان الرجم
فی کتاب اللہ حق علی من زنا اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او
کان الحبل والاعتراف نووی ھذا الایۃ دلالتظاھرۃ ان المنسوخ لا یکتب فی المصحف
وفی اعلان عمر رض بالرجم وھو علی منبر وسکوت الصحابۃ وغیرھم من الحاضرین
عن مخالفتہ بالانکار دلیل علی ثبوت الرجم قال اللہ تعالی فاذا احصن فان اتین
بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب الزانیۃ والزانی فاجلدوا
مائۃ جلدۃ ایک روز حضرت فاروق رض نے منبر پر جاکر ارشاد کیا کہ آیہ رجم قرآن مین ہے اور
رسول اللہ صلعم نے رجم کیا اور ہمنے اور مین ڈرتا ہون کہ جب زمانہ دراز گذر جائیگا تو لوگ کہین

کہ قرآن مین آیہ رجم نہین ہے پس بسبب ترک فریضہ کے گمراہ ہو جاوینگے اور آیہ رجم قرآن مین موجود ہی
شارح نے کہا کہ یہہ آیت منسوخ ہوئی پس معلوم ہوا کہ آیات منسوخہ کا لکہا جانا کچہہ ضرور نہین ہے قرآن مین بہت آیات
منسوخ آج بہی موجود ہین تب اسکا کیا سبب کہ جامع القرآن نے آیہ رجم کو نکال ڈالا سوال اہلسنت ۱
تفسیر صافی سورہ بقر مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ بان ترفع حکمها اَوْ نُنْسِهَا بان ترفع رسمها و
تبلی عن القلوب حفظها وعن قلبك يا محمد كما قال سنقرئك فلا تنسى الا ما شاء
الله ان ينسيك فرفع عن قلبك ذكره نَاْتِ بِخَيْرٍ منها بما هو اعظم لثوابكم واجل
لصلاحكم اَوْ مِثْلِهَا من الصلاح يعنى انا لا ننسخ ولا نبدل الا وغرضنا فى ذلك
هو مصالحكم جواب شیعہ ہم کب کہتے ہین کہ آیات متروک التلاوت قرآن مین نہ ہے مگر روایات
اہل سنت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا آیات کہ جسکو عہد رسول مین صحابہ نے تلاوت کیا اور صحف مجموعہ صحابہ
مین تہا اور وہ خود و دیگر تابعین تلاوت کرتے تہے حتی کہ جو قرآن عہد شیخین مین جمع ہوا وہان تک نشان اون آیاتکا
پایا جاتا ہے اور راویان اہل سنت کہتے ہین کہ حضرت عثمان رض نے قران سے نکالدیا ایسا آیات تلاوت کو
اتمام الدرایہ مع شرحها النقایہ للسیوطی صفحہ ٢٠ واختلف جماعة من الصحابة والسلف فى
تاويل ايات ولو كان عندهم نص من النبى لم يختلفوا وبعضهم منع التاويل ايضا
تفسیر مین قرآن کے صحابہ اور بعضے مین سلف کو اختلاف واقع ہوا اور سبب اسکا یہہ ہے کہ نص و حدیث
اونکے ہاتہہ مین نہ تہی ورنہ اختلاف نہوتا اور تاویلین رائی و قیاس سے کیا ہے تفسیر شیخ الاکبر
سورہ بنی اسرائیل سُبْحٰنَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى اى انزهه عن اللواحق المادية والنقائص
التشبيهية بلسان حال التجرد والكمال فى مقام العبودية الذى لا تصرف اصلا
لیلًا اى فى ظلمة الغواشى البدنية والتعلقات الطبيعة لان العروج والترقى لا يكون
الا بواسطة البدن مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اى من مقام القلب المحرم عن ان يطوف به مشرك
القوى البدنية من البهيمية والسبعية المنكشفة سوآتا افراطها وتفريطها لعروها عن
لباس الفضيلة اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِىْ هو مقام الروح الابعد من العالم الجسمانى بشهود
تجليات الذات وسبحات الوجه وتذكر ما ذكرنا ان تصحيح كل مقام لا يكون الا بعد الترقى
الى ما فوقه لتفهم من قوله لنريه من اٰيٰتِنَا مشاهدة الصفات فان مطالعة تجليات الصفات

معراج روحانی

وان کانت فی مقام القلب لکن الذات الموصوفة بتلك الصفات لانشاهد علی الکمال
بصفة الجلال والجمال الا عند الترقی الی مقام الروح تفسیر ملا ابو السعود ۵ جلد صفحہ ۵۴۵
عن ابن عباس انه صلعم کان نائما فی بیت ام ھانی بعد صلاة العشاء × وعن الحسن انه
کان یعنی فی المنام قبل البعثة وفی الیقظة بعدھا واختلفت ایضاً کان جسمانیا او روحانیا
فعن عایشة رض انها قالت ما فقد جسد رسول الله ولکن عرج بروحه وعن معاویة
انه قال انما عرج بروحه تفسیر کشاف ا جلد صفحہ ۷۵۰ مثله عند التحقیق فریقین ہیں اقرار
معراج جسمانی کا ہے مشایخ کبار دار باب روایت اہلسنت قایل معراج روحانی کے ہیں سورہ قمر
تفسیر ابن عباس صفحہ ۳۹۳ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ یقول وفی قیام الساعة بخروج محمد
ونزول الدجال وانشق القمر بنصفین وھو علامة القیمة تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۳
قیل معناه ینشق القمر یوم القیمة تفسیر ملا ابو السعود ۷ جلد صفحہ ۷۷۹ وعن عثمان
بن عطاء عن ابیه ان معناه سینشق القمر یوم القیمة آیہ شق القمر سے مفسرین اہل سنت
قیامت میں مراد لیتے ہیں منکر معجزہ شق القمر کے علماء کبار اہلسنت ہوئے ہیں باب چہل و ہجم
دربیان تحقیق عصمت انبیاء علیہ السلام کتاب شرح تجرید علامہ قوشجی وشرح مواقف
علامہ سید شریف وتفسیر کبیر امام رازی واتمام الدرایہ سیوطی وشرح مسلم امام
نواوی وشفاء قاضی عیاض مالکی وشرح عقائد نسفی سعد الدین تفتازانی وشرح
فقه اکبر ملا علی قاری سے تحریر ہوتا ہے اتمام الدرایہ سیوطی صفحہ ۱۹ وان الانبیاء معصومون
وشرحها النقایه صفحہ ۱۹ الا یصدر عنهم ذنب لا کبیرة ولا صغیرة لا عمداً ولا سهواً
لکرامتهم علی الله تعالی بل ومن المکروه لان وقوع المکروه من النقی نادر فکیف من النبی
نبی معصوم ہیں اور اون سے گناہ کبیرہ وصغیرہ نہ عمداً نہ سہواً صادر ہوتا ہے شرح عقاید نسفی صفحہ ۸۰
ان الانبیاء معصومون عن الکذب خصوصاً فیما یتعلق بامر الشرایع وتبلیغ الاحکام وارشاد
الامة اما عمداً فبالاجماع واما سهواً فعند الاکثرین وفی عصمتهم عن سایر الذنوب
تفصیل وھو انهم معصومون عن الکفر قبل الوحی وبعده بالاجماع وکذا عن تعمد
الکبائر عند الجمهور خلافاً للحشویة وانما الخلاف فی ان امتناعه بدلیل السمع او

العقل او اما سهواً فجوزه الاكثرون اما الصغائر فتجوز عمداً عند الجمهور خلافا للجبائی
واتباعه ويجوز سهواً بالاتفاق الا ما يدل على الخسة كسرقة اللقمة والتطفيف بحبة
لكن المحققين اشترطوا ان ينبهوا عليه فينتهوا عنه هذا كله بعد الوحی واما قبله
فلا دليل على امتناع صدور الكبيرة وذهب المعتزلة الى امتناعها لانها توجب النفرة
المانعة عن اتباعهم فتفوت مصلحة البعثة والحق منع ما يوجب النفرة كعهر الامهات
والفجور والصغائر الدالة على الخسة ومنعت الشيعة صدور الصغيرة والكبيرة قبل الوحی
وبعده لكنهم جوزوا اظهار الكفر تقية اذا تقرر هذا فما نقل عن الانبياء عم مما يشعر
بكذب او معصية فما كان منقولا بطريق الاحاد فمردود وما كان منقولا بطريق
التواتر فمصروف عن ظاهره ان امكن والا فمحمول على ترك الاولى او كونه قبل البعثة
وتفصيل ذلك فی الكتب المبسوطة تفتازانی مثل سیوطی کے کہتے ہیں شرح فقہ اکبر ملا علی
قاری صفحہ ۲۷ قال القونوی واختلف الناس فی كيفية العصمة فقال بعضهم هی
محض فضل الله تعالى بحيث لا اختيار للعبد فيه وذلك اما بخلقهم على طبع يخالف
غيرهم بحيث لا يميلون الى المعصية ولا ينفرون عن الطاعة كطبع الملائكة واما
بصرف هممهم عن السيئات وجذبهم الى الطاعات جبراً من الله تعالى بعد ان اودع
فی طبائعهم ما فی طبائع البشر وقال بعضهم العصمة فضل من الله ولطفه لكن على
وجه يبقى اختيارهم بعد العصمة فی الاقدام على الطاعة والامتناع عن المعصية
وعليه مال الشيخ ابو منصور الماتريدی حيث قال العصمة لا تزيل المحنة ای
الابتلاء والامتحان يعنی لا تجبره على الطاعة ولا تعجزه عن المعصية بل هی لطف
من الله تعالى يحمله على فعل الخير ويزجره عن الشر مع بقاء الاختيار تحقيقا للابتلاء
والاختيار صفحہ ۳۷ قال الامام فخر الدين الرازی الحق ان محمدا عم قبل الرسالة ما كان
على شرع نبی من الانبياء عم وهو المختار عند المحققين من الحنفية لانه لم يكن امة نبی
قط لكنه كان فی مقام النبوة قبل الرسالة وكان يعمل بما هو الحق الذی ظهر عليه
فی مقام نبوته بالوحی الخفی والكشوف الصادقة من شريعة ابراهيم عم وغيرها [illegible]

عصمت انبیاء کے متعلق اقوال مختلف

القونوی فی شرح عمدۃ القاری امام رازی کہتے ہیں کہ رسول خدا قبل از بعثت کسی شریعت کے تابع نہ تھے بلکہ تابع وحی خفی کے تھے شرح مواقف صفحہ ٥٦٧ اجمع اهل الملل والشرایع کلها علی عصمتهم عن تعمد الکذب فیما دال المعجز علی صدقهم فیه کدعوی الرسالة ومایبلغونه عن الله وفی جواز صدوره عنهم علی سبیل السهو والنسیان خلاف فمنعه الاستاذ ابو اسحق وکثیر من الائمة لدلالة المعجزة علی صدقهم وجوزه القاضی ابوبکر مصیرا منه الی عدم دخوله فی التصدیق المقصود بالمعجزة واما سائر الذنوب فهی اما کفر او غیره اما الکفر فاجمعت الامة علی عصمتهم منه غیر ان الازارقة من الخوارج جوزوا علیهم الذنب وکل ذنب عندهم کفر وجوز الشیعة اظهاره تقیة و ذلک یفضی الی اخفاء الدعوة اذ اولی الاوقات بالتقیة وقت الدعوة للضعف وکثرة المخالفین واما غیر الکفر فاما کبائر او صغائر کل منهما اما عمداً واما سهواً اما الکبائر فمنعه الجمهور والاکثر علی امتناعه سمعاً وقالت المعتزلة بناء علی اصولهم تمتنع ذلک عقلاً واما سهواً فجوزه الاکثرون والمختار خلافه واما الصغائر عمداً فجوزه الجمهور الا الجبائی واما سهواً فهو جائز اتفاقا الا الصغائر الخسیسة وقال الجاحظ بشرط ان ینبهوا علیه فینتهوا عنه وقد تبعه فیه کثیر من المتاخرین وبه نقول هذا کله بعد الوحی اما قبله فقال الجمهور لا یمتنع ان یصدر عنهم کبیرة اذ لا دلالة للمعجزة علیه ولا حکم للعقل وقال اکثر المعتزلة تمتنع الکبیرة وان تاب منها لانه یوجب النفرة وهی تمنع عن اتباعه فتفوت مصلحة البعثة ومنهم من منع عما ینفر مطلقا کعهر الامهات والفجور فی الاباء والصغائر الخسیسة دون غیرها وقالت الروافض لا یجوز علیهم صغیرة ولا کبیرة فکیف بعد الوحی لنا وجوه الاولی لو صدر منهم الذنب لحرم اتباعهم وانه واجب للاجماع وبقوله تعالی قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ الثانی لو اذنبوا لردت شهادتهم اذ لا شهادة لفاسق بالاجماع لقوله تعالی إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا واللازم باطل بالاجماع ولان من لا تقبل شهادته فی القلیل من متاع الدنیا کیف تسمع شهادته فی الدین القیم الی یوم القیمة الثالث وجب

زجرهم لعموم وجوب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وايذائهم حرام اجماعا ولقوله تعالى
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الاية ولدخلوا تحت وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ
نَارَ جَهَنَّمَ وقوله أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وقوله لوما وذمة لم تقولون ما لا تفعلون
وَأَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ الرابع ولكانوا اسوء حالا من عصاة الامة
اذ يضاعف لهم العذاب اذ الاعلى رتبة يستحق اشد العذاب لمقابلته اعظم النعم
بالمعصية ولذلك ضوعف حد الحر وقيل لِلنِّسَاءِ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ الخامس ولم ينالوا عهده تعالى لقوله لَا يَنَالُ
عَهْدِي الظَّالِمِينَ واي عهد اعظم من النبوة السادس ولكانوا غير مخلصين لان
الذنب باغواء الشيطان وهو لا يغوي المخلصين لقوله تعالى لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ واللازم باطل لقوله تعالى في حق ابراهيم واسحق و
يعقوب انا اخلصناهم بخالصة ذكرى الدار وفي يوسف إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ
السابع قوله تعالى وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ
فالذين لم يتبعوه ان كانوا هم الانبياء فذاك والا فالانبياء بالطريق الاولى او
نقول لو كان ذلك الفريق غير الانبياء لكانوا افضل من الانبياء لقوله تعالى
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ الثامن الناس الى حزب الله وحزب الشيطان فلو اذنبوا لكانوا
من حزب الشيطان فيكونون خاسرين لقوله تعالى أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ
الْخَاسِرُونَ التاسع قوله تعالى في ابراهيم واسحق ويعقوب إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ والجمع المحلى بالالف واللام للعموم وقوله وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْأَخْيَارِ وهما يتناولان جميع الافعال والتروك لصحة الاستثناء فهذه حجج العصمة
وانت تعلم ان دلالتها في محل النزاع وهي عصمتهم على الكبيرة سهوا وعن الصغيرة
عمدا ليست بالقوية واحتج المخالف بقصص الانبياء توهم صدور الذنب عنهم
والجواب اجمالا ان ما كان منها منقولا بالاحاد وجب رده لان نسبة الخطاء
الى الرواة اهون من نسبة المعاصي الى الانبياء وما ثبت منها تواترا فما دام لهم

محمل آخر حملناه عليه وتفرقه عن ظاهره لدلايل العصمة وما لم نجد له محيصًا حملناه على انه
كان قبل البعثة او من قبيل ترك الاولى او صغائر صدرت عنهم سهوا وتسميته ذنبًا والا
لاستغفار منه لا للاعتراف بكونه ظالما ظلما منهم اذ لعل ذلك لعظمته عندهم او ان
قصدوا به هضما من انفسهم ومن جوز الصغائر عمدًا فله زيادة فسحة ولنفصل ما اجملناه
تفصيلا فمنه قصة آدم ع وتكلموا في التمسك بها من ستة اوجه الاول قوله تعالى
وَعَصَىٰ آدَمُ ع رَبَّهُ موكدا لقوله فَغَوَىٰ الثاني قوله تعالى فَتَابَ عَلَيْهِ ولن تكون التوبة
الا عن الذنب الثالث مخالفة النهي عن اكل الشجرة الرابع قوله تعالى فَتَكُونَا مِنَ
الظَّالِمِينَ الخامس قوله تعالى رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ السادس قوله تعالى فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ
قلنا كيف يدعى انه في الجنة ولا امة له كان نبيًا وهل كان الاجتباء بالنبوة الا
بعد تلك القصة وهل وقيعة في الانبياء بمثل هذا الظاهر دفعة الا للعمه او
الجهل المفرط وقد يتمسك في ذنبه لقوله تعالى هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ
وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا والجواب ان اكثر
المفسرين على ان الخطاب بقريش والنفس الواحدة قصي وجعل منها زوجها اي
جعلها عربية من جنسه واشراكهما تسميتهما ابناءهما بعبد مناف وعبد العزى
وعبد الدار وعبد قصي فليس الضمير في جعلا لآدم وحوا ان صح انه لآدم فان
الذين على الشرك في الالوهية ولعله هو الميل الى طاعة الشيطان وقبول وسوسة
مع الرجوع عنه الى الله تعالى وذلك غير داخل تحت الاختيار ولعله قبل النبوة ومنه
قصة ابراهيم والمهم ما يوهم الذنب امران الاول هَٰذَا رَبِّي ولا يخفى انه صدر عنه
قبل تمام النظر في معرفة الله وكم بينه وبين النبوة الثاني قوله رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي
الْمَوْتَىٰ والشك في قدرة الله كفر والجواب بل في الاية تصريح بانه طلبه لان في
عين اليقين من الطمانية ما ليس في علم اليقين قال للوهم باحداث الوساوس والاغاليط
سلطانا على النفس عند علم اليقين دون عين اليقين هنا وقد قال ابن عباس كان

الله وعد ان يبعث نبيا يحيي فاراد ان يعلم هو هو كيف والشك في قدرة الله تعالى
كفر وانتم لا تقولون به ومنه قصة موسى والتمسك بها من وجوه الاول قوله
فوكزه موسى فقضى عليه ولم يكن قتله بحق لقوله هذا من عمل الشيطان وقوله
رب اني ظلمت نفسي وقوله فعلتها اذا وانا من الضالين الجواب انه كان قبل النبوة
وايضا جاز ان يكون قتله خطاء وما صدر عنه من اقواله محمولا على التواضع وهضم
النفس الثاني انه اذن لهم في اظهار السحر لقوله القوا ما انتم ملقون الجواب انه
حراما حينئذ او علم انهم يلقون اذن لهم امرا بدليل ما انتم ملقون او اراد
اظهار معجزته ولا يتم الا بذلك فكان واجبا او اراد ان كنتم محقين نحو فاتوا بسورة
من مثله الى قوله ان كنتم صادقين الثالث قوله والقى الالواح واخذ براس اخيه
يجره اليه وهارون كان نبيا فان كان له ذنب فذاك هو مطلوب والا فاين اذاه ذنب
الجواب لم يكن ذلك على سبيل الايذاء بل كان يريد يدنيه الى نفسه خوفا هارون
ان يعتقد بنو اسرائيل خلافه بسوء ظنهم بموسى الرابع قول للخضر لقد جئت شيئا
امرا وشيئا نكرا قلنا من حيث الظاهر او اراد عجبا وفعل الخضر لم يكن منكرا ومنه
قصة داود ع والقصة مختلفة للحشوية اذ لا يليق ادخال الشنيع في اثناء المدائح
العظام بل تصور قوم قصده للايقاع به فلما راوه مستيقظا اخترع احدهم الخصومة
ونسبة الكذب الى اللصوص اولى من نسبته الى الملائكة ومنه قصة سليمان ع
من وجهين الاول اذ عرض عليه بالعشي الصافنات الجياد الاية الجواب لا
دلالة فيه على فوت الصلوة مع انه اذا كان فوتها بالنسيان لم يكن ذنبا وقوله
احببت حب الخير مبالغة في الحب وقوله عن ذكر ربي اي بسببه لا بالهوى لان
رباط الخيل بامره وقوله فطفق مسحا معناه يمسح رؤسها واعناقها اكراما لها
وحمله على قطعها ضعيف اذ لا دلالة اللفظ عليه ورجوع ضمير توارت الى الشمس
ابعد المحتملين الثاني ولقد فتنا سليمان الجواب قال النبي ع قال سليمان لاطوفن الليلة
على مائة امرأة تلد كل امرأة ولدا يقاتل في سبيل الله فلم تحمل الا واحدة فولدت شقا

قصه حضرت موسی ع

قصه حضرت داود ع

قصه حضرت سلیمان ع

نصف غلام فجاءت به القابلة فالقته على كرسيه بين يديه ولو انه قال ان شاء
الله كان كما قال فالابتلاء انما كان لترك الاستثناء وقيل مرض حتى صار
كجسد بلا روح وقيل ولد له ولد فخاف الشياطين ان تهلكه فامر السحاب ان
يحمله وامر الريح ان تحمل اليه غذاؤه فمات فالقى على كرسيه الثالث قوله هَبْ لِي
مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي حسد الجواب معجز كل نبي من جنس ما يفتخر به
اهل زمانه وكان هو الملك او اراد ان ملك الدنيا موروث فطلب ملك الدين
او اراد الملك العظيم من القناعة ومنه قصة يونس ع والجواب لعل غضبه كان
على قوم كفرة فظن أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ اي لن نضيق عليه وَإِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
اي لنفسي بترك الاولى او وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ اي في قلة الصبر ومنه قصة
نبينا م والاحتجاج بها من وجوه الاول وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى الجواب انه قبل
النبوة او ضالا في امور الدنيا لقوله مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى الثاني ما روى
انه قراء بعد قوله افرايتم اللات والعزى ومنات الثالثة الاخرى تلك
الغرانيق العلى منها الشفاعة ترتجى فلما سمعه قريش فرحوا به وقالوا قد ذكر
الهتنا باحسن الذكر فاتاه جبرئيل وقال تلوت على الناس ما لم اتله عليك فنزل
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تمنى القى الشيطان في امنيته الخ
الجواب انه من القاء الشيطان حتى ظن انه م قراءها والا كان ذلك كفرا وايضا
ربما كان قرانا وتكون الاشارة الى الملائكة فنسخ تلاوته للايهام او المراد
ما يتمناه بوسوسة الشيطان اذ هو استفهام انكار الثالث قصة زيد وزينب
الجواب انه بامر الله تعالى فنسخ ما كان في الجاهلية من تحريم ازواج الادعياء
وانما اخفى فقيل له وتخشى الناس والله احق ان تخشاه وقيل كانت زينب ابنة
عمة النبي م وطمعت ان يتزوجها النبي م فنشزت على زيد فطلقها وما يقال انه
احبها فمما يجب صيانة النبي م عن مثله وان صح فميل القلب غير مقدور وفيه ابتلاء
الزوج بتطليقها وابتلاء النبي م بالمبالغة في حفظ النظر حذرا عن الخيانة في الوحي

والتعرض للطعن الرابع ماكان النبی ؐ ان یکون له اسرٰی الی قوله عذاب الیم
الجواب انه عتاب علی ترک الاولی فان التحریم مستفاد من هذه الاٰیة الخامس
عفی الله عنک لم اذنت لهم والعفو انما یکون عن الذنب الجواب انه تلطف فی الخطاب
والا فلا عتاب بعد العفو وکذا ذلک بترک الاولی فیما یتعلق بالمصالح الدنیویة
السادس ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک الجواب قبل النبوة ترک الاولی
والثقل الذی کان علیه من الغم لاصرار قومه السابع قوله لیغفر لک الله ما تقدم
من ذنبک وما تاخر وقوله لقد تاب الله علی النبی ؐ الجواب انه قبل النبوة وحمله
علی ما تقدم النبوة وما تاخر صفها لا دلالة للفظ علیه او ترک الاولی او نسب
الیه ذنب قومه واما ما یقال ان المصدر مضاف الی المفعول فالمعنی ذنب قومک
لک فلا یخفی ضعفه فان ذلک فی المصادر المتعدیة الثامن قوله عبس وتولٰی
ان جاءه الاعمی الجواب انه ترک ترک الاولی مما یلیق بخلقه العظیم التاسع قوله
ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی الجواب النهی لا یدل علی الوقوع
العاشر یا ایها النبی ؐ اتق الله یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک الجواب بما مر مع
ان الامر والنهی من اقوی اسباب العصمة الحادی عشر لئن اشرکت لیحبطن عملک
الجواب الشرطیه لا تقتضی الطرفین او المراد بالخطاب غیره الثانی عشر فان کنت فی شک مما
انزلنا الیک فاسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن
من الممترین الجواب شرطیة درباب صدور ذنوب انبیاء کے میان علماء کے اختلاف ہے کوئی
کہتا ہے کہ صدور صغیرہ یا معصیت سہواً یا صدور ذنب قبل از بعثت یا صدور ذنب غیر احکام تبلیغ رسالت
جایز ہے مگر بعد طرح ادلہ مجوزین و منکرین سے کے یہہ امر اقرار پایا ہے کہ انبیاء ابتداء ولادت سے جمیع
ذنوب صغیرہ و کبیرہ سے سہواً و عمداً تبلیغ احکام مین محفوظ و معصوم ہین ۱۴ شفای قاضی عیاض ۲ جلد
صفحہ ۵۹ افلو جوزنا علیهم الصغائر لم یکن لا اقتداء بهم فی افعاله قاضی عیاض کہتے ہین کہ اگر
صغیرہ انبیاء پر جایز ہوتا ہر آئینہ اقتداء واطاعت اونکی ہمیں واجب نہوتی نووی ۱ جلد صفحہ ۱۰۶
قال فلوا فیه قبل النبوة والصحیح انه لا یجوز واما المعاصی فلا خلاف انهم

معصومون من كل كبيرة و بعد فصل بيسير لانه لو صح ذلك منهم لم يلزمنا الاقتداء
بافعالهم واقرارهم نووی مثل قاضی عیاض کے کہتے ہیں تفسیر کبیر ا جلد صفحہ ٥٧٤ قول
من ينكر صدور المعصية منهم مطلقا او حمل هذا الظلم على انه فعل ما الاولى له
ان لا يفعله ومثاله انسان طلب الوزارة ثم انه تركها واشتغل بالحياكة فانه
يقال له يا ظالم نفسه لما فعلت ذلك وان الاولى انه لا يطلق ذلك لما فيه من
ايهام الذم صفحہ ٥٨٤ واختلف الناس في وقت العصمة على ثلاثة اقوال من ذهب
الى انهم معصومون من وقت مولدهم وهو قول الرافضة وثانيها قول من ذهب
الى وقت عصمتهم وقت بلوغهم ولم يجوزوا منهم ارتكاب الكفر والكبيرة قبل وهو
قول كثير من المعتزلة وثالثها قول من ذهب الى ان ذلك لا يجوز وقت النبوة اما
قبل النبوة فجائز وهو قول اكثر اصحابنا وقول ابى الهذيل وابى على من المعتزلة
والمختار عندنا انه لم يصدر عنهم الذنب حال النبوة البتة لا الكبيرة ولا الصغيرة
امام رازی عصمت انبیاء کے قایل ہیں اور کہتے ہیں کہ آیات و احادیث میں جو الفاظ ذنب و معصیت کا
منسوب انبیاء وارد ہوا ہے معنی و مراد اوس سے ترک اولی ہے نہ خطاء مورث عذاب و عتاب
شرح مواقف صفحہ ٥٧٥ في حقيقة العصمة وهي عندنا ان لا يخلق الله فيهم
ذنبا وعند الحكماء ملكة تمنع عن الفجور وتحصل بالعلم بمثالب المعاصي ومناقب الطاعات
وتتاكد بتتابع الوحي الاوامر والنواهي والاعتراض على ما يصدر عنهم من الصغائر
وترك الاولى فان الصفات النفسانية تكون احوالا ثم تصير ملكات بالتدريج
وقال قوم يكون خاصية في نفس الشخص او في بدنه يمتنع بسببها صدور الذنب
عنه ويكذبه انه لو كان كذلك لما استحق المدح بذلك وايضا فالاجماع على انهم
مكلفون بترك الذنوب مثابون به ولو كان كذلك قاضی عضد الدین و سید شریف
کہتے ہیں کہ عصمت ایک ملکہ ایسا ہے کہ اوس سے صدور معصیت نہیں ہوتی ہے ؛ باب چہل و ششم
در باب تخطیئہ انبیاء علیہم السلام ؛ مسلم جلد اول صفحہ ١٠٨ عن قتادة عن انس
بن مالك قال قال رسول الله صلعم يجمع الله تعالى يوم القيمة فيهتمون لذلك وقال ابن

عبید فیلهمون لذلك فیقولون لو استشفعنا علی ربنا عز وجل حتی یریحنا من مکاننا
هذا قال فیاتون آدم ع فیقولون انت آدم ع ابو الخلق خلقك الله بیده ونفخ فیك
من روحه وامر الملائکة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتی یریحنا من مکاننا هذا
فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا نوحا اول
رسول بعثه الله تعالی قال فیاتون نوحا ع فیقول لست هناکم فیذکر خطیئته التی
اصاب فیستحیی ربه تعالی منها ولکن ائتوا ابراهیم ع الذی اتخذه الله خلیلا فیاتون
ابراهیم فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی فیستحیی ربه تعالی منها ولکن ائتوا
موسی الذی کلمه الله واعطاه التوراة قال فیاتون موسی ع فیقول لست هناکم ویذکر
خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا عیسی ع روح الله وکلمته فیقول
لست هناکم ولکن ائتوا محمدا صلی الله علیه وآله وسلم عبدا قد غفر له ما تقدم من
ذنبه وما تاخر جب قیامت برپا ہوگی خلائق طالب شفاعت نزد آدم صفی اللہ آویگی حضرت آدم
جواب دینگے کہ ہم اس لائق نہیں ہیں ہمنے جو خطا کیا ہے اوسکی شرم مجھے دامنگیر
ہے تب خلائق نزد شیخ المرسلین حضرت نوح علیہ السلام کے آوینگے اور حضرت نوح بھی معذرت
کرکے اپنا گناہ یاد کرکے شرم و حجاب بیان کرینگے پھر خلائق نزد ابراہیم خلیل اللہ ع آویگی
حضرت ابراہیم جواب دیوینگے کہ مجھے خود انفعال عصیان دامنگیر ہے تب خلائق نزد عیسی
روح اللہ آویگی اور عیسی ابن مریم کہینگے کہ ہم اس لائق نہیں ہیں جاؤ نزد محمد رسول اللہ ص کے کہ خدا نے
بالکل گناہان سابق و آیندہ مغفور کیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نبی معصوم نہیں ہم
مثل ہم آپ کے گناہوں میں شریک ہیں بخاری ۵ جلد صفحہ ۲۷۹ عن ابی ہریرۃ رض قال لم یکذب
ابراهیم ع الا ثلث کذبات ثنتین منهن فی ذات الله عز وجل قوله انی سقیم و
قوله قال بل فعله کبیرهم هذا وقال بینا هو ذات یوم وسارة اذ اتی علی جبار من
الجبابرة فقیل له ان ههنا رجلا معه امراة من احسن الناس فارسل الیه فساله
عنها فقال من هذه قال اختی فاتی سارة قال یا سارة لیس علی وجه الارض مومن
غیری وغیرك وان هذا سالنی عنك فاخبرته انك اختی فلا تکذبینی فارسل الیها

فلما دخلت علیه ذهب یتناولها فقال ادعی الله ولا اضرک فدعت الله فاطلق
ثم تناولها الثانیة فاخذ مثلها او اشد فقال ادعی الله لی ولا اضرک فدعت الله
بعض حجبته فقال انکم لم تاتونی بانسان انما اتیتمونی بشیطان فاخدمها هاجر
فاتته وهو قائم فاومأ بیده مهیا قالت رد الله کید الکافر او الفاجر فی نحره واخدم
هاجر حضرت ابراہیم تین بار جھوٹ بولے اول کہا کہ سقیم ہوں دوم کہا کہ بتونکو بڑی بت نے
توڑا ہے سوم سارہ زوجہ کو خواہر کہا جامع ترمذی صفحہ ۱۵ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلعم لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط من ظهره کل نسمة هو خالقها من ذریته
الی یوم القیمة وجعل بین عینی کل انسان منهم وبیصا من نور ثم عرضهم علی
آدم فقال ای رب من هولاء قال ذریتک فرای رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین
عینیه فقال ای رب من هذا قال هذا رجل من اخر الامم من ذریتک یقال له داؤد
قال رب وکم جعلت عمره قال ستین سنة قال ای رب زده من عمری اربعین
سنة فلما انقضی عمر آدم جاءه ملک الموت فقال او لم یبق من عمری اربعون
سنة قال او لم تعطها ابنک داؤد قال فجحد آدم فجحدت ذریته ونسی آدم
فنسیت ذریته وخطی آدم فخطئت ذریته هذا حدیث حسن صحیح حضرت آدم نے
ساٹھ برس اپنے عمر میں سے حضرت داؤد کو بخشا جب ملک الموت قبض روح آدم کے لیے آئے
تب آدم نے پوچھا کہ کیا میری عمر چالیس برس باقی نہیں ہے جواب دیا کہ آپ نے اپنی عمر میں
سے چالیس برس داؤد کو بخشا تھا پس آدم بانکار اسکے لڑے اور قابض الارواح سے اور
فراموش کر گئے لہذا ذریت آدم سے نسیان وجنگ وخلاف وعدگی وخطا سرزد ہوتی ہے جامع
ترمذی صفحہ ۱٦٠ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلعم انا سید ولد آدم
یوم القیمة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواه
الا تحت لوائی وانا من ینشق عنه الارض ولا فخر قال فیفزع الناس ثلاث
فزعات فیاتون آدم فیقولون انت ابونا آدم فاشفع لنا الی ربک فیقول انی
اذنبت ذنبا اهبطت منه الی الارض ولکن ائتوا نوحا فیاتون نوحا فیقول انی ١٢

١٢ دعوت علی اهل الارض دعوة فاهلکوا ولکن اذهبوا الی ابراهیم فیاتون ابراهیم فیقول انی ١٣

کذبت ثلاث کذبات ثم قال رسول اللہ صلعم ما منها کذبة الا ما حل بها عن دین اللہ ولکن
ائتوا موسیٰ فیاتون موسیٰ فیقول انی قتلت نفسا ولکن ائتوا عیسیٰ فیاتونه عیسیٰ
فیقول انی عبدت من دون اللہ ولکن ائتوا محمدا صلی اللہ علیه وآله وسلم آدم ونوح وابراہیم
وموسیٰ وعیسیٰ روز قیامت اقرار خطا و عصیان کا کرینگے سورۃ الفتح لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۲۴۲ فی الجاهلیة قبل الرسالة وما تاخر الی
وقت نزول هذه السورة وقیل ما تاخر مما یکون وهذا علی طریقة من یجوز الصغائر
علی الانبیاء وقال سفیان الثوری ما تقدم مما عملت فی الجاهلیة وما تاخر کل شیئ
لم تعمله ویذکر مثل ذلك علی طریق التاکید کما یقال اعطی من رواه ولم یراه و
ضرب من لقیه ومن لم یلقه وقال عطاء الخراسانی ما تقدم من ذنبك یعنی ذنب
ابویك آدم وحوا ببرکتك وما تاخر ذنوب امتك بدعوتك ترجمہ ایام جاہلیت میں
قبل از رسالت تا وقت نزول اس سورہ کے جو کچھ گناہ ہوا خاتم المرسلین سے اوسکو خدا نے
بخشدیا تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۰۶ جمیع ما فرط منك مما یصح ان یعاتب علیه
بیضاوی کہتے ہیں کہ گناہ سے مراد عتاب و عقاب الٰہی ہے تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۳۵
اما الذنب فقیل اراد به ذنب المومنین من امته او ارید به ترك الافضل والصغائر
سهوا وعمدا ومعنی ما تاخر ذنب ای عن الفتح او ما تقدم عن النبوة وتاخر عنها
وقیل ما ابویه آدم وحوا از مفسر نیشاپوری گناہ سے ترک افضل وصغیرہ سہوا و عمدا
مراد ہے تفسیر بیضاوی سورہ تحریم ۲ جلد صفحہ ۳۷۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ
لَكَ ؕ وقیل شرب عسلا عند حفصة فواطأت عائشة سودة وصفیة فقلن له
انا نشم منك ریح المغافیر فحرم العسل فنزلت تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ رحمك حیث لم یواخذك به وعاتبك محاماة علی عصمتك ترجمہ
تفسیر ایک روز رسول اللہ صلعم نے شہد پیا تھا اور وہ روز ام المومنین حفصہ کی باری کا تھا
اور ام المومنین نے کہا کہ ہم آپکے دہن اقدس سے بدبوی مغافیر کے سونگھتے ہیں اور مغافیر
ایک شے بدبو کو کہتے ہیں بعدہ آنحضرت نے عسل کو حرام کردیا اسپر باریتعالی نے عتاب کیا

[illegible]

اور یہہ الزام ہے عصمت پر اور مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی نے مشعر اثبات خطار سرور عالم
کی اوسکو آخر تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہے مگر ملا امین الدین الطبرسی نے بدلایل عقلی و نقلی تفسیر
مجمع البیان مین بتاویل چند حجت خطائی کو باطل کیا ہے ❊ باب چہل و هفتم مباحث
مین تحریم اجتہاد انبیار و مرسلین کے معہ جواب شیعہ ❊ سورہ انبیار پارہ ہفدہم ۱۷
وَدَاؤدَ وَسُلَیْمَانَ اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَکُنَّا لِحُکْمِهِمْ
شَاهِدِیْنَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَیْمَانَ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا داود اور سلیمان جسوقت
حکم کرتے تھے بیچ زراعت کے جب جر گئی بکری ایک قوم کی اوس مین تہا اونکے احکام پر گواہ اور
سمجہایا ہمنے اوس امر مین سلیمان کو اور سبکو دیا ہمنے حکم اور علم بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۴۸
وبعلمها قالا اجتهادا تفسیر جلالین وحکمهما باجتهاد ورجع داؤد الی سلیمان
وقال قیل بوحی والثانی ناسخ نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۱۷ وعلی تقدیر الاختلاف فیهما
بالوحی او بالاجتهاد فیه خلاف بین العلماء وفی هذه المسئلة فذهبوا الی ان
حکومة داؤد نسخت بحکومة سلیمان وضعف بعضهم کلام الشیعة الذین من بعد
تسلیمها بان ما ثبت فی شرعهم لا یلزم ان یکون ثابتا فی شرعنا وبر تقدیر اختلاف
کے کہ ایا حکم داود و سلیمان بوحی تہا یا باجتہاد اسمین علمار نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا
کہ حکومت داود کی بسبب حکومت سلیمان کے منسوخ ہوئی اور بعض نے کہا کہ ایسا احکام امت
سابق مین تہا اور ہمارے اسلام مین وہ منسوخ ہوگیا قول اجتہاد انبیار پر ابو علی جبائی معتزلی نے
اسی مقام پر چند اعتراض کیا ہے اگر اجتہاد انبیار کو جایز تہا تب وحی ساقط ہے سورہ والنجم مین
خدا فرماتا ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ اجتہاد مقتضی ظنیات کا ہے اور
خلاف ظن موجب کفر نہین ہے اور خلاف رسول اللہ کا موجب کفر ہے ثابت ہے کہ نبی متوقف
و منتظر نزول وحی کے اکثر احکام مین ہوتے تہے اگر اجتہاد جایز تہا تب ضرورت توقف و انتظار
کی نہتی جب اجتہاد نبی کو جایز اگر ہو تب اجتہاد جبرئیل کو بہی جایز ہوگا پس اسحالتمین امانت
وحی پر اعتماد نہین باقی رہا اگر اجتہاد داود کا خطا رہتا تب کسلیئے خدا نے آیہ توبہ نہین نازل کیا
هذا ما نقله النیشاپوری وفی المشکوة باب الاعتصام عن رافع بن خدیج مثله

نور الانوار صفحہ ۱۸۲ قال وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ فكل ما تكلمه
لابد ان يكون ثابتا بالوحى والاجتهاد ليس كذلك فلا يكون هذا شانه والجواب ان
المراد بهذا الوحى هو القران دون كل ما تكلم به ولئن سُلِّمَ انه عام فلا نسلم ان
اجتهاده ليس بوحى بل هو وحى باطن باعتبار المآل والقرائن عليه وعندنا هو
مامور بانتظار الوحى فيما لم يوح اليه اى اذا نزلت الحادثة بين يديه يجب ان ينتظر
الوحى اولا لجوابها الى ثلثة ايام او الى ان يخاف فوت الغرض ثم العمل بالراى بعد
انقضاء مدة الانتظار فان كان اصاب فى الراى لم ينزل الوحى عليه فى تلك
الحادثة وان كان اخطاء فى الراى ينزل الوحى للتنبيه على الخطاء شفاء قاضى
عياض ۲ جلد صفحہ ۲۰۵ قال رسول الله ؐ انما بشر اذا امرتكم بشىء من دينكم
فخذوا به واذا امرتكم بشىء من رأيى فانما انا بشر وفى رواية انس انتم اعلم
بامور دنياكم وفى حديث آخر انما ظننت ظنا فلا تواخذونى بالظن وفى
حديث ابن عباس فقال انما انا بشر فما حدثتكم عن الله فهو حق وما قلت فيه
من قبل نفسى فانما انا بشر مثلكم وقال الله تعالى وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اراد
مصالحة بعض عدوهم فاستشار الانصار فرمایا رسول اللہ ؐ نے کہ مین بشر ہون جب
امور دین مین حکم کرون اوسکو قبول کرو اور جو حکم مین اپنے رای سے کہون اوسکو بطور دیگر
انسان کے جانو اور امور دنیا مین مجھ سے تم لوگ بہتر دانا ہو اور جو امر بظن وقیاس کہون اوسپر
سرزنش نکرو اور جو بات خدا کی کہون اوسکو حق جانو اور جو بات دل سے کہون اوسکو جانو کہ
مین بھی ایک انسان سے ہون اور خدا نے فرمایا مشورہ کر تو اے نبی ؐ اپنے کام مین درباب
مصالحہ بعض اعدا کے پس حضرت نے انصار سے مشورہ کیا انبیاء پر اجتہاد حرام ہے خدا نے
فرمایا ہے قل ما یکون لی ان ابدله من تلقاء نفسى ان اتبع الا ما یوحى الى فرمایا خدا نے
کہہ تو اے نبی ؐ کہ نہ مجھے روا نہین ہے کہ اپنے دل سے کوئی امر کہون بلکہ تابع وحی ہون اور اگر اجتہاد
انبیاء کو جایز ہوتا تب مجھے جایز ہوتی مخالفت نبی کی اور حال آنکہ مخالفت نبی ؐ حرام ہے اور اجتہاد
مین کبھی خطا ہوتا ہے اور کبھی صواب اور نبی ؐ سے خطا محال ہے اور اگر اجتہاد نبی صحیح ہو

تب ناقلین اخبار کسی احکام شرعیہ کو اجتہادی کہتے حالانکہ کسی راوی نے نلکھا اور رد مین اس قول کے
خدا فرماتا ہے ۱ وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اور جو شخص حکم نکرے
موافق قرآن کے وہ فاسق ہے ۲ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ
اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا حکم خدا ورسول بہتر ہے تمہارے
تجویز ورای سے اور جو برخلاف خدا ورسول کے حکم دے وہ گمراہ ہے ۳ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ای ایمان والو مت لیجاؤ کوئی چیز اپنے طرف سے
روبرو خدا ورسول کے ۴ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اطاعت کرو خدا ورسول اور صاحب حکم کی اور جب تمکو نزاع
ہو کسی شی مین پس ڈھونڈو قرآن وحدیث مین ۵ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ
فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا ۶ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۷ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ
حَفِیْظًا جو شخص کہ اطاعت کرے رسول کی گویا اطاعت کی خدا کی اور جو منحرف ہوا ای نبی تم
اونکے حافظ نہین ہو ۸ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا مت برابر
کرو اپنے باتون کو مثل سخنان رسول اللہ کے معالم التنزیل صفحہ ۵۹۱ وقال قوم ان داود
وسلیمان حکما بالوحی وکان حکم سلیمان ناسخا لحکم داؤد وهذا القائل یقول
لا یجوز للانبیاء الحکم بالاجتهاد لانهم مستغنون عن الاجتهاد بالوحی وقالوا
لا یجوز الخطاء علی الانبیاء واحتج من ذهب الی ان کل مجتهد مصیب بظاهر
الآیة بالخبر حیث وعد الثواب للمجتهد علی الخطاء وهو قول اصحاب الرای
ذهب جماعة الی انه لیس کل مجتهد مصیبا بل اذا اختلف اجتهاد مجتهدین
حادثة کان الحق مع واحد لا بعینه ولو کان کل واحد مصیبا لم یکن للتقسیم
معنی قوله عم واذا اجتهد فاخطاء فله اجر لم یرد به انه یوجر علی الخطاء بل
یوجر علی اجتهاده فی طلب الحق لان اجتهاده عبادة والاثم فی الخطاء عنه
موضوع عنه اذا لم یأل جهده ترجمہ تفسیر حضرت داود وسلیمان نے حکم کیا جب

وحی کی اور حکم سلیمان کا ناسخ تہا حکم داود کا پر اور انبیار کو اجتہاد جایز نہین ہے کیونکہ بسبب نزول و واسطہ
وحی کے حاجت اجتہاد کی نہین ہے اور مجتہد سے کبہی کبہی خطا سرزد ہوتی ہے پس معصوم پر نسبت خطار اجتہاد کی
مذموم ہوگی **شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۲۰** ان الشیطان یسلب الایمان من عبدہ المومن قہرًا او
جبرًا ای لقولہ تعالیٰ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ ای حجۃ وتسلطا علی اغواء
احد من المخلصین شیطان ایمان کو مومنین سے جبرا سلب کرلیتا ہے اور تسلط دیا ہے خدا نے شیطان کو
اغوای مخلصین پر یہہ قول امام اعظم کا ہے آخر سورہ ص قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ
شیطان خدا سے کہتا ہے کہ قسم ہے تیری عزت وجلال کی سبکو اغوای کرونگا الا تیرے بندگان خالص کو
اور ہر آئینہ بر کرونگا جہنم کو جو شخص اطاعت کریگا ابلیس کی پس قول امام اعظم کا خلاف نص قرآنی کے
محل بحث کا ہے **سوال اہل سنت تحفۃ الملوک سید جعفر کشفی صفحہ ۱۹** روایت نمودہ
شیخ رجب البرسی الحلی اعلی اللہ درجتہ درکتاب مشارق الانوار خطبہای متعددہ متفقۃ المضامین
طویلہ واز انہا اکتفا بذکر این یک خطبہ می شود فرمودند بعد از حمد خداوند وصلوات بر رسول کلماتی چند
در اثنار آن فرمودند اَنَا عِنْدِیْ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللہِ اِلَّا اَنَا اَنَا
ذُوالْقَرْنَیْنِ الْمَذْكُوْرُ فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی اَنَا صَاحِبُ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ اَنَا وَلِیُّ الْحِسَابِ
اَنَا صَاحِبُ الصِّرَاطِ وَالْمَوْقِفِ اَنَا قَاسِمُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ اَنَا اٰدَمُ الْاَوَّلُ اَنَا نُوْحُ
الْاَوَّلُ اَنَا اٰیَۃُ الْجَبَّارِ حَقِیْقَۃُ الْاَسْرَارِ اَنَا مُوْرِقُ الْاَشْجَارِ اَنَا مُوْنِعُ الْاَثْمَارِ
اَنَا مُفَجِّرُ الْعُیُوْنِ اَنَا مُجْرِیُ الْاَنْھَارِ اَنَا خَازِنُ الْعِلْمِ اَنَا طَوْدُ الْحِلْمِ اَنَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَنَا عَیْنُ الْیَقِیْنِ اَنَا حُجَّۃُ اللہِ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنَا الرَّاجِفَۃُ اَنَا الصَّاعِقَۃُ اَنَا
الصَّیْحَۃُ بِالْحَقِّ اَنَا السَّاعَۃُ لِمَنْ كَذَّبَ بِھَا اَنَا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ اَنَا الْاَسْمَاءُ
الْحُسْنٰی الَّتِیْ اَمَرَ اللہُ اَنْ یُّدْعٰی بِھَا اَنَا ذٰلِكَ النُّوْرُ الَّذِیْ اقْتَبَسَ مُوْسٰی مِنْہُ الْھُدٰی
اَنَا صَاحِبُ الصُّوْرِ اَنَا مُخْرِجُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَنَا صَاحِبُ یَوْمِ النُّشُوْرِ اَنَا صَاحِبُ نُوْحٍ وَمُنْجِیْہِ
اَنَا صَاحِبُ اَیُّوْبَ الْمُبْتَلٰی وَشَافِیْہِ اَنَا اَقَمْتُ السَّمٰوٰتِ بِاَمْرِ رَبِّیْ اَنَا صَاحِبُ اِبْرَاھِیْمَ
اَنَا سِرُّ الْكَلِیْمِ اَنَا النَّاظِرُ فِی الْمَلَكُوْتِ اَنَا الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَنَا وَلِیُّ الْحَقِّ عَلٰی

الخلق انا الذی لا یبدل القول لدی وحساب الخلق الی انا المفوض الی امر الخلائق انا
خلیفة الله علی الخلائق انا سر الله فی بلاده وحجة علی عباده انا امر الله والروح کما
قال سبحانه ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی انا ارسیت الجبال الشامخات وفجرت
العیون الجاریات انا غارس الاشجار ومخرج الوان الثمار انا مقدر الاقوات انا
منشر الاموات انا منزل القطرات انا منور الشمس والقمر والنجوم انا قیم القیامة
انا مقیم الساعة انا الواجب له من الله الطاعة انا حی لا اموت واذا مت لا امت
انا سر الله المخزون انا العالم بما کان وما یکون انا صلوة المومنین وصیامهم انا مولاهم
وامامهم انا صاحب النشر الاول والاخر انا صاحب المناقب والمفاخر انا صاحب
الکواکب انا عذاب الله الواصب انا مهلک الجبابرة الاول انا مزیل الدول انا
صاحب الزلازل والرجف انا صاحب الکسوف والخسف انا مدمر الفراعنة بسیفی هذا
انا الذی اقامنی الله فی الاظلة ودعاهم الی طاعتی فلما ظهرت انکروا فقال سبحانه
فلما جاءهم ما عرفوا کفروا به انا نور الانوار انا حامل العرش مع الابرار انا صاحب
کتب السالفة انا باب الله الذی لا یفتح لمن کذب بها ولا یذوق الجنة انا الذی
تزدحم الملائکة علی فراشی ویعرفنی اقالیم الدنیا انا الذی ردت لی الشمس مرتین
وسلمت علی کرتین وصلیت مع رسول الله ص الی القبلتین وبایعت البیعتین انا صاحب
بدر وحنین انا الطور انا الکتاب المسطور انا البحر المسجور انا البیت المعمور انا الذی
دعی الله الخلائق الی طاعتی فکفرت واصرت فمسخت واجابت امة فنجت وازلفت
انا الذی بیده مفاتیح الجنان ومقالید النیران انا مع رسول الله ص فی الارض و
فی السماء انا المسیح حیث لا روح تتحرک ولا نفس تتنفس غیری انا صاحب القرون
الاولی انا الصامت ومحمد الناطق انا جاوزت موسی فی البحر واغرقت فرعون وجنوده
انا اعلم همهمة البهائم ومنطق الطیر انا الذی اجوز السموات السبع والارضین
السبع فی طرفة عین انا المتکلم علی لسان عیسی فی المهد انا الذی یصلی عیسی خلفی
انا الذی اتقلب فی الصور کیف شاء الله انا مصباح الهدی انا مفتاح التقی انا الاخرة

والاولی انا الذی اری اعمال العباد انا خازن السموات والارض بامر ربّ العالمین
انا القائم بالقسط انا دیّان الدین انا الذی لا تقبل الاعمال الا بولایته ولا تنفع
الحسنات الا بحبّه انا العالم بمدار الفلک الدوّار انا صاحب مکیال قطرات الامطار
ورمل القفار باذن ملک الجبّار انا الذی اقتل مرّتین واحیی مرّتین واظهر کیف شئت انا محصی
الخلائق وان کثروا انا محاسبهم وان عظموا انا الذی ندبنی الف کتاب من کتب
الانبیاء انا الذی جحدنی ولایتی الف امّة فمسخوا انا المذکور فی سالف الزمان و
الخارج فی آخر الزمان انا قاصم الجبّارین فی الغابرین انا معذب یغوث ویعوق ونسر
اعذبا شدیدا انا المتکلم بکل لسان انا الشاهد لاعمال الخلائق فی المغارب
والمشارق انا محمّد ومحمّد انا المعنی الذی لا یقع علیه اسم ولا شبه انا باب حطّة
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وکتاب مجالس المتقین صفحه ۳۳ تالیف ملا
محمد تقی برغانی شهید رابع و اخبار معتبره در خطبهٔ طتنجیه سفر ماید انا صاحب الطور
انا ذلک النور الظاهر انا ذلک البرهان الباهر وان ما کشف لموسی ینقص من
ینقص الذرّ من المثقال وفیها لقد علمت من عجائب خلق الله ما لا یعلمه الا الله
وعرفت ما کان وما یکون فی الذرّ الاوّل مع من تقدّم مع آدم الاوّل عرفت
وعلمنی ربّی وتعلمت الاولاد فلا تضجّوا فلو لا خوفی علیکم ان تقولوا جنّ وارتدّ
لاخبرتکم بما کانوا وما انتم فیه الی قوله ولقد ستر علمه عن جمیع النبیین الی صاحب
شریعتکم هذه فعلّمنی علمه وانا نحن النذر الاولی ونحن النذر الآخرة والاولی
وننذر کل زمان واوان وبنا هلک من هلک وبنا نجی من نجی فلا تستعظموا ذلک فینا
فو الذی فلق الحبّة وبرأ النسمة وتفرّد بالجبروت والعظمة لقد سخرت الی الریاح
والهوام والطیور الی قوله لقد علمت ما فوق الفردوس الاعلی وما تحت السابعة
السفلی وما فی السموات العلی وما بینهما وما تحت الثری کل ذلک علی احاطة لا علم
اخبار اقسم بربّ العرش لو شئت اخبرتکم بابائکم واسلافکم این کانوا وممّن کانوا واین
هم الآن وما صاروا الیه فکم من آکل منکم لحم اخیه وشارب براس ابیه وهو یشتهیه

ومن عجبه هيهات اذا انكشف المستور وحصل ما في الصدور وايم الله لقد كورتم كورات
وكررتم كرات وكم بين كرة وكرة من اياته وايات ما بين مقتول وميت وبعض
في حواصل الطيور وبعض في بطون الوحوش الى قال انا صاحب الخلق الاول قبل
نوح الاول ولو علمتم ما كان آدم ونوح من عجايب اصطنعتها وامور مستعجبات
الى قوله انا صاحب الطوفان الاول انا صاحب الطوفان الثاني انا صاحب عاد والجنات
انا صاحب ثمود والايات انا مدمرها انا مزلزلها انا مرجفها انا مهلكها انا مدبرها
انا مميتها وانا محييها وانا الاول وانا الاخر وانا الظاهر وانا الباطن انا مع الكور
قبل الكور انا مع الدور قبل الدور انا مع القلم قبل القلم انا مع اللوح قبل اللوح
انا صاحب الازلية الاولية انا صاحب جابلقا وجابرسا انا مدبر عالم الاول
حين لا سماؤكم ولا ارضكم فقام اليه ابن صويرة فقال انت انت يا امير المومنين
فقال انا انا لا اله الا الله ربي ورب الخلايق اجمعين له الخلق والامر كاني بضعيفكم
فيقول الا ما تسمعون الى ما يدعيه ابن ابيطالب في نفسه وبالامس تكفهر عليه
عساكر اهل الشام فلا يخرج اليها والذي بعث محمدا وابراهيم وعظمني لاقتلن
اهل الشام بكم قتلات واي قتلات ظاهر اشاره است بوقايع لاحق زمان رجعت ائمه
قال ولاقتلن اهل صفين بكل قتلات سبعين قتلة ولاردن الى كل مسلم حيوة
جديدة ولاسلمن اليه صاحبه وقاتله الى ان يشفي غليل صدري منه ولا
قتلن بعمار بن ياسر واويس القرني الف قتيل ايقال لا وكيف واين ومتى واني
وحتى وكيف اذا رايتم صاحب الشام ينشر بالمناشير ويقطع بالمساطير ثم لاذيقنه
اليم العذاب الا فابشروا فاني يرد امر الخلق غدا فلا تستعظموا بما قلت فانا اعطينا
علم المنايا والبلايا والتاويل والتنزيل وفصل الخطاب وعلم النوازل والوقايع
والبلايا فلا يعزب عنا شيء كاني بهذا واشار الى الحسين وقد ثار نوره بين عينيه
فاحضره لوقعة بحنين طويل يزلزلها ويخسفها وصار معه المومنون من كل مكان
وايم الله لو شئت سميتهم رجلا رجلا باسمائهم واسماء ابائهم فهم يتناسلون

مِنْ مَا ضَلَّ بِهِمْ وَأَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ أَنْتُمْ مَعَ الْحَقِّ وَمَعَهُ تَكُونُونَ
وَفِيهِ تَمُوتُونَ إِلَى أَنْ قَالَ يَا أَشْبَاهَ الْأَغْنَامِ وَأَبْهَامَ الْأَنْعَامِ كَيْفَ تَكُونُونَ إِذَا رَهَقَتْكُمْ رَايَاتُ
بَنِي كِنَانَةَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَنْبَسَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ إِلَى أَنْ قَالَ هَيْهَاتَ أَنْ يَرَى الْحَقَّ أُمَوِيٌّ أَمْ عَدَوِيٌّ
ثُمَّ بَكَى فَقَالَ وَاهًا لِلْأُمَمِ الشَّاهِدَةِ مِنْ رَايَاتِ بَنِي عَنْبَسَةَ إِلَى أَنْ قَالَ كَأَنِّي بِالْمُنَافِقِينَ
يَقُولُ نَصَّ عَلِيٌّ عَلَى نَفْسِهِ بِالرُّبُوبِيَّةِ أَلَا فَاشْهَدُوا شَهَادَةً أَسْأَلُكُمْ بِهَا عِنْدَ الْحَاجَةِ
إِلَيْهَا أَنَّ عَلِيًّا نُورٌ مَخْلُوقٌ وَعَبْدٌ مَرْزُوقٌ مَنْ قَالَ غَيْرَهَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ
ثُمَّ نَزَلَ وَهُوَ يَقُولُ تَحَصَّنْتُ بِذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَاعْتَصَمْتُ بِذِي الْعِزِّ وَالْجَبَرُوتِ
وَاسْتَعَنْتُ بِذِي الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ مِنْ كُلِّ مَا أَخَافُ وَأَحْذَرُ أَيُّهَا النَّاسُ مَا ذَكَرَ أَحَدُكُمْ
هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ نَازِلَةٍ أَوْ شِدَّةٍ إِلَّا وَأَزَاحَهَا اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ وَحْدَهَا يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَضِفْ إِلَيْهِ الثَّلَاثَةَ عَشَرَ اسْمًا وَهِيَ نَحْوَ رَكِبَ وَمَضَى

الجواب خطبتین کو سید رضی نے نہج البلاغت مین اور محمد یعقوب کلینی نے روضۂ کافی مین مذکور
نہین کیا ہے اور جناب سید السند مولانا سید حسین خیرآبادی اللکھنوی نے جلد اول کتاب روضۃ
الاحکام مین وجود خطب مذکورہ سے انکار کیا ہے اور اکابر علمار محدثین نے خطب مذکورہ کو ذکر نہین کیا
ہے مگر اکثر فرقہ کشفیہ اتباع سید کاظم رشتی کہ متہم بتصوف اشراقیہ ہے تصانیف مین ذکر کرتے ہین
اگر تسلیم بھی کیا جاوے ہر ایک جملہ و فقرہ بتاویل صحیح موافق عقائد صحیحہ کے درست ہو جاویگا چنانچہ
فقیر نے رسالہ مرآۃ العرفان مین لفظاً لفظاً شرح خطبتین کی بزبان اردو آیات قرآنی و احادیث
صحیحہ نبوی سے کیا ہے اور جب تاویل آیات مشکلہ قرآنیہ مین جائز ہے اور شارحین صحیحین نے تاویل
احادیث مشکلہ مین لکھا ہے ویسا ہی تاویل سے مطالب تمامی اجزار خطب کے درست ہو جاوینگے
اور اگر اصرار ساتھ ظاہر الفاظ پر ہو تب چاہیے کہ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَوَجَدَكَ
ضَالًّا فَهَدَى وَخَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى وَيَدُ اللَّهِ فَوْقَ
أَيْدِيهِمْ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ مین مذہب قدریہ و مرجئہ و مجسمہ کا اختیار کیا جاوے تفسیر کبیر
ا جلد صفحہ ۵ وقد حکی جالینوس انہ لما صنف کتابہ فی منافع اعضاء والعظام
قال جعلت علی الناس بذکر حکمۃ اللہ تعالی فی خلق العضیر. المجوقیر.

علی موضع واحد فرایت فی النوم کان ملکا نزل من السماء وقال جالینوس ان الیہ
یقول لم بخلت علی عبادی بذکر حکمتی قال فانتبہت فصنفت فیہ کتابا وقال ایضا
ان طحال الحق قد غلط فعالجتہ بکل ما عرفت فلم ینفع فرایت فی الھیکل کان ملکا نزل
من السماء وامرنی بفصد العرق الذی بین الخنصر والبنصر واکثر علامات الطب
فی اوائلہا ینتہی الی امثال ہذہ التنبیہات والالہامات فاذا وقف الانسان علی
امثال ہذہ المباحث عرف ان اقسام رحمۃ اللہ تعالی علی عبادہ خارجۃ عن الضبط والاحصا
ظنیات کی تاویل بھی ممکن تھی اب امام رازی صاحب کشف والہام ونزول ملک جالینوس طبیب
یونانی کے قائل ہیں نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد باب جہل وہشتم حقیقت بین مذہب
تصوف کے ۞ حاشیہ لواء الہدی بر حاشیہ غلام یحیی از مولوی عبد الحی لکنوی صفحہ
۱۰۴ قال الشیخ المقتول فی التلویحات کنت زمانا شدید الاشتغال کثیر الفکر
والریاضۃ وکان یصعب علی مسئلۃ العلم وما ذکر فی الکتب لم ینقح لی فوقعت
لیلۃ من اللیالی خلسۃ فی شبیہ نوم فانا اذا بلذۃ غاشیۃ وبرقۃ لامعۃ مع
تمثیل شبح انسانی فرایتہ فاذا ہو غیاث النفوس وامام الحکماء المعلم الاول
ارسطو اعلی عیبہ اعجبنی فتلقانی بالترحیب والتسلیم حتی زالت وحشتی وتبدلت
بالانس دہشتی تشکوت الیہ من صعوبۃ ہذہ المسئلۃ فقال لی ارجع الی نفسک
فتنحل لک فقلت وکیف قال انک مدرک لنفسک فادراکک لذاتک بذاتک
او غیرہا فتکون لک قوۃ اخری او ذات یدرک ذاتک والکلام عائدا وظاہرا
استحالتہ واذا ادرک ذاتک ادرکت لا باعتبار اثر فقلت بلی فقال فان لم یطابق
الاثر ذلک فلیس صورتہا فما ادرکتہا فقلت فالاثر صورۃ ذاتی قال صورتک
لنفس مطلقۃ او متخصصۃ بصفات فاخترت الثانی فقال کل صورۃ فی النفس
فہی کلیۃ وان ترکبت ایضا من کلیات کثیرۃ فہی لا تمنع الشرکۃ وان فرض
منعہا لیتلک لمانع اخر وانت مدرک ذاتک فہی مانعۃ للشرکۃ بذاتہا فقلت
ادرک مفہوم انا فقال مفہوم انا من الحکم امتنعت فانی رایت رسول اللہ ص فی مبشرۃ

يتها فى العشر الاخير من المحرم سنة سبع وعشرين وستمائة بمحروسة دمشق و
لله صلى الله عليه وآله والسلم كتاب فقال لى هذا الكتاب فصوص الحكم خذه
خرج به الى الناس ينتفعون به فقلت السمع والطاعة وصفحه ٥ فنقول اعلم ان
امور الكلية وان لم يكن لها وجود فى عينها فهى معقولة معلومة بلا شك فى
ذهن فهى باطنة لا تزال عن الوجود العينى ولها الحكم والاثر فى كل ماله وجود
عينى بل هو عينها لا غيرها اعنى اعيان الموجودات كما هى الباطنة من حيث معقوليتها
استناد كل موجود عينى وصفحه ١٣١ ان فرعون اعلم من موسى وقد علم فرعون
ه لا يجبسه الا بذلك فقال لاصحابه إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ
ى مستور عنه علم ما سالته عنه صفحه ١٣٤ فامن بالذى آمَنَتْ بِهِ بَنُوا إِسْرَائِيلَ
الى التيقن فكان بتيقين لكن على غير الصورة التى اراد فنجاه الله من عذاب
اخر فى نفسه ونجى ببدنه كما قال تعر فاليوم ننجيك ببدنك لتكون لمن خلفك
حاشيه مولوى عبد الحى لوار الهدى صفحه ٣٠٨ الاول ماذهب اليه بعض الصوفيه
من ان الواجب والممكنات متحدان بالذات فليس فى عالم الكون الا ذات واحدة
ليست بكلية بمعنى انها يقبل التكثر فى ذاته لانها ذات واحدة متشخصة ولا
جزئية بمعنى انها لا يقبل التكثر مطلقا بل هى يقبل التكثر بالاعتبارات وهى غير
متناهية منتزعة عن ذاته تعالى وبها يترتب الاحكام شفاى قاضى عياض
صفحه ٣١٩ وقول بعض المتصوفة ان العبادة وطول المجاهدة اذا صفت نفوسهم
افضت بهم الى اسقاطها واباحة كل شئ لهم ورفع عهد الشرايع عنهم وكذلك
ان انكر منكر مكة او البيت او المسجد الحرام اوصفة الحج وقال الحج واجب فى القران
واستقبال القبلة كذلك ولكن كونه على هذه الهيئة المتعارفة وان تلك
البقعة هى مكة والبيت والمسجد الحرام لا ادرى بل هى او غيرها ولعل الناقلين ان
الذى فسرها بهذه التفاسير غلطوا او وهموا فهذا ومثله لا مرية فى تكفيره وصفحه
٣ وبعض الصوفية وزعمهم ان معنى القيمة الموت اذ فناء محض وانتقاص

هيئة الافلاك وتعطيل العالم كقول بعض الفلاسفة وكذلك نقطع بتكفير دغلاة
الرافض فی قولهم ان الائمة افضل من الانبياء تفسير شيخ الاكبر محی الدين ابن العربی
فسجدوا الا ابليس وابليس هو القوة الوهمية لانها ليست من الملائكة الارضية
انت وزوجك الجنة هی النفس وسميت حواء لملازمتها الجسم الظلمانی واذ
نجيناكم من آل فرعون النفس الامارة المحجوبة باناينتها يذبحون ابناءكم بنات
القوی الروحانية ويستحيون نساءكم القوی الطبيعة فاقتلوا انفسكم بسيف
الرياضة واذ قلنا ادخلوا هذه القرية ای روضة الروح المقدسة التی هی مقام
المشاهدة لن نصبر علی طعام واحد ای الغذاء الروحانی ان تذبحوا بقرة هی
النفس الحيوانية وذبحها قمع هواها بشفرة سكين الرياضة انزل علی الملكين ای
العقل النظری والعمل ممن منع مساجد الله هی القلوب واذ جعلنا البيت القلب للطائفين
ای السالكين المشتاقين فول وجهك جانب الصدر در الصلوة الشمرد ولا تقولوا لمن
يقتل فی سبيل الله ای يجعل فانيا مقتولة نفسه فی سلوك التوحيد ان الصفا والمروة
الصفاء وجود القلب ومروة وجود النفس حج البيت ای بلغ مقام الوحدة الذاتية و
دخل الحضرة الالهية قاضی عياض مالكی صوفيہ کو کافر کہتے ہیں اور شیخ الاکبر اپنے تفسیر میں آیات احکام
کے تاویل خلاف عبارت ظاہریہ کی نماز وحج وغیرہ میں طرف ریاضت باطنیہ قلبیہ کی تاویل کرتے ہیں جوتھی
جلد احیاء العلوم غزالی صفحہ ۱۲۱ والرابعة ان لا يری فی الوجود الا واحدا وهی مشاهدة
الصديقين وتسمية الصوفية الفناء فی التوحيد والرابع موحد بمعنی انه لم يحضر فی
شهوده غير الواحد فلا يری الكل منحيث انه كثير بل منحيث انه واحد وهذه غاية
القصوی فی التوحيد شرح عقائد نسفی کرامات اولیاء حق بنیہ ایضا صفحہ ۱۲ والمعرفة
بمعنی النبوة والنبی بمعنی الوحی صفحہ ۵۵ غزالی وان يؤمن باخراج الموحدين من
النار بعد الانتقام صفحہ ۶۶ العلم بان كل حادث فی افعاله فهو فعله وخلقه واختراعه
لا خالق له سواه چہارم آنکہ وحدت وجودی ہے کہ اسکا مشاہدہ صدیقین کو نصیب ہے اور نزد صوفیہ
کے نام اسکا فنا فی التوحید ہے اور کرامات اولیاء اللہ کے حق ہے اور معرفت بمعنی نبوت کے ہیں

اور ہر مسلم اسپر ایمان رکھے کہ ہر موحد عام ازینکہ کسی فرقہ کا ہو بعد تعزیر کے داخل جنت ہوگا اور ہر شی
حادثہ کا فاعل و خالق خدا ہے سورہ بنی اسرائیل صفحہ ۱۰۳ تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی
أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ فدلوك الشمس هو علامة زوال الشمس الوحدة عن
الاستواء على وجود العبد بالفناء المحض فانه لا صلوة فى حال الاستواء اذ الصلوة
عمل يستدعى وجودًا فى هذه الحالة لا وجود للعبد حتى يصلى سورة القمر تفسير مذکور صفحہ
۱۲۷ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ انما كان انشقاق القمر اية قرب القيامة الكبرى
لان القمر اشارة الى القلب لكونه ذا وجهين وجه مظلم يلى النفس واخر منور يلى
الروح شرح سلم ملا حسن صفحہ ۱۳ والخامس مذهب صاحب الاشراق بان البارى تعالى
يعلم الاشياء بالاشراق النورى فجملة الاشياء معلومة له بذلك الاشراق در باب علم
بارى تعالى کے مذہب خامس شیخ شہاب الدین سہروردی کا ہے یعنی خدا اشیاء کو جانتا ہے
باشراق نور کے ایضا صفحہ ۱۴ الاول مذهب الصوفية ایضا فيه وبيانه على وجه
الاجمال انه ليس فى عالم الكون الا ذات واحدة بسيطة وهى الوجود ليست بكلية
بمعنى القابل للتكثر حقيقة ولا جزئية بمعنى ان تقبل التكثر اصلا بل تلك الذات
تتطور بتطورات اعتبارية انتزاعية واقعية فهى بذاتها منشاء لانتزاع التعينات
الغير المتناهية ويترتب الاثار والاحكام المختلفة على تلك التعينات الواقعية
المنتزعة عن الذات الواحدة فالمتعين بكل تعين هو الممكن والمعرى عنه هو الواجب
فعلمه تعالى انما ينطوى فى علم الذات اذ ذاته ليست مغايرة للممكنات بالذات بل
باعتبار الواقع وليس مشهد بيانه ههنا على التفصيل والثانى مذهب فرفوريوس
قائل باتحاد العاقل والمعقول فى علم الواجب تعالى بالممكنات وهذا بالحقيقة راجع
الى مذهب الصوفية وهذا طور وراء طور العقل المتوسط خارج عن البحث بالنظر
والفكر حاشیہ لوار الہدیٰ بر حاشیہ غلام یحیی بہاری صفحہ ۳۴ الثانى مذهب
فرفوريوس من اليونانيين من ان علم البارى بالممكنات عينه لاتحاده
معها وجود ۴ والفرق بين هذا المذهب وبين مذهب الاول ان الصوفية

نائلون باتحاد الممکنات مع الواجب ذاتاً و وجوداً وفرفوریوس یقول باتحادہ
وجوداً وتغائرہ ذاتا لها وهذان المذهبان لا یقبلهما العقل المتوسط المستقیم ولا
یقول به الحکیم اہل تصوف نے مذہب فرفوریوس حکیم یونانی کا اختیار کیا ہے شرح مواقف
صفحہ ۵۷۴ الثالثة بعض المتصوفة وکلامهم مخبط بین الحلول والاتحاد والضبط
ماذکرناہ فی قول النصاری والکل باطل سوی انه تعالی خص اولیاءہ بخوارق عادات
کرامة لهم علامہ سید شریف کہتے ہیں کہ صوفیہ کا کلام درمیان حلول واتحاد کے کمال خبط ہے اور قریب
قول نصاری کے ہے شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۷ قال ابو سلیمان الدارانی الفراسة مکاشفة
النفس ومعاینة الغیب وهی من مقامات الایمان انتهی وفراسة ریاضة وهی التی
تحصل بالجوع والسهر والتخلی فان النفس اذا تجردت عن العوائق والعلائق بالخلاص
صار لها من الفراسة والکشف بحسب تجردها وهذہ فراسة مشترکة بین المؤمن و
الکافر ولا تدل علی ایمان ولا علی ولایة ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مکاشفہ صرف اولیاء
اسلام پر منحصر نہیں ہے بلکہ کفار کو بھی مکاشفہ حاصل ہوتا ہے کشف الظنون عن اسامی
الکتب والفنون ملا کاتب چلپی ا جلد صفحہ ۲۲۴ قال الامام القشیری اعلموا ان
المسلمین بعد رسول اللہ م لم یتسم افاضلهم فی عصرهم بتسمیة علم سوی صحبة
الرسول علیه الصلوٰة والسلام اذ لا افضلیة فوقها فقیل لهم الصحابة ولما
ادرکهم اهل العصر الثانی سمی من صحب الصحابة بالتابعین ثم اختلف الناس
وتباینت المراتب فقیل الخواص الناس ممن لهم شدة عنایة بامر الدین الزهاد و
العباد ثم ظهر البدعة وحصل التداعی بین الفرق فکل فریق ادعوا ان فیهم زهادا
فانفرد خواص اهل السنة المراعون انفسهم مع اللہ سبحانه تعالی الحافظون
قلوبهم عن طوارق الغفلة باسم التصوف واشتهر هذا الاسم لهؤلاء الاکابر قبل
المائتین من الهجرة انتهی واول من سمی بالصوفی ابو هاشم الصوفی المتوفی ثلثمائة وخمسین
واعلم ان الاشراقیین من الحکماء الالهیین کالصوفیین فی المشرب والاصطلاح
خصوصا المتاخرین منهم الا ما یخالف مذهبهم مذهب اهل الاسلام ولا یبعد ان

تصوف و استدراج کفار ۱۲

ونحن هذا الاصطلاح من اصطلاحتهم كما لا يخفى على متتبع كتب حكمة الاشراق
وفي هذا الفن كتب غير محصودة ملا چلپی کہتی ہین کہ زمانہ صحابہ کے علم دینیات کا رواج تہا اور بعد
انقراض زمانہ صحابہ کے بدعتین ظاہر ہوئین اور متفرد ہین اس بدعت مین فرقہ اہل سنت کا تصوف
مین اور اوسوقت سے شیوع صوفیہ کا شروع ہوا **شرح عقائد النسفی صفحہ ۱۳۰** وفی ارسال
الرسل حکمة ای مصلحة وعاقبة حمیدة وفی هذا اشارة الی ان الارسال واجب
لا بمعنی الوجوب علی الله تعالی بل بمعنی ان قضیة الحکمة تقتضیه لما فیه من الحکم
والمصالح ولیس بممتنع کما زعمت السمنیة والبراهمة انبیاء ومرسلین کے مبعوث کرنے مین
حکمت ومصلحت اور بہیجنا اونکا بندگان خدا پر واسطے قایم کرنے حکم خدا واصطلاح ضلالت کی ضروری
وواجبی ہے اور شاننی حکیم مطلق کی ہے **مسلم الثبوت صفحہ ٦٦** وان اراء المعجزات واجبة
علی الله تعالی لطفا بعباده عقلا ش عند المعتزلة فان من اصولهم وجوب
اللطف علی الله تعالی او عادة عند اهل السنة والجماعة فان لهم ان یقولوا ان
عادة الله تعالی جاریة باراء المعجزات للمکلفین وقالت المعتزلة ثانیا انه ای الحکم
بالحسن والقبح لولاه ای لو لم یکن عقلیا لم یمتنع الکذب علی الله تعالی اذ امتناع الکذب
علی الله تعالی لقبح الکذب ولا قبح للاشیاء عقلا علی هذا التقدیر لیثبت قبح الکذب
بالنسبة الی الله تعالی واما القبح الشرعی فلا یتصور فی حقه تعالی لترتبه علی النواهی
الشرعیة المتعلقة بالعباد لا بالخالق تعالی واذا جاز الکذب علی الله تعالی فلا یمتنع
اظهار المعجزات علی ید الکاذب فان هذا من شعب الکذب وقیل معناه جاز الکذب
علی النبی المظهر للمعجزات فینسد باب النبوة عطا کرنا معجزات کا انبیا کو خدا پر واجب ہے
اور یہہ مذہب معتزلہ کا ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک لطف خدا پر واجب ہے اور نزدیک اہل سنت کے
عنایت کرنا خدا کا معجزات نبی کو بمقتضای عادت ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ نیک و بد عقلا قبیح ہے اور
اگر قبیح عقلی کذب نہوتا پس کذب بولنا خدا پر جایز ہوتا اور قبیح شرعی خدا پر جایز نہین اسلئے کہ نہی شرعیہ
متعلق بعباد ہے اور اگر کذب خدا پر جایز ہوتا پس لازم آتا کہ کاذب کے ہاتہہ پر بہی معجزہ جایز ہوتا
اور جب ایسا ہوتا باب نبوت مسدود ہوجاتا سورہ اعراف قال انظرنی الی یوم یبعثون

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ تفسیر کبیر امام رازی سہ جلد
صفحہ ٢٧٧ احتج اصحابنا بهذه الاية فى بيان انه لا يجب على الله رعاية مصالح العبد
فى دينه ولا فى دنياه وتقريره ان ابليس استمهل الزمان الطويل فامهله الله تعالى
ثم بين انه انما استمهله لاغواء الخلق واضلالهم والقاء الوساوس فى قلوبهم و
كان تعالى عالما بان اكثر الخلق يطيعونه ويقبلون وسوسته كما قال تعالى وَلَقَدْ
صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فثبت بهذا ان انظار
ابليس وامهاله هذه المدة الطويلة يقتضى حصول المفاسد العظيمة والكفر الكثير فلو كان
تعالى مراعيا لمصالح العباد لامتنع ان يمهله وان يمكنه من هذه المفاسد فحيث
انظره وامهله علمنا انه لا يجب عليه شئ من رعاية المصالح اصلا ومما يقوى ذلك
انه تعالى بعث الانبياء دعاة الى الخلق وعلم من حال ابليس انه لا يدعو الا الى
الكفر والضلال ثم انه تعالى امات الانبياء الذين هم الدعاة للخلق وابقى ابليس
وساير الشياطين الذين هم الدعاة للخلق الى الكفر والباطل ومن كان يريد مصالح
العباد امتنع منه ان يفعل ذلك قالت المعتزلة اختلف شيوخنا فى هذه المسئلة فقال
الجبائى انه لا يختلف الحال بسبب وجوده وعدمه لا يضل بقوله احد الا من لو فرضنا عدم
ابليس لكان يضل ايضا والدليل عليه قوله تعالى وَمَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ اِلَّا مَنْ هُوَ
صال الجحيم ولانه لو ضل به احد لكان بقاؤه مفسدة وقال ابو هاشم يجوز ان
يضل به قوم ويكون خلقه جاريا مجرى خلق زيادة الشهوة فان هذه الزيادة من
الشهوة لا توجب فعل القبيح الا ان الامتناع منها يصير اشق ولاجل تلك
الزيادة من المشقة تحصل الزيادة فى الثواب فكذا ههنا بسبب ابقاء ابليس يصير
الامتناع من القبائح اشد واشق ولكنه لا ينتهى الى حد الالجاء والاكراه والجواب
ما قول ابى على فضعيف وذلك لان الشيطان لا بد وان يزين القبائح فى قلب
الكافر ويحسنها اليه ويذكره ما فى القبائح من انواع اللذات والطيبات ومن المعلوم

ان حال الانسان مع حصول هذا التذكير والتزئين لا يكون مساويا لحاله عند عدم
هذا التذكير وهذا التزئين والدليل عليه العرف فان الانسان اذا حصل له جلساء
يرغبونه فی امر من الامور ویحسنونه فی عینه ویسهلون طریق الوصول الیه و
یواظبون علی دعوته الیه فانه لا یکون حاله فی الاقدام علی ذلک الفعل کحاله
اذا لم یوجد هذا التذکیر والتحسین والتزئین والعلم به ضروری واما قول ابی
هاشم فضعیف ایضا لانه اذا صار حصول هذا التذکیر والتزیین حاصلا للمرء
علی الاقدام علی ذلک القبیح کان ذلک سعیا فی القائه فی المفسدة ومآ ذکره
من خلق الزیادة فی الشهوة فهو حجة اخری لنا فی ان الله تعالی لا یراعی للمصالح
فکیف یمکنه ان یجتنبه والذی یقرر غایة التقریر ان بسبب حصول تلک الزیادة
فی الشهوة یقع فی الکفر وعقاب الابد ولو احترز عن تلک الشهوة فغایته انه
یزداد ثوابه من الله تعالی بسبب زیادة تلک المشقة وحصول هذه الزیادة من الثواب
شیٔ لا حاجة الیه البتة اما دفع العقاب المؤبد فالیه اعظم الحاجات فلو کان اله
العالم مراعیا لمصالح العباد لاستحال ان یهمل لاهم الاکمل الاعظم لطلب الزیادة التی
لا حاجة الیها ولا ضرورة فثبت فساد هذه المذاهب ترجمہ کہا ابلیس نے خدا سے کہ ای
خدا مجھے امیدوار وبہرہ مند کرتا قیامت جواب دیا خدا نے کہ تو منتظر رہ محشر تک کہا ابلیس نے کہ
ای خدا کیون مجھے تو نے بہکایا ہر آئنہ میں بیٹھونگا تیرے سبد ہے رستہ پر اور مین آونگا تیرے
بندون کے پاس اونکے سامنے سے اور اونکے پیچھے سے اور اونکے دہنے بائین سے امام رازی
صاحب کہتے ہین کہ اگر اصلح خدا پر واجب ہوتا تب طول حیات ابلیس کو کیون خدا دیتا کیونکہ موجب
ضلالت ابلیس ہے اور انبیاء کہ باعث ہدایت خلق تھے موت نہ دیتا اور اصلح نزد شیعہ ومعتزلہ
خدا پر واجب ہے اور تعریف اصلح کی یہ ہے کہ خدا بندگان کو امر نیک سے قریب کرے اور امر بد
سے باز رکھے اور نزد اہل سنت خدا پر کوئی شئ واجب نہین ہے جواب شیعہ کہ ارسال رسل
خدا پر واجب ہے اور نزد اہل سنت ارسال رسل تفضل خدا ہے جواب شیعہ خدا نے عذاب
وثواب وجنت ونار کا قرآن مین کفار ومومنین وصلحاء واتقیاء سے وعدہ کیا ہے پس ایفاء

خدا پر واجب ہوا اور واجب بمعنی مصطلح فقہی کہ جسکا حرام نقیض ہے نہین مراد ہے بلکہ واجب بمعنی لزوم ولابد
کے ہے اور ابلیس نے مذہب جبریہ کا اختیار کیا یعنی قبل انکار سجدہ آدم کے مردود نہ تھا پس ابلیس کو
کسنے بہکایا وہ تو ہے جواب ابلیس جن سے ہے بدلیل آیہ کان من الجن ففسق اور خلقت جنکی
نار سے ہے اور نار مین حرارت سب عنصر سے زیادہ ہے اور زیادتی حرارت باعث سرکشی کا ہوتی ہے
اور ابلیس تقرب آدم خاکی کہ جو بظاہر ادنی تھا بمقابلہ لطافت جسم ناری کے حسد غالب ہوکر
غرور ہوا اور صفراوی مزاج اکثر مغلوب الطیش ہوا کرتے ہین بخلاف بلغمی مزاجون کے اور سبب حسد
کے چند اقسام ہین جیسا کہ احیاء العلوم و تفسیر نیشاپوری و تفسیر کبیر مین تفصیلا لکھا ہے
منجملہ اوسکے تفضیل ادنی اعلی پر باعث حسد کا ہوتا ہے کہ آج ہر انسان مین موجود ہے تفسیر
مجمع البیان طبرسی ا جلد صفحہ ۳۰۶ صراطک المستقیم ای علی طریقک المستوی وہو
طریق الحق لاصدنہم عنہ بالاغواء حتی اصرفہم الی طریق الباطل کیدا لہم وعداوۃ
وقول من قال انہ لو کان ما یفعل بہ الایمان ہو بعینہ ما یفعل بہ الکفر لکان
قولہ فبما اغویتنی مساویا لقولہ لو قال فبما اصلحتنی یفسد بان صفۃ الالۃ اذا وقع
بہا الکفر خلاف صفتہا اذا وقع بہا الایمان واذا کان الالۃ واحدۃ کما ان السیف
واحد ویصلح لان یستعمل فی قتل المومن کما یصلح لان یستعمل فی قتل الکافر ولا
یجب من ذلک ان یکون الصفات واحدۃ من اجل انہ واحد فلا یمتنع ان یکون
متی استعمل الۃ الایمان فی الضلال والکفر یسمی اغواء وان استعملت فی الایمان
سمیت ہدایۃ وان کان ما یصح بہ الایمان ہو بعینہ ما یصح بہ الکفر والضلال
فبما اغویتنی کے معنی نزد منکرین مسئلہ اصلح یہہ ہوگا کہ ای خدا کیون تو نے امر اغواء کو میری اصلح
گردانا جواب آلہ کفر شی دیگر ہے اور آلہ ایمان شی دیگر اور اگر آلہ مشترک ہو مثل سیف کے پس اگر
استعمال سیف مومن سے ہو ایمان وہدایت ہے اور اگر استعمال از دست کفار ہو ضلالت ہے
پس خود سیف جو آلہ ہے نہ کفر ہے اور نہ ہدایت ہے بلکہ طریقہ استعمال سے فرق ضلالت وہدایت کا
پیدا ہوتا ہے لہذا خدا خالق ہر اشیاء مفید و مضر و خیر و شر و نور و ظلمت و علم و جہالت وغیرہ
و دوا و ہدایت و ضلالت کا خدا ہے مثل اینکہ خالق آب و آتش کا پس آتش ایک مادہ یا ایک آلہ ہے

بغیر استعمال اطلاق نہ کفر کا ہے اور نہ ہدایت کا پس اگر اوسی آگ سے کسیکو جلادو ضلالت ہے اور
غذا پکاؤ ہدایت ہے دولت ایک آلہ ہے اگر راہ خدا مین دو ہدایت ہے اگر زنا مین صرف کرو ضلالت ہے
حاشیہ فخر الدین علی شرح التجرید للقوشجی صفحہ ۳۶۰ قوله انه یلزم ان یکون اماتة
الانبیاء والاولیاء وتبقیة ابلیس وذریاته المضلین الی یوم یوم الدین اه اقول
ان الانبیاء والمرسلین بتشریعهم هدایة الخلق علی وجه یقتضیه الحکمة ولهم
فی هذه النشأة مشقة عظیمة واعراض عن بلاء الدنیا وزهد عنها وبالموت تحصل
لهم الخلاص عن تلک المشقة والوصول الی درجات عالیة فیکون اصلح بحاله
ومقدار زمان حیوتهم مایقتضیه الحکمة الکاملة او تبقیة ابلیس وذریاته و
ان لم یکن اصلح بالنسبة الی القسم الاول انه یجوز ان یکون اصلح بالنسبة الی الاتقیاء
نفوسهم عما یوسوسهم ابلیس وجنوده فلهم فی عباداتهم مشقة عظیمة
یحصل لهم بارتکاب تلک المشاق فی ملازمة العبادات وترک المنهیات درجات
عالیة لا یحصل الا لهما در باب موت دینی انبیاء اور طول حیات ابلیس مین اقتضا حکمت
یہہ ہے کہ دنیا دار محنت ومشقت موافق حدیث مشہور کے الدنیا مزرعة الاخرة ہے پس انبیاء
نے جسقدر جفاء وتکلیف اس دنیا مین اوٹہایا مقتضاے عدل دیا دشاہی راحت دنیا ضروری
پس اس قیدخانہ سے نجات دے کر راحت وآرام بخشا بدلیل الدنیا سجن المومنین اور ان مع
العسر یسرا پس بحال انبیاء ہونا موت مصالح حکمت خداوندی سے ہے اور طول حیات ابلیس مین
یہہ مصلحت وحکمت ہے کہ رنج وتکالیف شر ورسے ہے پس اگر ابلیس نہوتا اتقیاء وصلحاء کے
مبتلاء بلاء وظلم وستم کسطرح ہوتے اور بغیر مشقت ومحنت کے اگر جنت ملتی تب ہر کفار بہی مستحق
جنت ہوتا اور ترجیح بلا مرجح لازم آتی آخر سورہ مریم ع ۷ اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّیَاطِیْنَ عَلَی
الْکَافِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی
الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ، ایا تمنے دیکہا نہین کہ مینے بہیجا شیاطین کو
اوپر کافرین کے مت جلدی کر اونکے اوپر جز این نیست کہ مینے سزا دینا موقوف رکہا ہے قیامت پر
اور متقین کہینچے جاوینگے طرف خدا کے اور مجرمین اوتارے جاوینگے طرف جہنم کے یہہ آیت

دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ شیاطین واسطے خراب کرنے کفار کے یہہ بھی ایک قسم کا سزا ہے
ستعین کئے جاتے ہین مصالح عباد ہوا سورہ اعراف قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ
لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۔ ای شیطان نکل تو جنت سے ذلیل راندہ
اور جو شخص کہ تابعداری کریگا تیری ہم بھردین گے جہنم کو ایسے آدمیون سے جو لوگ اغوای
سے ابلیس کے اپنے نفس کو شدائد دنیا اوٹھاکر نہ بچاوینگے وہ داخل نار ہونگے یہہ بھی مصالح
عباد سے آخر سورہ ص قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۔ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ۔ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۔ کہا ابلیس نے کہ ہر آینہ
بہکاؤنگا مین سبکو مگر نہ بہکاؤنگا بندگان مخلصین و مقرب کو۔ اس آیت مین صاف مذکور ہے کہ عباد
صالحین پر تسلیط ابلیس کی نہوگی پس معلوم ہوا کہ اگر انسان تقوی اختیار کرے پنجہ ابلیس سے
بچے یہ ایک مصالح عباد سے آخر سورہ جن عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۔ إِلَّا مَنِ
ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۔ غیب کا جاننے والا
خدا ہے پس نہین ظاہر کرتا ہے غیب کسی پر مگر جس سے راضی ہوا پس خدا راہ پر ایک فرشتہ
چوکیدار اپنا آگے اور پیچھے بٹھادیتا ہے کہ رسول کو لغزش و خطا نہو۔ یہہ آیت دلالت کرتی ہے
کہ مرسلین کا خود خدا حافظ اور ملائکہ اونکے حفاظت کے لئے متعین عام اختیار اغوای کا ہر نفس
انسانی پر نہین دیا گیا ہے آخر شرح اصول کافی ملا صدر الدین شیرازی صفحہ ۴۵۶
فعلی مذہبہم لا یجب من اللہ ولا علیہ بعثۃ الرسل علیہم السلام ولا الوحی ولا
الکتاب ولا الایمان ولا الامام ثم لم یتفکروا فی انفسہم اذا کان امامۃ امامہم
باختیار الرعیۃ من غیرہا استحقاق ذاتی وتائید ربانی والہام غیبی ثم اتفقوا ان
یختاروا بعقولہم الناقصۃ احد للامامۃ والریاسۃ العامۃ فی امر الدین والدنیا
ولم یکن لہ من العلم باللہ وآیاتہ واسرار التنزیل وانوار التاویل شی یعتد بہ و
لا خبر لہ من الحقائق العلمیۃ والمعارف الیقینیۃ صفحہ ۴۵۷ واما حکمائہم وعرفائہم
فیعلمون بقوانینہم العقلیۃ والآیات القرآنیۃ عدم خلو الارض عمن یقوم بہ حجۃ
اللہ علی خلقہ اما رسول نبی او امام وصی بہا جرت سنۃ اللہ من لدن آدم ونوح و

آل ابراهیم وهکذا الی وقت نبینا محمد م لکن النبوة ختمت به اعنی نبوة الرسالة
والتشریع وبقیت الامامة التی هی باطن النبوة الی یوم القیمة فلابد فی کل زمان بعد
زمان الرسالة من وجود ولی یبعث الله علی الشهود الکشفی ویکون عنده علم الکتاب
الالهی ومأخذ علوم العلماء والمجتهدین وله الریاسة المطلقة والامامة فی امر الدین و
الدنیا سواء الرعیة اطاعوه او عصوه والناس اجابوه او انکروه وکما کان الرسول
رسولا وان لم یومن برسالته احد کما کان حال نوح مثلا فکذلک الامام امام وان
لم یطعه احد من الرعیة ولیس اذا لم یستعلج ولم یستشف المریض من الطبیب لم یکن
طبیبا فهکذا حکم الذین هم اطباء النفوس ومعالجوا الامراض النفسانیة والادواء
القلبیة وهم الانبیاء والاولیاء علیهم الصلوة والثناء نزد اہل سنت نصب امامت
خدا پر نہیں واجب ہے بلکہ خلق پر واجب ہے کہ باتفاق اکابر قوم کے کسیکو امام اپنا مقرر کرلیویں
پس اس بناء پر انبیاء کا مبعوث کرنا اور وحی بھیجنا اور الہام والقاء سب عبث وفعل لغو ہوگا اور
طریق وراہ خدا از ابتداے زمانہ آدم تا آل ابراہیم وآل محمد کہ رسول ونبی وامام وہی ہوتی آئے
اور انبیاء حجت وبرہان خدا ہیں بسبب صدور وظہور معجزے کے اور عقلاً تا زمانہ قیام قیامت نبوت کو
جاری رہنا چاہئے اور نبوت ختم ہوگئی ذات مصطفوی قرشی عربی پر اسوجہ سے کہ امامت
وولایت باطن نبوت تا قیامت جاری ہے اور امامت در دین ودنیا عام ازینکہ رعیت اوسکی اطاعت
کرے یا نکرے اور اہل زمانہ قبول کریں یا انکار کریں جیسے کہ حالات نوح ؑ کے ہیں پس علی ہذا
حالت امام کی ہے اگر کسی طبیب سے کوئی مریض علاج نہ رجوع کرے اور مریض تندرست وصحیح
نہوویں تو کیا وہ طبیب حیثیت طبابت سے خارج ہوجاویگا اور اسی طرح امام اطباء نفوس و
معالج ارض حیوانی وادویہ قلبیہ کے ہیں فصوص الحکم محی الدین ابن العربی فی الفص
الاول فالعالم شهادة والخلیفة غیب ولهذا احتجب السلطان ووصف الحق
نفسه بالحجب الظلمانیة وهی الاجسام العنصریة الکثیفیة والنورانیة وهی الارواح
والعقول والنفوس وعالم الامر والابداع فالعالم بین لطیف وکثیف وهو عین الحجاب
علی نفسه فلا یدرک الحق ادراکه نفسه فلا یزال فی حجاب لا یرفع مع علمه بانه

متمیز عن موجده بافتقاره ولکن لاحظ له فی وجوب الوجود الذاتی الذی لوجود الحق فلا یدرکه
ابداً فلا یزال الحق من هذه الحقیقة غیر معلوم علم ذوق وشهود لانه لاقدم للحادث فی ذلک
فما جمع الله لآدم بین یدیه الا تشریفا ولهذا قال لابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی
وما هو الا عین جمعه بین الصورتین صورة العالم وصورة الحق وهما یدا الحق وابلیس جزء من
العالم لم یحصل له هذه الجمعیة ولهذا کان آدم خلیفة عالم ظاہر وعیاں بوجود ہستی آراستہ ہے
اور خلیفہ غائب ہے لہذا سلطان پوشیدہ ومخفی ہے اور خدا نے اپنی صفت میں فرمایا ہے ساتھہ
حجاب تاریکی کی اور عالم کے چار قسم ہیں عالم ذوق وعالم شہود وقدیم بالزمان وحادث بالذات اور یہہ
خلعت شرافت عطا ہوا انسانکو کہ مستجمع صفات ہے لہذا ابلیس کو فرمایا کہ کیا منع ہے تجھکو یہہ کہ سجدہ
کرے تو اوس شخص کو جسکو پیدا کیا مینے اپنے دست قدرت سے یعنی آدم جامع صورتین ہیں ایضاً فیہ
صفحہ ۱۴ فان الرسالة والنبوة اعنی نبوة التشریع ورسالة تنقطعان والولایة لا تنقطع
ابداً فالمرسلون من کونهم اولیاء لا یرون ما ذکرناه الا من مشکوٰة خاتم الاولیاء حضرت علی
فکیف من دونهم من الاولیاء وان کان خاتم الاولیاء تابعاً فی الحکم لما جاء به
خاتم الرسل من التشریع فذلک لا یقدح فی مقامه ولا یناقض ما ذهبنا الیه نبوت
ورسالت شریعت منقطع ہوتی ہے اور ولایت نہیں منقطع ہوتی ہے ہمیشہ اسوجہ سے کہ اولیاء رسول اللہ صلعم
خوشہ چین خرمن خاتم الانبیاء کے ہیں اور اگر یہہ امر ہو تا رسالت ختم ہوئی ایضاً فیہ صفحہ ۱۵
فکل نبی من لدن آدم الی آخر نبی ما منهم احد یاخذ الا من مشکوٰة خاتم النبیین صلعم
وان تاخر وجود طینته فانه بحقیقته موجود وهو قوله کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین
وغیره من الانبیاء ما کان نبیاً الا حین بعث وکذلک خاتم الاولیاء علیہ کان ولیاً الا
بعد تحصیله شرایط الولایة من الاخلاق الالهیة فی الاتصاف بها من کون الله
تسمی بالولی الحمید فخاتم الرسل من حیث ولایته نسبته مع الخاتم للولایة نسبة
الانبیاء والرسل معه فانه الولی الرسول النبی وخاتم الاولیاء الولی الوارث ہر ایک
نبی ابتدای حضرت آدم سے فیضیاب شمع رسالت خاتم النبیین کے تھے اور گرچہ تاخیر ہوئی وجود میں
آپکے مگر حقیقۃً وجود آپکا موجود تھا چنانچہ خود آپ فرماتے ہیں کہ میں تھا نبی اوسوقت کہ آدم میں

آب وگل سے تہے اور ایسا ہی خاتم الاولیا بہی ارشاد کرتے ہین اور ولایت اخلاق الہیہ سے ہے اسلیے
کہ قرآن مین آیا ہے ولی الحمید اور یہہ نسبت ختم ہوئی نبوت و رسالت کے ساتہہ اور خاتم الولایت
ولی و وارث ہین سلسلہ رسالت کے الیضا فیہ صفحہ ۱۶ وتارۃ یعطی اللہ علی یدیہ الواسع
فنعم او علی یدیہ الحکیم فینظر فی الاصلح فی الوقت او علی یدی الواهب فیعطی
لینعم لا لیکون مع تکلیف المعطی لہ بعوض علی ذلک من شکر او عمل او علی یدی الجبار
فینظر فی البواطن ما یستحقہ او علی یدی الغفار فینظر فی المحل وما ہو علیہ فان کان
علی ما یستحق العقوبۃ فیسترہ عنہا او علی حال لا یستحق العقوبۃ فیسترہ عن حال یستحق
العقوبۃ فیسمی معصوما ومعتنی بہ ومحفوظا وغیر ذلک مما یشاء کل ہذا النوع والمعطی ہو
اللہ من حیث ما ہو خازن لما عندہ من خزائنہ فما یخرجہ الا بقدر معلوم علی یدی اسم
خاص بذلک الامر فاعطی کل شیٔ خلقہ علی یدی اسم العدل واخوانہ کبہی خدا عطا فرماتا ہی
دست وسعت سے اور کبہی دست حکمت سے پس نظر اوسکی معطوف ہوئی طرف اصلح عباد کے نظر
تکالیف ونظر جباریت ونظر غفاریت ونظر عقوبت سے اور اوس شخص کو معصوم بلباس عصمت کرتا ہے
استحقاقاً اور یہہ نعمت بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے بقدر معین اپنے خزانہ عنایت ولطف سے تفسیر
شیخ الاکبر سورہ اعراف فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي اقسام وابلیس محجوب عن الذات الاحدیۃ دون
الصفات والافعال فشہودہ للافعال تعظیمہ لہا اقسام بہا کما اقسام بعزتہ فی قولہ
فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ لَأَقْعُدَنَّ صِرَاطَكَ ای اعرض لہم فی طریق التوحید الذاتی
وامنعہم عن سلوکہا بان اشغلہم بما سواک ولاتینہم من الجہات الاربع التی یاتی
منہا العدو فی الشاہد لان اتیانہ من اسفل ای من جہۃ الاحکام الحسیۃ والتدابیر
الجزئیۃ من باب المصالح الدنیویۃ غیر موجب للضلالۃ بل قد ینتفع بہ فی العلوم الطبیعیۃ
والریاضیۃ وبہ یستعین العقل فیہا کما مر فی تاویل قولہ لاکلوا من فوقہم ومن تحت
ارجلہم واتیانہ من فوق غیر ممکن لہ اذ الجہۃ العلویۃ ہی التی تلی الروح ویرد منہا
الالہامات الحقۃ والقائت الملکیۃ وتفیض المعارف والحقایق الروحیۃ فبقیت
الجہات الاربع مواقع وساوسۃ اما من بین یدیہ فبان یؤمنہ من مکر اللہ و

يعزته بان الله غفور رحيم فلا يخاف فيثبطه عن الطاعات واما من خلفه فبان يخوفه
من الفقر وضيعة الاولاد من خلفه فيحرضه على الجمع والادخار لهم ولنفسه فى
المستقبل عند تاميله طول العمر واما من جهة اليمين فبان يزين عليه فضائله ويعجبه
بنفسه وعلمه وطاعته ويحجبه عن الله برؤيته تفضيله واما عن شمائله فبان يحمله على
المعاصى والمقابح ويدعوه الى الشهوات واللذات سوره ص تفسير محى الدين ابن العربى
صفحه ۱۸۱ وانما اقسم على الاغواء بعزته تعالى لانه مسبب عن تعززه باستار الجلال
وسرادقات الكبرياء ومنعه عن ادراك ابليس لفنائه بسبحات الانوار واقسم الله تعالى
فى مقابلة بالحق الثابت الواجب الذى لا يتغير على املائه جهنم منه وممن اتباعه
لوجود ذلك التعزز وملازمة هولاء جهنم دائما ابدا على حاله لا يتغير ولا يتبدل
لان تجرد المجرد بالذات وتعلق المتعلق بالطبع امر يقتضيه الذوات والاعيان والحقائق
فى الازل غير عارض فلا يزال كذلك ابدا گوهر مراد عبد الرزاق لاهيجى فصل ۲ از باب ۲
بدانكه فائده وغرض نبوت متعلق ست بدو چيز يكى حفظ نظام نوع انسان من حيث هو انسان يعنى
نظاميكه مشتمل بر خواص انسان وآثار انسانيت باشد چه بدون تحقق نبوت ووجود عدل وسياست
اگرچه نوع انسان را بقاى ممكن ست امانه بنحويكه انسان را مرتبتى بر ساير حيوانات ثابت تواند شد
بلكه بطريق بهايم ووحوش وسباع از انواع حيوان چنانكه شيخ در شفا گفته كه جماعتى كه قائل بعقد
مدينه بر شرائط مدنيت نباشند اگرچه مشترك باشند بنوعى از اجتماع وتعاون مدن وسياسات ناموسيه
وسنن نبويه فانه يخيل على جنس بعيد الشبه من الناس عادما لكمالات الناس يعنى
بتحقيق كه تخييل كرده مى شوند بر مثال نوعى از انواع حيوان كه بغايت بعيد المشابهت باشند بانواع
انسان وفاقد باشند هر اينه مر كمالات انسانى را ودر شرح مقاصد گفته اشتراط الشريعة امورا
منها ان يكون ماشيا وليس لهم فى ذلك شبهة فضلا عن حجة شرح اشارات محقق
طوسى رح صفحه ۲۴۹ اشارة لما لم يكن الانسان بحيث يستقل وحده بامر نفسه
الا بمشاركة آخر من بنى جنسه وبمعاوضة ومعارضة تجريان بينهما يفرغ كل واحد
منهما لصاحبه عن مهم لو تولاه بنفسه لازدحم على الواحد كثير وكان مما يعسر ان

امكن وجب ان يكون بين الناس معاملة وعدل يحفظه شرع يفرضه شارع متميز
باستحقاق الطاعة لاختصاصه بايات تدل على انها من عند ربه ووجب ان يكون
للمحسن والمسئ جزاء من عند القدير الخبير فوجب معرفة المجازى والشارع ومع المعرفة
بسبب حافظ للمعرفة ففرضت عليهم العبادة المذكرة للمعبود وكررت عليهم ليستحفظ
التذكير بالتكرير حتى استمرت الدعوة الى العدل المقيم لحيوة النوع ثم زيد لمستعمليها
بعد النفع العظيم فى الدنيا الاجر الجزيل فى الاخرى ثم زيد للعارفين من مستعمليها
المنفعة التى خصوا بها فيما هم مولون وجوههم شطره فانظر الى الحكمة ثم الى
الرحمة والنعمة تلحظ جنابا تبهرك عجائبه ثم اقم واستقم ش لما ذكر فى الفصل
المتقدم ان الزهد والعبادة انما يصدران من غير العارف لاكتساب الاجر والثواب
فى الاخرة اراد ان يشير الى اثبات الاجر والثواب المذكورين فاثبت النبوة والشريعة
وما يتعلق بهما على طريقة الحكماء لانه متفرع عليهما واثبات ذلك مبنى على قواعد
وتقريرها ان نقول الانسان لا يستقل وحده بامور معاشه لانه يحتاج الى غذاء ولباس
ومسكن وسلاح لنفسه ولمن يعوله من اولاده الصغار وغيرهم وكلها صناعية لا يمكن
ان يرتبها صانع واحد الا فى مدة لا يمكن ان يعيش تلك المدة فاقدا اياها او يتعسر ان
امكن لكنها يتيسر لجماعة يتعاونون ويتشاركون فى تحصيلها يفرغ كل واحد منهم
لصاحبه عن بعض ذلك فتتم بمعارضة وهى ان يعمل كل واحد مثل ما يعمله الاخر
ومعاوضة وهى ان يعطى كل واحد صاحبه من عمله بازاء ما ياخذه منه من عمله
فاذن انسان بالطبع يحتاج فى تعيشه الى اجتماع مؤد الى صلاح حاله وهو المراد
من قولهم الانسان مدنى بالطبع والتمدن فى اصطلاحهم هو هذا الاجتماع فهذه
قاعدة ثم نقول واجتماع الناس على التعاون لا ينتظم الا اذا كان بينهم معاملة وعدل
لان كل واحد يشتهى ما يحتاج اليه ويغضب على من يزاحمه فى ذلك وتدعوه شهوته
وغضبه الى الجور على غيره فيقع من ذلك الهرج ويختل امر الاجتماع اما اذا كان معاملة
وعدل متفق عليهما لم يكن كذلك فاذن لا بد منهما والمعاملة والعدل لا يتناولان

الجزئيات الغير المحصورة الا اذا كانت لها قوانين كلية وهى الشرع فاذن لا بد من الشريعة فى اللغة
مورد الشاربة وانما سمى المعنى المذكور بها لاستواء الجماعة فى الانتفاع منه وهذه قاعدة
ثانية ثم نقول والشرع لا بد له من واضع يقنن تلك القوانين ويقررها على الوجه
الذى ينبغى وهو الشارع ثم ان الناس لو تنازعوا فى وضع الشرع لوقع الهرج المحذور منه فاذن
يجب ان يمتاز الشارع منهم باستحقاق الطاعة ليطيعه الباقون فى قبول الشريعة واستحقاق
الطاعة انما يتقرر بايات تدل على كون تلك الشريعة من عند ربه وتلك الايات
هى معجزاته وهى اما قولية واما فعلية والخواص للقولية اطوع والعوام للفعلية اطوع
ولا يتم الفعلية مجردة عن القولية لان النبوة والاعجاز لا يحصلان من غير دعوة الى
خير فاذن لا بد من شارع هو نبى ذو معجزة وهذه قاعدة ثالثة ثم ان العوام وضعفاء
العقول يستحقرون اختلال عدل النافع فى امور معاشهم بحسب النوع عند استيلاء
الشوق عليهم الى ما يحتاجون اليه بحسب الشخص فيقدمون على مخالفة الشرع واذا كان
للمطيع والعاصى ثواب وعقاب اخرويان يحملهم الرجاء والخوف على الطاعة وترك المعصية
فالشريعة لا ينتظم بدون ذلك انتظامها به فاذن وجب ان يكون للمحسن وللمسئ
جزاء من عند الاله القدير على مجازاتهم الخبير بما يبدونه او يخفونه من افكارهم واقوالهم
وافعالهم ووجب ان يكون معرفة المجازى والشارع واجبة على المتمثلين للشريعة
والمعرفة العامية قلما يكون يقينية فلا يكون ثابتة فوجب ان يكون معها سبب حافظ
لها وهو التذكار المقرون بالتكرار والمشتمل عليهما انما يكون عبادة مذكرة للمعبود
مكررة فى اوقات متتالية كالصلوات وما يجرى مجراها فاذن يجب ان يكون النبى
داعيا الى التصديق بوجود خالق مدبر خبير والى الايمان بشارع مبعوث من قبله
صادق والى الاعتراف بوعد ووعيد اخرويين والى القيام بعبادات يذكر فيها
الخالق بنعوت جلاله والى الانقياد القوانين شرعية يحتاج اليها الناس فى
معاملاتهم حتى يستمر بذلك الدعوة الى العدل المقيم لحيوة النوع وهذه قاعدة رابعة
ثم ان جميع ذلك مقدر فى العناية الاولى لاحتياج الخلق اليه فهو موجود فى

جميع الاوقات والازمنة وهو المطلوب وهو نفع لا يتصور نفع اعم منه وقد اضيف
الممتثلي الشرع الى هذا النفع العظيم الدنياوى لاجر الجزيل الاخروى حسب ما وعد وه
واضيف للعارفين منهم الى النفع العاجل الكمال الحقيقى المذكور فانظر الى الحكمة
وهى تبقية النظام على هذا الوجه ثم الى الرحمة وهو ايفاء الاجر الجزيل بعد النفع
العظيم والى النعمة وهى الابتهاج الحقيقى المضاف اليهما تلحظ جناب مفيض هذه الخيرات
جنابا بترك عجائبه اى تغلبك وتدهشك ثم اقم اى اقم الشرع واستقم اى فى التوجه
الى ذلك الجناب القدس واعترض الفاضل الشارح فقال ان عنيتم بالوجوب فى
قولكم لما احتاج الى الناس الى شارع وجب وجوده الوجوب الذاتى وهو محال وان عنيتم
به انه وجب على الله تعالى كما يقوله المعتزلة فهو ليس بمذهبكم وان عنيتم به ان
ذلك سبب للنظام الذى هو خير وهو الله تعالى مبدء الكل خير فاذن وجب وجود ذلك
عنه فهو ايضا باطل لان الاصلح ليس بواجب ان يوجد والا لكان الناس كلهم مجبولين
على الخير فان ذلك اصلح وايضا قولكم المعجزات دالة على ان الشارع من قبل الله غير
لائق بكم لان سبب المعجزات عندكم امر نفسانى يحصل للانبياء ولاضدادهم من السحرة
كما يجئ فى النمط العاشر ويمتاز النبى عن ضده بدعوة الى الخير دون الشر والتمييز
بين الخير والشر عقلى فاذن لا دلالة للمعجزات على كون اصحابها انبياء وايضا القول
بان المعجز دال على صدق صاحبه مبنى على القول بالفاعل المختار العالم بالجزئيات
الزمانية وانتم لا تقولون به وايضا القول بالعقاب على المعاصى لا يستقيم على اصولكم
فان عقاب العاصى عندكم هو ميل نفسه المشتاقة الى الدنيا مع فواتها عنها ويلزمكم
ان نسيان العاصى لمعصية يقتضى سقوط عقابه والجواب على اصولهم اما عن الاول
فبان نقول استناد الافعال الطبيعية الى غاياتها الواجبة مع القول بالعناية الالهية
على الوجه المذكور كاف فى اثبات انية تلك الافعال ولذلك يعللون الافعال بغاياتها
كتعريض بعض الاسنان مثلا لصلاحية المضغ التى هى غاياتها فهو لا كون تلك الغاية
مقتضية لوجود الفعل لما صح التعليل بها واما قوله الاصلح ليس بواجب فنقول عليه

الاصلح بالقیاس الی الکل غیر الاصلح بالقیاس الی البعض والاول واجب دون الثانی
ولیس کون الناس مجبولین علی الخیر من ذلک القبیل کما مر واما عن الثانی فان
نقول ان الامور الغریبة التی منها المعجزات قولیة وفعلیة کما مر والمعجزات الخاصة
بالانبیاء لیست بالفعلیة المحضة فاذن اقتران الفعلیة بالقولیة خاص بهم وهو دال
علی صدقهم واما عن الثالث فبان نقول مضافا الی ما مر من القول فی العلم والقدرة
ان مشاهدة المعجزات التی هی اثار لنفوس الانبیاء داله علی کمال تلک النفوس مقتضیة
لتصدیق اقوالهم واما عن الرابع فبان نقول ارتکاب المعاصی یقتضی وجود ملکة راسخة
فی النفس هی مقتضیة لتعذیبها ونسیان الفعل لا یکون مزیلاً لتلک الملکة فلا یکون
مقتضیا لسقوط العقاب ثم اعلم ان جمیع ما ذکره الشیخ من امور الشریعة والنبوة لیست
مما لا یمکن ان یعیش الانسان الا به انما هی امور لا یکمل النظام المودی الی صلاح
حال العموم فی المعاش والمعاد الا بها والانسان یکفیه فی ان یعیش نوع من السیاسة یحفظ
اجتماعهم الضروری وان کان ذلک النوع متوطاً بتغلب او ما یجری مجراه والدلیل علی
ذلک تعیش سکان اطراف العمارة بالسیاسات الضروریة شیخ بوعلی ابن سینا فلسفی نے بطور
حکماء کے نبوت وامامت مین دلائل یہہ قایم کئے ہین وہ یہہ ہین کہ بنی نوع انسان کی خواص خلقی سے
یہہ ہے کہ اکل وشرب وبول وبراز ولباس وجای سکونت وتزویج وتوالد وتناسل ورنج و
فساد وغیبت وشکایت طالب نفع ودفع ضرر ومحب دوست ومتنفر ومنحرف از اعدا و سرقہ وقتل
وزنا وشراب خواری وسرکشی لازم ہے اور خدا مدبر ہے تب بعد خلقت انسان کے واسطے ہر امراض کی
دوا پیدا کیا ہے ویساہی خداکو ضرور ہے کہ ایک قانون حفاظت انسان کے واسطے بناوے اوسکا
نام شرع ہے اور ایک شخص اوس قانون کا تعلیم دہندہ ہو اوسکا نام نبی ہے اور جب کوئی اوسکی
نبوت کو نہ قبول کرے وہ نبی بدلیل معجزہ خدائی خدا ونبوت کو ثابت کرے اور معجزہ اوسکا نام
ہے کہ خوارق عادات اوس سے ظاہر ہو یعنی وفعل جس سے تمام انسان اوسکے کرنے سے عادةً
عاجز آوین مثل معجزہ تکلم شجر واحیاء اموات وغیرہ اور اگر نبی وشریعت نہ مقرر ہو مزد رفسق وفجور
ہوگا جیسا کہ فرمایا خدانے لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَهُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ

رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور اگر خدا اپنا نائب و خلیفہ مقرر
کرے انسان اپنے عقل سے ایک قانون مقرر کر لیوین تب ہر شخص کے عقول درا رمین منافات و تناقض
لازم آویگا یہہ امر زیادہ موجب شر کا ہوگا کہ ہر متنفس مدعی علم الٰہی کا ہو جاوے گا اور ایک کا قول منافی دیگری ہے
جیسا کہ بادشاہ ظاہری مقرر کیا اگر کوئی بادشاہ نہوتا لامحالہ امنیت خلایق متصور نہوتا اگر طبیب نہوتا ازالہ
مرض سے تمامی خلقت ہلاک ہو جاتے اور نبوت و امامت بہت قریب ہے منصب علوم الٰہی مین فرق اسقدر
ہے کہ نبی صاحب وحی ہے اور امام نائب نبی ہے و تابع شریعت اور نفاذ شریعت نبی بقوت قدسیہ اسلامیہ
ابطال الباطل فضل ابن روزبہان صفحہ ۱۱۲ اعلم ان بحث الامامة عند الاشاعرة
لیست من اصول الدیانات والعقائد بل هی عند الاشاعرة من الفروع المتعلقة بافعال
المکلفین والامامة عند الاشاعرة هی خلافة الرسول فی اقامة الدین وحفظ حوزة الملة
بحیث یجب اتباعه علی کافة الامة وشروط الامام الذی هو اهل للامامة ومستحقها ان
یکون مجتهدا فی الاصول والفروع لیقوم بامر الدین ذا رای وبصارة وتدبیر الحرب وترتیب
الجیوش شجاعا قوی القلب لیقوی علی الذب فضل بن روزبہان اپنے کتاب ابطال الباطل مین لکہتے
ہین کہ مسئلہ امامت نزد اشاعرہ کے اصول وعقائد سے نہین ہے بلکہ مسئلہ فروع تکلیفیہ سے ہے اور امامت
خلافت رسولؐ کی اقامت دین و حفظ ملت مراد ہے باین طور کہ اطاعت واجب ہو تمامی افراد امت پر اور
شروط امام کے یہہ ہین کہ مجتہد ہو اصول و فروع مین درباب اقامت دین و صاحب بصیرت تدابیر حرب و
ترتیب لشکر آرائی جہاد مین اور قوی قلب و دلیر و شجاع ہو دفع اعدا و مخالفین مین **الجواب صواعق**
محرقہ ابن حجر مکی باب تکفیر شیعہ رابعها المنقول عن العلماء مذهب ابی حنیفة رض ان من
انکر خلافة الصدیق او عمر رض فهو کافر علی خلاف حکاه بعضهم وقال الصحیح انه کافر
والمسئلة مذکورة فی کتبهم فی الغایة للسروجی وفی الفتاوی الظهریة وفی الاصل لمحمد بن
الحسن وفی الفتاوی البدیعیة فانه قسم الرافضة الی کفار وغیرهم وذکر الخلاف فی
بعض طوائفهم وفیمن انکر امامة ابی بکر رض وزعم ان الصحیح انه یکفر وفی الخلاصة من
کتبهم وان من انکر خلافة الصدیق رض فهو کافر وفی الفتاوی البدیعة من انکر امامة
ابی بکر رض فهو کافر وقال بعضهم هو مبتدع والصحیح انه کافر وکذا من انکر خلافة عمر رض

حـ مولوی [illegible] تفضیل [illegible] صحیح الامامت [illegible] تشیید [illegible] ابن روزبہان والبطال الباطل [illegible]

فی اصح الاقوال ولم یتعرض اکثرهم للکلام علی ذلک وقال مالک رحمه الله من شتم احدا
من اصحاب النبیؐ ابا بکرؓ او عمرؓ وعثمان رضؓ او معویة او عمرو بن العاص فان قال کانوا علی
ضلال او کفر قتل وقال عبد الله بن ادریس احد ائمة الکوفة لیس للرافضی شفعة لانه لا
شفعة الا لمسلم واجمع القائلون بعدم تکفیر من سب الصحابة علی انه فساق وقال مالک
من سب عائشة رضؓ ففیه قولان احدهما یقتل والاخر کسایر الصحابة یجلد حد المفتری و
اما اصحابنا الشافعیون فقد قال القاضی حسین فی تعلیقه من سب النبیؐ یکفر بذلک و
من سب صحابیا فسق واما من سب الشیخین والختنین ففیه وجهان احدهما یکفر لان
الامة اجتمعت علی امامتهم والثانی یفسق ولا یکفر ابن حجر مکی نے کتاب صواعق محرقہ مین لکھا
ہے کہ امام ابو حنیفہ اور سروجی اور محمد بن الحسن مالکی وامام مالک اور عبد اللہ بن ادریس اور قاضی حسین
اور امام احمد وامام شافعی کہتے ہین کہ منکر خلافت خلفاء ثلاثہ رضؓ کا کافر ہے اگر یہہ مسئلہ عقاید سے
نہ ہاتب کیا سبب ہے کہ منکر خلافت پر حکم کفر کیا گیا اور اس فتاوے سے معلوم ہوا کہ خلافت حضرت
علیؑ کی اگر حق ہوتی تب ضرور اوسکا بہی ذکر ہوتا **سوال اہل سنت** منکر نماز وروزہ وزکوۃ وحج کا کافر
ہے اور یہہ مسائل تکلیفیہ اجتہادیہ ہین کب اصول دین مین داخل ہین پہر کیون اسکے منکر پر حکم کفر
کا ہے لہذا ضرور نہین ہے کہ انکار خلافت خلفاء ثلاثہ رضؓ سے لازم آوے کہ داخل اصول دین ہوگیا
جواب از جانب شیعہ کہ مجموعہ احکام قرآنی واحادیث نبوی کا یقین کرنا اجزاء ایمان واسلام سے
ہے اور ایک حکم کا منکر کافر قطعی ہے اور آخر سورہ بقر اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف
اور سورہ آل عمران **پ ۳ ع** قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ط لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ه وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ه مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ فَانْتَهُوْا اور شرح عقاید نسفی مین
مذکور ہے کہ جمیع احکام شریعت نبوی کی یقین کرنے سے اثبات اسلام ہوتا ہے اور ایک جزو کی
انکار سے خروج اسلام ہوتا ہے پس علم عقاید اصول وتوابع اوسکے منقسم ہین سب داخل عقاید

۱۴۶ ومنها ان الولی لا یبلغ درجة النبی لان الانبیاء معصومون مامونون عن خوف
الخاتمة مکرمون بالوحی حتی فی المنام وبمشاهدة الملائکة الکرام مامورون بتبلیغ الاحکام و
ارشاد الانام بعد الاتصاف بکمالات الاولیاء العظام فما نقل عن بعض الکرامیة من
جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالة والحاد وجهالة نعم قد یقع تردد فی ان مرتبة
النبوة افضل ام مرتبة الولایة بعد القطع بان النبی متصف بالمرتبتین وانه افضل من الولی
الذی لیس بنبی فمنهم من قال بالاول بناء علی ان النبوة تکمیل للغیر وهو بعد الکمال
وفوقه فی الجمال ویؤید حدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ومنهم من
قال بالثانی زعما بان الولایة عبارة عن العرفان بالله وصفاته وقرب منه وکرامة
عنده والنبوة عبارة عن سفارة بینه وبین عبده وتبلیغ احکامه الیه والقیام بخدمته
متعلقة بمصلحة العبد وقاسوا الغائب علی الشاهد والخلق علی المخلوق بانهم شبهوا
الولی بمجالس الملک والنبی بالوزیر فی قیام امر الملک ولم یعرفوا بان مقام جمع الجمع
حاصل للانبیاء والکل اتباعهم من الاصفیاء وهو ان لا یحجبهم الکثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الکثرة وهو فوق مرتبة التوحید الصرف الذی مقام عموم الاولیاء فقول
بعض الصوفیة ان الولایة افضل من النبوة معناه ان ولایة النبی افضل من نبوته اذا
عرفت ان النبوة والرسالة کمل فی علو درجته وهذا لا ینافی اجماع العلماء علی ان
الانبیاء افضل من الاولیاء واما قول بعض الصوفیة ان بدایة الولایة نهایة النبوة
فمعناه ان الولایة ما یتحقق الا بعد قیام صاحبها بجمیع ما تقرر من عند صاحب النبوة
فان الولی من واظب علی الطاعات ولم یرتکب شیئا من المحرمات فما دام علیه امتثالا
امرا واجتناب زجر فلا یطلق علیه اسم الولی العرفی وان کان یقال لکل مومن انه الولی
اللغوی فصوص الحکم شیخ الاکبر فی الفص الثامن صفحه ۱۷ واعلم ان الولایة هی الفلک المحیط
العام ولهذا لم تنقطع ولها الانباء العام واما نبوة التشریع والرسالة فمنقطعة وفی محمد قد
انقطعت فلا نبی بعده مشرعا ولا رسول وهو المشرع وهذا الحدیث فضم ظهور اولیاء الله تعالی

العطوع ذوق العبودية الكاملة التامة فلا ينطلق عليه اسمها الخاص بها فان العبد
يريد ان لا يشارك سيده وهو الله في اسم والله لا يتسم بنبي ولا رسول وسمى بالولي و
اتصف بهذا الاسم فقال الله وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا وقال هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ وهذا الاسم باقٍ
جارٍ على عباد الله دنيا وآخرة فلم يبق اسم يختص به العبد دون الحق بانقطاع النبوة و
الرسالة الا ان الله لطيف بعباده فابقى لهم التشريع في الاجتهاد في ثبوت الاحكام وابقى
لهم الوراثة في التشريع فقال العُلَمَاءُ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ فانه ميراث في ذلك الا به فيما
اجتهدوا فيه من الاحكام فشرعوا فاذا رايت النبي ع يتكلم بكلام خارج عن التشريع فمن حيث
هو ولي وعارف ولهذا مقامه من حيث هو عالم وولي اتم واكمل من حيث هو رسول او ذو
تشريع وشرع واذا سمعت احدا من اهل الله يقول او ينقل اليك عنه الولاية اعلى
من النبوة فليس يريد ذلك القائل الا ما ذكرناه او يقول ان الولي فوق النبي والرسول
من حيث انه ولي اتم منه من حيث هو نبي ورسول لا ان الولي التابع له اعلى منه فان
التابع لا يدرك المتبوع ابدا فيما هو تابع له فيه اذ لو ادركه لم يكن تابعا فافهم فرجع الرسول
والنبي ع المشرع الى الولاية والعلم الا ترى ان الله قد امره بطلب الزيادة من العلم لا من
غيره فقال له امرا وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وذلك انك تعلم ان الشرع تكليف باعمال مخصوصة او
نهي عن اعمال مخصوصة ومحلها هذا الدار فهي منقطعة والولاية ليست كذلك اذ لو انقطعت
لانقطعت من حيث هي واذا انقطعت من حيث هي لم يبق لها اسم والولي اسم باقٍ لله تعالى
فهو بعيدة تخلقا وتحققا وتعلقا ۔ سوره كهف تفسير شيخ الاكبر ۲ جلد صفحہ ۶۰ ۴ بہ قصہ
ملاقات موسیٰ وخضر وَآتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا اي كمالا معنويا بالتجرد عن المواد والتقدس
عن الجهات والنورية المحضة التي هي آثار القرب والعندية وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا من
المعارف القدسية والحقائق الكلية الذاتية بلا واسطة تعليم بشري هَلْ أَتَّبِعُكَ
هو ظهور ادراك السلوك والترقي الى الكمال إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا لكونك غير
مطلع على الامور الغيبية والحقائق المعنوية لعدم تجردك واحتجابك بالبدن وغواشيه
فلا تطيق مرافقتي وهذا معنى قوله وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي

إن شاء الله صابرًا القوة استعدادی وثباتی علی الطلب وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا تفسیر نیشاپوری
٢ جلد صفحه ٣٩٤ والصوفية سموا العلم الحاصلة بطريق المكاشفات العلوم الدينية والتحقيق
فيه اذا ضعفت القوى الحسية والخيالية بواسطة الرياضة قويت القوة العقلية واشرقت
الانوار الالهية على جوهر العقل - ومنها انه استاذن فی اثبات هذه التبعية ومنها انه
قال عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ وفيه اقرار على استاده بالعلم - قال المحققون في قول الخضر
تغليظ وتجهيل وفي قول موسى تحمل وتواضع فدل ذلك على ان المعلم ان راى التغليظ على
المتعلم فيما يفيده نفعا وارشادا الى الخير فالواجب عليه ذكره وعلى المتعلم ان يتلقاه بالبشر
والطلاقة تفسیر بغوی صفحه ٥٥٦ وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا اى علم الباطن الهاما ولم يكن
الخضر نبيا عند اكثر اهل العلم تفسیر کبیر رازی ٥ جلد صفحه ٧٣٠ قال لَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
وكل ذلك يدل على ان ذلك العالم كان فوق موسى - ويجوز ان يكون غير النبي فوق النبي
في علوم لا تتوقف نبوته عليها ايضا صفحه ٧٣٩ النوع الثاني ان يسعى الانسان بواسطة
الرياضات والمجاهدات في ان تصير القوى الحسية والخيالية ضعيفة فاذا ضعفت قويت
القوة العقلية واشرقت الانوار الالهية في جوهر العقل وحصلت المعارف وكملت العلوم
من غير واسطة سعى وطلب في التفكر والتامل وهذا هو المسمى بالعلوم اللدنية تفسير
مجمع البيان طبرسی ٢ جلد صفحه ٤٨٠ وكان ابن الاخشيد يجوز ان لا يكون نبيا ويكون عبدا
صالحا اودعه الله من علم باطن الامور ما لم يودعه غيره وهذا ليس بالوجه ومتى قيل
كيف يكون نبي اعلم من موسى في وقته قلنا يجوز ان يكون الخضر خص بعلم ما لا يتعلق
بالاداء فاستعلم موسى من جهة ذلك العلم فقط وان كان موسى منه في العلوم التي
يوديها من قبل الله وَآتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا يعني النبوة وقيل طول الحيوة وَعَلَّمْنَاهُ مِن
لَّدُنَّا عِلْمًا اى علما من علم الغيب عن ابن عباس وقال الصادق ع كان عنده علم لم
يكتب لموسى في الالواح وكان موسى يظن ان جميع الاشياء التي يحتاج اليها في تابوته
وان جميع العلم قد كتب له في الالواح تفسیر کبیر ١ جلد صفحه ٣٨١ سوره بقره إِنِّي جَاعِلٌ فِي
الْأَرْضِ خَلِيفَةً ان المراد بالخليفة ففيه قولان احدهما انه آدم عليه السلام الثاني

انه ولد آدم الثانی انما سماه الله خلیفة لانه یخلف الله فی الحکم بین المکلفین من
خلقه وهو المروی عن ابن مسعود وابن عباس والسدی وهذا الرای متاکد بقوله اِنَّا
جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ واما الذین قالوا المراد ولد آدم
فقالوا انما سماهم خلیفة لانهم یخلف بعضهم بعضاً وهو قول الحسن ویوکده قوله وهو
الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ الْاَرْضِ کنوز الحقایق امام مناوی باب العین مع اللام صفحه ۶۸
علی مولی من کنت مولاه (المحاملی) علی امام البررة وقاتل الفجرة (ك) حروف الیاء
مع الالف یا علی انت ولی کل مومن بعدی (خط) یا علی انت عبقریهم (ط) اصل الاصول
فی بیان السلوک والوصول تالیف حضرت شاه علی اکبر قدس سره صفحه ۶ وصاحب کشف
المحجوب میگوید ولایت بمعنی ربوبیت بود از الست که خداوند عالم گفت هُنَالِکَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ وحضرت شاه مینا
قدس سره میفرمودند که علامت ولی آنست که بدیدن ولی خدا یاد آید صحیح مسلم + اذکرکم الله فی اهلبیتی
٭ النظر الی وجه علی عبادة ٭ ما قلعت باب خیبر لکن قلعته بقوة ربانیة ٭ دلم کز باده جام
شد مست ٭ تنم از صحبت دلدار شد مست ٭ نه من تنها درین میخانه هستم ٭ ازین می همچو من بسیار شد مست ٭
بمیخانه گذر کردم چو دیدم ٭ خطیب و قاضی خمار شد مست ٭ ازین می جرعهٔ پاکان چشیدم ٭ جنید و شبلی و
عطار شد مست ٭ تو با حسن و جمال خویش مستی ٭ علی با تیغ ذو الفقار شد مست ٭ گلستان ارم را سیر کردم ٭
چو دیدم سر بسر گلزار شد مست ٭ ازین می جرعهٔ دادند بمنصور ٭ انا الحق می زد و بر دار شد مست ٭ بروح
پاک شمس الدین تبریز ٭ که ملا بر سر بازار شد مست ٭ کتاب اشغال جهری و سری خواجه ابو الحسن
خرقانی رحمه الله می نویسد که روزے حضرت رسالت پناه نشسته بود که جبرئیل خرقه بزرگ درخت
طوبی بنزد حضرت رسالت پناه صلعم آورد و حضرت سرور انبیاء صلعم پوشید و بعد از پوشیدن خرقه حق سبحانه تعالی
رسول را سوال فرمود که میان یاران خود سوال کنی جواب آن سوال هم برسول معلوم گردانیده فرمود
هر که این جواب گوید خرقه مبارک او را بدهی بعد از آن رسول اول از امیر المومنین ابوبکر صدیق رض سوال
کرد که اگر خرقه بتو دهم تو چه کنی ایشان گفتند که صدق و صفا ورزم بعده از امیر المومنین عمر رض سوال کرد
ایشان گفتند من عدل و انصاف ورزم بعده از امیر المومنین عثمان رض همچنین سوال کردند ایشان
جواب دادند که من سخاوت و عطا ورزم هر کسی از مقام خود جنید و جواب گفت بعد از آن از امیر المومنین

علی بن ابیطالب رض سوال کرد کہ این خرقہ خلافت بتو دہم توچہ کنی اسد اللہ غالب ابن ابیطالب جواب گفت
کہ برین خرقہ پردہ پوشش خلق باشم وعیب خلق را بپوشم حضرت سرور انبیاء م خرقہ مبارک بکشید وگفت
بستان کہ مرا فرمان ہمچنین بود ہر کہ این جواب بگوید او را بدہی و حضرت شیخ گنج شکر مینویسند کہ آن پیراہن و
گلیم سیاہ کہ ابراہیم خلیل اللہ را عطار شدہ بود آن نیز تا بہ پیغمبر ما رسیدہ ہست واز رسول م بحضرت علی کرم اللہ
وجہہ رسیدہ ہست پس ازانجا معلوم شد کہ خرقہ ارادہ مر حضرت علی را عنایت فرمودند **شواہد النبوت**
ملا جامی صفحہ ۲۵۱ قال صاحب الفتوحات رض فی ذکر المھدی وانہ یکون معہ ثلثمائۃ
وستون رجلا من رجال اللہ الکاملین ان للہ خلیفۃ یخرج من عترۃ رسول اللہ م من ولد
فاطمۃ وقال الشیخ علاء الدولۃ احمد بن محمد السمنانی قدس سرہ فی ذکر الابدال واقطابہم
وقد وصل الی الرتبۃ القطبیۃ محمد بن الحسن العسکری رض وعن ابائہ الکرام ائمۃ
اھل البیت الطھارۃ وھو اذا اختفی دخل فی دائرۃ الابدال وترقی مندرجا طبقۃ طبقۃ
الی ان کان سید الاوتاد جناب رسول م خدا کو مرتبہ نبوت وولایت از جانب خدا دونو تہا اور حضرت امیر ع کو صرف
رتبہ ولایت اور اولیاء کو علم لدنی ہوتا ہے مثل حضرت خضر ع کے و روایت سلونی اشہر روایت ہے
اور خود رسول م خدا نے بروز غدیر حدیث ولایت فرمایا اور حضرت مہدی ع کو بہی خلیفہ رسول اللہ م و
خلیفہ خدا و سلطان الاولیاء لکہا ہے پس معنی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَالَّذِيْنَ الخ کے ایجاد درست
آئے اور معنی ربوبیت کے بہی صحیح ہوئے اور کسی محدث ومتکلم وصوفیہ نے خلفاء ثلاثہ رض کو ولی وابدال
وقطب نہین لکہا ہے **مثنوی معنوی مولوی روم** ؛ تو علی را بتاریکی دیدہ ؛ زان سبب بر دیگران
گرویدہ ؛ **لواقح الانوار** اجلد صفحہ ۱۲۴ وحکی عن امہ قالت لما وضعت ولدی عبد القادر
کان لا یرضع ثدیہ فی نہار رمضان ولقد غم علی الناس ھلال رمضان فاتونی وسالونی
عنہ فقلت لھم والدہ شیخ عبد القادر جیلی حنبلی کی کہتی ہین کہ جب صاحبزادہ پیدا ہوئے اور شیر
پستان کا دن کو ماہ رمضان مین نہ پیا اور لوگ ہمارے پاس واسطے تحقیق ہلال ماہ رمضان کے
آیا کرتے اور ہم اس کیفیت کو کہدیتی اور اسپر لوگ عمل کرتے **جواب شیعہ** یہہ فضیلت رسول اللہ
پر غالب آتی ہے اور جب گواہی ام ایمن دایہ رسول م کی شرعاً معتبر نہوئی ہے اور تمام فضایل علی ع بسبب
خبر واحد کے نا معتبر ہوئی تب اسکا کیا اعتبار ہے البضا وکانوا یقرؤون علیہ فی مدرسۃ

حالات عبد القادر جیلی ۱۲

درسا من التفسیر والحدیث والاصول والنحو طلبار علم حدیث وتفسیر واصول ونحو شیخ سے درس لیتے
علم لدنی بجز انبیاء وائمہ کے دوسرے کسیکو خلاف نص شرعی ہے ایضاً یقول ایما امرئ مسلم عبر
علی باب مدرستی خفف الله عنه العذاب یوم القیمة وکان رجل یصرخ فی قبره ویصیح حتی
اذی الناس فاخبروه فقال انه رانی مرة ولا بد ان الله تعالی یرحمه لاجل ذلک حضرت شیخ
فرماتے ہین کہ جو مرد مسلم عبور کرے میرے دروازہ مدرسہ پر خدا بروز قیامت گناہان کو اوسکے کم کردیگا
اور ایک مرد رویا کرتا تہا لوگون نے اس کیفیت کو شیخ سے بیان کیا کہا کہ اوسنے مجھے دیکھا ہے خدا
میری زیارت کے سبب سے اوسپر رحمت نازل کریگا **جواب** ایسی فضیلت رسول اللہ نے اپنے لئے نفرمایا
ایضاً اجتمع مائة فقیه من اذکیاء بغداد یمتحنونه فی العلم فجمع کل واحد له مسایل و
جاء الیه فلما استقر بهم المجلس اطرق الشیخ فظهرت من صدره بارقة من نور فمرت
علی صدور المائة فمحت ما فی قلوبهم فصاحوا صیحة ومزقوا ثیابهم وکشفوا رؤسهم
صد فقہار بغداد واسطے امتحان شیخ کے علوم ظاہریہ مین مجتمع ہوئے اور ایک نور سینہ شیخ سے نمایان
ہوا اور صدور معترضین پر ظاہر ہوا کہ سب علم اپنا وہ بہول گئے اور سرون کو برہنہ کیا اور ہای واے
بہت مچایا **جواب** یہہ ماجرا کسی تاریخ مین مندرج نہین ہے وہ نور گویا قہر تہا کہ علم دینیات علمار کو
ضایع کردیا **ایضاً** فکان فی مدتها یصلی الصبح لوضوء العشاء وضوء عشار سے نماز صبح تلاوت
کرلیتے تھے **جواب** خاصہ بشری ہے کہ تمام شب مین ایکبار حدث یا بول ہوتا ہے چنانچہ روایت مشکوة
وترمذی اسپر دال ہے پس رسول سے افضل بنانا کسی اولیار کو کفر ہے گویا قادریہ فرقہ مثل کفریہ
اہل سنت ہے **ایضاً** ویرتفع فی الهواء الی ان یغیب عن بصری مرة اور ہوا پر شیخ طیران
کرلیتے تہے تا اینکہ ناظرین کے نظر سے غائب ہو جاتے تہے **جواب** یہہ فضیلت درپردہ معراج نبی کو
باطل کرتا ہے **ایضاً** یاتینی من رجال الغیب والجان اعلمهم الطریق الی الله رجال غیب
جنوں اگر نزد شیخ تعلیم علوم کی لیتے تھے **جواب** رجال غیب از قسم ملک یا ابدال ہین پس ملک
مکلف شریعت انسانی نہین ہین اور ابدال عالم برزخ مین مکلف نہین ہین **ایضاً** سنة لا اکل ولا
اشرب ولا انا اشرب ولا انام ودمت مرة بایوان کسری ایک سال شیخ نے نہ کچہہ کہایا اور نہ کچہہ پیا
اور نہ سوئے اور سوئے ایوان کسریٰ مین **جواب** یہہ فضیلت بالاتر رسول سے ہے **ایضاً** وکان دخ

اذا جاءہ خلیفۃ او وزیر یدخل الدار ثم یخرج حتی لا یقوم له اعزاز الطریق فی اعین
الفقراء اور جب کوئی خلیفہ عباسی آتا تب آپ گہر مین چلے جاتے بعدہ باہر آتے تاکہ بے قدری دول
دنیا کی نظر فقرا مین ہو **جواب** خلفاء عباسی ہمعصر شیخ معتزلی تہے اور وہ دشمن اہل سنت تہے پس
یہہ خوش اعتقادی خلاف فن رجال کے ہے **ایضاً** فرایت شخصا عیناہ مشقوقتان
طولا فعلمت انه جنی فقال لی انا الحیة التی رایتها البارحة ولقد اختبرت کثیرا
شیخ نے ایک شخص دراز قد آنکہین ہیبت ناک دیکہا جانا کہ جن ہے اوسنے کہا کہ مین وہ اوس روز
کا سانپ ہون **جواب** یہہ کون قسم کا کشف تہا کہ تغیر صورت مین نہ پہچانا بلکہ اوسنے بتلا دیا
ایضاً تغنی غنی لا فقر بعدہ وتعطی عطاءً لا منع بعدہ وتعلم علما لا جہل بعدہ وتامن
امنا لا تخاف بعدہ اور شیخ نے جسکو کچہہ دیا وہ کبہی فقیر نہوا اور جسکو کچہہ بتلایا کبہی جہالت
اوسپر نہ آئی اور کبہی اوسکو خوف نہوتا **جواب** صحابہ بعد غنایم لینے کے حاجت مند ہوتی تہی اور
بعض احادیث مثل زید بن ارقم وغیرہ کے فراموش کر گئے پس رسول سے افضل تو خدا ہے ورنہ
رسالت کو ضعیف کرتا ہے کیونکہ خوف بسا محل مین صحابہ کو بہی ہوتا تہا جیسا کہ غار مین **ایضاً** ان
الاولیاء یحفظون عن الہوی والابدال عن الارادۃ اولیاء اللہ خطاء و گناہ سے
پاک ہین **جواب** اس قول سے ائمہ اثنا عشر حکم صیانت خطا مین داخل ہوئے مگر قال
جلال الدین رومی در عشق دختر ترسائی خلاف اس قول کے ہے اور بعضون نے ایک سلسلہ
تصوف کا نسبت ابوبکر رض و نسبت حسن بصری کے کرلے ہین اور کمال تعجب ہے کہ جاہل فقرا
علماء مذمت کرتے ہین اور فقہیات مین حضرت صدیق رض دیگر صحابہ سے کمتر معلوم ہوتے ہین
اور حضرت علی و صدیق رض دو اولیاء مین اسقدر جہ نزاع ترقی پائی اور حسن بصری کو اہل رجال معتزلی
کہتے ہین اور معتزلہ نزد اشاعرہ مضل و ضال ہین اور نزد محدثین حسن بصری کے مراسیل ضعفاء
و مجاہیل مین داخل ہے پس یہہ کیسی ولایت ہے اور تصوف کا نشان تا زمانہ تابعین پایا نہین
جاتا ہے اور فن تصوف کے ایجاد فلاسفہ یونان سے ہے شرعی وجود اسکا پایا نہین جاتا ہے
اور تحقیق اسکی شرح اشارات و اسفار ملا صدرے و شروح سلم و حواشی میر زاہد مین بخوبی
مشروح و مبین ہے پس واسطے الحفاظ نور و معجزات ائمہ و اہل بیت رسالت کے کرامات اولیاء کے

قایم کیے گئے اور اس زمانہ مین بہی مشایخ کثیر ہین بجز وظیفہ تکلم و تحصیل نذر از مریدان دیگر کرامات
سیج ہے چند مجاذیب بہی دیار و امصار مین نکلے مگر بجز فسق و فجور و نشہ خواری کے کوئی خرق
مشاہدہ نہوا **سوال اہل سنت** چونکہ فرقہ شیعہ مین کوئی ولی و صاحب مزار نہین گذرا ہی اسلئے
حاسدانہ یہہ طعن ہے **جواب** ولایت اولیاء و فقراء اہل سنت بزور تسخیر کواکب تہا کہ بنظر عوام
خارق عادت معلوم ہوتا تہا چنانچہ حضرت غوث گوالیار تسخیر شمس مین شہرہ آفاق ہین اور شیخ
مغرب نے جواہر خمسہ مین بتفصیل لکہا ہے اور یہہ فن ماخوذ از کتب فلاسفہ یونان ہے اور یہہ
تتمہ نجوم کا ہے چنانچہ رسالہ بحر الغرائب و مجربات شیخ احمد دیربی نے و لقد یر درّ النظیم و زیج بہادر
خوانی مین تسخیر کواکب سبعہ و اعمال تکسیر مرقوم ہے اور اس فن مین علماء شیعہ بہی ممتاز ہین
تاریخ حبیب السیر مین ذکر دولت چنگیز خان کے مذکور ہے کہ جب عساکر ایرانیہ واسطے لینے بغداد
کے چڑہنے کا قصد کیا خواجہ نصیر الدین طوسی رح نے منع کیا کہ اسوقت نحوست کوکب سے ہزیمت
ہوگی تب ہم زائچہ کردیوین تب لشکر روانہ ہو چنانچہ بمنظوری پادشاہ ایسا ہی ہوا اور بدفعہ دیگر
نہایت آسانی سے بغداد فتح ہوگیا اور شیخ بہاء الدین عاملی نیرنجات و شعبدہ و طلسمات مین مشہور
ہین اور سفر مصر مین اہل مصر نے کمالات شیخ کے کمال قدر دانی کیا کہ کشکول شیخ یوسف بحرینی مین
مذکور ہے ابو حیان کہ اصحاب امام صادق ع کے ہین ابن خلکان نے لکہا ہے کہ فن کیمیا و اکسیر مین
یہہ شخص استاد کامل تہا اور سید رضی الدین و سید تقی الدین کہ مجتہدین کبار فرقہ شیعہ سے ہین
جامی نے نفحات الانس مین اولیاء اعظم سے لکہا ہے حافظ شیراز کہ جنکا تشیع دیوان سے اونکے
ظاہر ہے اور ایسی شخص کہ مشایخ اوس دیوان سے فال دیکہتے ہین شاہ بو علی قلندر کہ جنکی تشیع پر
مثنوی اونکی شاہد ہے حضرت زید شہید کہ جنکو ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ مین و حلبی نے
سیرۃ الحلبیہ مین اور ابن حبان نے اسعاف الراغبین مین لکہا ہے کہ اونکے روضہ مین اہل حاجت
چلہ کشی و اعتکاف کرتے ہین اور وہ مرقد محل اجابت دعا ہے اسلم مکی از اصحاب حضرت امیر کو
جماعت معلیہ نے دوبار آگ مین ڈال دیا اور مطلق آتش نے اثر نہ کیا حبیب السیر مین مرقوم
ہے اور شیخ ابو علی نے اپنے رجال مین نقل کیا ہے کہ حاکم بغداد نے چاہا کہ شیعون کو ذلیل
کرے مین امام موسی کاظم ع کی قبر کہود کر کہ جو وہ دعوی کرتے ہین کہ میت ہملوگون کی بوسیدہ نہین ہوتی

اسپر خیبری نے کہا کہ کسی مشہور رافضی کی نعش قبر سے نکالنا چاہیے شیخ محمد ابن یعقوب کلینی کی قبر
کھودی گئی تو دیکھا کہ کفن ونعش مسلم وبی داغ موجود ہے اور پہلو مین اونکے ایک بچہ صغیر سن ہے
اسکے دیکھنے سے خلیفہ عباسی کو عبرت پیدا ہوی اور قبر بند کرادیا اور اپنے دولت سے مقبرہ عالیشان
اور پہلو مین اوسکے خلوتین واسطے فرود مسافران کے بنوادیا اور تاریخ بنار کا ایک سنگ کندہ کرادیا
اور مجالس المومنین مین قاضی نور اللہ شوستری رحمہ نے ترجمہ مین حسن ابن بابویہ کے لکھا ہے صفحہ ۱۴۸
جمعے از اصحاب ما گفتہ اند کہ روزے در خدمت ابوالحسن علی بن محمد السمرے کہ از وکلاء صاحب الامر
نشستہ بود کہ ناگاہ برزبان او گذشت کہ رحم اللہ علی بن حسین بن بابویہ بعضی از حاضران گفتہ کہ
او زندہ ست ابوالحسن علی ابن الحسین بن موسی بن بابویہ گفت کہ درہمین روز وفات یافت
رحمہ اللہ وآنجماعہ ضبط تاریخ نمودند وآخر خبر رسید کہ درآن روز وفات یافتہ بود سوال اہل سنت
شیعہ اہل تصوف کی تکفیر کرتے ہین اور حال آنکہ علماء کبار شیعہ کے صوفی مشرب گذری ہین
اور حقیقت تصوف مین دلایل عقلیہ ونقل کیا ہے **شرح ہدایہ حکمت ملا صدری صفحہ ۵**
والثانی ہو الحکمۃ العلمیۃ ومثالہ العلم بانہ کیف یمکن اکتساب الملکات الفاضلۃ
النفسانیۃ وازالۃ الملکات الرذیلۃ النفسانیہ وکیف یمکن ازالۃ المرض وتحصیل
الصحۃ فنا علم بالاعمال یکون ادون منزلۃ من تلک الاعمال ولاشک ان الاعمال
ادون منزلۃ من المعارف الالہیۃ والجلائل القدسیّۃ وذلک یدل علی
ان الحکمۃ العملیۃ ادون منزلۃ۔ والکلام الالٰہی ناطق بحصر الکمالات الانسانیۃ
فی ہاتین المرتبتین قال اللہ تعالی حکایۃ عن الخلیل ؑ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي
بِالصَّالِحِينَ المراد من الحکم تکمیل القوۃ النظریۃ والمراد من قولہ أَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ
تکمیل القوۃ العملیۃ وقال اللہ تعالی خطابا لموسیٰ علی نبینا ؑ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ إِنَّنِي
أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي قولہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا اشارۃ الی کمال القوۃ النظریۃ وقولہ
فَاعْبُدْنِي اشارۃ الی کمال القوۃ العملیۃ وقولہ تعالی حکایۃ عن عیسیٰ علی نبینا
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ کل ذلک اشارۃ
الی کمال القوۃ النظریۃ ثم قال وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وہو اشارۃ

الی کمال القوة العملیة وقال الله تعالی خطابا مع الحبیب صلوة الله علیه واله وسلم فاعلم
انّه لا اله الّا الله اشارة الی کمال القوة النظریة واستغفر لذنبك وللمومنین و
المومنات اشارة الی کمال القوة العملیة وقوله تعالی آمنوا وعملوا الصالحات اینما وقع
اشارة الی کمال هاتین القوتین فقد ظهر بنور وبنور الحکمة کمال الانسان محصور
فی العلم والعمل وبها یحصل الاحاطة بالمعقولات والتجرد عن الجسمانیات **شرح**
اشارات محقق طوسی صفحه ٢٧٣ ولعلك قد یبلغك من العارفین اخبار یکاد یاتی
بقلب العادة فتبادر الی التکذیب وذلك مثل مایقال ان عارفا استسقی للناس فسقوا
واستسقی لهم فسقوا او دعا علیهم فخسف بهم وزلزلوا او هلکوا بوجه اخر ودعا لهم
فصرفا عنهم الوباء والموتان والسیل والطوفان او خشع لبعضهم سبع او لم ینفر عنهم
طائر ومثل ذلك مما لا یوجد فی طریق المنع الصریح فتوقف ولا تعجل فان لامثال هذه
اسبابا فی اسرار الطبیعة **الفیه محمد بن مکی ملقب بشهید اول** وعلی هذا القیاس باقی
الافعال من الحج والجهاد وغیرهما من الافعال البدنیة لا القلبیة لان فعل القلب
وهو معرفة الله تعالی وهو افضل من الصلوة **تفسیر صافی ملامحسن کاشانی ذیل تفسیر**
لا تقربا هذه الشجرة در سوره بقره اقول کما ان لبدن الانسان غذاء من الحبوب
والفواکه کذلك لروحه غذاء من العلوم والمعارف وکما ان لغذاء بدنه اشجارا
تثمرها فکذلك لروحه اشجار اتثمرها ولکل صنف منه مایلیق به من الغذاء فان
من الانسان من یغلب فیه حکم البدن علی حکم الروح ومنه من هو بالعکس
ولهم فی ذلك درجات تتفاضل بها بعضهم علی بعض ولاهل الدرجة العلیا
کل ما لاهل الدرجة السفلی وزیادة ولکل فاکهة فی العالم الجسمانی مثال فی العالم
الروحانی مناسب لها کما مرت الاشارة الیه فی المقدمة الرابعة ولهذا فسرت الشجرة
تارة بشجرة الفواکه اخری بشجرة العلوم وکان شجرة علم محمد اشارة الی المحبوبیة الکاملة
المثمرة لجمیع الکمالات الانسانیة المقتضیة للتوحید المحمدی الذی هو الفناء فی الله
والبقاء بالله المشار الیه بقوله لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملك مقرب ولا نبی مرسل